

شرح  
صحیح بخاری شریف

مترجم  
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الحسن خان  
فاضل جامعہ شرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ  
اردو بازار - لاہور

أَصْحَ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيح

# بخاری شریف مترجم

جلد ششم

مترجم

مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الحسن خان فاضل جامعہ شریفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراسٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت  
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کئے گئے ہیں (ادارہ)

مفصل حواشی — مولانا عبدالرحمان خان، مصلح جامعہ شریعیہ لاہور

ناشر ————— مکتبہ رحمانیہ لاہور  
مطبع ————— ایٹل سٹار پرنٹرز لاہور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار رہوں گے۔

(ادارہ)

صحیح بخاری شریف جلد ششم - پارہ ۲۸ تا ۳۰

# فہرست ابواب

اٹھائیسواں پارہ

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۴	ایسے مجرم سے پرہیزنا "کی تو شادی شدہ ہے"	۳۶۰۳		کتابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ	
۲۵	از کتاب زنا کا اعتراف کر لینا۔	۳۶۰۴		أَهْلِ الْكُفْرِ وَالتَّوَدَّةِ	
۲۶	شادی شدہ عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔	۳۶۰۵		وہ کفار و مرتدین جو مسلمانوں	
۳۲	غیر شادی شدہ مرد غیر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑوں اور جلا وطنی کی سزا ملے گی۔	۳۶۰۶		سے جنگ کرتے ہیں۔	
۳۳	مجرمین اور بیخودوں کو شہر بدر کرنا۔	۳۶۰۷	۱۲	آنحضرتؐ نے جنگ کرنے والے مرتد کے داغ نہ لگوائے۔	۳۵۹۰
۳۴	جو شخص امام کے پاس نہ ہو لیکن اسے مدد ملے گا حکم دیا جائے۔	۳۶۰۸	۱۲	ایسے مرتدین کو آخر وقت تک پانی نہیں دیا جائے گا۔	۳۵۹۱
۳۵	ارشادِ الہی "تم میں سے جسے آزاد مسلمان عورت سے نکاح کی توفیق نہ ہو"	۳۶۰۹	۱۳	آنحضرتؐ نے ایسے مرتدین کی آنکھوں میں سلاخی پھیروانے کا حکم دیا۔	۳۵۹۲
۳۵	اگر لونڈی زنا کا ارتکاب کرے۔	۳۶۱۰	۱۴	بے حیائی کے کام ترک کرنے والے کی نفییت۔	۳۵۹۳
۳۶	لونڈی کو شرعی سزا کے بعد نہ ملاست کی جائے نہ جلا وطن کیا جائے۔	۳۶۱۱	۱۵	زانیوں کا گناہ۔	۳۵۹۴
۳۶	ذاتی جرم زنا میں گرفتار ہو کر امام کے سامنے پیش کیے جائیں۔	۳۶۱۲	۱۶	شادی شدہ کو جرم زنا میں سنگسار کرنا۔	۳۵۹۵
۳۸	حاکم کے سامنے کوئی اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے۔	۳۶۱۳	۱۸	دیوانہ مرد و عورت پر رجم کی سزا عائد نہ ہوگی۔	۳۵۹۶
۳۹	حاکم کی اجازت کے بغیر کوئی گھر والوں کو تنبیہ نہ کرے۔	۳۶۱۴	۱۹	زانی کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔	۳۵۹۷
۴۰	غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھ کر اگر کوئی قتل کر ڈالے۔	۳۶۱۵	۱۹	بلاط میں رجم کرنا۔	۳۵۹۸
۴۱	اشارے کن سے کوئی بات کہنا۔	۳۶۱۶	۲۰	عید گاہ میں رجم کرنا۔	۳۵۹۹
۴۱	تنبیہ و تعزیر (یعنی حد سے کم سزا) کتنی ہو۔	۳۶۱۷	۲۱	جس نے اپنے حد سے کم درجے کے گناہ پر حاکم کو مطلع کیا اور مسئلہ پوچھا تو اسے توبہ کے بعد سزا نہ دی جائے۔	۳۶۰۰
۴۲	کسی کی آلودگی گناہ پر کوئی گواہ نہ ہو مگر قرائن سے واضح ہو۔	۳۶۱۸	۲۲	کیا غیر واضح اقرار جرم کے بعد امام پر وہ پوشی کر سکتا ہے۔	۳۶۰۱
			۲۳	اقبالی مجرم سے امام کا کہنا "تو نے مساس کیا ہوگا"	۳۶۰۲





باب نمبر	صفحہ	باب نمبر	صفحہ
۳۶۶۷	کسی عورت سے زنا بالجبر کیا گیا تو عورت پر عہد نہ ہوگی۔	۳۶۹۰	حضرت ابراہیم کا خواب۔
۳۶۶۸	کوئی مسلمان ڈور کے مارے دوسرے مسلمان کو قسم کھا کر بھائی کہہ دے۔	۳۶۹۱	خوابوں کا موائی ہونا۔
<b>کتاب الحیل</b> <b>شرعی حیلوں کا بیان</b>		۳۶۹۲	قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کا بیان۔
		۳۶۹۳	آنحضرت کو خواب میں دیکھنا۔
		۳۶۹۴	رات کو خواب دیکھنا۔
		۳۶۹۵	دن کو خواب دیکھنا۔
		۳۶۹۶	عورتوں کا خواب۔
		۳۶۹۷	بڑا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔
		۳۶۹۸	خواب میں دودھ دیکھنا۔
		۳۶۹۹	خواب میں دودھ اعضاء اور ناخنوں سے پھوٹتے دیکھنا۔
		۳۷۰۰	خواب میں قیص دیکھنا۔
		۳۷۰۱	خواب میں قیص لکھنا۔
۳۶۶۹	حید ترک کرنے کا بیان۔	۳۷۰۲	خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔
۳۶۷۰	نماز میں حید کرنے کا بیان۔	۳۷۰۳	خواب میں عورت کا ڈھکا ہوا چہرہ کھول کر دیکھنا۔
۳۶۷۱	زکوٰۃ میں حید کرنے کا بیان۔	۳۷۰۴	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔
۳۶۷۲	نکاح میں حید کرنے کا بیان۔	۳۷۰۵	خواب میں ہاتھ میں چابیاں دیکھنا۔
۳۶۷۳	خرید و فروخت میں حید کرنے کی ممانعت۔	۳۷۰۶	گنڈا یا حلقہ خواب میں بکڑ کر لٹک جانا۔
۳۶۷۴	بخشش کی ممانعت۔	۳۷۰۷	تیکے کے نیچے جیسے کے سنون لگے ہوئے دیکھنا۔
۳۶۷۵	خرید و فروخت میں دھوکا کرنے کی ممانعت۔	۳۷۰۸	خواب میں استسیرق دیکھنا یا بہشت میں جانا۔
۳۶۷۶	پسندیدہ یتیم لڑکی کو اس کا دلی فریب دے کر نکاح کرے تو یہ منہج ہے۔	۳۷۰۹	خواب میں قید ہوا دیکھنا۔
۳۶۷۷	اگر کسی نے دوسرے کی کنیز زبردستی چھین کر یہ کہہ دیا کہ وہ مرگئی ہے۔	۳۷۱۰	خواب میں پانی کا بہنا چشمہ دیکھنا۔
۳۶۷۸	(بلاغتوان)	۳۷۱۱	خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا۔
۳۶۷۹	نکاح پر مجبوری اگر اہل گزر جائے تو کیا حکم ہے۔	۳۷۱۲	کنوئیں سے ایک دو ڈول بشکل کھینچنے دیکھنا۔
۳۶۸۰	خاوند اور سوکنوں سے حید کرنے کی ممانعت۔	۳۷۱۳	خواب میں آرام کرتے ہوئے دیکھنا۔
۳۶۸۱	طاہرین سے بھاگنے کے لیے حید کرنے کی ممانعت۔	۳۷۱۴	خواب میں محل دیکھنا۔
۳۶۸۲	ہبہ واپس لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے حید کرنا کہ وہ ہے۔	۳۷۱۵	خواب میں وضو کرتے دیکھنا۔
۳۶۸۳	حاکم وقت کا تحفہ حاصل کرنے کے لیے حید کرنا۔	۳۷۱۶	خواب میں کبے کا طواف کرتے دیکھنا۔
<b>کتاب التعبیر</b> <b>خواب کی تعبیر کا بیان</b>		۳۷۱۷	خواب میں اپنا بچا ہوا دوسرے کو دینا۔
		۳۷۱۸	خواب میں اپنے کو با امن اور بے خوف دیکھنا۔
		۳۷۱۹	خواب میں دائیں طرف بے جلتے دیکھنا۔
		۳۷۲۰	خواب میں پیادہ دیکھنا۔
		۳۷۲۱	خواب میں اڑتے ہوئے دیکھنا۔
		۳۷۲۲	خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھنا۔
		۳۷۲۳	خواب میں پھونک مار تے دیکھنا۔
		۳۷۲۴	خواب میں کوئی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھتے دیکھنا۔
		۳۷۲۵	خواب میں دھوکا کھانے کی شکل میں ہوتی۔
		۳۷۲۶	نیک بندوں کے خواب۔
۳۶۸۴	آنحضرت کو پہلے پہل جو وحی شروع ہوئی	۳۷۲۷	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔
۳۶۸۵	رویاے صالحہ کی شکل میں ہوتی۔	۳۷۲۸	رویاے صالحہ نبوت کے حصوں میں سے ایک ہے۔
۳۶۸۶	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔	۳۷۲۹	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔
۳۶۸۷	رویاے صالحہ نبوت کے حصوں میں سے ایک ہے۔	۳۷۳۰	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔
۳۶۸۸	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔	۳۷۳۱	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔
۳۶۸۹	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔	۳۷۳۲	نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۷۲۲	خواب میں کالی عورت دیکھنا۔	۱۷۰	۳۷۲۹	جس نے حکومت عورت کے سپرد کی یا	۷۱۰
۳۷۲۵	خواب میں پریشان بالوں والی عورت دیکھنا۔	۱۷۰	(بلا عنوان)		
۳۷۲۶	خواب میں تلوار ہلانا۔	۱۷۱	۳۷۵۰	اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔	۲۱۲
۳۷۲۷	جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا	۱۷۱	۳۷۵۱	حضرت حسنؓ کے لیے آنحضرتؐ کا ارشاد "میرا	۲۱۳
۳۷۲۸	جب کوئی برا خواب دیکھے تو تذکرہ نہ کرے۔	۱۷۲	یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے		
۳۷۲۹	پہلو معتبر غلط تعبیر دے تو اس سے کچھ اثر	۱۷۳	ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں سبج کرانے کا۔		
	نہ ہوگا۔		۳۷۵۲	جو لوگوں کے سامنے ایک بات کہے، ان سے	۳۱۵
۳۷۳۰	صبح کی نماز کے بعد تعبیر دینا	۱۷۴	نکل کر دوسری بات کہنے لگے۔		
<b>انتیسواں پارہ</b>					
۳۷۳۱	ارشاد الہی "اس وقت سے پھر جو مرنے والوں	۱۸۱	۳۷۵۳	قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک قبر والوں	۲۱۷
	تک محدود نہیں رہتا۔		پر رشک نہ کریں۔		
۳۷۳۲	آنحضرتؐ کا انصار سے ارشاد "تم میرے بعد لیے	۱۸۳	۳۷۵۴	قیامت کے قریب زمانے کا رنگ اتنا بد لے گا	۲۱۷
	کام دیکھو گے جو تمہیں برے معلوم ہوں گے۔"		کہ بت پرستی شروع ہو جائے گی۔		
۳۷۳۳	آنحضرتؐ کا ارشاد "چند ہر قوت لڑکوں کی حکومت	۱۸۵	۳۷۵۵	آگ کا نکلنا۔	۲۱۸
	سے میری امت کی تباہی آئے گی؟"		(بلا عنوان)		
۳۷۳۴	آنحضرتؐ کا ارشاد "عنقریب ایک بلا آنے والی ہے"	۱۸۶	۳۷۵۶	دجال کا بیان۔	۲۲۱
	فتنوں کا ظہور۔		۳۷۵۸	دجال مدینہ طیبہ میں نہ جاسکے گا۔	۲۲۵
۳۷۳۵	دوسرا زمانہ پہلے زمانہ کی یہ نسبت برا ہوتا ہے۔	۱۸۷	۳۷۵۹	یا جوج و ماجوج کا بیان۔	۲۲۷
۳۷۳۶	آنحضرتؐ کا ارشاد "جو ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار	۱۹۰	<b>کتاب الاحکام</b>		
	اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔"				
۳۷۳۷	آنحضرتؐ کا ارشاد "میرے بعد ایک دوسرے	۱۹۲	۳۷۶۰	ارشاد الہی "اللہ رسول اور اپنے حاکموں کی	۲۲۸
	کی گردن مار کر کافر بن جانا؟"		اطاعت کر دے۔"		
۳۷۳۸	آنحضرتؐ کا ارشاد "ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا کہ	۱۹۴	۳۷۶۱	امیر ہمیشہ قریش سے ہونا چاہیے۔	۲۲۹
	اپنی جگہ بیٹھا رہنے والا کوڑے ہو جائے والے		۳۷۶۲	حکمت کے ماتحت فیصلہ کرنے والے کو ثواب۔	۲۳۱
	سے بہتر ہوگا۔"		۳۷۶۳	امام کی بات سننا اور ماننا واجب ہے بشرطیکہ	۲۳۱
۳۷۳۹	جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے	۱۹۵	۳۷۶۴	خداوند شرع بات کا حکم نہ دے۔	۲۳۳
	کے مقابل ہو جائیں۔		۳۷۶۵	جسے بغیر مانگے حکومت یا عہدہ ملے، اللہ تعالیٰ	۲۳۳
۳۷۴۰	جب کسی شخص کی قیادت پر اتفاق نہ ہو۔	۱۹۷	اس مدد کرے گا۔		
۳۷۴۱	ظالموں اور مسفہدوں کی جماعت بڑھنا منع ہے۔	۱۹۸	۳۷۶۶	جو شخص مانگ کر حکومت یا عہدہ حاصل کرے	۲۳۴
۳۷۴۲	وہ زمانہ جب لوگ کوڑے کرکٹ کی طرح رہ	۱۹۹	۳۷۶۷	اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی مدد چھوڑ دی	
	جائیں گے۔		حکومت اور سرداری کی حرص کرنا منع ہے۔		
۳۷۴۳	فتنہ و فساد کے دور میں جنگوں میں سکونت	۲۰۰	۳۷۶۸	جسے حاکم مقرر کیا گیا مگر اس نے رعیت کی	۲۳۵
	اختیار کرنا۔		۳۷۶۹	خیر خواہی نہ کی۔	
۳۷۴۴	فتنوں سے خدا کی پناہ طلب کرنا۔	۲۰۱	۳۷۷۰	جو خلق خدا کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے	۲۳۶
۳۷۴۵	آنحضرتؐ کا ارشاد "دکنہ مشرق سے اٹھے گا۔"	۲۰۳	تکلیف دے گا۔		
۳۷۴۶	اس فتنہ کا بیان جو مسند کی طرح مویں ماسے گا۔	۲۰۵	۳۷۷۱	راہ چلتے چلتے فیصلے اور فتوے دینا۔	۲۳۷
۳۷۴۷	آنحضرتؐ کا ارشاد "وہ قوم کبھی نجات نہ پائے گی"	۲۰۹	۳۷۷۲	آنحضرتؐ کا کوئی دربان نہ تھا۔	۲۳۸

باب نمبر	صفحہ	مفہوم	باب نمبر	صفحہ	مفہوم
۳۷۹۹	۲۷۲	حاکم کے سامنے ترجمان کا رہنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔	۲۳۹	۳۷۹۹	ماتحت حاکم بڑے حاکم کی اجازت کے بغیر قصاص نہ ختم دے سکتا ہے۔
۳۸۰۰	۲۷۳	حاکم اعلیٰ کا اپنے عمال سے معاہدہ کرنا۔	۲۴۰	۳۷۹۹	عمال کی حالت میں فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا درست نہیں۔
۳۸۰۱	۲۷۴	امام کا خاص مشیر۔	۲۴۱	۳۷۹۹	قاضی کو ذاتی عمل کی رو سے حکم دینا درست ہے۔
۳۸۰۲	۲۷۵	امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے۔	۲۴۲	۳۷۹۹	مہر کردہ خط پر گواہی دینے کا بیان۔
۳۸۰۳	۲۸۰	دو بار بیعت کرنا۔	۲۴۳	۳۷۹۹	قاضی بننے کے لیے کیا شرائط ہیں۔
۳۸۰۴	۲۸۰	اعراب (دیہاتیوں) کا بیعت کرنا۔	۲۴۴	۳۷۹۹	حکام اور عمال کی تنخواہیں۔
۳۸۰۵	۲۸۱	نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا۔	۲۴۵	۳۷۹۹	مسجد میں فیصلہ کرنا اور لیجان کرنا۔
۳۸۰۶	۲۸۱	بیعت کے بعد اس کا فسخ کرنا۔	۲۴۶	۳۷۹۹	حد کا مقدمہ مسجد میں سننا اور حد لگانے کے لیے باہر لے جانا۔
۳۸۰۷	۲۸۲	محض دنیا کمانے کی غرض سے بیعت کرنے والا۔	۲۴۷	۳۷۹۹	حاکم مدعی و مدعا علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے۔
۳۸۰۸	۲۸۳	عورتوں سے بیعت لینا۔	۲۴۸	۳۷۹۹	قاضی خود کسی امر کا گواہ ہو تو کیا اس بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے۔
۳۸۰۹	۲۸۴	بیعت توڑنا گناہ ہے۔	۲۴۹	۳۷۹۹	والی دو افراد کو ایک جگہ کا امیر بنا کر بھیجے تو دونوں کو ایک دوسرے کی بات ماننے کا حکم کرے۔
۳۸۱۰	۲۸۵	ایک خلیفہ کے انتقال پر دوسرے کو خلیفہ بنانا۔	۲۵۰	۳۷۹۹	حاکم کی دعوت قبول کرنا۔
۳۸۱۱	۲۸۶	(بلا عنوان)	۲۵۱	۳۷۹۹	حکام کے پاس تحفے آنا۔
۳۸۱۲	۲۸۷	جھگڑا اور فتنہ فوجی کرنے والوں کا علم ہو جانے پر انہیں گھروں سے نکلوا دینا۔	۲۵۲	۳۷۹۹	آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا۔
۳۸۱۳	۲۹۰	کیا امام کے لیے روا ہے کہ مجرموں کو اپنے پاس آنے اور بات کرنے سے منع کر دے۔	۲۵۳	۳۷۹۹	نقیب یا سردار بنانا۔
کتاب التیمی آرزوؤں کا بیان			۲۵۴	۳۷۹۹	بادشاہ کے سامنے خوشامد، بیٹھ چھ برائی کرند بیکطرفہ فیصلہ کرنا۔
			۲۵۵	۳۷۹۹	حاکم کے فیصلے سے نہ حرام حلال ہو سکتا ہے نہ حلال حرام۔
۳۸۱۴	۲۹۱	شہادت کی آرزو کرنا۔	۲۵۶	۳۷۹۹	کنوئیں کے متعلق فیصلہ کرنا۔
۳۸۱۵	۲۹۱	نیک کام کی آرزو کرنا۔	۲۵۷	۳۷۹۹	ناحق مال اڑانے کی وعید تھوڑی اور بہت دونوں کو شامل ہے۔
۳۸۱۶	۲۹۲	آنحضرتؐ کا ارشاد "اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا"۔	۲۵۸	۳۷۹۹	بیوقوف یا غائب لوگوں کی جائیداد کو حاکم بیچ سکتا ہے۔
۳۸۱۷	۲۹۳	آنحضرتؐ کا ارشاد کہ کاش ایسا ہوتا۔	۲۵۹	۳۷۹۹	حاکم بنائے جانے پر بے خبر افراد کے لٹنے کی پروا نہ کی جائے۔
۳۸۱۸	۲۹۴	قرآن اور علم کی نیت۔	۲۶۰	۳۷۹۹	عادی جھگڑا کا بیان۔
۳۸۱۹	۲۹۵	ممنوع تنائیں۔	۲۶۱	۳۷۹۹	حاکم کا فیصلہ نظر لانے ہو یا عمار کے خلاف ہونے وہ رد کر دیا جائے گا۔
۳۸۲۰	۲۹۶	یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ہوتی۔	۲۶۲	۳۷۹۹	امام کا لوگوں میں شیع کرنا۔
۳۸۲۱	۲۹۷	دشمن سے ٹھہرے ہونے کی آرزو کرنا منع ہے۔	۲۶۳	۳۷۹۹	تحریر کنندہ کو ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیے۔
۳۸۲۲	۲۹۸	"لو" اگر کا لفظ کہاں درست ہے۔	۲۶۴	۳۷۹۹	امام کا اپنے نائبوں اور قاضی کا اپنے عمل کو کاش۔
کتاب اجباد الاحاد خبر واحد کا بیان			۲۶۵	۳۷۹۹	کیا حاکم کسی بات کی دریافت کے لیے مرث ایک شخص کو بھیج سکتا ہے۔
			۲۶۶	۳۷۹۹	
۳۸۲۳	۳۰۲	سیچے شخص کی خبر پر تمام فرائض میں عمل ہونا۔	۲۶۷	۳۷۹۹	
۳۸۲۴	۳۱۰	آنحضرتؐ کا زبیر کو حقار کی خبر لانے کے لیے تنہا	۲۶۸	۳۷۹۹	



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۸۲۵	بھینجا - (آلہ) آنحضرت کے گھروں میں بلا اجازت نہ جانا کرو۔	۳۱۱	۳۸۲۳	جو شخص گراہی کی دعوت دے اس کا گناہ اس شخص کا سا ہے جو رسم بدایجاد کرے	۳۵۰
۳۸۲۶	آنحضرت یکے بعد دیگرے نائب اور قاصد بھیجتے۔	۳۱۲	<b>تیسواں پارہ</b>		
۳۸۲۷	آنحضرت کا وفود عرب کو حکم کہ جنہیں تم اپنے ملک میں چھوڑ آئے انہیں (دین کی باتیں) اپنچا دینا۔	۳۱۳			
۳۸۲۸	ایک عورت کا کوئی خبر دینا۔	۳۱۴	<b>کتاب الاعتصام</b> <b>قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کرنا</b>		
۳۸۲۹	کتاب اللہ اور سنت رسول پر سختی سے عمل پیرا ہونا۔	۳۱۵	۳۸۲۹	آنحضرت کا ارشاد "مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے"	۳۱۷
۳۸۳۰	آنحضرت کی سنتوں کی پیروی کرنا۔	۳۱۸	۳۸۳۰	بے فائدہ بہت سوال کرنا، باتیں بنانا اور سختی اٹھانا منع ہے۔	۳۲۴
۳۸۳۱	آنحضرت کے افعال کی پیروی کرنا۔	۳۲۲	۳۸۳۱	کسی امر میں تشدد کرنا، علمی باتیں (بے توقع) جھگڑنا، دین یا بدعات میں غلو کرنا منع ہے۔	۳۲۲
۳۸۳۲	بدعتی کو پناہ دینے والے پر گناہ۔	۳۲۱	۳۸۳۲	دین کے معاملے میں رائے پر عمل کرنے، نیز بے ضرورت قیاس کرنے کی مذمت۔	۳۲۲
۳۸۳۳	آنحضرت نے کوئی مسئلہ رائے یا قیاس سے نہیں بتایا۔	۳۲۳	۳۸۳۳	آنحضرت امت کو انہی باتوں کی تعلیم دیتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں۔	۳۲۴
۳۸۳۴	آنحضرت کا ارشاد "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب ہو کر معرفت جہاد رہے گا۔"	۳۲۵	۳۸۳۴	ارشاد الہی "یا تمہارے کئی فرقے بنا دے"	۳۲۶
۳۸۳۵	ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے۔	۳۲۷	۳۸۳۵	تقاضی کو کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کتاب کے مطابق حکم دینا چاہیے۔	۳۲۸
۳۸۳۶	آنحضرت کا ارشاد "تم لوگ سابقہ امتوں کے طریقوں پر چل پڑو گے۔"	۳۲۹	۳۸۳۶	آنحضرت کا ارشاد "آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں؟"	۳۲۹
۳۸۳۷	آنحضرت کا ارشاد "انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے"	۳۲۹	۳۸۳۷	ارشاد الہی "مسلمانو! ہم نے تمہیں ایک میانہ رو امت بنایا"	۳۲۹
۳۸۳۸	آنحضرت کا ارشاد "ہم نے تمہیں ایک میانہ رو امت بنایا"	۳۲۹	۳۸۳۸	اگر قاضی، حاکم یا کوئی عہدیدار متقدمے میں کوشش کر کے رائے دے مگر اس کی کم علمی کے باعث وہ خلاف حدیث ہو۔	۳۲۹
۳۸۳۹	حاکم حق کی کوشش میں غلطی بھی کرے تو مستحق ثواب ہے۔	۳۵۰	۳۸۳۹	جو یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت کے احکام پر جانے کو معلوم تھے۔	۳۵۰
۳۸۴۰	دلائل شریعت سے احکام دلائل کا مفہوم۔	۳۵۰	۳۸۴۰	آنحضرت جس کام سے منع کریں وہ حرام ہو گا۔	۳۵۰
۳۸۴۱	آنحضرت کا ارشاد کہ اہل کتاب سے دین کی کوئی بات دریافت مت کرو۔	۳۵۱	۳۸۴۱	احکام شریعت میں جھگڑا کرنے کی کراہت۔	۳۵۱
۳۸۴۲	آنحضرت جس کام سے منع کریں وہ حرام ہو گا۔	۳۵۱	۳۸۴۲	ارشاد الہی "مسلمانوں کا کام آپس میں شورے سے چلنا ہے"	۳۵۱
۳۸۴۳	آنحضرت کا اپنی امت کو توحید الہی کی طرف دعوت دینا۔	۳۵۱	۳۸۴۳	آنحضرت کا اپنی امت کو توحید الہی کی طرف دعوت دینا۔	۳۵۱
۳۸۴۴	اس کے سبھی نام حین اور عمدہ ہیں؟	۳۵۱	۳۸۴۴	اللہ روزی دینے والا طاقت والا ہے؟	۳۵۱
۳۸۴۵	"وہ عالم غیب ہے"	۳۵۱	۳۸۴۵	"وہ عالم غیب ہے"	۳۵۱
۳۸۴۶	"اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے"	۳۵۱	۳۸۴۶	"اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے"	۳۵۱
۳۸۴۷	"وہ سب انسانوں کا بادشاہ ہے"	۳۵۱	۳۸۴۷	"وہ سب انسانوں کا بادشاہ ہے"	۳۵۱

صفحہ	مضامین	بات نمبر	صفحہ	مضامین	بات نمبر
۳۸۶۴	”وہ غالبِ حکمت والا ہے“	۳۹۳	۳۸۶۴	”وہ غالبِ حکمت والا ہے“	۳۹۳
۳۸۶۵	”وہی ہے جس نے زمین اور آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا“	۳۹۴	۳۸۶۵	”وہی ہے جس نے زمین اور آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا“	۳۹۴
۳۸۶۶	”الشریعہ و بعیر ہے“	۳۹۵	۳۸۶۶	”الشریعہ و بعیر ہے“	۳۹۵
۳۸۶۷	”وہ پروردگار قدرت والا ہے“	۳۹۶	۳۸۶۷	”وہ پروردگار قدرت والا ہے“	۳۹۶
۳۸۶۸	”اس کی صفت ہے“ دلوں کو پھیرنے والا“	۳۹۸	۳۸۶۸	”اس کی صفت ہے“ دلوں کو پھیرنے والا“	۳۹۸
۳۸۶۹	”اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو“	۳۹۸	۳۸۶۹	”اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو“	۳۹۸
۳۸۷۰	”اسما نے اپنی کے ذریعے سوال کرنا اور پناہ مانگنا“	۳۹۹	۳۸۷۰	”اسما نے اپنی کے ذریعے سوال کرنا اور پناہ مانگنا“	۳۹۹
۳۸۷۱	”اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے متعلق“	۴۰۲	۳۸۷۱	”اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے متعلق“	۴۰۲
۳۸۷۲	”ارشاد الہی“ اللہ ربی ذات پاک سے نہیں ڈرتا ہے۔	۴۰۴	۳۸۷۲	”ارشاد الہی“ اللہ ربی ذات پاک سے نہیں ڈرتا ہے۔	۴۰۴
۳۸۷۳	”اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلک ہونے والی ہے۔“	۴۰۵	۳۸۷۳	”اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہلک ہونے والی ہے۔“	۴۰۵
۳۸۷۴	”ارشاد الہی“ میری آنکھ کے سامنے تمہاری پردرکش کی جائے“	۴۰۶	۳۸۷۴	”ارشاد الہی“ میری آنکھ کے سامنے تمہاری پردرکش کی جائے“	۴۰۶
۳۸۷۵	”اللہ تعالیٰ“ خالق، باری اور معبود ہے“	۴۰۷	۳۸۷۵	”اللہ تعالیٰ“ خالق، باری اور معبود ہے“	۴۰۷
۳۸۷۶	”ارشاد الہی“ قرآن اے کیوں نہیں سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا“	۴۰۷	۳۸۷۶	”ارشاد الہی“ قرآن اے کیوں نہیں سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا“	۴۰۷
۳۸۷۷	”آنحضرت کا ارشاد“ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نبیور نہیں“	۴۱۲	۳۸۷۷	”آنحضرت کا ارشاد“ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نبیور نہیں“	۴۱۲
۳۸۷۹	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! ان سے پوچھئے کس چیز کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے“	۴۱۳	۳۸۷۹	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! ان سے پوچھئے کس چیز کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے“	۴۱۳
۳۸۸۰	”ارشاد الہی“ اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا ملک ہے“	۴۱۴	۳۸۸۰	”ارشاد الہی“ اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا ملک ہے“	۴۱۴
۳۸۸۱	”ارشاد الہی“ فرشتے اور ارواح اس کی طرف بلند ہوتے ہیں“	۴۲۰	۳۸۸۱	”ارشاد الہی“ فرشتے اور ارواح اس کی طرف بلند ہوتے ہیں“	۴۲۰
۳۸۸۲	”ارشاد الہی“ بعض چہرے اُس دن ترقوازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے“	۴۲۲	۳۸۸۲	”ارشاد الہی“ بعض چہرے اُس دن ترقوازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے“	۴۲۲
۳۸۸۳	”اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک بندوں سے قریب ہے“	۴۲۱	۳۸۸۳	”اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک بندوں سے قریب ہے“	۴۲۱
۳۸۸۴	”وہ آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔“	۴۲۲	۳۸۸۴	”وہ آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔“	۴۲۲
۳۸۸۵	”زمین و آسمان اور دوسری مخلوقات کی تخلیق کا بیان۔“	۴۲۵	۳۸۸۵	”زمین و آسمان اور دوسری مخلوقات کی تخلیق کا بیان۔“	۴۲۵
۳۸۸۶	”ارشاد الہی“ ہمارے مبعوث کردہ بندوں کے لیے ہمارا پیسہ ہی وعدہ ہو چکا ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی“	۴۲۶	۳۸۸۶	”ارشاد الہی“ ہمارے مبعوث کردہ بندوں کے لیے ہمارا پیسہ ہی وعدہ ہو چکا ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی“	۴۲۶
۳۸۸۷	”ارشاد الہی“ جب ہم کوئی چیز بنانا چاہتے	۴۲۹	۳۸۸۷	”ارشاد الہی“ جب ہم کوئی چیز بنانا چاہتے	۴۲۹
۳۸۸۸	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! خزا دیکھئے اگر میرے رب کی باتیں سمجھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے“	۳۸۸۸	۳۸۸۸	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! خزا دیکھئے اگر میرے رب کی باتیں سمجھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے“	۳۸۸۸
۳۸۸۹	”شیئت اور ارادہ کا بیان۔“	۳۸۸۹	۳۸۸۹	”شیئت اور ارادہ کا بیان۔“	۳۸۸۹
۳۸۹۰	”آنحضرت کا ارشاد“ خدا تعالیٰ کے پاس سنا کرش کام نہیں آتی“	۳۸۹۰	۳۸۹۰	”آنحضرت کا ارشاد“ خدا تعالیٰ کے پاس سنا کرش کام نہیں آتی“	۳۸۹۰
۳۸۹۱	”اللہ تعالیٰ کا جبریل سے کلام کرنا اور فرشتوں کو آواز دینا۔“	۳۸۹۱	۳۸۹۱	”اللہ تعالیٰ کا جبریل سے کلام کرنا اور فرشتوں کو آواز دینا۔“	۳۸۹۱
۳۸۹۲	”ارشاد خداوندی“ ہم نے اپنے علم خاص سے قرآن کو اتارا“	۳۸۹۲	۳۸۹۲	”ارشاد خداوندی“ ہم نے اپنے علم خاص سے قرآن کو اتارا“	۳۸۹۲
۳۸۹۳	”ارشاد خداوندی“ یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل ڈالیں“	۳۸۹۳	۳۸۹۳	”ارشاد خداوندی“ یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل ڈالیں“	۳۸۹۳
۳۸۹۴	”اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۴	۳۸۹۴	”اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۴
۳۸۹۵	”(آیہ) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے۔“	۳۸۹۵	۳۸۹۵	”(آیہ) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے۔“	۳۸۹۵
۳۸۹۶	”اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۶	۳۸۹۶	”اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہم کلام ہونا۔“	۳۸۹۶
۳۸۹۷	”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر یاد کرتا ہے۔“	۳۸۹۷	۳۸۹۷	”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر یاد کرتا ہے۔“	۳۸۹۷
۳۸۹۸	”ارشاد الہی“ اللہ کا شریک نہ بناؤ“	۳۸۹۸	۳۸۹۸	”ارشاد الہی“ اللہ کا شریک نہ بناؤ“	۳۸۹۸
۳۸۹۹	”ارشاد الہی“ تم سمجھتے تھے کہ اللہ کو ہمارے بہت سے کاموں کی خبر تک نہیں“	۳۸۹۹	۳۸۹۹	”ارشاد الہی“ تم سمجھتے تھے کہ اللہ کو ہمارے بہت سے کاموں کی خبر تک نہیں“	۳۸۹۹
۳۹۰۰	”ارشاد الہی“ پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے“	۳۹۰۰	۳۹۰۰	”ارشاد الہی“ پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے“	۳۹۰۰
۳۹۰۱	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! زوئی دہی کے وقت اپنی زبان نہ ہلایا کرو“	۳۹۰۱	۳۹۰۱	”ارشاد الہی“ اے پیغمبر! زوئی دہی کے وقت اپنی زبان نہ ہلایا کرو“	۳۹۰۱
۳۹۰۲	”ارشاد الہی“ وہ تو دلوں تک کا حال جانتا ہے“	۳۹۰۲	۳۹۰۲	”ارشاد الہی“ وہ تو دلوں تک کا حال جانتا ہے“	۳۹۰۲
۳۹۰۳	”آنحضرت کا ارشاد“ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ اسے ہر وقت پڑھتا رہتا ہے“	۳۹۰۳	۳۹۰۳	”آنحضرت کا ارشاد“ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ اسے ہر وقت پڑھتا رہتا ہے“	۳۹۰۳
۳۹۰۴	”ارشاد الہی“ اے رسول، تیرے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں کو پہنچا دے“	۳۹۰۴	۳۹۰۴	”ارشاد الہی“ اے رسول، تیرے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں کو پہنچا دے“	۳۹۰۴
۳۹۰۵	”ارشاد الہی“ قل قاتلوا بالثورماتہ“	۳۹۰۵	۳۹۰۵	”ارشاد الہی“ قل قاتلوا بالثورماتہ“	۳۹۰۵
۳۹۰۶	”آنحضرت نے نماز کو عمل فرمایا۔“	۳۹۰۶	۳۹۰۶	”آنحضرت نے نماز کو عمل فرمایا۔“	۳۹۰۶
۳۹۰۷	”ارشاد الہی“ بے شک انسان دل کا کچا بنایا گیا۔“	۳۹۰۷	۳۹۰۷	”ارشاد الہی“ بے شک انسان دل کا کچا بنایا گیا۔“	۳۹۰۷
۳۹۰۸	”آنحضرت کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔“	۳۹۰۸	۳۹۰۸	”آنحضرت کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔“	۳۹۰۸
۳۹۰۹	”آسمانی کتابوں کی تفسیر کرنا۔“	۳۹۰۹	۳۹۰۹	”آسمانی کتابوں کی تفسیر کرنا۔“	۳۹۰۹

صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
۵۲۳	ارشاد الہی "اللہ نے تمہیں اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا۔"	۳۹۱۴	۵۱۴	آنحضرتؐ کا ارشاد "جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہو وہ قیامت کے دن کرنا کا تبین کے ساتھ ہوگا۔"	۳۹۱۰
۵۲۷	فاجر اور منافق کی تلامذت کا بیان اور یہ بیان کہ ان کی آواز حلق سے نیچے نہیں اترتی۔"	۳۹۱۵	۵۱۸	ارشاد الہی "جنتا تم سے آسانی سے ہوا تنہا قرآن پڑھو۔"	۳۹۱۱
۵۲۹	ارشاد الہی "قیامت کے دن ہم ٹھیک نوازو میں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال و اقوال ہمیں تولے جائیں گے۔"	۳۹۱۶	۵۱۹	ارشاد الہی "ہم نے تو قرآن کو آسان کر دیا ہے۔"	۳۹۱۲
			۵۲۱	ارشاد الہی "بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیدٌ فِی لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ"	۳۹۱۳

# اٹھائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

## کتاب وہ کفار و مرتدین جو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو لوگ اللہ اور رسول سے  
جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے  
ہیں ان کی شہادت قتل یا پھانسی ہے یا ان کے ہاتھ  
پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں یا انہیں  
جلاوطن (یا قید) کر دیا جائے۔

## کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ  
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ  
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ  
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ  
أَوْ يُنْفَرُوا مِنَ الْأَرْضِ۔

۳۳۳۔ ۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجَرَحِيُّ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ  
مِنْ عُكْلٍ فَاسْتَلَمُوا فَأَجْتَنَوْا الْبَدِينَةَ

(ازعل بن عبد اللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ ابن  
ابن کثیر از ابو قلابہ جرمی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ مُکَلِّ کے کچھ  
لوگ حاضر ہو کر مسلمان ہوئے مگر مدینے کی آب و ہوا انہیں  
موافق نہ آئی، آپ نے (بطور علاج) انہیں حکم دیا کہ زکوٰۃ کے  
ادائیگوں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جائیں اور ان

۱۔ مسافروں کو لوٹنے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں رہتی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ امام ابو حنیفہ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے  
لوگوں نے ملک بدر یعنی جلاوطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ حاکم، سلام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے جوہر علمائے کتبہ ہیں  
کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ اور غزنی اور فساد پھیلایں بعضوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت اترتی جنہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کا تقی امام بخاری نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ



فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا بِإِبْلِ الصَّدَاقَةِ فَيَشْرُكُوا  
مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَائِزِهَا فَفَعَلُوا فَصَحَّوْا  
فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رَأْفَتَهَا وَاسْتَأْذَنُوا  
فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ  
أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ  
لَمْ يَحْسَبْنِي سِوَى مَا تَوَلَّوْا -

**باب ۳۵۹** لَمْ يَحْسَبِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ  
مِنْ أَهْلِ الْبُؤْسَةِ حَتَّى هَلَكُوا -

۴۳۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو  
يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ  
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ  
الْعُرْيَتَيْنِ وَلَمْ يَحْسَبْهُمَا حَتَّى مَاتُوا -

**باب ۳۵۹** لَمْ يَكُنِ الْمُسْلِمُونَ  
الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا -

۴۳۳۸. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
ذُهِيبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَأَجَبُوا الْمَدِينَةَ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ رِسَالًا فَقَالَ مَا  
أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبْلِ رَسُولِ اللَّهِ

اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا کریں، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور سندس دست  
ہو گئے پھر اسلام سے پھر گئے (مرد ہو گئے) چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ بھی بھگا لے  
گئے آپ نے ان کے تعاقب میں (بیس سواروں کو) بھیجا جو انہیں گرفتار کر کے  
لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں (ایک عضو دوسرے عضو کے مخالف سمت) کٹوائے  
ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی گئی، ان کے زخم تلے نہیں گئے حتیٰ کہ  
وہ خوب ترپ ترپ کر مر گئے)۔

**باب** آپ نے جنگ کرنے والے مرتدین کے  
زخم کے داغ نہ لگوائے حتیٰ کہ (خون بہتے رہنے  
سے) وہ مر گئے۔

(از محمد بن صلت البویلی از ولید از ازاعی از یحیی از ابو قلابہ)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے قبیلہ عنیبہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر وغویا نہیں یہاں تک  
کہ وہ سب (خون بہتے بہتے) مر گئے۔

**باب** جنگ کرنے والے مرتدین کو آخر وقت تک  
پانی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ وہ پیاس سے مر گئے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ذہیب از ایوب از ابو قلابہ)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں  
صفہ میں ٹھہرایا گیا مگر انہیں مدینے کی آب و ہوا اس نہ  
آئی، عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں دودھ منگوادیجئے آپ نے  
فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اللہ کے

لے تاکہ خون بند ہو جاتا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیئے گئے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے آپ نے ایسی سخت سزا جو ان کو دی، حقیقت  
ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو رحم کیا ان کی جان بچائی ۱۲ منہ ۱۲ منہ کیونکہ ان کا ناز نامتعود نہ تھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گزارہ  
کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُوْهَا فَفَشِرَ بُوْأَمِنْ  
الْبَابِهَا وَأَبْوَالُهَا حَقِيْ مَحْوًا وَسَمِنُوا  
وَقَتَلُوا التَّرَاحِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ فَإِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَرِيْمُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ  
فِي أَثَرِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ التَّهَارُ حَقِيْ اِنِّيْ  
بِهِمْ فَأَمَرِسَا مَبْرًا حَيْثُ فَكَلَهُمْ وَ  
قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَبَهُمْ ثُمَّ  
الْقَوِيُّ اَلْخَوْرِيَّ كَيْسَتُسْفُونِ فَمَا سَفُوْا حَتَّى  
مَاتُوا قَالَ أَبُو قَلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا  
حَادِبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

مکتبہ دہ گئے، راوی ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے (مجھے جرم کئے تھے) یعنی اونٹوں کی چوری کی چرواہے کو قتل کیا اور خدا اور رسول سے آمادہ پیکار بنے۔  
**باب ۳۵۹۲ سَمَوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَوَارِجِيْنَ**

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ  
عَنِ النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ دَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ أَوْ  
قَالَ عَوْيْنَةُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالَ مِّنْ عُكْلٍ  
قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِإِقْبَاجِ دَابِرِهِمْ أَنْ يَغْرِجُوا فَبَشَرُوا  
مِنْ أَبْوَالِهَا وَالبَابِهَا فَفَشِرَ بُوْأَحَقِيْ إِذَا بَرُوا  
قَتَلُوا التَّرَاحِيَّ وَاسْتَأْذَنُوا النَّعَمَ فَبَكَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدُوَّةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ  
فِي أَثَرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَتِ التَّهَارُ حَقِيْ جِيْهِمْ  
فَأَمَرَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَ

رسول کے اونٹوں میں چلے جاؤ (وہاں کچھ دن رہا اور دودھ پیتے رہے)  
آخر دودھ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور پیشاب پیتے رہے  
تندرست اور موٹے تازے ہو گئے پھر چرواہے کو قتل کر کے  
اونٹ ساتھ لے گئے، کوئی شخص چیختا چلاتا ہوا آیا اور آپ کو  
اطلاع دی۔ آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے  
پیچھے روانہ کیا دن چڑھے سے پہلے انہیں گرفتار کر کے پیش  
کر دیا گیا۔ آپ کے حکم کے مطابق سلاخیوں گرم کر کے ان کی آنکھوں  
میں پھر دی گئیں پھر طرز مخالف یعنی دائیں بائیں ان کے ہاتھ پاؤں  
کاٹے گئے انہیں داغا نہیں گیا، خون بہنے دیا، بعد ازاں انہیں مرنے  
کی پتھر ملی گرم زمین پر ڈال دیا گیا پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا

**باب ۳۵۹۲ سَمَوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَوَارِجِيْنَ**  
والے مرتدوں کی آنکھوں میں سلاخی پھرنے کا حکم دیا

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ایوب از ابو قلابہ) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکّل یا عرینہ کے کچھ لوگ، ابو قلابہ کہتے  
میں میں تجھتا ہوں عکّل کا لفظ کہا، مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انہیں چند دودھ والی اونٹنیاں دلائیں اور فرمایا  
انہیں لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ، ان کا دودھ مت پیو کہونکہ  
وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ اور پیشاب  
پیتے رہے جب صحت مند ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانور  
بھگالے گئے۔ یہ خبر صبح سویرے آپ کو پہنچی آپ نے ان کی  
گرفتاری کیلئے چند سوار بھیجے، دن چڑھے سے پہلے سب گرفتار  
ہو کر آ گئے، آپ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیے ان کی آنکھوں میں  
لوہے کی گرم سلاخیوں پھر وادیں اور گرم پتھر ملی زمین پر ڈلوا دیا

سَمَرًا عَلَيْهِمْ قَالُوا فِي الْحَرَّةِ كَسَنُفُونَ  
فَلَا يُسْقُونَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ هَلْ لَكُمْ قَوْمٌ سَرَقُوا  
وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَحَادَبُوا  
اللَّهَ وَرَسُولَهُ -

**باب ۳۵۹۳** فَضْلُ مَنْ تَرَاوَعَ  
الْفَوَاحِشَ -

۳۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ  
حُجَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ  
عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ  
ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَلَيْهِمْ وَرَجُلٌ  
قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ لَمْ يَخُنْ فِي  
اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَا أُمُوكَ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ  
جَمَالَ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنْ أَحَافُ اللَّهُ  
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى  
لَا تَعْلَمَ شِمَالُهَا مَا مَنَعَتْ يَمِينُهُ

یا تھ کو بھی علم نہ ہوا۔

۳۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَكْرِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَاهٍ

وہ لوگ پانی مانگتے رہے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا (حتیٰ کہ  
مر گئے)

ابو قلابہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی  
خون کیا ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور اللہ اور رسول سے جنگ کی  
**باب بے حیائی کے کاموں کو ترک کر دینے**  
والے کی فضیلت۔

(از محمد بن سلام از عبد اللہ از عبید اللہ بن عمر از حُجیب بن  
عبد الرحمن از حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن  
جب کہ سوائے اللہ کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ  
تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے گا۔ امام عادل رضی حکم علو  
بادشاہ یا صدر وغیرہ ایسا جوان جس نے جوانی کی امنگ سے عبادت  
الہی میں صرف کی، (گناہوں سے بچا رہا) وہ شخص جس نے تنہائی  
میں اللہ کو یاد کیا اور آنسو جاری ہو گئے۔ وہ شخص جس کا دل  
مسجد سے لگا رہتا ہے۔ وہ شخص جنہوں نے خالص رضائے الہی  
کے لئے آپس میں محبت رکھی وہ شخص جسے ایک عالی خاندان خوبصورت  
عورت نے زنا کے لئے بلایا لیکن اس نے (انکار کرتے ہوئے) کہا  
میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے فطری  
صدقہ اتنا پوشیدہ دیا کہ دائیں ہاتھ کی چیسٹر کا نہیں

(از محمد بن ابی بکر از عمر بن علی)

دوسری سند (از خلیفہ بن خیاط از عمر بن علی از  
ابو حازم) سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضرت

۱۔ ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ۲۔ منہ سے نہ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے بہار سے زمانہ میں اس قسم کی محبت تو بالکل  
منفوق ہو رہی ہے الاما شاء اللہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
 وَمَا بَيْنَ كُنْهِهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِأَجْتَنِّهِ -

### باب ۳۵۹۳ اثْمُ الزَّانَاةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنِ مَنْ زَنَى  
 لَا تَقْرُبُوا الزَّانَاتِ لَا هُنَّ حَالِصَاتٌ  
 وَمَا سَاءَ سَبِيلًا -

۳۵۹۳- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ  
 حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ  
 قَالَ لَأُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ  
 بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا  
 تَقْرُبُوا الزَّانَاتِ وَلَا مَا قَالَتْ مِنْ أَثَرِ طِلْسَاءَ  
 أَنْ تُرَفَّحَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ  
 الْخُبْرُ وَيُظْهَرَ الزَّانَا وَيَقْلُ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ  
 النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِحَسَيْنٍ امْرَأَةٌ الْقِيمُ  
 الْوَاحِدُ -

۳۵۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 الْفَضْلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی  
 ضمانت دے میں اسے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں یہ

### باب زانیوں کا گناہ -

(سورہ فرقان میں) ارشاد الہی ہے (مومن)  
 زانیہیں کرتے رسولہ بنی اسرائیل میں) فرمایا زنا  
 کے قریب مت جاؤ وہ بیحیائی اور بربط طریقہ ہے۔

(از داؤد بن شیبہ از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد کوئی شخص  
 نہ سُنائے گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے  
 تھے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یا فرمایا قیامت کی علامات  
 میں سے یہ بات ہے کہ علم کثیر اٹھا لیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے  
 گی، شراب کا استعمال ہوگا، زنا اعلان ہو جائے گا، مرد کم اور  
 عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، حتیٰ کہ ایک ایک مرد کے پاس پچاس  
 عورتیں ہوں گی یہ

(از محمد بن ثنی از اسحاق بن یوسف از فضیل بن عزوان)  
 از علمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانیہ بربط طریقہ ہے تو اس وقت

۱۔ شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے بُرے الفاظ نہ نکالے ۱۲۔ منہ سے اکثر گناہ دنیا میں انہی چیزوں (دونوں) سے صادر ہوتے ہیں جس نے  
 ان دونوں کو ناجواز استعمال کیا کامیاب ہو گیا ۱۳۔ منہ سے سنی ہو کیونکہ اللہ سب کچھ دیکھتا ہے بعد ازاں  
 مرے ۱۴۔ منہ سے جیسے ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے ایک فیصدی مسلمان ایسا نہیں نکلتا جو اپنے کچھوں کو دین کا علم سکھائے جس کو دیکھیں دنیا لمانے کی فکر میں ہے  
 اللہ تعالیٰ کا افضل یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے اس زمانہ میں دین کی کتابوں کے ارد میں ترجمہ کرانے اگر یہ ترجمہ نہ ہوئے تو شاید دین کی باتیں جاننے والا ہزار مسلمانوں میں  
 ایک ہی نہ نکلتا کیونکہ عربی زبان کی تفصیل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں ۱۵۔ منہ سے قسطلانی نے کہا شاید یہ اس زمانہ میں ہوگا جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا  
 وقت کے لوگ جہالت سے پچاس پچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی  
 سلجھانے کی قوت نہیں رکھتے نہیں کچھ نہیں سمجھتے ان کے منہ سے سو سو دو سو ایک ہزار ہزار بیانی اور حوالہ دیکھ چھوڑی ہیں اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۶۔ منہ سے



عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ  
حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَهْتُلُ وَهُوَ  
مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لَا بَنَ عَمَّاسٍ كَيْفَ  
يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ لَهْكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ  
أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ لَهْكَذَا  
وَشَبَّكَ بَيْنَ إِمْبَاطِهِ -

٤٣٨ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي  
الزَّانِي فَيُحِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُكْفِرُ  
حِينَ يُكْفِرُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُشْرِبُ حِينَ  
يُشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالْتَعَبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ  
٤٣٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَنْصُورٌ وَوَسَّيْلَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي  
مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَيُّ الدَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ  
يَدًا أَوْهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ إِنَّ  
تَقَلَّدَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ  
قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَمِيلَةً  
جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
حَدَّثَنِي وَائِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وہ حالت ایمان میں نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا ایمان کیسے جُدا ہو جاتا ہے؟ اُنہوں نے کہا اس طرح سے پہلے اپنی انگلیوں کو قینچی کیا پھر نکال لیں، پھر فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو پھر اس میں اس طرح ٹوٹ کر آ جاتا ہے، اُنہوں نے دوبارہ انگلیوں کو قینچی کیا۔

اِذَا دُمِ اَزْ شَعْبِ اِذَا عَشِ اِذَا وَكُلَانِ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِیْ جَبْزَا کُرْتَا ہِیَ اِسْ وَفَتْکَا وَہَا اِیْمَانُ کِیْ حَالَتْ فِیْہِیْمِیْ نَہِیْمِیْ ہُوْتَا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، شرابی جب شراب پیتا ہے اس وہ مومن نہیں ہوتا درتوبہ کا موقع ان سب کے لئے باقی ہے۔

(انجمن دین علی انجیلی از سفیان از منصور و سلیمان از ابو وائل از بولیسرو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا تجھے پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ انہیں کھانا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے مہائے نبی بیوی سے زنا کرنا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں ہم سے سفیان ثوری نے بحوالہ واصل بن جہان از ابوائل از عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت علی اللہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَشَكَكَ قَالَ عَمْرُو  
فَدَكَّرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا  
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ  
وَأَمِلَ عَنْ أَبِي وَأَمِلَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ  
دَعَا دَعَاهُ -

**باب ۲۵۹ رَجَمَ الْمُحْصَنِينَ**  
وَقَالَ أَحْسَنُ مَنْ رَأَى بِأَخِيهِ  
حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا زَيْدُ -

۳۴۳- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ جَلَسَ  
رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا  
بِسُنةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
۳۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَبْلَ سُورَةِ  
النُّورِ أَوْ بَعْدُ قَالَ لَا أَدْرِي -

علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ غریب ملی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ہبیری  
سے بیان کی عبد الرحمن بن ہبیری نے ہم سے یہ حدیث بحوالہ سفیان ثوری از اعش منصور  
اور واصل از ابو داؤد از ابو یسیر روایت کی تھی چنانچہ انہوں نے کہا تو اپنی اس  
سند کو چھوڑ دے چھوڑ دے (یعنی از ابو داؤد از عبد اللہ بن مسعود روایت)

**باب** شادی شدہ کو جرم زنا میں سنگسار کرنا  
امام حسن بصری راجح کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بہن  
سے نہ نکاح کرے تو اس پر زنا کی حد جاری کی جائے گی یہ

(از آدم از شعبہ از سلمہ بن کھیل از شعبی) حضرت علی رضی اللہ عنہ  
نے جب جمعہ کے دن ایک عورت کو سنگسار کیا تو کہنے لگے میں  
نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق رجم کیا

(از اسحاق از خالد) شیبانی کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی اوفیؓ  
سے میں نے دریافت کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم  
کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے پوچھا سورۃ نور کے  
نازل ہونے سے قبل یا بعد؟ انہوں نے کہا معلوم نہیں یہ

۱۲۷- میں میں بنو یسیر کا ذکر نہیں ہے ۱۲۸- میں میں ابو داؤد اور عبد اللہ بن مسعود کے بیچ میں ابو یسیر کا واسطہ نہیں ہے ۱۲۹- میں میں اس کو کہتے ہیں جن کو نکاح  
میں کر کے جماع کر چکا ہو ایسا شخص اگر زنا کرے تو ہماری شریعت میں اس کو پتھروں سے مار دنا تابعی رجم کرنا چاہیے  
اگر غیر محسن ہے تو سو کوڑے  
پڑیں گے محسن ہے تو سنگسار کیا جائیگا یہ قول لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے گا  
اور ابو داؤد اور دارقطنی نے ہمارے سے نکالا میں اپنے ماموں سے ملا ان کے ساتھ ایک جوندہ تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہیا ہے اس لئے کہ میں ایک شخص  
کو قتل کروں میں نے اپنے باپ کی جورو سے نکاح کر لیا ہے  
امام احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں کہ حرم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محسن ہو یا غیر محسن - ۱۳۰- میں  
۱۳۱- اسماعیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کی کتاب کے موافق کوڑے لگا دے  
امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محسن کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر  
کوڑے لگا کر رجم کریں گے لیکن جہور علماء کہتے ہیں کوڑے نہ لگائیں صرف رجم کریں گے  
امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماضی میں  
کو رجم کر لیا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں ہے ۱۳۲- میں میں نے تائید میں تلو کوڑے لگائے کا حکم ہے ۱۳۳- میں میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کو اس کا حکم نہ سونپا مگر  
دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے اترنے کے بعد رجم کیا کیونکہ سورۃ نور مسند یا مسند بخاری میں ابی اوفیؓ پر یہ روایت ایک  
رجم میں مسند ہے حالانکہ ابو ہریرہؓ سے روایت میں مسلمان ہوئے ہیں بعد جنگ تبوک کے کو سورۃ نور کی آیت خاص ہوئی غیر محسن سے اور یہ محسن (باقی بر ص ۱۳۸)



ذَنِيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَ  
مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ  
دَعَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَا  
جُنُودٍ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ أَحْصَيْتَ قَالَ لَعَمْرُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا  
بِهِ فَأَرْجَمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي  
مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ مِنْ  
رَجْمِهِ فَرَحِمْنَاهُ بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَدْخَلْتُهُ  
الْحِجَابَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَوْرَةِ فَرَحِمْنَاهُ  
**بَابُ ۳۵ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ**

**حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا**  
**الْثَّيْتِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ**  
**قَالَتْ اخْتَصِمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ**  
**النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ**  
**ابْنِ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاخْتِجِمِي مِنْهُ**  
**يَا سَوْدَةُ زَادْنَا قَتِيلَيْهِ عَنِ الثَّيْتِيِّ وَ**  
**لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ**

**۳۵۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ**  
**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ**  
**قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ**  
**وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ**

**بَابُ ۳۵۹ الرِّجْمُ فِي الْبَلَاطِ**

**بَابُ ۳۵۹ الرِّجْمُ فِي الْبَلَاطِ**

کہا جب وہ چار مرتبہ اپنے خلاف کو اپنی دے چکا (اقرار کر چکا) تو آپ  
نے اسے اپنے پاس بلایا پوچھا کیا تو دلوانا ہے جو عرض کیا نہیں آپ  
نے فرمایا کیا تو نے شادی کی ہوئی ہے اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ  
نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر  
بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا (یعنی ابوسلمہ نے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شامل  
تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا، ہم نے عید گاہ میں اسے لے جا کر رجم کیا جب  
وہ پتھروں کی مار سے بے قرار ہوا تو بھاگنے لگا ہم بھی اس کے پیچھے چل پڑے  
مدینے کے پھریلے میدان میں اسے پایا اور رجم کر ڈالا یہ  
**باب زانی کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔**

(از ابوالولید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنها کہتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن زمعہ کے  
درمیان ایک بچے کے بارے میں نزاع ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فیصلہ دے دیا اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تو لے لے بچہ اسی کو ملے  
گا جس کی بیوی یا لونڈی کے شکم سے وہ پیدا ہو (ام المؤمنین سودہ رضی  
اللہ عنہا سے فرمایا) اے سودہ تو اس بچے سے پردہ کیا کر۔ امام بخاری کہتے ہیں  
اس حدیث میں قیدی نے لیث سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ زانی کے لئے پتھر کی سزا ہے  
(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اسی کو ملتا ہے جس کی  
بیوی یا باندی سے وہ پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا ہے۔

لے مارے پتھروں کے مار ڈالا ایک روایت میں یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا  
اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا اس کو ابوداؤد نے نکالا اور حاکم اور ترمذی نے کچھ کچھ ایسی حدیث سے شافعیہ نے حجت لی ہے کہ اگر رجم بنا پر ہو رہا ہے اور وہ  
بھاگے تو رجم ساقہ ہو گا مگر کبھی کے نزدیک ساقہ نہ ہو گا بلکہ اس کے پیچھے پھر اس کو رجم کر ڈالیں گے ۱۲۰۰ھ میں جو محمد بن ابی بکر نے کتب سے پہلے بلاطی منہ سے بلاط  
ایک کتاب کا نام ہے مسجد نبوی کے سامنے وہاں پتھروں کا فرش تھا۔ ۱۲۰۰ھ میں



۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُؤَدِّيٍّ وَهُوَ دِيَّةٌ قَدْ أَحْدَثْنَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا آيَاتُ أَحْبَارِنَا أَحَدُنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنُحِبُّهُ وَنُحِبُّهُ قَالَ عَدِ اللَّهُ بْنُ سَلَامٍ أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَةِ فَإِنِّي بِهَا قَوْصَحٌ أَحَدُهُمْ يَدَّكَ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ أَرْفَعُ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِكَ فَقَامَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَجَمَا عِنْدَ الْبَلَاءِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ أَحْضَى عَلَيْهِمَا -

### باب ۳۵۹۹ الرجم بالمصلى

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَتَرَى بِالزَّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن عثمان از خالد بن مخلد از سلیمان از عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور ایک یہودن پیش کئے گئے انہوں نے زنا کیا تھا آپ نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری کتاب (تورات) میں اس جرم کی کیا سزا ہے؟ کہنے لگے ہمارے علماء نے تو مرنے کا لکھا، دم کی طرف رخ کر کر سوار کرنا ہے

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تورات ان سے منگوائیے! آپ نے منگوائی چنانچہ یہودیوں میں سے کسی نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے قبل و بعد کی آیات پڑھنے لگا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکلی، چنانچہ آپ نے دونوں مرد و عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں دونوں بلاط کے پاس رجم کئے گئے میں نے دیکھا رجم کے وقت مرد و عورت پر جھکا جا رہا تھا۔

### باب عید گاہ میں رجم کرنا ہے

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابو سلمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے رخ انور پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے چار بار اپنے خلاف گواہی دی (چار بار زنا کا قائل کیا) تب اس سے آپ نے دریافت فرمایا تو دیوانہ تو نہیں؟ عرض کیا نہیں! پھر آپ نے پوچھا تو شادی شدہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں! آپ نے صحابہ کرام رضو کو اس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور اسے عید گاہ میں رجم

کے لئے لے کر پدم کی طرف مندر کے ٹھکانا اور پھر انہیں لے کر عید گاہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک جالور پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف ہو اور دوسرے کا دوسری طرف ہوں نے کہا جھکا کر کھڑا کرنا جیسے رکھ کر تے ہیں ۱۲ قسطوں میں عید گاہ کے پاس یا خود عید گاہ میں کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت عورتوں کو بھی عید گاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

أَمَّا جُنُودُ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَيْتُ قَالَ لَعَمْرُ  
فَأَمَرِيهِ فَرُجِمَ بِالْمِصْلَةِ فَلَمَّا أَدْلَقَتْهُ  
الْحِجَارَةُ فَرَفَأُ دُرَّكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ  
لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى  
عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُوسُفُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ -

**بَاب ۳۳** مَنْ أَصَابَ قَبْرًا  
دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا  
عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا  
جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءُ بْنُ  
يَعْقِبٍ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَكَأَنَّ  
يَعْقِبَ لَمَّا دَخَلَ جَامِعَهُ فِي رَمَضَانَ  
وَأَمَرَ يَعْقِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ -

کر دیا گیا جب پتھروں کی مار پڑی تو بھاگ نکلا لوگوں نے پتھر پیلے  
میدان میں اسے پکڑ لیا وہاں مارا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ آپ نے اس  
کے حق میں اچھے کلمات کہے اور نماز جنازہ پڑھی۔  
یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ نقل نہیں  
کیا۔

**باب** اگر کسی نے حد سے کم درجے کا کوئی گناہ  
کیا پھر امام (حاکم) کو مطلع کیا اور مسئلہ دریافت کیا تو اب  
توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔  
عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی، ابن جریج کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہ دی جس  
نے رمضان میں (بحالت روزہ) جماع کیا تھا حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کوئی سزا نہ دی جس نے  
(بحالت احرام) ہرن کا شکار کیا تھا یہ  
اس باب میں وہ حدیث مروی ہے جو بحوالہ ابو  
عثمان از ابن مسعود از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی گئی ہے۔

لے ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر ثابت مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام بھی اس پر نماز پڑھے ادا نام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور  
اہل فضل کو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن غامدیہ کی حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ اس  
ایسے توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ماعز کے حق میں بھی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعز کی توبہ سے  
افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے کہ ماعز نے اسی توبہ کی کہ اگر ایک امت یہاں نہ دی جائے تو سب کو کافی ہو نہ اس کی روایت میں یوں ہے میں نے ہزار  
کو دیکھا وہ بہشت کی ہر در میں غوطہ لگا رہے عیش کر رہے ہیں سیمان اللہ گویا ماعز سے ایک قصور نہ ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ بارشائیر  
اپنی جان کی بچھ پر وہ ان کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی ۱۲ منہ ۱۲ منہ مثلاً اجنبی عورت کا بوسہ لیا یا اس سے محاسن کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ  
سے خطا ہو گئی اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی آپ نے فرمایا نماز ترے گناہ کا کفارہ ہو گئی ۱۲ منہ ۱۲ منہ - حدیث اور ابو موسیٰ کا گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
نہوں میں ابن مسعود کے بدل ابو مسعود سے وہ غلط ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری أَقْبِرُوا الصَّلَاةَ طَهَّرُوا لَهَا رُءُوفًا وَقَدْ أَتَى الْكِبَالَ (م)  
اِحْسِنَاتِهِ صَلَّاهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ ع - بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا حکم دیا اسے سعید بن منصور نے منقول کیا ۱۲ منہ

۳۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَأَلْنَا النَّبِيَّ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
هُوَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرٍ فِيهِ فِي رَمَضَانَ  
فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ هَلْ يُجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ كَسَبْتَ  
صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاطْعُهُمُ سِتِينَ  
مُسْكِيْنًا وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ احْتَرَقَتْ  
قَالَ مِخْدَاةٌ أَوْ قَالَ وَقَعْتُ بِأَمْرٍ آتَى فِي رَمَضَانَ  
فَقَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَعَلَنِي  
وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ كَيْسُوقٌ حِمَارًا وَصَمْعَةً طَعَامًا  
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ أَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيُنَ الْمُصْطَرِقِ  
فَقَالَ هَآ أَتَاكَ إِذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ  
بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ  
قَالَ فَكُلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ  
أَبَيْنَ قَوْلَهُ أَطْعَمَ أَهْلَكَ -

از قتیبہ از ابیث از ابن شہاب از محمد بن عبد الرحمن حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ماہ رمضان  
میں اپنی عورت سے جماع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تجھے غلام آزاد کرنے کی  
توفیق ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا دو ماہ کے (ستوار)  
روئے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا  
کھلا دے۔

لیث بن سعد نے بحوالہ عمرو بن حارث از عبد الرحمن بن  
قاسم از محمد بن جعفر بن زبیر از عباد بن عبد اللہ بن زبیر از حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی وہ کہتی ہیں ایک شخص مسجد میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا میں تو جل چکا۔ آپ نے  
فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا میں رمضان میں (بحالت روزہ)  
اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا آپ نے فرمایا تو صدقہ دے کہنے لگا  
میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر (وہ کہیں) بیٹھ گیا۔ اتنے میں  
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھے پر کوئی  
طعام بھرا ہوا لے آیا۔

اس حدیث کا راوی عبد الرحمن کہتا ہے معلوم نہیں وہ کونسا  
طعام تھا۔ عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو دُفخ  
میں جل چکا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ  
نے فرمایا جا یہ کھانا لے جا اور اسے خیرات کر دے، کہنے لگا یا رسول اللہ  
کے خیرات دوں؟ اُسے جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہو میرے گھر میں تو تھوڑا سا کھانا بھی نہیں، آپ نے اچھا تم لوگ ہی کھا لو۔

امام بخاری کہتے ہیں پہلی حدیث زیادہ صاف ہے اس میں یوں ہے اچھا اپنے گھروالوں کو ہی کھلا دے۔  
**باب** اگر کوئی شخص امام (حاکم) کے سامنے  
غیر واضح اقرار جہرم کرے تو کیا امام پر دہ پوشی کر سکتا ہے؟

**باب** ۶۱۰ اِذَا اقْتَرَبَ الْحَدِّ  
وَكَمْ يَبْقَى مَلَلًا مَّا وَرَقَتْ لِرَسُولِهِ

دوسری روایت میں یوں ہے کعبہ ریل دی تھی ۱۲ منہ اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور طبرانی نے اوسط میں وصل کیا ہے

۶۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا أَقَابَهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسَأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا أَقَابَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ لَعَنُوا حَدًّا كَ-

بَاب ۳۶۔ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمَقْرَأِ لَعْنًا لَمْ تَسْتَ أَوْ غَيْرَ.

(از عبد القدوس بن محمد از عمرو بن عاصم کلابی از ہمام ابن یحییٰ از اسحاق بن عید اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد کا گناہ کیا ہے۔ آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کوئی سا گناہ کیا ہے؟) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص بھر کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حدی گناہ کیا ہے۔ اللہ کی کتاب کے مطابق مجھے سزا دیجئے آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا اللہ نے تیرے گناہ کو یا تیری سزا کو معاف کر دیا۔

باب امام (حاکم اسلام) کا اقراری مجرم سے یوں کہنا "نہیں تو نے مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟"

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از وہیب بن جریر از والدش از یعلیٰ بن حکیم از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک سلمی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اس سے پوچھا شاید تو نے بوس و کنار کیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟

۶۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَّيْتٍ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا آتَى مَا عَزَّ مِنْ مَالِكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعْنًا قَبْلَكَ

بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر

کوئی حدیث گناہ کر کے توبہ کرنا تھا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد کا قسط جو جاتی ہے بعضوں نے کہا اس شخص نے کوئی صغیر گناہ کیا تھا کیونکہ نماز اور سے وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو صغیر ہیں۔ میں کہتا ہوں ہر بڑی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ یہ گناہ زنا تھا بعضوں نے یوں تاویل کی ہے شاید اس نے مقدمات زنا کو بھی زنا سمجھا واللہ اعلم۔ اس سے ان کو یقین کہتے ہیں اکثر علماء نے اس کو مستحب سمجھا ہے کہ امام اقرار کرنے والے سے یوں پوچھے کیونکہ شاید اسے سوچے دھوکہ ہو کہ اس نے ان سے زنا سمجھا ہو۔

أَوْ غَمَزَتْ أَوْ نَظَرَتْ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَا يَكْفِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ  
أَمَرَ بِرَجُلِهِ -

**بَاب ۳۶ سُوَالِ الْإِمَانِ**  
الْمُقَرَّرِ هَلْ أَحْصَنَتْ -

بھی کیا ہو۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ  
فِي الْمَسْجِدِ فَتَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَنْبِي  
يُرِيدُ نَفْسِي فَأَعْرِضْ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّقَ بِعِقِّي وَجْهَهُ الْكَذِبَ  
أَعْرِضْ عَنْهُ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
ذَنْبِي فَأَعْرِضْ عَنْهُ فَبَاءَ لِرَبِّهِ وَجْهَهُ النَّبِيُّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَذِبَ فَأَعْرِضْ عَنْهُ فَلَمَّا  
شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْكَ جِئْتُكَ  
قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَحْصَنَتْ قَالَ  
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبُوا فَأَرْجُمُوهُ  
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ  
بِالْمِصْلِ فَلَمَّا أَزْلَقْنَاهُ الْحَبَابَةَ جَمْرًا  
حَتَّى أَذْزَكْنَاهُ بِالنَّحْوَةِ فَرَجَمْنَاهُ ۵ -

سے دیکھا ہوگا انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے صاف صاف  
پوچھا کیا تو نے اس سے دخول کیا؟ انہوں نے کہا جی ہاں تب  
آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

**بَاب ۳۷ اقْرَارِ الْمُجْرِمِ** سے امام کا یہ دریافت کرنا کیا  
تو شادی شدہ ہے؟ جس نے بیوی سے جماع

(از سعید بن عفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب  
از ابن مسیب والوسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص جھڑ  
ہو کر باوازی بلند کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے؟ آپ  
نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ پھر آپ کے سامنے ہو کر عرض  
کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے چنانچہ جب چار مرتبہ  
وہ اس طرف اپنے خلاف خود گواہی دے چکا تو آپ نے اسے  
پاس بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں کہتے لگا نہیں یا رسول اللہ  
میں دیوانہ نہیں۔ آپ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟  
عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ  
اسے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس  
نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا (یعنی  
ابو سلمہ نے) کہ جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا  
جنہوں نے اسے سنگسار کیا ہم عید گاہ میں اسے لے گئے اور جرم  
کیا جب اس پر پتھر اڑا دیا تو وہ بھاگ نکلا لیکن ہم نے اسے  
مدینے کی پیٹری میں پکڑ لیا اور پتھر مار مار کر ختم کر دیا۔

۵۔ لوگ تو اس کو پتھر دوڑتے دوڑتے ٹھک گئے تھے لیکن عبد اللہ بن ابی اس نے اونٹ  
کی ایک ہڈی اس کو ماری وہ مر گیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور لوگوں نے بھی  
مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا ۱۲۔

## باب ۳۶۔ اَلَّذِي فِي بَابِ التَّوْبَةِ

۳۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عُمَرَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَشَدُّكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُذِنُ لِي قَالَ قُلْ قَالَ ابْنُ ابْنِ حَكَّانَ عَسِيقًا عَلَى هَذَا أَخْبَرَنِي بِأَمْرٍ أَنَّهُ قَاتَلَتْ نَيْتٌ مِنْهُ بِمَاءِ شَاةٍ وَخَادِمٌ مِنْكُمْ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضَاءَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جُلْدُ ذَكَوَّةٍ الْمِائَةِ وَالشَّاةُ وَالْخَادِمُ مَرْسُودٌ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَعْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشَدُّكَ فِيهَا مِنْ الزُّهْرِيِّ فَارْجُمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكُتُ -

## باب ۳۷۔ زَنَا كَا اِقْرَارِ كَرَلِينَا -

(از علی بن عبید اللہ از سفیان از زمری از عبید اللہ حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ کتاب اللہ کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا، وہ اس کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اس نے اس (فریق ثانی) کی بیوی سلنے کا کیا میں نے سوکیریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اس کے بعد میں نے متعدد علماء سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگانا ضروری ہیں۔ اور ایک برس تک جلاوطنی بھی اور اس کی بیوی پر (جرم زنا کی وجہ سے) رجم۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دوں گا مگر بکریاں اور ایک غلام جو تو نے دیا ہے وہ سب واپس لے لے (تو مال بھی تیرے بیٹے پر سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک برس تک جلاوطنی بھی ہوگی اور اے اُنیس تو صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے رجم کر چنانچہ اس عورت نے اقرار کر لیا۔ تو اُنیس نے اسے رجم کیا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ علماء نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کسی بیان کیا، کبھی سکوت کیا (یعنی نہیں کیا)

۴۳۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ  
يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ  
لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرَاهِ  
فَرِيبَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا قَدَانِ الرَّجْمُ حَتَّى  
عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْمَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ  
أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوْ لَا عِتْرَافٍ قَالَ سَفِيْنٌ  
كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجْمَهُ بَعْدَهُ -

بَابُ ۳۶- رَجْمُ النِّجْلِيِّ

الرَّجَا إِذَا أَحْصَيْتَ -

۴۳۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
ابْنِ رِثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ  
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُفَرِّقُ  
رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنَزِلِهِ يَمْنَى وَهُوَ  
عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي أُخْرَى حُجَّةٍ جَهْمًا  
إِذَا رَجَعَ إِسْعَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ  
رَجُلًا آتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ  
لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَوْلَ اللَّهِ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عبد اللہ ابن

عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھے  
اندیشہ ہے کہ میں بہت عرصہ گزرنے کے بعد لوگ یہ کہنے لگیں ہیں  
کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں ملتا چنانچہ جو حکم اللہ کے بطور فریضہ  
دیلے اسے چھوڑ کر گمراہ بن جائیں۔ سنو! جو مسلمان شادی شدہ  
ہو کر زنا کرے اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا عورت کا حمل ظاہر  
ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے تو اسے رجم کرینگے سفیان کہتے ہیں مجھے تو  
یہ حدیث اسی طرح یاد ہے، اور سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔

بَابُ ۳۷- اگر شادی شدہ عورت زنا کے ذلیعہ

حاملہ ہو جائے تو اسے سنگسار کریں گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن

شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں مہاجرین میں سے کئی لوگوں کو قتلیم دیا  
کرتا تھا ان میں عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک  
روز ج کے آخر میں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
ہوئے تھے اتنے میں عبد الرحمان رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے اور  
کہنے لگے کاش تم بھی یہ واقعہ دیکھتے کہ ایک شخص آج حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا امیر المؤمنین آپ فلاں شخص کے  
متعلق کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا  
تو میں فلاں صاحب (طلحہ بن عبید اللہ) سے بیعت کر دوں گا کیونکہ  
خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تو اچانک بیعت ہو گئی تھی یہ سن کر

لہ یعنی بچہ جننے کے بعد کیونکہ حمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کوٹہ مارنا اس لئے کہ اس میں بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص  
واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص ملے گا ۱۲ منہ سے قرآن اور دین کیسے ملے سکھاتا حالانکہ ابن عباس یہ نسبت ان کے بہت کم عمر تھے ۱۲ منہ سے ۱۰  
اجواب میں یہاں کہیں احسان کے مشقات کہتے ہیں ان کا ترجمہ ہم نے صلیح یا شادی کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ نکاح کے بن نکاح بھی واقع ہو اور عذر زانی



مَا كَانَتْ بَعِيَّةُ كُرَيْبٍ إِلَّا قُلْتُمْ فَتَمَّتْ  
 فَغَضِبَ عُمَرُ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَتَأْكُلَنَّ  
 الْعِشْيَةَ فِي النَّاسِ فَمُحَمَّدٌ رَهُمْ هُوَ الَّذِي  
 يُرِيدُونَ أَنْ يُغَضِبُوا هُمُ أَمُورُهُمْ قَالَ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
 لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ النَّوْصِمَ يَجْعَلُ رِقَاعَ النَّاسِ  
 وَغَوَاءَهُمْ وَرَأَتْهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ  
 عَلَى قُرْبَاكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا  
 أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا  
 عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُودَهَا وَأَنْ لَا  
 يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا قَاهِلُهَا حَتَّى  
 تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَانَا لِمُجَرَّةٍ وَ  
 الشَّيْءُ فَتُخْلَصُ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ  
 النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَبِعِزِّي  
 أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى  
 مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ مَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ  
 اللَّهُ لَا قَوْمَ مِنْ بَدَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَوْ قَوْمَهُ  
 بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا  
 الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ  
 يَوْمُ الْجُمُعَةِ حَجَّلْتُ الرِّوَا حَاجِلِينَ ذَاخِلِينَ  
 الشَّمْسِ حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنِ زَيْدٍ بِي عَمْرٍو  
 ابْنُ نُفَيْلٍ حَالِسًا إِلَى رُكْنٍ اِمْتَنَرَ فَجَلَسْتُ

حضرت عمرؓ سخت غصے ہوئے اور کہنے لگے انشاء اللہ میں آج شام کو خطبہ  
 دوں گا اور انہیں ان لوگوں سے بچنے کی تاکید کروں گا جو زبردستی  
 صاحب حق کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے  
 یہ سن کر کہا امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے یہ تو حج کا موقع ہے یہاں ہر  
 قسم کے کم ظرف اور پست خیال لوگ بھی جمع ہوتے ہیں لہذا جب  
 آپ خطبہ سنائے کھڑے ہوں گے تو آپ کے قریب اسی قسم کے  
 لوگ اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں ڈرتا ہوں کہ آپ جو بات فرمائیں  
 گے ماسطوم اس کا مفہوم یہ لوگ کیا لیں گے نہ صحیح طور پر یاد رکھیں  
 گے نہ صحیح مفہوم لیں گے لہذا آپ یہاں چھوڑئے جب آپ مدینے  
 پہنچ جائیں جو دار الحجرت والستہ ہے فطال آپ کو سمجھ دار اور شریف  
 لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے جو چاہیں فرما سکتے ہیں وہ  
 لوگ صاحب علم ہیں آپ کی گفتگو یاد بھی رکھیں گے اور جو صحیح  
 مطلب ہو گا وہی بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا  
 اچھا خدا کی قسم میں مدینے پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں گا اس  
 میں ہی بیان کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم لوگ مدینے میں  
 اس وقت آئے جب ذوالحجہ ختم ہو رہا تھا جمعہ کے دن ہم سلوک ٹھٹھے  
 ہی نماز کے لئے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید بن زید بن عمروؓ  
 نیل منبر کے متصل بیٹھے تھے میں ہی ان کے قریب بیٹھ گیا میرے گھٹنے  
 ان کے گھٹنوں سے ملے ہوئے تھے، بتوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ  
 فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب میں نے انہیں آتے  
 دیکھا تو سعید بن زید سے کہا کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ باتیں

حَوْلَهُ تَمَسُّسٌ وَكَبَيْتُهُ فَلَمْ أَتَشَبَّ  
 أَنْ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ الْخَطَّابُ فَلَمَّا دَارَى مِشَّةً  
 مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ عَمْرِو بْنِ  
 نَسِيلٍ لَيْسَ لَنَا الْعَيْشِيَّةُ مَقَالَةً لَمْ يَقْلُهَا  
 مِنْهُ اسْتَحْلِفْتُ فَأَتَكَرَّرَتْ وَقَالَ مَا عَيْنُهُ  
 أَوْ يَسْتَوِل مَا لَمْ يَقْلُ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عَمْرُو عَلَى  
 الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ السُّؤْدُونَ قَامَ فَأَتَى  
 عَلَى اللَّهِ يَبَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَأَيُّ  
 قَائِلٍ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا  
 لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَحْيَى فَمَنْ عَقَلَهَا  
 وَوَعَاَهَا فَلْيَمْدِدْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ  
 رَاحِلَتُهُ وَمَنْ حَشَى أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا  
 أُجِدُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ  
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ  
 عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً  
 الرَّجْمُ فَقَرَأَهَا وَعَقَلَهَا وَوَعَّيْتُهَا  
 رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ  
 قَصَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ  
 آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَقُولُوا بَرَاءٌ مِنْهُ  
 أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى

کہیں گے جو انہوں نے زمانے میں کبھی نہیں کہیں انہوں نے اسے  
 تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے مجھے تو یہ اُمید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں  
 جو اس سے پہلے نہیں کہیں تھیں، انرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر  
 پر بیٹھے جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے پہلے  
 اللہ کی کما حقہ حمد و ثنا کی پھر کہا اما بعد میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں  
 جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا مجھے معلوم نہیں یہ گفتگو  
 میری آخری گفتگو موت کے قریب ہو چنانچہ جو شخص اس بات کو سمجھے  
 اور یاد رکھے اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک اس کی اپنی پہنچ  
 اس بات کو مشہور کرے اور جو شخص نہ سمجھے تو میں کسی کے لئے یہ روا  
 نہیں سمجھتا کہ چہرہ جوٹ باندھے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن نازل کیا، اسی قرآن میں  
 آیت دھم بھی اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہم نے اسے پڑھا اس کا مطلب  
 سمجھا اسے محفوظ رکھا آپ نے اس پر عمل کیا زنا کرنے والے کو  
 سنگسار کیا اور ہم لوگ بھی آپ کے وصال کے بعد زانی کو سنگسار  
 کرتے آئے، اب مجھے خطرہ ہے کہیں ایک مدت گزر جانے کے بعد  
 کوئی شخص کہے خدا کی قسم رحم کی آیت کتاب اللہ میں ہم نہیں پاتے  
 اور اللہ کا ایک فرض جسے اس نے نازل کیا ترک کر کے گمراہ ہو جائے  
 دیکھو (ہوشیار رہو) جو شخص مرد ہو یا عورت محسن ہوئے ہوئے (وہ  
 شادی شدہ جو جماع بھی کر چکا ہو) زنا کرے اس پر اللہ کی کتاب  
 میں رجم برحق ہے، یہ زانیوں سے ثابت ہو یا حامل ظاہر ہونے  
 سے یا اقرار سے۔ نیز ہم کتاب اللہ میں دوسری آیات کے ساتھ

۱۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی یہ ان کو سامع ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ابھی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا  
 کہ اب لاؤ ملعون نے آپ کو شہید کر دیا بعضے روایتوں میں یوں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی وہ خواب یہ  
 تھا انہوں نے دیکھا ایک مرد ان کو پتھریں مار رہا ہے بعض روایتوں میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود دعا کی یا اللہ اب میرا ملک وسیع ہو گیا ہے اور میری رعایا بہت ہو گئی ہے،  
 اب تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس حال میں کہ مجھ سے افراط و تفریط نہ ہو ۱۲۰۰

مَنْ ذَلِكُمْ إِذَا أَحْصَيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ  
إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِغْرَاءُ  
ثُمَّ رَأَوْا كُتَاتًا نَضْرَفِيهَا نَضْرَافُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ  
أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ لَكُفْرُكُمْ  
أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ أَنْ تَكْفُرُوا بِكُمْ  
أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ لَا تَنْتَهِمُ إِلَّا رِسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْظُرُونِي  
كَمَا أَطْرَقَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَتَوَلَّوْا عِبْدَ  
اللَّهِ وَرَسُولَهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا  
مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ  
فُلَانًا فَلَا يَخْتَرُكُمْ أَمْرُهُمْ أَنْ يَقُولَ إِنَّهَا  
كَانَتْ بَيْعَةً لِي بَكْرٍ فَلَنَنْتَ وَتَنَتَ إِلَّا  
وَلِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي  
شَرِّهَا وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَهْنَائُ  
إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ  
مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبَايِعُهُ هُوَ  
وَلَا الَّذِينَ تَابَعَهُ تَعْوِذٌ أَنْ يُقْتَلَ وَإِنَّهُ  
قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تَوَكَّلَ اللَّهُ بَيْتَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ الْأَنْصَارَ تَعَالَوْا

وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةٍ بَنَى سَاعِدٌ  
وَخَالَفَ عَنَّا عَلَى وَالثَّبِيرِ وَمَنْ مَعَهُمَا وَ  
اجْتَمَعَ إِلَيْهَا جُرُومٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لَأَبِي  
بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَلْ هُوَ لَاءٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ قَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا  
مِنْهُمْ لَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ مَالِحَانِ قَدْ كَرَا  
مَا تَمَّا لَا عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيْنَ نُرِيدُونَ  
يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانِنَا  
هَلْ هُوَ لَاءٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَا عَلَيْهِمْ أَنْ  
لَا تَقْرَبُوا هُمْ أَقْصُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ  
لَأَتِيَنَّهُمْ قَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي  
سَقِيفَةٍ بَنَى سَاعِدٌ قَاذَارِجُلٌ مُزْمَلٌ  
بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا  
هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا  
يُوعَاكَ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ  
فَأَخْبَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَقَتَحَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتَبَ الْإِسْلَامَ  
وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ  
وَقَدْ ذَاقْتُمْ قَوْمَكُمْ فَإِذَا هُمْ يُبَيِّنُونَ  
أَنْ يَخْتَارَ لَوْ نَا مِنْ أَصْلَانَا وَإِنْ يَخْضَعُونَ  
الْأَمْرَ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ  
رَوْرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبْتُ أَنْ أُرِيدَ أَنْ أَقْبِلَ  
بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أَدَارِي مِنْهُ بَعْضَ

نے کسی انصاری کو خلیفہ بنا نا چاہا اور سب جا کر سقیفہ بنی ساعدہ میں  
جمع ہو گئے، حضرت علی اور حضرت زبیر اور ان کے چند ساتھی بھی اس  
معاہدے میں (کسی مصلحت کی بنا پر) اختلاف رائے رکھتے تھے لیکن باقی  
سب مہاجرین البکر رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع ہوئے، ان کے پاس  
جمع ہو گئے میں نے البکر رضی اللہ عنہ سے کہا چلئے اپنے انصاری بھائیوں کے  
پاس چلیں، ہم اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو راستے  
میں دونیک بخت (انصاری) ملے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصاری  
نے یہ ملے کیا ہے (سعد بن عبادہ) کو خلیفہ بنایا جائے، ہم سے پوچھا  
مہاجر بھائیو آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا اپنے انصاری  
بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا دیکھو وہاں مت  
جاؤ (وہ دوسری فکر میں ہیں) آپ کو جو کرنا ہے کر ڈالئے لیکن میں  
نے کہا خدا کی قسم ہم تو ضرور ان کے پاس جائیں گے آخر ہم گئے دیکھا  
تو انصاریوں میں ایک شخص کپڑا لپیٹے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا یہ  
کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (ضریح  
کے سردار) ہیں۔ میں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے؟ انہوں نے  
کہا کہ انہیں بخارا رہا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر ہم وہاں بیٹھے اتنے  
میں ان کے خطیب نے تشہد پڑھا اور کہا حقہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا  
کی پھر کہنے لگے اے ابجد ہم لوگ انصاری اللہ میں اور اسلام کی فوج ہیں  
اور مہاجرین حضرات آپ ایک قلیل جماعت ہیں آپ کی یہ چھوٹی  
س جماعت اپنی قوم (قریش) سے مکمل کریم لوگوں میں آ رہی، اب  
آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری بیخ کنی کریں اور ہمیں خلافت  
سے محروم کر کے آپ خلیفہ بن بیٹھیں (یہ نہیں ہو سکتا) جب خطیب  
سنا اچکا تو میں نے گفتگو کرنا چاہی میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے

لہ عویم بن ساعدہ اور عیمن بن عدی ۱۲ منہ سکھ کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔

عنقریب ہوش میں آئیں گے اور متافقوں اور کافروں کی گردنیں ماریں گے مرثیہ

الْحَدَّثَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى  
رِسَالِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ  
فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْفَرُ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ  
مِنْ كَلِمَةٍ أَجِبْتَنِي فِي قَوْلِي بِرِي إِلَّا قَالَ رَفِي  
بِدَهْتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ  
فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ قَالَتْ لَمْ  
أَهْلُ وَ لَنْ يُعْرِفَ هَذَا إِلَّا مَوْلَايَ لِهَذَا الْحَدِيثِ  
مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَامًا  
وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ  
فَبَايَعُوا إِلَيْهِمَا شَعْنَهُمْ فَاتَّخَذَ بَيْدِي وَبَيْدِ  
أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا  
فَلَمَّا كُنَّا مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللَّهِ أَنْ  
أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يَقْرَبُنِي ذَلِكَ مِنْ  
إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ  
أَبُو بَكْرٍ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تَسْأَلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ  
الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَحْذَرُهُ إِلَّا أَنْ فَقَالَ قَاتِلْ  
مِنَ الْإِنْسَانِ أَوَّلَ مَا جَدَّ إِلَيْهَا الْمُعْتَكُوكُ وَعَدَّ يَنْفُهَا  
الْمَرْجَبُ مِمَّا آمَنُوا وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ  
قُرَيْشٍ فَكُثِرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ

ذہن میں تیار کر رکھی تھی، میں نے چاہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بات  
کرنے سے قبل ہی اسے شروع کر دوں۔ اور انصار کی تقریر سے  
جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ پیدا ہوا ہے اسے دور کر دوں جب  
میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا ٹھہر  
میں نے اس لئے کہ وہ ناراض نہ ہوں خاموش ہو گیا آخر انہی نے  
تقریر شروع کر دی اور خدا کی قسم وہ میرے مقابلے میں تحمل مزاج  
اور باوقار آدمی تھے چنانچہ جو بات میں خود کہتا چاہتا تھا وہی بات  
بلکہ اس سے عمدہ بات انہوں نے موقع پر کہہ دی پھر خاموش ہو گئے  
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا انصار بھائیو! آپ نے  
جو اپنی فضیلت و بزرگی بیان کی اس کے آپ واقعی مستحق ہیں اور  
آپ کی باتیں صحیح ہیں مگر خلافت قریش کے سوا اور کس خاندان کے  
لئے نہیں کیونکہ قریش از روئے حسب و نسب تمام عرب اقوام میں  
بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اب آپ لوگ ان دو اشخاص میں سے کسی سے  
بیعت کر لیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا  
ہاتھ پکڑ کر سامنے کر دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت ہمارے  
درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوئی بات بری نہیں  
معلوم ہوئی مگر ایک سہی بات، خدا کی قسم اگر آگے بڑھا کر بلا قصور  
میری گولوں مار دیتے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ میں ان  
لوگوں کا امیر بنوں جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں بھی میرا اب تک یہی

۱۔ اس کی دلیل ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قریش کے قبیلے سے بھیجا ۱۳۱ھ میں جو انہوں نے کہی عمر یا ابوعبیدہ سے بیعت کر لیا ۱۳۲ھ میں مطلب یہ ہے کہ میں تو مرتد نہ ہوں  
اسی خیال بنیات قدم ہوں کہ ابوبکرؓ پر میں مقدم ہوں جو ہوسکتا اور وہ لوگوں میں ابوبکرؓ موجود ہوں میں ان کا سر اڑا نہیں بن سکتا اب تک تو ہی جتنا وہ مضبوط ہوا لیکن اگر نہ کشتہ شیطان یا اس  
تجربہ کار کے اندک دوسرا خیال میرے دل میں ظاہر نہ تو یہاں بات ہے۔ آفرین خدا فریق حضرت عمرؓ کے عمر اور انکسار پر اس میں شک نہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قدرت اسلام  
اولاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت اور رفقاء میں حضرت عمرؓ پر بہت ترجیح تھی مگر نگہ رازی اور سیاست اور قوت انتظامی میں حضرت عمرؓ کو میں بڑے چوہے سمجھتا ہوں اس لیے بھی انہوں نے  
برائے میں بیٹھے نہیں ابوبکرؓ سے کہ بھی ۱۱ھ اور ان کے پہلے ہوئے خود سردار بننا گناہ خیال کیا وہی اللہ عنہ وارضا ۱۲۵ھ



كُفُّوا مَنُونًا يَا لَيْلَىٰ وَالْيَوْمِ لَا خَيْرَ  
وَلَيْشَهْدَ عَدَا بَهْمَا ظَاكِفَةً مِّنَ  
الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا  
زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ  
لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ  
وَحَرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأَيْتُ رِاقَمَةَ  
الْحُدَّادِ

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى  
وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ  
قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَزَبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ  
تِلْكَ السَّنَةُ

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى  
فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْسِ عَامٍ بِإِقَامَةِ  
الْحَدِّ عَلَيْهِ

بَاب ۳۶۰ نَفْيُ أَهْلِ الْمَعَاصِي  
وَالْمُخْتَلَعِينَ

اللہ کا حکم جلانے میں ہمیں ان پر کچھ شفقت نہ آئی  
چاہیے اور جب انہیں سزا دی جائے تو مسلمانوں  
کی ایک جماعت وہاں حاضر رہنے زانی مرد صرف زانیہ  
یا مشترکہ عورت ہی سے نکاح کرے، اسی طرح زانی  
عورت بھی زانی یا مشترکہ مرد ہی نکاح کرے مسلمانوں  
پر تو یہ حرام ہے :

سُنیان بن عیینہ (اپنی تفسیر میں) کہتے ہیں ولا  
تأخذکم کا یہ مطلب ہے کہ انہیں حد لگانے میں رحم مت کرو  
از مالک بن اسماعیل از عبد الغزیز از ابن شہاب از عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ (زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس شخص کے لئے جو شادی  
شدہ نہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے حکم دیتے کہ سوتا زانیہ اس پر  
لگائے جائیں اور ایک سال تک جلا وطن کیا جائے۔

(اسی سند سے) ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر نے  
خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (زانی کو) جلا وطن کیا پھر یہی  
دستور قائم ہو گیا۔

از یحییٰ بن یحزیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن  
مسیب (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو کنوارا ہو اور زنا  
کرے یہ فیصلہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے اور سال بھر تک  
جلا وطن رہے۔

باب مجرمین اور مجرموں کو شہر بدر کرنا۔





فَاعْتَدِ عَلَى امْرَأَةٍ هَذِهِ اَقْرَبُهَا قَعْدًا اُنْثَىٰ  
فَرَجَمَهَا۔

کو اس کے پاس گئے (اس نے اقبال زنا کر لیا) اُنْثَىٰ نے اسے رجم کیا۔

**باب ۳۶۰۹۔** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَ

مَنْ لَّمْ يَسْتِطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ

يَكْفِكَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ

مَلَكَتْ اَيْمَاكُمْ مِنْ قَبَائِكُمْ

الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِاِيَاكُمْ

بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَآهْلِهِنَّ اَوْ هُوَ

بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسْلَمَاتٍ

وَلَا مُتَّخِذَاتٍ اَحَدًا مِنْ فَدَاٍ

اُحْصِيَتْ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ

مِنَ الْعَدَاۤءِ اِلَّا ذَلِكُمْ لَيْسَ بِخِيَرَةٍ

الْعِنْتِ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوا

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

**باب ۳۶۱۰۔** اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ۔

۳۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ

الْاَمَةِ اِذَا زَنَتِ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِذَا زَنَتِ

فَاُجْلِدَ بِهَا مِائَتًا زَنَتِ فَاُجْلِدَ بِهَا مِائَتًا

جلاوطنی ہوگی۔ پھر آپ نے اُنْثَىٰ سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص کی  
نیوی کے پاس جا (اگر وہ اعتراف نہ کرے) اسے رجم کر چنانچہ اُنْثَىٰ صبح

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) ارشاد تم

میں سے جس کو مسلمان آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی

توفیق نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں ہی سے نکاح کرے جو تمہارا

ملک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کی حقیقت

خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کے شریک ہو (اعلاؤ

آدم ہو) چنانچہ لونڈیوں کے مالکوں سے اجازت لے کر

ان سے نکاح کر لو اور ان کے مہر دستور کے مطابق ادا کرو۔

یہ لونڈیاں پاکدامن ہوں، زانیہ نہ ہوں، چھپے چھپائے

کسی کو اپنا یا ر نہ بنائیں۔ اگر بعد نکاح وہ زنا کریں تو

آزاد عورتوں کے مقابلے میں انہیں نصف سزا ملنی چاہیے

(یعنی سو کے بجائے پچاس اور سنگسار نہ کی جائیں گی) لونڈیوں

سے نکاح کی اجازت اس کے لئے ہے جو زانیہ میں مبتلا نہ ہوں

اندر شہ رکتا ہو۔ لیکن اگر صبر کرے رہو تو یہ تمہارے لئے بہتر

ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

**باب** اگر لونڈی زنا کا ارتکاب کرے۔

(ابن عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ

ابن عبد اللہ) حضرت ابو ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے زنا کا مسئلہ دریافت

کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر کوئی لونڈی زنا کرے اور حرام کاری

سے خود کو نہ بچائے تو اسے کوڑے لگاؤ دوبارہ اگر زنا کرے تو

پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار بھی اگر زنا کرے تو بھی کوڑے لگاؤ پھر



التَّوْبَةُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَأُؤَدِّيَنَّ تَابِعَهُ عَنْ أَبِي  
مُسْهِرٍ وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالتَّحَارِثِيُّ وَعَبِيدَةُ  
ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّكْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْمَأْثُورَةُ  
وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ

حمید نے مگر پہلی روایت ہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُتِبَ لَهُ أَنْ يَحْلَلَ  
مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْبَةِ  
فِي شَأْنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا نَقْضُهَا وَمُحْلِلُهَا  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَكْدَبُكُمْ إِنَّ فِيهَا  
الرَّجْمَ فَاتُوا بِالتَّوْبَةِ فَخَضَعُوا فَهَذَا قَوْلُ  
أَحَدِهِمْ يَدُكَ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا  
قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ مَرْدُوعُ يَدِكَ فَرَفَعَ يَدَكَ فَإِذَا فِيهَا  
آيَةُ الرَّجْمِ فَاتُوا بِأَصْدَقِ مَا مُحَمَّدٌ فِيهَا آيَةُ  
الرَّجْمِ فَامْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَوُجِهُتِ الرَّجُلُ يَخْفَى عَلَى امْرَأَةٍ  
يَقِيهَا الْحَبَارَةُ

ہونے سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔  
عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ  
عبدالرحمن محارب اور عبیدہ بن حمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔  
بعض راویوں نے (بجائے سورہ نور کے) سورہ مائدہ کہا (یعنی عبیدہ بن

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از تابع) علی بن عمر رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں کچھ یہودیوں نے ایک مرد اور ایک عورت کو بارگاہ نبوت  
میں پیش کر کے عرض کیا انہوں نے زنا کیا ہے تو آپ کے دریافت  
فرمایا تورات میں رحم کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ عرض کیا تورات شریف  
میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور انہیں کوڑے  
لگائے جائیں۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تم جھوٹے  
ہو تورات میں رحم کا حکم ہے اچھا تورات لے آؤ وہ لے آئے ہلے  
کھولا گیا۔ ایک یہودی نے آیت رجم پڑھنا مانتا تھا رکھ لیا اور اس سے اگلی  
اور پچھلی آیات پڑھنے لگا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا اپنا  
ہاتھ تو اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے پیچھے سے آیت رجم نکلی تھی کہنے لگے  
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن سلام صحیح کہتے ہیں بے شک تورات  
میں آیت رجم موجود ہے۔ آخر آپ نے حکم دیا ان دونوں زانی مرد اور  
عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے رجم کرتے وقت  
مرد کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھک جاتا تھا تاکہ وہ عورت پتھروں  
کی مار سے بچ جائے۔

۱۔ بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی علوت کے موافق اس حدیث کو وہ سرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور طبرانی  
غیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفی کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو جب کوئی اچھی طرح بات  
معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اُٹھ کر نکلے پتھر سے ہر بات کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے  
۱۲۔ اس میں علی بن مسہر کی روایت کو ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے باب رجم اخص میں اور عبیدہ کی روایت کو اسماعیل نے اصل کیا لیکن بخاری کی روایت  
معلوم نہیں کس نے اصل کی ۱۳۔ اس نے سورہ مائدہ میں زنا کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق ۱۴۔ اسے اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوئے ۱۵۔

باب ۳۶۱۳ اِذَا دَخَلَ امْرَأَتَهُ

اَوْ امْرَأَةً غَيْرَهَا لَزْنًا عِنْدَ

الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ حَلَّ عَلَى

الْحَاكِمِ اَنْ يَتَّبِعَ اِلَيْهَا

فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُصِيتَ بِهِ -

۳۶۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا

أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ

وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذِنَ لِي أَنْ

أَحْكَمَ قَالَ تَحْكُمُ قَالَ إِنْ أَبَيْتُ كَانَ

عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالصَّيْفُ

الْأَجِيرُ فَرَفِئْتُ بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ

عَلَى ابْنِ الرَّجْحِ فَأُتِدِيتُ مِنْهُ بِمَا كَلَّ

شَاةً وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ رَأَيْتُ سَائِلَتِ

أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ

جَلْدُ مَائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاسْتَمَا

الرَّجْحُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَّا وَالَّذِي نَفْسِي

باب اگر حاکم اور عوام کے سامنے کوئی شخص اپنی یا

دوسرے کی بیوی پر تہمت زنا لگائے تو کیا حاکم کے

لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس بھیج

کر اس تہمت کی حقیقت معلوم کرائے یہ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ

بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید

بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا ہمارا فیصلہ

کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا

جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق فرمائیے

اور اجازت دیجئے کہ میں مقدمے کے واقعات بیان کروں، آپ

نے فرمایا اچھا بیان کر، کہنے لگا میرا بیٹا اس شخص (رفیق ثانی) کے

پاس عسیف تھا۔ امام مالک کہتے ہیں عسیف سے مراد لونگر ہے

چنانچہ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا

بیٹا رجم کیا جائے گا میں نے سوچیاں اور ایک لونڈی خریدی دے

کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (رجم کی سزا سے بچا لیا) اس کے بعد میں

نے دوسرے عالموں سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے کہا تیرے

بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا

جائے گا (کیونکہ وہ شادی شدہ نہ تھا) اور اس کی عورت التبتہ لگا

ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سنو اس پر ردگار

کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب

کے مطابق کرتا ہوں چنانچہ اب تم سوچو کیاں اور اپنی کینز والپس لے

یہ باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اس وقت عورت کا عائد نہ بھی

حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی نہ

بَيِّنَهُ لَا قُضِيَكَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا  
غَنَمُكَ وَحَارِيتُكَ قَرَدٌ عَلَيْكَ وَحَدَّ  
أَبْنَهُ مَاءَهُ وَغَرَبَهُ عَامًا وَآمَرَانِيًّا  
أَلَا سَلِمَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا أَلَا خَرَقَانِ  
أَعْتَرَفْتُ فَأَرْجَمَهَا فَأَعْتَرَفْتُ فَرَجَمَهَا

لو بعد ازاں آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال  
کی جلاوطنی کی سزا دی اور انیس سلی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو اس دوسرے  
شخص کی بیوی کے پاس بجا، اگر اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے  
چنانچہ اس نے زنا کا اقرار کیا اور وہ سنگسار کر دی گئی یہ

### باب ۳۶۱۳ مَن آذَبَ أَهْلَهُ

أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ قَالَ  
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ فَأَرَادَ  
أَحَدٌ أَنْ يَمْرُبَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَلْيَكِدْ قَعَهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ  
وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ -

باب اگر کوئی شخص حاکم کی اجازت کے  
بغیر اپنے گھروالوں یا عزیزوں کو تنبیہ کرے ہے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی  
شخص نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے سے کوئی دوسرا  
گزرنا چاہے تو اسے ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو  
اس سے لڑے وہ شیطان ہے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک شخص سے لڑ پڑے ہے

### ۳۶۱۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَضْعَفَ رَأْسَهُ عَلَى فَخْذِي فَقَالَ حَبَسْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ

(از اسماعیل از مالک از عبد الرحمن بن قاسم از ولش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے  
پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران  
پر رکھے آرام فرما رہے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اشکادیا جہاں  
پانی بھی نہیں ملتا غرض وہ جیہ پر خفا ہوئے اور میری کوکھ میں ہاتھ

لے اس پر پھو اگر وہ انکار کرے تب تو ہمت لگانے والے کو حد قذف پڑے گی ۱۲ منہ ۱۵ انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب میں سے نکلا  
آپ نے انیس کو اس حدیث کے پاس بھی لایا مسلمی ہوا کہ امام کو لیا کرتا واجب ہے نوئی نے اسی کو بھی کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۱۲ منہ ۱۵ یہاں اس باب کے لانے  
سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی نویری غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے ۱۵ منہ میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ نے اس کو جائز کہا  
یہ لیکن حنفی کہتے ہیں بغیر امام یا حاکم کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث موصو لا کتاب الصلوۃ میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۵ حکم کیا  
شرارت ہے کہ پیشانی سے بھی نہیں مانتا ۱۲ منہ ۱۵ جو نماز میں اس کے سامنے سے گزرتا تھا یہ واقعہ بھی اوپر گزر چکا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کو نایک مار لگا کر سخت  
بھرمروان کے پاس مقدمہ کیا۔ اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو لے امام کی اجازت کے مانتا اور دھکیل دینا درست حوا تو آدمی اپنے غلام اور  
نویری کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۱۲ منہ

وَلْيَسُوا عَلَى مَاءٍ قَعًا تَبْرِي وَيَجْعَلُ يَطْعَنُ  
بِيَدِهِ فِي خَامِرَتِي وَلَا يَمْنَعْنِي صِنْتُ  
التَّعْرِي إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّمِيمِ  
۶۳۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي جُنْدُبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقُصَيْمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي  
لُكْرَةٍ شَدِيدَةٍ وَقَالَ حَبَسَتِ النَّاسَ  
فِي قِلَادَةٍ فِي الْمَوْتِ مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي لُكْرُ  
لُكْرُو وَكَزَّ

بَاب ۳۶۱ مَنِ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ  
رَجُلًا فَقَتَلَهُ -

۶۳۷۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ  
عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُخْبِرَةِ عَنِ الْمُخْبِرَةِ  
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا  
مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهِ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُقْتَنِعٍ  
فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کوچے لگانے لگے مگر میں اس وقت بل بھی نہ سکتی تھی کیونکہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام و احترام ملحوظ تھا (کہ آپ جاگ نہ تھیں)  
اس موقع پر پانی نہ ملنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے آیت تميم  
نازل کی یہ

(ازیحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از عبد الرحمن بن قاسم  
از والشد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے سخت گھولنا لگایا  
اور کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایک ہار کیلئے روک دیا! میں اس  
گھولنے کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھے درد ہوا  
لیکن کیا کر سکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ان  
پر تھا آپ کو جگانا مناسب تھا اس لئے بل نہ سکی (مگر اور  
دکڑ کا ایک ہی معنی ہے۔

بَاب اگر کوئی شخص کسی غیر مرد کو اپنی بیوی کے  
پاس دیکھ کر اسے قتل کر ڈالے یہ

(از موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از وراذ  
کاتب مغیرہ) مغیرہ بن ابی سفیان کہتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھاسے  
اس کا کام تمام کر دوں (اسے زندہ نہ چھوڑوں) یہ بات آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت  
وحیثیت سے اس امر کو بعید از قیاس کیوں سمجھتے ہو؟ مگر میں اس

یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں لکھی ہے بلکہ مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی شخص حضرت عائشہ کی تنبیہ نہ کرے اور نہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ منہ ۱۵  
بخاری نے اس کو گول مول رکھنے کی کئی حکم بیان نہیں کیا اس میں اختلاف ہے جو وہاں لکھا کہ اس پر قصاص لازم ہوگا اور امام احمد اور ابی حاتم نے کہا کہ اگر گناہ قائم ہو سکے اس  
جو دخل شنیعہ کر رہی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہوگا اور شافعی نے کہا کہ عند اللہ وہ قتل کو نہ سے گناہ گار نہ ہوگا اگر نہ تو گناہ دالامحصن ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر  
قصاص ہو گا میں کہتا ہوں اس زمانہ میں امام احمد اجماع کا قول مناسب ہے اگر وہ گناہوں سے یہ نہایت کرے کہ غیر مرد اس کی حدود سے تحمل شنیعہ کرے یا ایسی حالت  
میں مارے کہ وہ لوں اس فعل میں مصروف ہو تو قصاص ساقط ہوگا چاہئے اور نہ ضروری ہے جو قاتل اس تک میں جا رہا کیلئے اس کا بھی قصاص ہے کہ سخت  
اشتعال طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن حنفیہ اور شیعہ و علماء اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں ۱۲ منہ



يَقُولُ لَا يُجَدُّ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۴۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمْعَانَ التَّمِيمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَشْرَةَ فَوْقَ عَشْرِ مَضْرِبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۴۳۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَحَدُ ثَمَّةَ بَنِي سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حَدٍّ وَدِ اللَّهِ -

۴۳۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عمرو بن علی از فضیل بن سلیمان از مسلم بن ابی مریم) عبد الرحمن بن جابر رضی نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (یعنی جابر یا ابو بردہ رضی سے) روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حدود اللہ یعنی خدا کی مقرر کردہ سزاؤں کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو بن بکیر بن عبد اللہ) کہتے ہیں میں سلیمان بن یسار کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے میں عبد الرحمن بن جابر آئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سنانی پھر سلیمان ہماری طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے بیان کیا ان سے ان کے والد جابر بن عبد اللہ انصاری نے انہوں نے ابو بردہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خدا کی مقرر کردہ حدود کے سوا اور کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر رات کو کھائے بغیر روزے رکھنے سے منع کیا یہ سن کر چند صحابہ کرام آپ سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ تو لگاتار رات کو کھائے بغیر روزے رکھا کرتے ہیں، فرمایا تم میں کونسا میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو اپنے



وَسَلَّمَ أَفِيكُمْ مَقِيلًا إِلَى آيَاتِكُمْ يُطْعِمُنِي  
رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْنَا نَيْتَهُ هَوَانِ  
الْوَصَالِ وَاصْلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ  
رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرْتُ لَزِدْتُكُمْ  
كَالْمَسْكَلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْنَا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ  
وَيَعْقِبُ بْنُ سَعِيدٍ وَيُؤُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۳۷۷ - حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُمْ كَانُوا يُضَرِّبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا  
طَعَامًا لِحَرَاكٍ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ  
حَتَّى يَبُوءُوا إِلَى رَحَالِهِمْ -

۴۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

رَبِّ كے پاس رہتا ہوں، وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے، جب  
لوگوں نے نہ مانا اور لگاتار روزے رکھنے نہ چھوڑے تو  
آپ نے ان کے ساتھ پچھلے روزے رکھنے شروع  
کر دیے، پھر (عید کا) چاند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اگر چاند  
نہ ہوتا تو میں آگے بھی لگاتار روزے رکھتا غرض آپ نے  
ابنیں بطور سزا کے ایسا کیا (لگاتار روزے رکھے) کیونکہ انہوں  
نے آپ کا کہنا نہ مانا عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی  
حضرہ کی بن سعید الضاری اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے  
لوٹ کر لیا عبد الرحمن بن خالد نے سے بخاری شہاب بن سعید بن مسیب ابو ہریرہ وایت کی  
(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از عمر از زہری از سالم  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس پر سزا دی جاتی اگر غلے کے  
ڈھیر بغیر نا پے اور تولے خریدیں اور اسے اسی جگہ (دوسرے  
کے ہاتھ) بیچ ڈالیں۔ ہاں جب وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر  
جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی ہے

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے لی جو میں کسی وقت عطا فرمادیتا ہے جو آدمی کو کھانے پینے سے مل ہوئی ہے بعضوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے مگر اگر مراد ہو تو پھر وصالی نہا واللہ  
اعلم ۱۲۸ - سلمہ بنیں سے ترجیہا یہ لکھا ہے کہ آپ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایسا ہی لکھا ہے جو دوسرے دن ہوگا لکھا اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپ روزے رکھے جاتے  
تھیں کہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا اور آپ کی حکم عدولی کی یہ مصلحت کی شان کے خلاف ہے کہ  
جما کر پکڑ آجائیں فرمانا بطور جگہ کے تھا ورنہ صحابہ اس کے خلاف ہرگز نہ کہتے بلکہ ان کی شفقت اور مہربانی کے طور پر تھا جب انہوں نے یہ آسانی پسند کر لی تو آپ نے  
فرمایا اچھا یوں ہی ہے اب یہیں کھد دن کھدے رکھتے رکھتے ۱۲۹ - سلمہ شعیب کی روایت کو فراموش کر دیا ہے کتاب العیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو ذیل نے  
زہریات میں اور یونس کی روایت کو فراموش کر دیا ہے ۱۳۰ - سلمہ اس سے یہ نکلا کہ عتقہ قاسمہ شلا سودی کا دوا رو خرید و فروخت وغیرہ یہاں سزا دینے کے لئے ہے  
یہ طریقہ بتا دیا اس مختصہ میں ذکر کیا ہے ہادی کی روایت میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کو گھوڑا ان سے ہی لے لیا کہنا کہتے ہیں کوئی ایسا نہ دے چیز ڈالنا، ہرگز ادا  
پتنگ بازی، شطرنج، کھینچ، چومرگانا کھانا وغیرہ شروع جو حال حال و جدوا جدا ہاتھ میں خیانت و جسدازی دغا بازی، غلامی خلاف وضع قطری بے رحمی  
حوالہ جادو ٹوا، وغیرہ غلام میں دیکر نہا جماعت کا بلا غدر کر کہنا دشمن کا روزہ بلا غدر نہ رکھنا دشمن میں علانیہ کھانا پینا عساکری کی عورت پر لگاؤ و النسا کی شہوت

قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا  
انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى تُنْتَهَكَ مِنْ  
حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ -

**باب ۳۶۱** مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

وَاللَّطْمَ وَالثَّغْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

**۳۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَدَّ شَنَا**

**سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ**

**قَالَ شَهِدْتُ الْمُسْلِمَيْنِ عَيْنِينَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ**

**عَشْرَةٍ فَتَوَقَّى بَيْنَهُمَا فَقَالَ دُوجُهُمَا كَذَبْتُ**

**عَلَيْهِمَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا قَالَ فَحُفِظْتُ ذَلِكَ**

**مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا**

**فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا أَوْ كَذَا أَكَاثَرُهُ**

**وَحَرَكَةُ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ**

**جَاءَتْ بِهِ لَكِنْ يَنْكُرُهُ -**

رنگ کا پید ہو تو خاوند چھوٹا ہے سُفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سنا ہے اس عورت کے ہاں بُری شکل کا بچہ پیدا ہوا ہے

**۳۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**

**حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ**

**عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ قَعْبَدٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ**

**الْمُسْتَدْرِعَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرَةَ**

**هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ**

اے بیٹی اس بڑی طرح جس سے تہمت لگائی تھی باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حرام نہیں کیا تو معلوم ہو کہ قرآن ہی پر کوئی حکم نہیں

دیا جاسکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو اور اسے

کبھی اپنی ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا جب تک ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا (بلکہ معاف کر دیا) البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بدلہ لیتے۔

**باب** اگر کسی شخص کی بیچائی، بے شرمی اور لودگی

گناہ پر گواہ نہ ہوں مگر قرآن سے ہر واقعہ جو بے

(از علی از سفیان از زہری) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب آپ نے لعان کے بعد یہاں

بیوی کے درمیان جدائی کر دی، پھر خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ

اگر اب میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے

اس پر یہ جھوٹ لگایا۔

سُفیان کہتے ہیں میں نے اس حدیث میں زہری سے

سن کر یہ بھی یاد رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے

بعد یہ فرمایا کہ دیکھو اگر اس عورت کا بچہ اس اس شکل کا پیدا

ہو تب تو خاوند چھوٹا ہے ناگوار ہے اور اگر اس شکل کا چھپکلی کی طرح سُرخ

رنگ کا پید ہو تو خاوند چھوٹا ہے سُفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سنا ہے اس عورت کے ہاں بُری شکل کا بچہ پیدا ہوا ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابو الزناد) قاسم بن محمد

کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں

کا فیصلہ بیان کیا تو عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ عورت

وہی تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہوں کے سنسکا کر کیا کرتا تو اس

عورت کو کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہ عورت

اے بیٹی اس بڑی طرح جس سے تہمت لگائی تھی باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حرام نہیں کیا تو معلوم ہو کہ قرآن ہی پر کوئی حکم نہیں

دیا جاسکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو اور اسے

قَالَ لَا تِلْكَ أَمْرًا أَكَلْتِ.

۳۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ وَذَكَرَ الْإِسْلَامُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَمْرٍو ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثَمَّ أَنْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ لِيُشْكُوَ إِلَيْهِ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَامِمٌ مَا أَبْتَلَيْتَ بِهِ إِلَّا لِيَقُولِي قَدْ هَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِأَلَدِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا تَكَةً وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الْقَمْعُ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَكَةً وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّيْهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَهِيدًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ رَوْجَهَا أَكَةً وَجَدَهَا عِنْدَهَا فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنُهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لَا بِنَ عَمَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ أَمْرًا كَانَتْ تُظَاهَرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْعَاءُ -

دوسری تھی جس کا فاحشہ پن صاف ظاہر ہو گیا تھا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لایث بن محمد بن قاسم از قاسم بن محمد بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر ہوا تو عامر بن عدی نے ایک (غور والی) بات کہی پھر اتفاق ایسا ہوا کہ انہی کی قوم کا ایک شخص (مخوفیہ) ان کے پاس آیا اس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی بیوی (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد دیکھا، عامر لے کہا میں نے جو (یعنی والی) بات منہ سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا ہوا کہ میری قوم میری یہ واقعہ ہوا (غرض عامر رضی اللہ عنہ اس شخص کو اپنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا، یہ شخص (یعنی بیوی کا خاوند) زرد رنگ و بلا پتلا سیدھے بال والا تھا اور جس شخص پر تہمت لگی تھی وہ گندمی رنگ موٹا تازہ اور بھرے ہوئے گوشت کا آدمی تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پر وردگار! تو اس امر کو ظاہر فرما دے۔ بعد ازاں اس کی بیوی کے بچہ پیدا ہوا تو وہ اسی زنا کار آدمی کا ہم شکل تھا پھر آپ نے دونوں کے درمیان لعان کرادیا۔ یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) نے ابن عباس سے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بدعلیتی مسلمانوں میں ظاہر ہو گئی تھی۔

## باب ۳۶۱۹ رَحْمَةُ الْمُحْصَنَاتِ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ  
لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ  
فَالْجِدُّوهُمْ ثَمَّائِينَ جَلْدَةً  
وَلَا يَقْبَلُوا لَهُم مَّادَ كَابَدًا  
وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا  
الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ  
الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ  
لَئِنْ تَوَلَّيْنَا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

## ۳۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ دَعْبِ  
عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ  
الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ  
قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسُّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا  
وَأَكْلُ مَا لَيْسَ بِكَ وَالتَّكْوِي بِوَمَا لَمْ يَكُنْ  
فَدَى الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

## باب ۳۶۱۹ رَحْمَةُ الْمُحْصَنَاتِ

اللہ تعالیٰ (سورہ نور میں) فرماتے ہیں جو لوگ  
پاک و امن آزاد عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر  
چار گواہ نہیں لاتے انہیں اسٹی کوڑے لگاؤ اور  
ان کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں  
جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کر لیں اور نیک ہوں  
ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے  
بیشک جو لوگ پاک و امن آزاد بھولی بھالی ایمان والی  
عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت  
(دو دنوں جگہ) ملعون ہوں گے اور انہیں ملعون  
ہونے کے سوا بُرا عذاب بھی ہو گا یہ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان از ثور بن زید از

ابو الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں  
سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہوں میں؟  
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس  
جان کا اللہ نے مازنا حرام کیا ہے اسے ناحق مارنا، سود کھانا  
یتیم کا مال ناحق کھانا، جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگنا، آزاد  
بھولی بھالی پاک و امن عورتوں پر تہمت لگانا یہ

الحق سے ماننے تو لگنا نہیں جہاد تقاضا میں دیکھو میں ۱۲ منہ سے حافظ نے کہا اس حدیث میں کبہ لکھنا سات ہی ہیں لیکن دوسری حدیثوں میں اور بھی کچھ لکھا ہے مگر یہ  
کے یہ توبہ و التوازا جملہ قسم و الزین کی آفرانی عدم میں ہے جو مٹی شراب خوری جھوٹی گواہی بیعتی ری پشاپ سے احتیاط نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت کرنا امام پر  
بنیاد کرنا جھوٹ سے الگ ہو جانا فسطائی نے کہا جھوٹ بولنا اللہ کے عذاب سے ڈر ہو جانا غیبت کرنا اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جانا قیام میں (یعنی ابوبکر و  
اور عمر و) کو کفر کہنا کبہ و کفر لکھ کر لیا ہے اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس پر کوئی مقدمہ نہ ہوئی بعضوں نے کہا جس پر قرآن یا حدیث میں  
دعیدہ ۱۲ منہ سے اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں آخرت میں تک ۱۲ منہ سے

## باب ۳۶۲۰ قَدْ فِي الْعَبِيدِ

۳۶۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُضَيْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَدْ فَهِمَ لَوْلَاكَ وَهُوَ بَرٌّ مِمَّا قَالَ جَلِدْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ كَمَا قَالَ -

باب ۳۶۲۱ هَلْ يَأْمُرُ الرَّقْمُ رَجُلًا فَيَضْرِبَ أَخَاهُ عَائِلًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ -

۳۶۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَابِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَسْتُ لَكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ رَحْمَتُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ مَدَقَ أَهْلُنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَفْنَى لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْقًا فِي أَهْلِ هَذَا أَفَرَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ قَاتِلُكَ مِنْهُ بِبَاغِيَةٍ شَاكَةٍ وَخَادِمٍ وَرَأَيْتَ سَأَلْتُ

## باب غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت لگانا۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از فضیل بن عزوآن از ابن ابی نعم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر تہمت زنا لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اسے کوڑے پڑیں گے یہاں اگر وہ غلام یا لونڈی حقیقتہً ایسے ہوں تو کوئی قیاحت نہیں۔

باب اگر امام یعنی حاکم کسی شخص کو حد لگانے کا اختیار دے اور وہ امام کی عدم موجودگی میں حد لگائے تو جائز ہے حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔

(از محمد بن یوسف از ابن عیینہ از زہری از عبد اللہ بن الزہری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ہر سو لوگوں کا فیصلہ اللہ کے مطابق فرما دیجئے دوسرے سمجھانے کہا اجازت دیجئے تو مقدمہ کے واقعات بیان کروں آپ نے فرمایا اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا اس کے گھر کام کاج کے لئے لوکر تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا (اس نے میرے بیٹے کو بچرا) میں نے اسے سو بچریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہوگا اور اس شخص کی بیوی سنگسار ہوگی۔ آپ

۱۔ گو دنیا میں اپنے غلام اور لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد صرف نہیں ملتی مگر آخرت میں اس کی سزا ملے گی ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس کو سعید بن مسعود نے لکھا ۱۴۔ منہ ۱۵۔ سمجھادی اس سے معلوم ہوئی اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہی ۱۶۔ منہ

رَجَا لَمَنْ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى  
ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى  
أَمْرَآةٍ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ  
بِيَدِي لَا قُضِيَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ وَ  
اَلْعَامُ مُدَّةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ  
وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَمَا أُنْثِيَ عَلَى أَمْرَآةٍ هَذَا  
فَسَلَّمَا فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَخُذْهُمَا فَإِنْ عَتَرَفْتَ  
فَرَجَبَهُمَا -

نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا  
تو نے جو سو بکریاں غلام سمیت اسے دی ہیں وہ سب واپس  
لے تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیسلے  
جلادین ہوگا (آپ نے انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اے  
انیس تو کل صبح اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا کر وہ  
زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
اُس عورت نے زنا کا اقرار کیا انیس رضی اللہ عنہ اسے سنگسار کر ڈالا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الدیات

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَفْعَلْ  
مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ  
جَمَلُهُ

۶۳۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزَّعْتَرِ عَنْ  
وَأَعْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ قَالَ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان ٹھے رحم والے ہیں

## کتاب خون بہا اور قصص کی جان میں

ارشاد باری تعالیٰ جو شخص کسی مسلمان کو  
جان بوجھ کر مار ڈالے اس کا بدلہ دوزخ ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعش از ابوالواکلی از عمرو  
ابن شمر جمیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تم کے نزدیک سب

سہ اس سے کہہ کہ فلاں شخص نے تم پر زنا کی گھمٹ کی ہے اب تو کیا چاہتی ہے ۱۲ منہ سہ اس مضمون کا ایک ترجمہ اب پہلے گذر چکا ہے اور مضمون نے دوزخ میں کچھ نہیں  
فرق کیا ہے اگر کم از کم جو ۱۲ منہ سہ اس باب میں نقل عمدہ کا یہی بیان کیا ہے جس میں قصص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عمد میں بھی جب ارش  
قصص میں صاف کر دیں اور دیت پر ماضی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ۱۸ منہ سہ اب اس کی تو قبول ہے یا نہیں اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اہل سنت  
والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ مخلوق سے اس آیت میں بہت دنوں تک نہ سنا اور یہ نہ ہمیشہ رہا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں وہی رہے گا جو کافر رہے گا بعضوں  
کہا جو مسلمان کو بھلا کر دوزخ میں دے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہو گا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي الدُّنْيَا أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوهُ جَدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ قَالَ ثُمَّ آفَى قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ آفَى قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِمَحِلِّهِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَصَدِّقُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا ۚ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا -

۴۳۸۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الْبَقِيَّةَ لَمْ تَخْرُجْ لِيَنْ أَوْ قَعَ نَفْسُهُ فِيهَا سَفَكَ الدَّمِ وَالْخَوَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ -

۴۳۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا حالانکہ اللہ ہی نے تجھے خلق فرمایا ہے اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس دُرسے مار ڈالنا کہ اسے کھلانا پلانا پڑے گا۔ پوچھا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد کی تصدیق نازل کی والذین لا يدعون مع الله الآیہ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے اور جس جان کو مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہیں مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا کام کریگا وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(از علی از اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص از والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنے ایمان کے باعث ہمیشہ وسیع النظر اور ہشاش بشاش رہتا ہے تا وقتیکہ اس سے ناحق خون کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

از احمد بن یعقوب از اسحاق از والدش) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایسی بلاکت والی گرداب جس میں گر کر نکلنے کی امید نہیں رہتی خون ناحق کرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اعش از ابو داؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے باہمی خون خسرانے کا فیصلہ

۱۲ وہی حلق ہے اس کو بھول جانا کیسی نمک حرامی ہے ۱۳ جہاں ناحق خون کیا تو بخیرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے ۱۴

أَوَّلُ مَا يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ -

۳۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُقْدَادَةَ بْنَ عَمْرِو

الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ

شَهِيدَ بَدْءِ رَأْفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي نَفْسًا كَافِرًا قَاتَلْتُمَا

فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدَا

بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلْهُ بَعْدَ

أَنْ قَاتَلْتُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ

طَرَحَ أَحَدِي يَدَيْ ثُمَّ قَالَ ذَاكَ بَعْدَ مَا

قَطَعَهَا أَقْتُلْهُ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ

فَإِنَّهُ يَمُوتُ لِيَاكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ

يَمُوتُ لِيَاكَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ النَّبِيُّ

قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلْمُقْدَادَةِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ

يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارًا فَظَهَرَ

کیا جائے گا یہ

(از عبد اللہ بن عمر) مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے

حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ شریک تھے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی کافر سے

مقابلہ کروں اس سے جنگ شروع ہو وہ تلوار سے میرا ایک

ہاتھ اڑا دے پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اسلام

لایا کیا ایسا کہنے پر بھی میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے

فرمایا نہیں اسے قتل مت کرنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا (مجھے لُججہ کر دیا) اب ایسا کرنے

کے بعد (اپنے بچاؤ کے لئے) کہتا ہے میں خدا کے لئے مسلمان

ہو گیا کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں

اسے قتل مت کرنا اگر تو اسے (اسلام لانے کے بعد) قتل کرے

گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اسے قتل کرنے سے پہلے

تھا (یعنی مظلوم) اور تو ایسا ہو جائے گا جیسا وہ اسلام لانے

سے پہلے تھا (یعنی ظالم مباح الدم)

حبیب بن ابی عمر نے سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد

بن اسود سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ ایک مومن ہو جو

(ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو پھر وہ اپنا ایمان

ظاہر کرے تو اس کا خون کافروں کے خون کی طرح ہو جائے گا

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس حدیث میں کوئی شک نہیں ہے



إِيْمَانَهُ فَقَتَلَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخَفِّفُ  
إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ -

۳۶۲۲ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ  
مَنْ أَحْيَاهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ  
جَبِي النَّاسِ مِنْهُ جَمِيعًا -

اس نے سب لوگوں کی جان بچالی ہے

۳۶۹۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلْ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ  
مَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِنْهَا -

۳۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ وَقَدْ بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي  
عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي  
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۳۶۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ  
ابْنِ مُدْرِكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو  
ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ظاہر کر دے اور تو اسے مار ڈالے (یہ کیسے درست ہے؟)  
خود تو بھی تو مکے میں پہلے اپنا ایمان چھپا یا کرتا تھا -

باب ارشاد الہی جس نے مرتے کو بچا لیا  
اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچالی  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں من احیاہا کا  
معنی یہ ہے کہ جس نے ناحق خون کرنا حرام سمجھا گویا

(از قبیلہ از سفیان از اعمش از عبد اللہ بن مسروق  
مسروق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کے ہر قتل  
کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے قابیل کے  
ناک پر لکھا جاتا ہے۔

(از ابو الولید از شعبہ از واقد بن عبد اللہ از والد ش  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا کہ میرے بعد ایک  
دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جائو۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از علی بن مدرک  
از ابو زرہ بن عمرو بن جریر) جناب جریر رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں حج سے  
فرمایا ذرا لوگوں کو خاموش کر۔ بعد ازاں آپ نے لوگوں سے

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷۰۰ اس لئے کہ ناحق خون ایک کفر ہے یا جزا کے گناہ میں جا رہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب کی جان بچالی ۱۲ منہ  
۲۔ کہہ کر کہیں نے دنیا میں سب سے پہلے ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی طاعن قائم کرے تو قیامت تک جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس  
کے لئے فالے پر پڑتا ہے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ ۱۷۰۰ مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہوس  
سے تو کافر ہی ہو جائے گا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتِ  
النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ الْأَضْرِبِ  
بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُثَيْلٍ عَنْ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ  
الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ  
الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ  
بِاللَّهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ  
أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ.

۳۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِصُورٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ  
أَسَدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْكَبَائِرُ ۱- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبِيرُ  
الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ  
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.

۳۹۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ قَالَ

فرمایا رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافرانہ بن  
جانا۔ اس حدیث کو ابوبکرؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (جو  
کتاب الحج میں گذر چکیں)

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از فراس از شعبی)  
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنا  
ماں باپ کی نافرمانی یا جھوٹی قسم کھانا شعبہ کو شک ہے معاذ  
بن عمرو کہتے ہیں (اسے اسماعیل نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے  
بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ  
کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ  
کی نافرمانی (انہیں ستانا) یا یوں کہا کسی کو ناحق قتل کر دینا۔

(از اسحاق بن منصور از عبدالصمد از شعبہ از عبید اللہ بن  
ابی بکر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
دوسری سند (از عمرو بن مرزوق از شعبہ از عبید اللہ  
بن ابی بکر) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ (یعنی  
بڑے بڑے گناہ) یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا، خون کرنا،  
باپ کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی  
دینا۔

(از عمرو بن زرارہ از بشیم از حصین از ابی طیبان) حضرت

أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ حَارِثَةَ يَقُولُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُحَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَرَمْنَا هُمْ قَالَ وَكُفِّتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكُفِّ عَنْهُ الْأَنْصَارُ فَقَطَعَتْهُ بِرُحْمِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَدَ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يَكُرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَتَّنِيْتُ إِلَى دَلَمٍ أَكُنُ أَسْأَلُهُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

۴۳۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ رَأَيْتُ مِنَ الثَّقَفَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَتَاهُ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا

۱۔ نمبر بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبیلہ حُرَقہ کی طرف بھیجا یہ قبیلہ جُحینہ کی ایک شاخ ہے چنانچہ ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا، اور انہیں شکست دی۔ میں اور ایک دوسرے انصار کی اس جنگ میں ایک کافر سے لڑنے لگے جب حملہ کیا تو اس نے کلمہ شہادت پڑھنا شروع کر دیا، انصار کی تو علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اسے برجھے ہٹے مار ڈالا۔ جب ہم مدینے پہنچے تو اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے مجھے سے پوچھا تو نے اس شخص کو لالہ اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا میں نے عرض کیا حضور! اس نے صرف اپنی جان بچانے کیلئے کلمہ پڑھ لیا تھا، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو نے اسے کلمہ لالہ اللہ کہنے کے بعد بھی مار ڈالا؟ برابر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں کف افسوس ملنے لگا، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ (کہ اگلے گناہ مجھ پر نہ رہتے) ۱۰

از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابو الخیر از صنابیحی) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جن نقیبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی میں بھی ان میں شامل تھا، ہم سب نے ان امور پر بیعت کی تھی اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا

۱۰ دوسری روایت میں یوں ہے کیا تو نے اکل دل چیر کر کھا تھا مطلب یہ ہے کہ دل حال اللہ کو معلوم ہے جب تک زبان سے کلمہ توحید پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا تاہم ائمہ



كَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبْ  
عَلَيْكُمْ الْقِصَاصَ فِي الْقَتْلِ  
أَنْحَرُوا بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ  
بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى  
فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ  
فَاتَّبَعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدْءُوا  
إِلَيْهِ بِأَحْسَنِ ذَلِكَ تَخْفِيفًا  
مِّنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةً فَمَنْ  
اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ

**باب ۳۶۲** سُؤَالُ الْقَاتِلِ  
حَقَّ يَقْتُلُ وَلَا قِرَارَ فِي الْحُدُودِ

**۶۳۹۹** حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَهْدِيٍّ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ  
أَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ رَأْسُ  
جَارِيَةٍ بَيْنَ جَعْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ  
بِكَ هَذَا أَفْلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى شَهِدَ  
الْيَهُودِيُّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقْرَبَهُ فَرَسٌ  
رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ -

**باب ۳۶۲** إِذَا قَتَلَ حُرٌّ  
أَوْ عَمَلًا -

والوتم پر مقتولین کا قصاص فرض کر دیا گیا ہے آزاد  
کے عوض آزاد مارا جائے، غلام کے عوض غلام  
عورت کے بدلے عورت، البتہ جس قاتل کو اس  
کے بھائی (یعنی مقتول کے وارث) کی طرف سے  
قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف  
کرنے والا حسب دستور قاتل سے دیت مانگے  
قاتل کو چاہیے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے  
یہ معافی اور دیت کی تجویز تمہارے رب کی طرف سے  
تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد  
اگر کوئی شخص زیادتی کرے تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔  
**باب** حاکم کا قاتل سے دریافت کرنا حتیٰ  
کہ وہ اقرار قتل کرے نیز عدد کے معاملے میں اقرار کرنا۔

(از حجاج بن منہال از سہام از قتادہ) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے  
کسی لڑکی کا سر دو پتھروں میں کچل ڈالا۔ لوگوں نے اس لڑکی  
سے معلوم کیا تجھے فلاں شخص نے مارا یا فلاں نے؟ اس  
نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا  
تو اس نے اشارے سے کہا ہاں اس نے مارا ہے چنانچہ  
وہ یہودی آنحضرت کے سامنے لایا گیا آپ اس سے پوچھتے رہے  
یہاں تک کہ اس نے اقرار جرم کیا آخر اس کا سر بھی پتھر سے کچل گیا۔  
**باب** اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا۔

۱۔ دیت کے کرپہر قاتل کو تسائے مار ڈالے ۲۔ امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی بیان کیا، کسی کوئی حدیث بیان نہیں کی ۳۔ امام بخاری نے اس باب میں کچھ بیان کیا  
مگر ۲۔ امام بخاری نے باب کا ترجمہ کر دیا کہ اس میں اختلاف ہے کہ اس میں موت میں قاتل کو بھی پتھر یا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے خنجر کہتے ہیں کہ ہمیشہ  
قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور جہود کہتے ہیں میں طرح قاتل نے قتل کیا ہے اس طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں۔

۶۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ جَدِّكَ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا  
أَوْصَانٌ بِالْبَيْتِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ  
يَحْجَرٍ قَالَ فَنَجَّى بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكَ فَرَمَتْ  
رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكَ  
فَرَمَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ  
فُلَانٌ قَتَلَكَ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ  
بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

بَابُ ۳۶۲۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ  
بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَ  
الْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ  
وَالْجُرَدَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ  
بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ  
يَحْكَمْ بِهَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَوْلًا  
هُمُ الظَّالِمُونَ.

۶۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُبَيْدِ

(از محمد از عبد اللہ بن ادريس از شعبہ از ہشام بن زيد

ابن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک  
لڑکی مدینے میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے  
تھی، ایک یہودی نے پتھر سے اسے مارا آخر وہ لڑکی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، اس میں کچھ جان باقی  
تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کیا  
تجھے فلاں شخص نے مارا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر اشارہ کیا  
نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھے مارا اس نے  
پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار آپ نے اس  
سے پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھے مارا؟ تب اس نے  
سر جھکا کر اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس یہودی کو طلب  
فرما کر دو پتھروں سے قتل کرا دیا۔

باب ارشاد باری تعالیٰ۔ یقیناً جان کے

بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے  
ناک، کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت  
لیا جائے، اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا  
جائے۔ البتہ جو شخص بدلہ معاف کر دے تو یہ معافی  
اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی اور جو حکم اللہ تعالیٰ  
کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم  
ہیں (سورہ مائدہ)

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عبد اللہ بن

مرہ از مسروق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے

اللَّهُ يُبْرِئُ مَرَّةً عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ  
أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَشْتَمِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ  
وَالْعَقَبِ الثَّلَاثِ وَالْمُقَارِقِ مِنَ الدِّينِ الثَّلَاثِ  
الْجَمَاعَةِ -

### باب ۳۶۲۳ مَنْ أَقَادَ بِحَجَرٍ

۶۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَكْبَشَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هُودِيٍّ  
قَتَلَ حَارِبِيَّةً عَلَى أَوْصَانٍ لَهَا فَقَتَلَهَا  
بِحَجَرٍ فَجِئَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِهَا مَتَى فَقَالَ أَقْتَلِكِ فُلَانٌ  
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَمُرَّ قَالَ الثَّانِيَةَ  
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تَمُرَّ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ  
فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ تَحُمَّ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ -

### باب ۳۶۲۸ مَنْ قَتَلَ كَهْنَةً

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ -

۶۲۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس بات  
کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا  
بغیر تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل  
کرے اس کے قصاص میں، دوسرے یہ کہ محسن (شادی شہداء)  
ہو کر زنا کرے تیسرے یہ کہ اسلام سے ہجرا کرے و ملائوں کی جماعت سے ہجرا کرے۔

### باب ۳۶۲۳ پتھر سے قصاص لینے کا بیان -

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ہشام بن زید)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک  
لڑکی کو چاندی کا زیور لینے کے لئے پتھر سے مار ڈالا (ادھموا)  
کر دیا، اس لڑکی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا  
اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا  
تجھے فلاں شخص نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر  
دریافت کیا کیا تجھے فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ  
کیا نہیں۔ پھر تیسری بار دریافت فرمایا کیا فلاں شخص نے  
تجھے مارا تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ چنانچہ آپ  
نے اس یہودی کو دو پتھروں سے کچلوا کر قتل کر دیا۔

### باب ۳۶۲۸ جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو

اسے اختیار ہے کہ دو باتوں میں سے جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے

(از ابوالنعمان از شیبان از یحییٰ از ابوسعلمہ) حضرت ابوجہرہ رضی اللہ عنہ

الحہ کا فرزند پر شریک ہو جائے بعض نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر نہیں ہے جماعی اس بات کا منکر کا فریب جس کا وجوب غریبت سے  
بدلتا یا قاتل یا ثابت ہو لیکن یہ مسئلہ کا ثبوت حدیث جماعی متواتر آیت قرآن سے ملتا ہے اس کوئی اجماع کا خلاف کہے تو وہ کا فریب کا قاضی عیاض نے کہا جو عام حدیث  
کا منکر ہو اس کو قدیم کتب کا فریب اور جماعت کے پیروی میں باطنی اور ظاہری اور مسلمانوں سے لڑنے والے .... امام برقی سے مخالفت کرنے والے ہیں آگے ان  
کا قتل بھی درست ہے لیکن نماز کے ترکہ کرنے والے کا قتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں دیتا ۱۲ منہ سلطہ خواہ قاتل سے قصاص ملے یا دیت اس میں مقتول کے ارادت  
کا اختیار ہے قاتل کی رحمت مندی شرط نہیں امام بخاری نے باب کی حدیثیں لاکر لکھ کر لکھی ہیں اس قول کی تفسیر کی فہم عنہ منہ ۱۶ حدیث شیعہ کہ مراد اس نے عین  
ہے اور اس پر سارے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قتل عمد میں بھی جب قاتل اور مقتول کے درمیان دیت ہو جائیں تو دیت دلائی جائے گی ۱۲ منہ







۶۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أْبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْأَسْلَامِ مُسْتَهْجِئٌ أَهْلِيَّهِ وَمُطْلَبٌ دَمًا مَرِيئًا بَعْدَ حَقِّ تَهْنِئَتِي دَمَةً.

**باب ۳۶۳ العفو في الخطأ**

بَعْدَ التَّوْبَةِ

۶۴۰۶۔ حَدَّثَنَا قُرُوبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَاءَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قُرُوبٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَرَحَ ابْنُ أَبِي حُدَيْجٍ فِي النَّاسِ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْرَجُكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْ لَا هُمْ عَلَى أَخْرَاجِهِمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حَدِيثُهُ إِيَّايَ نَقَلُوهُ فَقَالَ حَدِيثُهُ عَفَّرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ انْتَهَزَ مِنْهُمْ حَقُّهُمْ حَتَّى لَحِمُوا يَا أَطْلَافِ

**باب ۳۶۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى**

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین از نافع بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم شریف میں بے اعتدالی کرے (مثلاً قتل، شکار وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے، تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لئے کوشاں ہو۔

**باب ۳۶۵ قتل، خطا میں مقتول کے مرجانے کے**

بعد اس کے دارث کا معافی کرنا۔

(از فردہ از علی بن مسہر از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جنگ احد میں پہلے پہل (مشرکوں کو شکست ہوئی۔ دوسری سند از محمد بن حرب از ابو مروان یحییٰ بن زکریا از ہشام از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جنگ احد کے دن ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بندو (مسلمانوں) اپنے پیچھے والوں سے بچو (حالانکہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ سنتے ہی آگے والے پیچھے والوں پر پلٹ پڑے (اور تلوار چلنے لگی) یہاں تک کہ مسلمان حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والدیمان رضی اللہ عنہ کو بھی مارنے لگے تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ پکارتے رہے ارے یہ تو میرے والدین میرے والدین مگر کسی نے انکی بیٹی اونیں شہید کر دلا، حذیفہ کہنے لگے اللہ تمہاری خطا بخشے ان کفاروں سے کچھ لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں باہر دم لیا۔

**باب ۳۶۶ ارشاد الہی مسلمان کا مسلمان کو مارنا**

درست نہیں مگر بھول جو کہ اور بات ہے پھر اگر

۱۔ مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور بچی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بادل مار ڈالے یا ایک کے حرم کا دوسرے سے مؤاخذہ کرے ۲۔ منہ سے طائف ایک شہور شہر ہے کہ یہ تین دن پر ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور حذیفہ نے صاف کر دیا یعنی دیت کا بھی مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہ کو معذرت دلائی کہ ہمارے

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَا وَمَنْ قَتَلَ  
مُؤْمِنًا خَطَاً فَحَرِيرٌ رَقَبَةٍ  
مُؤْمِنَةٍ قَدَرِيهِ مُسْلِمَةً إِلَّا  
أَهْلِيهِ إِلَّا أَنْ يَمْتَدَّ فَوَاقِفَانِ  
كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَ  
هُوَ مِنْ قَوْمٍ فَحَرِيرٌ رَقَبَةٍ  
مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ  
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَلْيَا  
مُسْلِمَةً إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرٌ  
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ  
فَمِصْرًا مُّشْهُرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ  
تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ  
عَلِيمًا حَكِيمًا-

بَاب ۳۶۳۲ إِذَا آقَرَ  
بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

۶۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَبَّامٌ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ حَدَّثَنَا آكْسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ  
يَهُودِيًّا رَّصَّ رَأْسَ حَارِبَةٍ بَنِي حَجَّازٍ  
فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَقْلَانِ  
أَقْلَانِ حَتَّىٰ مَيَّيْتُ إِلَيْهِ يَهُودِيٌّ فَأَوْمَأَتْ  
بِرَأْسِهَا فَنَجَّيْتُ بِإِلَهِ يَهُودِيٍّ فَأَعْرَفَ

کوئی مسلمان کو بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان  
غلام آزاد کر دینا چاہیئے اور مقتول کے ورثہ کی حیثیت  
مگر حجب وہ معاف کر دیں۔ اگر مقتول مسلمان اور اس  
قوم کا ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو بس ایک غلام  
آزاد کرنا کافی ہے اور اگر کسی ایسی قوم کا فرد ہو  
جس کا تم لوگوں سے معاہدہ ہو چکا ہو تو اس کا خون  
بہا اس کے مالوں کو دیا جائے گا اور ایک غلام  
مسلمان بھی آزاد کیا جائے گا، اگر اس کی طاقت  
نہ ہو تو لگاتار دو ماہ روزے رکھنے چاہئیں یہ  
توبہ کی شکل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے  
اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا حکمتوں والا ہے۔

بَاب قتل میں ایک بار قاتل کا اقرار  
کرنا کافی ہے۔

(از اسحاق از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک  
لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل ڈالا تو لڑکی سے  
کسی کا نام لے کر دریافت کیا گیا کہ فلاں آدمی نے تجھے قتل  
کیا؟ یا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام بھی لیا گیا  
تو اس نے سر کے اشارے سے کہا ہاں، آخر اس یہودی  
کو بچر کر لایا گیا۔ اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کر لیا

لے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفا کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی زنا کی طرح چار بار اقرار کرنا ضروری نہیں  
اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضروری سمجھا ہے ۱۲ منہ



۶۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مُوسَى بْنُ أَبِي عَازِبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْتَ هِيَ تَقُولُ لَدُنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تَكُلُوا مِنِّي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ كَلَّمَ إِلَّا لَدُنَّ غَيْرِ الْعَبَّاسِيِّ فَيَأْتِيَهُ لَمْ يَشْهَدْ

بَاب ۳۶۳ مَن أَخَذَ حَقَّهُ

أَوْ اقْتَصَلَ دُونَ السُّلْطَانِ -

۶۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْمَشَ

حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ مَلْعُونُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِاسْتِثْنَاءِ

لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدًا وَلَحَنَّا ذُنُوبَهُ

خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَلَكًا

عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ -

۶۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ حُسَيْنِ أَنَّ أَجْلًا أَطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ

(از غروین علی از یحیی از سنیان از موسی بن ابی عائشہ از

عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے دھن مبارک میں بیماری کے عالم میں

ہم نے دوا ڈالی، اگرچہ آپ نے منع فرمایا کہ مجھے دوا نہ پلانا

مگر مجھے خیال پیدا ہوا کہ عموماً مریض دوا نہیں پیا کرتے اس

لئے آپ فرما رہے تھے کہ میرے حلق میں دوا نہ ڈالو (نہ بطور نبی

شرعی کے) یہ کیف جیل آپ کو ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص باقی ہے

سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے صرف عباس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اسوقت موجود نہ تھے

باب حاکم کے پاس مقدمہ لے جائے بغیر خود ہی

اپنا حق یا قصاص لینے کا بیان۔

(از ابوالیمان از شعبہ از ابوالزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کرتے تھے ہم مسلمان (دنیا میں) سب کے بعد آئے لیکن

(قیامت کے دن سب امتوں سے) آگے ہوں گے۔

نیز اسی سند سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر کوئی شخص بغیر اجازت میرے گھر میں جھانکے اور

تو ایک کسکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو

مجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ (نہ دنیاوی نہ اخروی)

(از مسدد از یحیی) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک

شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے بغیر اجازت میرے گھر میں جھانکے اور

تو ایک کسکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو مجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔

(نہ دنیاوی نہ اخروی) (از مسدد از یحیی) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص

مجھ سے بغیر اجازت میرے گھر میں جھانکے اور تو ایک کسکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ

پھوٹ جائے تو مجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ (نہ دنیاوی نہ اخروی)

(از مسدد از یحیی) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

گھر میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھ سے بغیر اجازت میرے

گھر میں جھانکے اور تو ایک کسکر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو مجھ سے کوئی

مواخذہ نہ ہو گا۔ (نہ دنیاوی نہ اخروی) (از مسدد از یحیی) حمید طویل سے مروی ہے کہ ایک

شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَدًا دَرَّ إِلَيْهِ  
مَشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ  
ابْنُ مَالِكٍ -

بَابُ ۳۶۳۶ إِذَا مَاتَ فِي  
الرَّحَامَةِ وَقُتِلَ -

۶۴۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
أَخْبَرََنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ هِشَامُ بْنُ أَخْبَرََنَا  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ  
أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَوْ  
عَبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ  
فَأَجْلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حَدِيقَةُ  
فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ  
اللَّهِ أَيْ أَيْ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا اخْتَجَرُوا  
حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حَدِيقَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ  
قَالَ مَحْرُوقٌ فَمَا زِلْتُ فِي حَدِيقَةٍ مِنْهُ  
بَقِيَّةً حَتَّى لَحِقْتُ بِاللَّهِ -

بَابُ ۳۶۳۷ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ  
خَطَاً فَلَا دِيَّةَ لَهُ -

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْيَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَةَ  
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے تیرا اس کی آنکھ میں مارنے کے لئے سیدھا کیا۔

یہی کہتے ہیں میں نے حمید سے پوچھا تم سے یہ حدیث  
کس نے بیان کی انہوں نے کہا انس بن مالک نے۔

بَابُ ۳۶۳۷ إِذَا مَاتَ فِي  
الرَّحَامَةِ وَقُتِلَ -

(از اسحاق بن اسحاق) از ابواسامہ از ہشام از والدش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جنگ احد کے دن کفار  
کو شکست ہوئی تو ابلیس چپخنے لگا اے بندگان محمدؐ اور اپنے  
بیچے والوں سے بچو۔ گھبراہٹ میں آگے والے مسلمان پیچھے

والوں (مسلمانوں) پر پلٹ پڑے اور اپنے ہی لوگوں سے  
لڑنے لگے اور آپس ہی میں تلوار چلنے لگی۔ اتنے میں خلیفہ  
رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والدیمان کو مار

رہے ہیں انہوں نے شور مچایا ارے خدا کے بندو میرے  
والد میں میرے والد میں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ماؤ جو مسلمانوں نے  
انکے والد کو نہ بھڑاؤ قتل ہی کر ڈالا خلیفہ نے کہا اللہ! تمہارا لیکن معافی فرمائے  
مردہ کہتے ہیں خلیفہ کو انتقال تک والد کے اس طرح قتل کیے جانے کا صدمہ انگیز رہا

بَابُ ۳۶۳۷ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ  
خَطَاً فَلَا دِيَّةَ لَهُ -

(از یحییٰ بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ایک شخص عامر رضی اللہ عنہ سے کہنے

لے مردود نے مجھے والوں کو کا فر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو کیوں مار ڈالتے جو ۱۲ منہ ۱۳ منہ یا میرے تک وہ اپنے باپ کے قاتلوں کیلئے  
دعا اور استغفار کرتے رہے ۱۳ منہ ۱۴ منہ یہی طرح اگر عہد کوئی خودکشی کرے ام بخاری نے چوک کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں اختلاف ہے اسام  
اور اسامی اور ام احمد اور اسامی کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو ورنہ اس کے وارثوں کو اور جہولک  
ذلیل عامر کی حدیث ہے کہ چونکہ آنحضرتؐ نے عامر کی دیت نہیں دلائی مہجور علما کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَسْمِعْنِي يَا  
عَامِرٌ مِنْ هَذِهِ بَارَكَ فَحَدَّثَ بِهِمْ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ  
قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَصِيبَ  
صَبِيحَةٍ لَّيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ مَحْطَبُ عَمَلُهُ  
قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا أَرَجَعْتُ وَهُمْ يَتَعَدُّونَ  
أَنَّ عَامِرًا أَحْبَطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
قَدْ أَرَأَيْتُ وَأَرْحَى زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا أَحْبَطَ  
عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ لَهَا إِنَّ لَهَا  
لَا جَرِيْنَ ائْتَيْنِ إِنَّهُ لَيَجَاهِدُ فَجَاهِدْ وَأَتَى  
قَتْلُ يَزِيدَ عَلَيْهِ -

**باب ۳۶۸۸** إِذَا عَصَى رَجُلًا  
فَوَقَعَتْ ثَنَانًا كَ -

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
زُرَّادَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ  
عَصَى يَدِ رَجُلٍ فَانَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ  
فَوَقَعَتْ ثَنَانًا كَمَا فَتَحْتُمُوهُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَصَى أَحَدُكُمْ  
كَمَا يَعَصِي الْفُحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ -

لگے عامر اذرا اپنے اشعار تو سناتے جاؤ راستہ  
آرام سے طے ہوگا) عامر نے خوش الحانی سے اپنے  
اشعار سنانا شروع کئے۔ آپ نے دریافت فرمایا  
یہ کون اچھی آواز سے اونٹوں کو ٹانک رہا ہے  
لوگوں نے کہا عامر رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ اس  
پر رحم کرے میں کہہ چکا کہ اگر آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نہیں عامر  
میں متغیض کیوں ہونے لیا چنانچہ اس رات ہی میں عامر اپنی تلوار سے زخمی ہو  
لوگ کہنے لگے ان کے اعمال بیکار رہ گئے انہوں نے خودکشی کر لی۔ سلمہ کہتے ہیں  
جب میں لڑاکا واپس ہوا تو سن رہا تھا کہ عامر کے اعمال بیکار ہو گئے ہیں  
آنحضرت کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے مال باپ فرمانا  
لوگ کہتے ہیں عامر کے اعمال بیکار ہو گئے اس خودکشی کر لی اپنے فرمایا لوگ کہنے والے غلط اور  
جھوٹے کہتے ہیں عامر کو تو کتنا ثواب ملا (ایمان اور شہادت کا) وہ تو جاہد بھی ہے مجاہد  
کونسی ایسی موت ہے جو عامر کی موت سے درجائیں بڑھ کر ہو (یعنی کوئی نہیں)

**باب** اگر کوئی کسی کو دانت سے کاٹنے لگے  
اور خود کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں -

(از آدم از شعبہ از قتادہ از زرارہ بن ابی اوفی) عمران  
بن حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ماتھ کاٹا  
اس نے اپنا ماتھ کھینچا تو بعلی کے سامنے کے دو دانت نکل پڑے  
اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئے آپ نے فرمایا "واہ اونٹ کی طرح تم  
میں سے کوئی اپنے بھائی (مسلمان) کا ماتھ چبنا تا ہے  
اب دیت کیسی؟"

۱۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسلمہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بدن فرماتے ہیں رحمہ اللہ تو وہ اکثر شہید ہوتا ہے کہتے ہیں یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے  
۲۔ ایک یہودی کو بتاتے تھے تمہارا بھائی تمہاری بیوی کا لہر لہا کر رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ یہودی ہے تو اس سے زیادہ تو اب نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ یعنی اپنے دانتوں کی دیت پانچ منہ  
۳۔ اور سے دیت مانگتا ہے ۱۲ منہ





**باب ۳۶۱** إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ  
مِّن رَّجُلٍ هَلْ يَمُوتُ أَوْ يَقْضَىٰ  
مِنْهُمْ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُطَرِّقُ  
الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا  
عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ  
عَلَى ثَمَرٍ جَا أَيْ خَرَقًا لَا  
أَخْطَا نَا قَابُلَ شَهَادَتِهِمَا  
وَأَخَذَ بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ  
لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَعْبُدُ ثَمًا  
لَقَطَعْتُكَ نَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُلَامًا  
قُتِلَ خِيَلَةً فَقَالَ عُمَرُ كَوِ  
اشْتَرَاهُ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ  
لَقَتَلْتَهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ  
حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا  
صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ  
أَبُو ثَكْرَةَ ابْنُ الثَّيْبِيِّ وَعَلِيٌّ

**باب** اگر کسی آدمی ملکر کسی ایک کو قتل کر ڈالیں تو اس کے  
قصص میں کیا سبقتل ہو سکتے ہیں؟ مطرف بن طرف نے  
شعبی سے یوں روایت کی ہے (اسے امام شافعی نے وصل کیا)  
دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے، حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا ڈالا۔ اب یہ گواہ ایک  
اور شخص کو لے گئے (اور کہا یہ چور ہے) ہم نے غلطی سے پہلے کو  
چور بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی باطل اور  
لغو کر دی (یعنی دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے  
ہاتھ کاٹنے کی دیت ان دونوں (گواہوں) سے دلائی اور فرمایا  
اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ تم نے عمداً (جان بوجھ کر) ایسا کیا  
(جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کٹوا ڈالوں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے سے محمد بن بشر نے  
بحوالہ یحیی بن سعید قطان از عبید اللہ عمری از نا فح از عبد اللہ  
ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ ایک بچہ فریسیہ مارا گیا۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر سارے صنعاء والے (یعنی مکہ)  
اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں  
قتل کر دیتا۔ مغیرہ بن حکم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں  
کہ چار آدمیوں نے ملکر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ کا یہی قول نقل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سے دیکھ کر قتل ہو سکتے ہیں، چہرہ علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کر کے باقی لوگوں سے دیت لیں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث  
کا غنا یہ ہے ان قاتلوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقیوں کو معاف کرے بعض سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہو گا اور  
دیت واجب ہوگی ۱۲۷۵ ہجری قمریہ میں صنعاء میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اپنی بیوی اور ایک بچے کو جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا  
گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا خاوند کی پیٹھ پیچھے ایک دوسرے شخص سے آشنا کی اور اپنے دھڑے سے کہنے لگی اس بچہ کو مار ڈالو یہم کو نصیحت کر مگاس نے نہا نا لیکو عورت  
نے ہمارا کیا آخر عورت اور اس کے دو بیٹے اور غلام اور ایک اور شخص چاروں نے ملکر اس بچہ کو مار ڈالا اور غنا دے کر لڑکے کو لے لیا ایک تھیلے میں لپیٹ کر ایک اندھے کوڑیوں میں  
ڈال کر لے گیا خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دھڑہ تو خفا کیا اس نے جرم کا اقبال کیا پھر دوسروں نے بھی اقبال کیا ابلی اس زمانہ میں حضرت عمر کی طرف سے صنعاء کے حکم تھے  
انہیں خضر کو لکھا اس باب میں غنا چار خضر سے جاری رکھا کہ ان چاروں کو قتل کراد کہتے تھے خدا کا قسم اگر سارے صنعاء والے اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنا ہر قسم سے

وَسُوَيْدُ بْنُ مَقْرٍ مِّنَ أَطَمَةٍ  
وَأَقَادُ عُمَرُ مِّنْ ضَرْبَةٍ بِاللَّيْلِ  
وَأَقَادُ عَلِيٍّ مِّنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ  
اِقْتَصَّ شَرِيحُهُ مِّنْ سَوَاطِدٍ وَجُحُشٍ

۱۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي  
عَازِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ  
عَازِمَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّ وَفِي قَالَ  
فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً الْمَرِيضِ بِاللَّيْلِ وَأَخْرَجْنَا أَفَاقَ  
قَالَ أَلَمْ أَتَاهُمْ أَنْ تَلُدُّ وَفِي قَالَ قُلْنَا  
كَرَاهِيَةً لِّلَدِّ وَأَخْرَجْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْغِي مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا  
لَدًّا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ  
يَشْهَدْكُمْ -

زیر، حضرت علی اور سُوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلویا۔  
(یعنی طمانچے کے بدلے طمانچہ لگایا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی  
شخص کو دودھ مارا تو اپنے غلاف سے بدلہ لینے کے لئے فرمایا۔ حضرت  
علیؑ نے تین کوڑوں کا قصاص لینے کا حکم دیا۔ قاضی شریح نے بیگانہ  
پر کوڑے لگانے اور کھال نوچنے کا بدلہ دلایا۔

(از مسند از یحییٰ از سفیان از موسیٰ بن ابی عائشہ از  
عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم  
نے مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دو  
ڈالی، آپ (بیماری کی حالت میں) اشائے سے منع فرما رہے تھے  
کہ میرے حلق میں دو انہ ڈال لیکن ہم سمجھے کہ آپ کا ارشاد بطور  
حکم کے نہیں ہے، بلکہ بطور نفرت کے ہے جو ہر مریض کو دوا سے  
ہوتی ہے، بعد ازاں جب آپ کو فاقہ ہوا (بولنے کی طاقت ہوئی)  
تو آپ نے فرمایا "کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق  
میں دو امت ڈالو" ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ  
(معمولی طور سے) فرما رہے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی  
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تمہاری سزا یہ ہے)

"دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں، ان سب کے حلق میں میری موجودگی میں دو ڈالی جائے۔ البتہ ایک عباس رضی  
اللہ عنہ کے حلق میں دوا نہ ڈالنا کیونکہ وہ مجھے دوا دے جانے وقت یہاں نہیں تھے۔"

ابو عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے اسے راستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ انہوں نے ایک درخت کے نیچے پیشاب کیا ایک شخص نے اس حال میں ان کو  
بکرا انہوں نے اس کو ایک درہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو درہ لگایا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ شخص نے تمہیں دیکھا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے  
ان کا کیا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا، مگر مالک نے بھی جو طوائف اس کو منقطعاً نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور  
بیہیزگاری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لئے یہ روایت بس کرتی ہے جو شخص ایسا دھارس اور بیہیزگار ہو اس کی نسبت یہ اتہام لگانا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت  
پر اس نے ظلم کیا یا ان کا حق چھین لیا کیونکہ قرین قیاس ہو گا خدا ان ہی کو ان ہی کو کھجور ۱۲ منہ سے اس کو بن ابی شیبہ اور سعید بن مسعود نے نکالا اور علی بن مغفل سے انہوں  
کہا میں حضرت علیؑ کو اس سے قتل اتنے میں ایک شخص آیا اس نے چپکے سے کھڑا آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا اسے کوٹھے لگا پھر وہ شخص کوڑے کھا کر مارا  
اور کہنے لگا قنبر نے مجھ کو تین کوٹھے زیادہ لگا دیئے آپ نے اس سے فرمایا اچھا تو قنبر تین کوٹھے لگا لے ۱۲ منہ سے اس کو بن سعد اور سعید بن مسعود نے وصل کیا ایک  
شخص شریح کے پاس آیا کہنے لگا اپنے چیلر اس سے میرا قصاص دلوائے شریح نے چیلر اس سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو  
ایک کوڑا لگایا پھر مجھ نے اس کو قصاص دلھوایا ۱۲ منہ سے وہ اس جوڑے میں شریح نہ تھے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت لوگوں سے  
۱۲ منہ

## بَابُ الْقِسَامَةِ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَبِيْسٍ قَالَ  
لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ وَقَالَ ابْنُ  
أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يَقْدِرْ بِهَا مَعْرُوفٌ  
وَكُتِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
إِلَى عَبْدِ يَزِيدِ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ  
أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ  
وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِّنْ بَيْتَاتِ  
السَّامَانِيِّينَ إِنَّ وَجَدَ أَمْعًا بَكَّةَ  
بَيْتَهُ وَرَأَى أَهْلًا تَطْلِعُ النَّاسَ  
فَإِنَّ هَذَا لَا يَقْضَى فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ

الْقِسَامَةِ

۴۴۲۰۔ حَلَّ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَزِيزٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَيْسَادٍ زَعَمَ  
أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ

## بَابُ قِسَامَتِ كَابِيَانِ

الْأَشْعَثُ بْنُ قَبِيْسٍ كَيْتِي هِيَ (ابن حدیث کتاب  
الشہادات میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ تب  
ثابت ہوگا جب تو دو گواہ لے آئے ورنہ مدعی علیہ  
سے قسم لے

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت معاویہ  
ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے قسامت میں قصاص  
کا حکم نہیں دیا (صرف دیت دلائی) حضرت عمر بن  
الغزیر نے عدی بن ارطاة کو جو ان کی طرف سے  
بصرے کے حاکم تھے ایک مقتول کے متعلق لکھا جو بھی  
والوں کے ایک گھر پر مردہ حالت میں پایا گیا تھا کہ  
اگر اس کے رشتہ آگواہ لائیں تو بہتر ورنہ خلق اللہ پر

از ابو نعیم از سعید بن عبید (بشیر بن یسار رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے جسے سهل بن  
ابی حشمہ کہتے تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم

لہ قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ ہوں لوٹ ثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے  
ہو اب اگر وہ قسمیں کھالیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے دیت دلائی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو پچاس  
لوگوں کو ان کو گمان ہے ان سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسمیں کھالیں تو وہ ہر دو جلتے ہیں ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی شافعی کا یہ قول ہے اور امام ابو حنیفہ  
کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دیں گے بلکہ صرف ان لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنی مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت  
کو باطل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصل شرعیہ کتب خلاف ہے ۱۲ منہ ۱۱۱ بخاری نے یہ حدیث لا لکرام ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعا علیہم  
سے قسم لینا چاہیے نہ مدعیوں سے ۱۲ منہ ۱۱۱ ہر کو حاد ہی ملے ہے پھر مصنف میں

وصل کیا نہ ۱۱۱ منہ ۱۱۱ مگر یہ بتی نے سوا بیسے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ انہوں نے قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور کہا بیسے نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا اور  
عبدالملک بن مروان سے بھی ایسا نقل کیا ازہری اور ربیعہ اور ابو الزناد اور مالک اور امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں ابو الزناد کہتے  
ہیں کہ قسامت میں اس وقت قصاص لیا جیسا کہ بہت سے علمائے موجود تھے میں سمجھتا ہوں ہزار صدی میں کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۱۱ قسامت نہ دن  
الشری اس کا فیصلہ کرے گا اس کو سوسہ بن منصور نے وصل کیا اگر حاد بن سلمہ نے عمر بن عبدالعزیز سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص کو لازم کیا جب  
وہ نے حکم تھے اور قتال ہے کہ پہلے وہ اس کے قاتل ہیں پھر اس سے رجوع کیا ۱۲ منہ



مَا تَقُولُ يَا أَبَا قَلَابَةَ وَتَصْبِي لِلنَّاسِ  
فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ  
رُوَسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَدْرَيْتَ  
لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ  
فُحْصِنَ بِدَمَشَقٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ  
أَكُنْتَ تَرَجُمُهُ قَالَ قُلْتُ أَدْرَيْتَ لَوْ أَنَّ  
خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ فُحْصِنَ  
أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ  
قَالَ لَا قُلْتُ قَوْلَ اللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا إِلَّا فِي  
إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِحَيْرَةٍ  
نَفْسَهُ فَقَتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ  
أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَادْتَدَا  
عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْيَوْمُ أَوْ لَيْسَ قَدْ  
حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ  
وَسَمَرَ الْأَعْيُنِ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الْقُمَّسِ  
فَقُلْتُ أَنَا أَحَدٌ فَكُمُ حَدِيثُ أَبِي حَكِيمٍ  
أَكْسَ أَنْ تَفْرَأَ مِنْ عَجَلٍ ثَمَانِيَةَ قِيَمُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاكُمُ

طرف مخاطب ہوتے پوچھا ابو قلابہ! تم اس معاملے  
میں کیا کہتے ہو؟ چنانچہ مجھے سب لوگوں کے سامنے کھڑا  
کر دیا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ کے دربار  
میں سردارانِ فوج اور شرفاء عرب حاضر ہیں کیا ان میں  
سے پچاس آدمی بھی شادی شدہ دمشق شخص کے متعلق  
زنا کاری کی شہادت دینے لگیں مگر ان میں کوئی چشم دید  
گواہ نہ ہو تو اسے سنگسار کیا جاسکتا ہے؟ کہنے لگے نہیں  
میں نے پھر کیا اچھا اگر شہرِ حمص کے کسی شخص کے متعلق  
جیسے دیکھا بھی نہ ہو پچاس آدمی یوں گواہی دیں کہ اس نے  
چوری کی ہے تو کیا آپ ان کی گواہی کی بناء پر اس کا ہاتھ کٹوا  
ڈالیں گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر اسے بچھڑا  
کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی کسی شخص کے خون کرنے کا  
حکم نہیں دیا جب تک وہ ان تین باتوں میں سے کسی کا مرتکب نہ  
ہو یا تو اس نے قتل کیا ہو اور اپنے جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے  
یا شادی شدہ ہو کر زنا کرے یا اللہ راہد اس کے رسول سے مقابلہ کرے  
اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) یہ سن کر لوگ بولے کیا انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت نہیں کی کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم  
سلائیاں پھیریں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا (اور وہ تڑپ تڑپ کر  
مر گئے)۔ ابو قلابہ نے کہا سنو! میں تم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ملہ ابو قلابہ نے قسام کو صریحاً قیاس کیا کہ جیسے حدیث روایت گئے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی گواہی سنی سنائی گواہی دینے کی طرح  
قصص بھی بغیر گواہانِ معائنہ کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے یا پچاس قماموں سے قصص کا حکم کیوں کر دیا جائے گا جب  
انہوں نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا نہ سنا گئے لوگوں کا مطلب ابو قلابہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم کہتے ہو کہ تین باتوں کے سوا اور کسی  
حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی علت میں بھی قتل کر لیا ابو قلابہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا بولناقت  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کیا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو چکے تھے  
اللہ اور رسول سے لڑے تھے اور خون کھا تھا ۱۳ منہ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الرَّحْمَنَ فَنُتِقُوا  
 أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَفَلَا  
 تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتُصَلِّيُونَ  
 مِنْ أَلْيَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا  
 فَشَرِبُوا مِنْ أَلْيَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحَّخُوا  
 فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا الدَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ  
 فِي أَثَرِهِمْ فَأَذْرَكُوا فِجْئِي بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ  
 فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُيِّمَ  
 أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي النَّحْسِ حَتَّى  
 مَا تَوَاقَلَّتْ وَأَمْحَى قَتْلَى أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ  
 لَهُمْ لَأَرْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا  
 وَسَرَقُوا فَقَالَ عُنَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 اللَّهُ إِنِّي سَمِعْتُكَ يَوْمَ وَقَطَّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ  
 عَلَى حَدِيثِي يَا عُنَيْبَةُ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ  
 جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَإِنْ  
 هَذَا الْجُنْدُ يَخْتَارُ مَا عَالَمُ هَذَا الشَّيْءِ  
 بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي  
 هَذَا أَسْتَهٌ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
 فَتَحَكَّنُوا عِنْدَكَ فَخَرَّبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ مجھ سے خدا تعالیٰ نے بیان کیا کہ مکمل قبیلے کے  
 اٹھا دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام پر آپ سے  
 بیعت کی (مسلمان ہو گئے) بعد ازاں مدینے کی آب و ہوا انہیں موافق نہ  
 آئی بیمار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ نے  
 فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے  
 جاؤ وہاں وہ چرکرتے ہیں وہاں جا کر ان کا دودھ اور پشیاں پیئے  
 انہوں نے عرض کیا بہت اچھا ہم یونہی کرتے ہیں یہ کہہ کر وہ اونٹوں  
 میں چلے گئے ان کا دودھ اور پشیاں پیئے رہے۔ جب چمے بھلے ہو گئے تو  
 تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے حبس نور  
 مانگ کر لے گئے۔ اس کی اطلاع جب آپ کو ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں  
 سواروں کو بھیجا چنانچہ یہ لوگ گرفتار ہو گئے جب انہیں پیش کیا گیا تو  
 آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور انکھوں میں گرم سلاکیاں  
 چلائی گئیں انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا حتیٰ کہ وہ سب اس حالت میں  
 ختم ہو گئے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے کہا بتائیے ان لوگوں نے جو جو جرم  
 کئے تھے ان سے بڑا جرم اوکیا ہو گا۔ ترند ہوئے قتل کیا، چوری کی، یہ کہہ کر  
 عنبسہ بن سعید نے کہا میں نے تو ان کی طرح کبھی یہ حدیث نہیں سنی۔ میں  
 نے عرض کیا عنبسہ! کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو؟ انہوں نے  
 کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) آپ نے یہ حدیث بالکل  
 درست بیان کی۔ خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک  
 چین سے بیٹھ کر رہیں گے جب تک ابو قلابہ جیسا عالم ان میں  
 موجود رہے گا۔ میں نے کہا سنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی حدیث بھی اس کے متعلق موجود ہے۔ واقعہ یہ ہوا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند انصاری آئے اور آپ سے باتیں کر کے

لے یعنی خاص قسمت کے باب میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اولیاء مقتول یعنی دشمنوں کو قسم دی ہو مگر پہلے مدنی علیہم سے قسم لینا بخیر فرمایا  
 گویا ابو قلابہ نے اس قول کو قوت دی ہیں کہ ام ابو عقیقہ اور اہل حدیث قابل ہیں کہ قسمت، میں صرف مدنی علیہم سے نہیں لینا چاہتا ہوں اگر وہ قسمیں کر لیتے  
 کہ آپ تو ان پر کڑی الزام ہے کہ ان کا اور پشیاں پیئے شکایت صرف دیت دیتا ہو گا کیونکہ یہ حدیث صحیح ہے ان سے نہیں لیا جائے گا ۱۲

بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَ  
 قَاتِلِهِمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَخَّطُ فِي الدِّمِ  
 فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا  
 الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ  
 أَيْدِينَا قَاتِلَ أَنْحُنْ بِهِ يَتَشَخَّطُ فِي  
 الدِّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَمَنْ تَطْشُونُ أَوْ  
 يَمَنْ تَسْرُونَ قَتَلَهُ فَقَالُوا نَسْرِي أَتِ  
 إِلَيْهِمُودَ قَتَلَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَقَالُوا  
 فَقَالَ عَازَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا  
 قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ  
 مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا بِنَا لَوْ أَنَّ قَتَلْتُمْ  
 أَجْرَيْنِ ثُمَّ يَنْفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ  
 الدِّيَةَ بِأَيِّمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا  
 مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ قَوْلًا هَذَا مِنْ عِنْدِ قُلُوبِ  
 وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ لِيْلَ خَلَعُوا خَلِيعًا  
 لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتِ  
 مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْعَاءِ فَاثْمَبَةً لَهُ  
 رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَدَّاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ  
 فَجَاءَتْ هَذِهِ فَاتَّخَذُوا الْيَمَانِي فَوَقَعُوا  
 إِلَى عَمْرِو بْنِ الْوُسَيْدِ وَقَالُوا أَقْتُلْ صَاحِبَنَا

ان میں سے ایک شخص آگے ہی خیمہ کی طرف روانہ ہو گیا وہ وہاں  
 مارا گیا جب اس کے دوسرے ساتھی خیمہ کو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا  
 ساتھی خون میں لت پت ہے، آخر اس کے ساتھی واپس آپ کے پاس گئے  
 اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا ساتھی جس نے ہماری معیت میں  
 آپ سے گفتگو کی تھی وہ ہم سے آگے ہی خیمہ کی طرف چل دیا تھا۔ جب  
 ہم وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں وہ خون میں ٹپ ٹپ رہا ہے۔ یہ سن کر آپ  
 باہر تشریف لائے اور پوچھا کیا گمان ہے یا کیا جانتے ہو اسے کس نے  
 مارا ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا تو یہ گمان ہے کہ یہودیوں نے اسے  
 قتل کیا ہے۔ یہ سن کر آپ نے یہودیوں کو طلب فرما کر دریافت کیا کیا  
 تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے مدعیوں سے  
 فرمایا اچھا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے کچھ اس  
 یوں قیس کھائیں کہ ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ  
 یہودیوں کو (بھوئی قسم کھانے میں) کیا رکاوٹ ہے وہ تو ہم سب کو  
 قتل کر دے گئے پھر قسم کھالیں گے (ہم نے نہیں مارا) آپ نے فرمایا  
 اچھا تم میں سے کچھ اس آدمی یوں قیس کھائیں (یہودیوں نے اسے مارا)  
 اس وقت تم دیت لینے کے حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا ہم  
 تو ایسی قیس نہیں کھا سکتے آخر آپ نے عبد اللہ بن جہل کی دیت اپنے پاس  
 سے (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں سے) ادا کر دی۔ ابو قتیبہ کہتے ہیں قبیلہ  
 ہذیل نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کو خاندان سے خارج کر دیا تھا  
 اس نے یہ کیا کہ ملک میں بلطامین ایک شخص کے مکان میں رات کو چوڑا  
 کرنے کے لئے گھس گیا لیکن اتفاق سے گھروالوں میں سے ایک شخص وہاں  
 اٹھا اور تلوار کا دھار کر کے اسے قتل کر دیا۔ اب قبیلہ ہذیل کے لوگ وہاں

لے کر وہاں پہنچے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ۱۲ منہ لے لے یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو ضلع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا۔

جاہلیت کے زمانہ میں یہ سوتو تھا کہ حلف اور اقرار کرنا غیر شخص کو اپنے قبیلہ میں شریک کر لیتے اس کو حلیف کہتے اس طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو

اپنے خاندان سے خارج کر دیتے اور اس سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ۱۳ منہ

فَقَالَ اِنَّهُمْ خَلَوْا فَكُلُوا فَيُقْسِمُ  
خَمْسُونَ مِنْ هَذِهِ مَا خَلَعُوهُ قَالَ  
فَاَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَاَرْبَعُونَ رَجُلًا  
وَقَدْ مَرَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَاَسْأَلُوهُ  
اَنْ يُقْسِمَ فَاَفْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِالْفِ  
دِرْهِمِ فَاَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا اٰخَرَ  
فَدَفَعَهُ اِلَى اَخِي الْمَقْتُولِ فَقَرِئَتْ يَدُكَ  
بِيَدِهِ قَالُوا فَاَنْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ  
الَّذِينَ اَقْسَمُوا حَتَّى اِذَا كُنَّا بِبَغْلَةَ  
اَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي  
الْجَبَلِ فَاتَّخَذَهُمُ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ  
الَّذِينَ اَقْسَمُوا فَمَا كُنُوا جَمِيعًا وَاَقْلَتْ  
الْقَرِيَّتَانِ فَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رَجُلٌ  
اَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلَهُ ثُمَّ مَاتَ  
قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ  
اَقَادَ بِالْقِسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ  
فَاَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ اَقْسَمُوا فَاَفْتَدَوْا  
مِنَ الدِّيَارِ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ -

پرشہ شدہ ہوا اور بن پچاس آدمیوں نے قسامت میں قسمیں کھائی تھیں ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کا نام دفتر سے لکال دیا جائے اور انہیں شام کی طرف کے بعد کر دیا جائے۔

بَاب ۳۶۳ مِّنْ اُظْلَمَةٍ فِي  
بَيْتِ قَوْمٍ فَقَفَّوْا عَيْنَهُ

بَاب ۳۶۳ جو آدمی بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانک  
لے اور گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اسے دیت

۱۷۵ تو اب کیسے اس کے خون کا دھوا کر کرتے ہیں ۱۲ منہ ۷۵ ہر نیل نے ایسا ہی کیا ہزار دم نے کمر اس کو چھوڑ دیا ۱۳ منہ ۷۵ اس لئے کہ وہ اس کو قتل کرے ۱۲ منہ ۷۵  
جو کہ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل ۱۲ منہ ۷۵ جھوٹی قسم کھانے کی سزا ملی اس قصے سے بھی ابو قتادہ نے یہ ثابت کیا کہ جب قاتل نے کسی کو مارا ہو تو کیا  
کر وہ بن کے خاندان سے خاندان شدہ سہا و ہر نیل نے ان کا کیا تو گویا وہ دعا علیہ ہوئے اور قسم انہی کو دی گئی تو معلوم ہوا کہ قسامت میں بھی دعا علیہ کو قسم دینا چاہیے





## باب ۳۶۲۵ العاقلة۔

۶۴۲۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفُضَلِ قَالَ  
أَشْبَرُ بْنُ عَمِيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ  
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ  
قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ شَيْءٌ مَا  
لَيْسَ فِي الشُّرَّانِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ  
النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلقُ النُّجُومِ وَبَرَأَ  
النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا  
فَهَذَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ  
قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِي كِتَابِهِ  
الْأَسِيرُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

## باب ۳۶۲۵ جَنَيْنِ الْمَرْأَةِ

۶۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ أُمَّ آتِينَ مِنْ هَذَيْلٍ رَمَتْ أَحَدَ هُمَا  
الرَّحْوَى فَطَرَحَتْ جَنَيْنَهَا فَقَضَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا غُرَّةً  
عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ۔

۶۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ

## باب عاقلة کا بیان۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از مطرف از شعبی) ابو  
جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا  
کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن میں نہیں  
ہے یا یوں کہا جو دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے انہوں نے کہا  
نہیں، قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ جیر کر اگایا اور جان کو  
پیدا کیا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے،  
البتہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے تو یہ  
اور بات ہے، نیز ایک ورق اور ہے۔ میں نے پوچھا اس ورق  
میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدیوں کی  
آزادی کے احکامات، نیز یہ مسئلہ کہ کافر کے قصص میں کمان نہیں کیا جاتا

## باب عورت کے جنین کے متعلق۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک)

دوسری سند (از اسمعیل از مالک از ابن شہاب  
از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر  
مار کر اس کا حمل گر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا  
کہ ایک لونڈی یا غلام اسے دیت میں دیا جائے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ہشام از والدش از

مغیرہ بن شعبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمایہ سے مشورہ لیا

۱۱۔ ہزہی کا عام لہو لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی دو صیال دے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ وہ قرآن میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے ۱۴۔ منہ ۱۵۔ احمد

اور امام شافعی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہیں کرنے کے گودہ کا فری ہو مگر ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر کے بدل قتل

قتل کیا جائے گا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس ۱۶۔ منہ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسَدٍ  
اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاكِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ  
الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْعُرَّةِ عَبْدًا وَامَةً فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ  
مُسْلِمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ

کہ اگر کوئی عورت کا حمل گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا  
ہوگی ؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس میں ایک بردے کا حکم دیا غلام ہو  
یا لونڈی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جا اپنے ساتھ ایک  
اور گواہ لے آ جو اس بات کی گواہی دے۔ چنانچہ محمد بن  
مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ میں اس  
وقت موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔

۶۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ  
مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى  
فِي السَّقَطِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى  
فِيهِ بِعُرَّةٍ عَبْدًا وَامَةً قَالَ أَنَسُ بْنُ  
شُرَيْبٍ مَعَكَ عَلَى هَذَا أَفَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ  
مُسْلِمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذَا هَذَا۔

(از عبد اللہ بن موسیٰ از ہشام از والدش) حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی آیا تم میں سے کسی نے حمل  
گرا دینے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟  
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سنا ہے۔ آپ نے ایک  
بردہ غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے کہا ایک اور گواہ بھی پیش کرو جو تمہارے مطابق اس  
بات کی شہادت دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بات کا حکم دیا۔

۶۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَنْ  
عُمَرَ أَنَّهُ اِسْتَشَارَهُمْ فِي اِمْلَاكِ الْمَرْأَةِ  
مِثْلَهُ۔

(از محمد بن عبد اللہ از محمد بن سابق از زائدہ از ہشام  
ابن عروہ از والدش) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے  
مشورہ لیا کہ حمل گرا دینے کی کیا سزا ہے ؟ آخر حدیث تک۔

لہ اس نے بھی یہی حدیث سنی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس سے حضرت عمر کا یہ طلب نہ تھا کہ خروا مقبول نہیں ہے خروا مدہ طرح قبول کے لائق ہے اس لئے کہ صحابہ  
سب نعم ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ حدیث کی اور زیادہ مضبوطی پر جانے ۱۲ منہ

## باب ۳۶۶ جَنِّينَ الْمَرْأَةِ

وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةُ

الْوَالِدِ لَا عَلَى الْمَوْلَى

۶۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي جَنِّينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي إِحْمَانَ بَعْرَةَ

عَبْدًا وَأَمَةً ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ

عَلَيْهَا بِالْبَعْرِ قَوِّمَتْ فَقَضَى رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا

لِبَنَيْهَا وَرَوْجُهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

۶۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذُلٍ فَوُتَّ

إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ قَتَلْتُهَا وَمَا

فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِّينِهَا

عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ

الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

## باب ۳۶۷ مَنِ اسْتَعَارَ

عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا وَبَدَّ كَرَامَ

## باب ۳۶۷ مَنِ اسْتَعَارَ

اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کے دو صہیل

والوں پر لازم ہوگی نہ کہ اس کی اولاد پر

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از

سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت

کے متعلق جس کے پیٹ کا بچہ گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک

بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے مگر جس عورت کو

یہ حکم ہوا تھا (یعنی قاتل) وہ مرگئی تب آپ نے حکم فرمایا کہ

اس کی میراث تو اس کے شوہر اور بیٹوں کے لئے ہے مگر خونہا

اس کے عصیہ کے ذمے ہوگا

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن

شہاب از ابن مسیب از ابی سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس

میں لڑ پڑیں ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ عورت

مرگئی اور اس کا حمل بھی گر گیا۔ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کی دیت

میں لونڈی یا ایک غلام دینا ہے مگر عورت کی دیت اس کے

دو صہیل والے ادا کریں

## باب ۳۶۸ اِذَا كَانَتْ

اگر کوئی شخص غلام یا بچہ کو مانگ کر لے

روایت ہے کہ ام سلیم (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ)

أَمْ سَكَبُمْ يَعْثُرُ إِلَىٰ مَعْلُومٍ  
الْكِتَابِ ابْعَثْ إِلَىٰ غُلَامَاتٍ  
يَنْفُسُونَ صَوْفًا وَلَا تَبْعَثْ  
إِلَىٰ حُرًّا.

۶۴۳۳ حَدَّثَنَا عَنْ رُوْبُنْ ذُرَّارَةَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَتَلَقَىٰ بِي إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَلْسًا غُلَامٌ كَيْسٌ  
فَلِيخْذُمَكَ قَالَ فَخَذَ مِنْهُ فِي الْحَضَرِ وَ  
السَّفَرِ قَوْلًا لِلَّهِ مَا قَالَ لِي لَيْشَىٰ صَنَعْتُهُ  
لَمْ صَنَعْتُ هَذَا أَهَكَذَا وَلَا لَيْشَىٰ لَمْ أَصْنَعُ  
لَمْ تَصْنَعْ هَذَا أَهَكَذَا.

بَابُ ۳۶۳۸ الْمُعَدِنُ مَجَادًا  
وَالْبُغْثُ مَجَادًا

۶۴۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُجْجًا زُرُوحًا مَجَادًا

نے مدرسہ کے استاد کو کہلا بھیجا میرے پاس کچھ  
لڑکے بھیج دیں جو اون صاف کریں لیکن آزاد  
لڑکوں کو نہ بھیجنا (بلکہ غلاموں کو بھیجنا) ۱۰

(از عمرو بن زرارہ از اسماعیل بن ابراہیم از عبد العزیز)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم (ہجرت کر کے) مدینے میں تشریف لائے تو ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ  
ایک عقلمند لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر میں حضر و سفر میں دونوں حالتوں  
میں آپ کی خدمت کھرتا رہا۔ خدا کی قسم آپ نے (دس برس)  
کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خفگی سے یوں نہیں فرمایا  
تو نے اس کام کو اس طرح کیوں کیا؟ اور اس کام کو میں نے نہیں کیا  
تو یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا؟۔

بَابُ ۳۶۳۹ کَانَ يَكْنُيَنَّ كَامًا كَرِيَةً هُوَ كَوِي  
مَرْجَانٍ تَوَاسِ كَ خُونٍ كَا كَوِي بَدَلٍ نَهِيَنَّ مَلَّ كَا۔

(از عبد اللہ بن یوسف زلیث از ابن شہاب از سعید بن  
مسیب و ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اسی لفظ کا نا بالغ چھو کیے کی دیت کا اگر عاقل بالغ شخص کو اس کی مرضی سے اجازت  
پر کام کرے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالائفاً اس پر ضمان نہ ہو گا لیس ویکس جس کام پر لگائے اس  
پس جان کا خطرہ نہ ہو اگر جان کا خطرہ ہو تو اس میں ضمان لازم ہو گا (اسرار حاشیہ فیضان)

۱۰ اگر گدہ ان کا میں ہلاک ہو جائیں تو اس میں ان کا ضمان نہ ہو گا لیس ویکس جس کام پر لگائے اس  
آتا ۱۲ من سکہ یعنی جب اس سے سادہ کوئی نہ لکھے والا یا جلانے والا نہ ہو اور نہ کوئی نقصان پہنچائے تو ضمان لازم نہیں  
جب اس سے سادہ کوئی نہ لکھے والا یا جلانے والا نہ ہو اور نہ کوئی نقصان پہنچائے تو ضمان لازم نہیں  
۱۲ من سکہ یعنی جب اس سے سادہ کوئی نہ لکھے والا یا جلانے والا نہ ہو اور نہ کوئی نقصان پہنچائے تو ضمان لازم نہیں

وَالْبَيْتُ جَبَّارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ  
خَمْسٌ -

اسی طرح جو شخص کنویں کا کام کرتے ہوئے مر جائے یا زخمی ہو جائے، اور جو شخص کان کا کام کرتے ہوئے ہلاک یا زخمی ہو

باب ۳۶۴۹ العَجَبَاتُ وَجَبَارَاتُ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَمَا نُوَلَّا  
يُضْمِنُونَ مِنَ النِّفْخَةِ وَ

يُضْمِنُونَ مِنْ رَدِّ الْعَيْنِ  
وَقَالَ حَبَّادٌ لَا يُضْمِنُ مَنْ

التَّفْحَةَ إِلَّا أَنْ يَنْحَسِرَ الْسَّكَنُ  
الْأَسْفَلُ وَالْأَسْفَلُ سَعَى

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نَارٍ سَمِيمٍ

يُضْرِبُهَا فَتَضْرِبُ بِرِجْلِهَا  
وَقَالَ الْحَكَمُ مَوْحِشًا إِذَا

سَأَقِ الْمَكَارِي حَبَارًا عَلَيْهِ  
امْرَأَةً فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا مَسَّ  
دَابَّةً فَاتَّبِعْهَا فَهُوَ ضَامِنٌ

لَهَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ  
خَلْفَهَا مُتْرَسِلًا لَمْ يَضْمَنْ

یابے بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے  
تو اس کا تادان نہیں۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں جانور اگر کسی کولات نادوتا تو اس کا تاد ان دلانے کا صائم

کہا کہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کوئی قاعدہ نہ تھا۔

(یعنی چوک یا موڑ سے مڑتے یا گھومتے وقت) وہ کسی

دیا جائیے۔

حمادین ابی سلیمان کہتے ہیں: الرجا اور لات ہمارے  
تو اس کا تاوان نہیں ہے لیکن اگر کوئی اسے چھوڑے

اور وہ کسی کولات مارے کو چھپانے والے کو تاوان دینا ہوگا۔ قاضی شریح کہتے ہیں اگر کوئی شخص جانور کو مارے

اور وہ اس مہینے کی وجہ سے دولتی لگا دے تو مالک  
پر تادان نہ ہوگا۔ حکم بن مختنہ اور حماد بن ابی سلیمان

کہتے ہیں اگر گدھے والا گدھے کو مانگ رہا ہو، اس پر  
 ۱۔ شیعہ کہتے ہیں کہ جانور کو بُری طرح مارنے کے اس سختی کرنے

ہا جانور کے پیچھے نہ کرے آہستگی سے (معمول طور سے)

۱۴۱۲ھ میں اس کو اسی اثلی شیبہ نے قتل کر دیا، متہ ۱۴۱۳ھ میں کو بھی ابن اثلی شیبہ نے قتل کر دیا۔ زور زور سے لڑا گئے کہ روئے سے خوشا بجائے ۱۳۱۴ھ میں جو کسی کو نقصان نہ ہو سکتا معلوم ہوا اگر کسی نے خوشا جاذبہ یا کا ڈی کو بچھ گئے اور شاربہ کے حکم سے اس کو

مقام کے کرنے کی وجہ سے نقصان و ہمتاوان و شہر مزبوری جوگا۔ عبدالرزاق

۶۴۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ مَعْظَمُهَا جَبَّارٌ وَالْأَبْرُجُ جَبَّارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَّارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ -

اس میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو دیا جائے گا۔

باب ۳۶۵- إِثْمُ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بَعْدَ عُرْضِهِ

۶۴۳۶- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَمْ يَرَوْهُ رَأِيَهُ الْخَنَازِيرَ وَرَأَتْ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا -

باب ۳۶۵- إِثْمُ قَتْلِ الذِّمِّيِّ بِأَنْكَارِهِ

۶۴۳۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ

(از مسلم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو نقصان کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنوئیں میں کام کرنے سے (نقصان ہو جائے تو دیت نہیں) اور کفار کا مال اگر گڑا ہوا ملے

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے اس کے گناہ کا بیان۔

(از قیس بن حفص از عبد الواحد از حسن از مجاہد) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی لینے انسان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اسے امان دے چکا ہو) جیسے ذمی کافر تو وہ بہشت کی خوشی بھی نہ سونگھ سکے گا (چہ جائیکہ اس میں داخل ہی حالانکہ بہشت کی خوشبو چالیں برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

باب مسلمان کو (ذمی) کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے گا۔

(از صدقہ بن فضل از سفیان بن عیینہ از مطرف از شعبی) حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی

ؑ اس میں وہ سیکڑے آگے آئے جو کفار اسلام میں امان دیا کرتے تھے اور وہ اسلام کی طرف سے جزیرہ یا ملحقہ یا کسی مسلمان نے اس کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کافر کی جان لیوا ہے اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ کافر جو دالالہ اسلام سے باہر سرحد پر پہنچے ہو ان کی سرحد میں یا کوران کو یا ان کی کافریت کو روکنا مانا جلال ہے تعلیمی کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو سرسبزوں کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبری کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہیں دوسری روایت میں پانچ سو برس اور فردوس دینی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اولیہ تو اس میں نہیں اس لئے کہ جب ہزار برس کی راہ سے بہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانچ سو یا سو یا چالیس برس کی راہ سے اور دنیا وہ تیز محسوس ہوگی ۱۲۰۰ سالہ لیکن دوسری کوئی سزا بادشاہ وقت لئے سکتا ہے ۱۲۰۰ سالہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّقٌ قَالَ  
 سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
 جَحْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ  
 شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ  
 مَرَّةً مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي  
 فَتَى الْحَبَّةَ وَبَرَآ النَّسَبَةَ مَا عِنْدَنَا  
 إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ  
 فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا  
 فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَكَأَلِ الْبَابِ  
 وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ-

**باب ۳۶۲** إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ  
 يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ  
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
 سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لَا تُغَيِّرُوا أَيْدِينَ الْأَنْبِيَاءِ-

۶۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ  
 رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے دریافت کیا کیا آپ کے پاس اور بھی کچھ آیات یا سورتیں ہیں  
 جو اس قرآن میں نہ ہوں بعض دفعہ سفیان بن عیینہ نے یوں  
 کہا کہ وہ آیات یا سورتیں جو (عام) لوگوں کے پاس نہیں ہیں تو  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے وہ  
 چیر کر اگایا اور جان پیدا کی ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور  
 کچھ نہیں صرف قوتِ فہم وادراک ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب  
 سمجھنے کے لئے (جسے چاہے) عطا کرتا ہے نیز وہ جو اس ورق میں  
 مندرج ہے۔ ابو جحیفہ نے عرض کیا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟  
 انہوں نے فرمایا دیت اور قیدی کو آزاد کرنے کے احکامات  
 نیز یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

**باب** اگر مسلمان غصے میں یہودی کو طمانچہ لگائے  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے میں حدیث  
 روایت کی ہے۔

(از ابونعیم از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش) حضرت  
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو انبیاء میں ایک کو دوسرے پر  
 فضیلت نہ دیا کرو۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ مازنی از  
 والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک  
 یہودی جسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا

۱۔ یہ حدیث اگرچہ صحیح ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نہکے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا نہ ہو  
 اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کا اختصار ہے ۱۲ منہ



وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ  
إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَمْمَائِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ  
فِي وَجْهِهِ قَالَ ادْعُوهُ قَدْ عُوِيَ قَالَ لِمَ  
لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
مَرَرْتُ بِأَلْيَهُودَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي  
أَصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتِ وَاَعْلَىٰ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ  
عَضْبَةً فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ  
الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْنَعُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ قَاكُونَ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا  
أَنَا بِمُوسَىٰ أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ  
الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَأَقْبَلْتُ أَمْ خَرَجْتُ  
بَصْعَةً الطُّورِ

مجھے آپ کے ایک انصاری صحابی نے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے حکم دیا انہیں بلایا جائے وہ حاضر خدمت ہوئے تو دریافت فرمایا اس یہودی کے تم نے کیوں طمانچہ مارا؟ وہ کہنے لگے میں ان یہودیوں کی جماعت کی طرف سے گزر رہا تھا تو یہ یوں کہہ رہا تھا کہ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی میں نے اس سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فضیلت دی ہے؟ اس پر مجھے غصہ آگیا اور طمانچہ مار دیا تو فرمایا انبیاء پر مجھے فضیلت نہ دو اس لئے کہ روز آخرت تمام انبیاء بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے جب ہوش آئے گا تو (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو میں عرش کا پایہ پکڑے ہوئے دیکھوں گا اب یہ نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آچکے ہوں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بیہوش ہو چکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب

اُسْتِثَابَةُ الْمُعَانِدِينَ  
وَالْمُرْتَدِّينَ وَقِتَالُهُمْ  
إِثْمٌ مِّنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَ  
عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّ الْفِرْكَ  
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَلَكِنْ أَشْرَكَ كُنَّا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

## کتاب باغیوں اور مرتدوں سے

توبہ کرانا، ان سے جنگ کرنا، نیز مشرکوں کو دنیا اور آخرت میں گناہ کی سزا کا بیان اللہ تعالیٰ (سورہ لقمان میں) کہتے ہیں ”بے شک شرک ظلم عظیم ہے“ (اور سورہ زمر میں فرمایا) ”اے نبی! اگر تو بھی شرک کرے گا تو لازمی

لِيَحْطِقَ عَمَلُكَ وَلِتَكُونَنَّ

مِنَ الْخَيْرِينَ۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَقْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا نَزَلَتْ

هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا إِنَّا

لَمْ يَلْسِ إِمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ

أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الشِّرْكَ

لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجَوْنِيُّ

وَحَدَّثَنَا قُلَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ

الْجَوْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

طوبہ پر تیرا ہر نیک عمل برباد ہو جائیگا اور تو نقصان

اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابراہیم از علقمہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (سورہ

انعام کی) یہ آیت نازل ہوئی ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں

نے ایمان کو ظلم یعنی گناہ سے آلودہ نہ کیا“ (آیہ تو صما کہ کرنا کہ

یہ آیت بہت گمراہ کن گزری کہنے لگے ”بھلا ہم میں سے کون

ایسا ہوگا جس نے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم یعنی گناہ نہ کیا ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے

گناہ مراد نہیں (بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے حضرت لقمان

علیہ السلام کا قول نہیں سنا ”شرک بڑا ظلم ہے“

(از مسدد از بشر بن مفصل از سعید بن ایاس جریری)

دوسری سند (از قیس بن حفص از اسماعیل بن ابراہیم

از سعید از عبدالرحمن بن ابی بکر) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا

گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کو ستانا

اللہ حالانکہ پیغمبروں سے بڑا نہیں ہو سکتا مگر یہ رسول فرض اور تقدیر پر ایمان لانا اس سے امت کو ڈرانا منظور ہے کہ شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر آنحضرت سے بھی

سزا ہو جائے جو سزا کے جہاں سے زیادہ اللہ کے مقرب اور محبوب بندے ہیں تو ساری محنت چھین جائے اور خداوند درگاہ ہو جائے اور اللہ کے دوسرے لوگوں کا کیا فائدہ کہ ان کو

چاہیے کہ جرات والا اتفاقاً شرک ہے اس سے اور جس بات کے شرک کہنے میں اختلاف ہے اس سے بچنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ شرک ہو اور اس کے انکسار سے تباہ ہو جائے

تمام اعمال برباد ہو جائیں ۲ منہ ۳ معلوم ہوا کہ شرک صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی بے ایمان ہو خدا کا منکر ہو یا وہ خدا کا قائل ہو بلکہ کبھی ایمان کے ساتھ بھی آدمی شرک میں

آلودہ ہو جاتا ہے جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُفِّرُكُمْ بِاللَّهِ وَلَا وَهْمٌ فَكَيْفَ كُفِّرُكُمْ قَاتِلِ حَاضِلِ نے کہا ایمان کا شرک سے آلودہ کیا پیچ

کہ اللہ کا قائل ہو (اس کو تو حیدر مانتا ہو مگر عبادت میں اور دوسروں کو بھی شریک کرے

أَبَى يَكْفُرَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكِبَرِ إِثْرُ الْإِسْمِ بِاللَّهِ وَعُقُوبَةُ الْوَالِدِ بَيْنِي وَشَهَادَةُ الزَّوْرِ وَرَدُّهُ هَلَاكَةُ الزَّوْرِ قُلْعًا أَوْ قَوْلُ الزَّوْرِ وَمَا ذَالَ يَكْفُرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ -

۶۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُحْسِنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَرُ قَالَ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوبَةُ الْوَالِدِ بَيْنِي قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْيَسِيرُ الْغُمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ قَالَ أَلَدِي يَفْتَحُهُ مَا لَ امْرِئٌ مُسْلِمٌ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ -

۶۴۴۳۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا خُذُ بِنَا عَمِلْنَا فِي الْخَلْقِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ صَلَاحٌ يُؤْخَذُ بِنَا عَمِلَ فِي الْحَاجَةِ هَلِيئَةً وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ مِرْأَخٌ بِأَلَاوِلَ وَالْأَخِيرِ -  
زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

(ان کی نافرمانی کرنا) اور جھوٹی گواہی دینا جھوٹی گواہی دینا تین باریکم فرمایا یا یوں فرمایا جھوٹ بولنا۔ بار بار آپ ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے دل میں خواہش کی کہ کاش اب تو آپ خاموش ہو جاتے۔

(از محمد بن حسین بن ابراہیم از عبد اللہ از شیبان از فراس از شعبی) عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! بڑے سے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا" اس نے پوچھا "پھر کونسا گناہ ہے؟" آپ نے فرمایا "ماں باپ کو ستانا" پوچھا "پھر کونسا گناہ؟" آپ نے فرمایا "غموس قسم کھانا" عبد اللہ ابن عمرو کہتے ہیں میں نے عرض کیا غموس قسم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "جان بوجھ کر کسی مسلمان کا مال ہضم کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا"

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از منصور و اعمش از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے جو گناہ (قبل از اسلام) زمانہ جاہلیت میں کئے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرتا رہا اس سے دونوں

بَابُ ٣٦٥ مُحَمَّدُ الْمُرْتَدِّ  
وَالْمُرْتَدَّةُ وَقَالَ ابْنُ عَسَرَ  
وَالزُّهْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ تُقْتَلُ  
الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتَبَاتَتْهُمَا وَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي  
اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ  
وَشَهِدُوا وَأَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ  
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ  
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ  
أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمَ آتٍ  
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ  
فِيهَا لَا يَخْفَى عَنْهُمْ الْعَذَابُ  
وَلَهُمْ يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ  
تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَفَعَلُوا  
فَاتَ اللَّهُ غُفُورًا رَحِيمًا إِنَّ  
الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ  
ثُمَّ أَدْرَأُوا كُفْرًا إِلَيْهِ تَبَعَلَّ  
تَوْبَتَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الشَّاكُونَ  
وَقَالَ نَافِثَةُ النَّبِيِّ أَمْثَلُ

قُطِبُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمُ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ  
كَافِرِينَ وَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا  
كُفِّرُوا كُفْرًا ثُمَّ آمَنُوا كُفِّرُوا  
كُفْرًا ثُمَّ آمَنُوا كُفِّرُوا كُفْرًا  
ثُمَّ ارْجِعُوا كُفِّرُوا كُفْرًا يَكُنِ اللَّهُ  
لِغُفْوِرِ كُفْرِهِمْ وَلَئِنَّهُمْ لَيَبْغِضُونَ  
وَقَالَ مَنْ يُثَبِّتُكُمْ مِّنكُمْ عَنْ  
دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ  
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ  
وَقَالَ وَلَئِنْ مَن شَرَحَ بِالْكَفْرِ  
صَدْرًا فَلَعَلَّيْكُمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ  
بِأَنَّهُمْ اسْتَحْبَبُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا  
عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ  
طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَتْ  
وَأَبْصَارُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْغَافِلُونَ لَا جَرَئِمَ يَقُولُ حَتَّى  
أَتَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمْ الْخَائِرُونَ  
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ  
بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَقَالَ

لانے کے بعد کافر بنا دیں گے اور (سورہ نساء میں) فرمایا  
جو لوگ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کریں پھر اسلام  
لا کر کفر اختیار کریں اور کفر میں زیادتی کرتے جائیں  
انہیں اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا نہ کبھی انہیں راہِ راست  
پر لائے گا۔ اور (سورہ مائدہ میں) فرمایا تم  
میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو  
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اسلام میں اسلام کی  
خدمت کے لئے لائے گا جن سے وہ محبت  
کرنے والا ہوگا اور وہ بندے اللہ سے محبت  
کرنے والے ہوں گے۔ مسلمانوں کے لئے نرم دل  
کفار کے لئے سخت ترین ہوں گے۔ آخر آیت تک  
(سورہ نحل میں فرمایا) لیکن جو لوگ رضا و رغبت  
سے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کریں ان پر خدا کا غضب  
نازل ہوگا اور انہیں بڑا عذاب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے  
کہ ایسے لوگوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت سے زیادہ پسند  
کیا نیز اللہ تعالیٰ کفار کو ہدایت عطا نہیں کرتا۔ یہی وہ لوگ  
ہیں جن کے دلوں کا نور اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا  
دی ہے۔ آخرت میں یہ لوگ یقیناً خسارے میں رہیں گے  
آیت ان ربک من بعدہ لغفور رحیم تک۔  
یقیناً تیرا رب اس (توبہ کرنے) کے بعد بہت  
بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اور (سورہ بقرہ ستائیسویں رکوع میں) فرمایا

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے  
تعالیٰ کیا ہے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے  
ظاہر پروردگار کے سامنے پیش کیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے سامنے پیش کیا ہے

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُوكُمْ حَتَّى  
يَبْرُؤَ وَكُمُ عَنْ دِينِكُمْ أَوْ  
أَسْطَاطُكُمْ أَوْ مَنْ يُوَكِّدُ مِنْكُمْ  
عَنْ دِينِكُمْ قِيَمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ  
فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ  
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۶۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الشَّحَّانِ مُحَمَّدُ بْنُ  
الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ أُنِيَ عَلَى ذِي نَازِدَةَ فَاتَّقَوْهُمْ  
فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَمَّا  
لَمْ أُحْرِقْهُمْ لَنَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

۶۴۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ  
ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ

یہ کافر تو ہمیشہ تم سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک  
ان کا پس چلے تو تمہیں اپنے دین سے ہٹا دیں (مرتد  
بنادیں) اور تم میں جو اپنے دین (اسلام) سے بھج جائے  
اور بحالت کفر اس پر موت آئے ان کے سارے  
نیک اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہوں گے  
اور وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

(از ابوالنعمان محمد بن فضل از محمد بن زید از ایوب)

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس  
کچھ زندیق (بے دین) لوگوں کو پیش کیا گیا آپ نے انہیں آگ  
میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا اگر میں  
ہوتا تو انہیں نہ جلاتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
عمل کو منع فرمایا بلکہ انہیں (بجائے جلانے کے) قتل کر ڈالتا اس لئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین سے جو لوگ  
پھر جائیں انہیں قتل کر دیا جائے

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد از محمد بن ہلال از ابوبردہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو  
شخص تھے۔ ایک میری دائیں طرف تھا دوسرا بائیں طرف  
سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ مسواک

لے کر بخاری نے یہاں ان سب آیات کو جمع کر دیا جو مرتدوں کے بعد میں قرآن شریف میں آئی تھیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ جو کوئی میں زندیق کہتے ہیں جیسے نیچری طبری دہری وغیرہ  
جو ضلکے کا نام ہیں یا جو شریعت اور دین کو قطعاً سمجھتے ہیں جہاں جیسا موقع ہو ویسے بن گئے مسلمانوں میں سمان ہندوؤں میں ہندو نصاریٰ میں نصرائی یعقوبوں نے کہا یہ  
لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لائے گئے تھے سالی فرقہ کے تھے جن کا رئیس عبداللہ بن سبا ایک ہجری تھا جو بظاہر مسلمان ہو گیا تھا لیکن دل میں مسلمانوں کو تباہ و  
برباد اور گمراہ کرنا اس کو منظور تھا اس نے ان لوگوں کو یہ بھیجا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اذکار ہیں جیسے ہندو شکر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاں آدمی یا جاندار کے ہمیشہ میں آج  
اور اس کو آتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ جب ان لوگوں کے اعتقاد پر مطلع ہوئے تو ان کو گرفتار کر لیا اور انکے میں جلوا دیا انہیں اللہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی قہ لینے کے  
بعد اگر وہ قہ نہ کرے یعقوبوں نے کہا انہیں قہ سے قہ لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْأُخْرَى عَنْ يَسَارِي وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَتَا أَفْ  
فِكْلَاهُمَا سَاكَنَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَنِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَ  
مَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفِئِهِ فَلَمَّتْ فَهَلْ  
لَنْ أَوْ لَا تَسْتَعِيلُ عَلَى عِبِلَتَا مَنْ أَرَادَ كَذِبَ  
لَكِنْ إِذْ هَبُّ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ  
اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ  
جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْفَعِي لَهُ وَسَادَةً قَالَ  
أَنْزِلْ وَارْزُقْ أَرْجُلُ عِنْدَكَ مُوْتَقًى قَالَ مَا  
هَذَا قَالَ تَحَنَّنَ يَهُودِيًّا فَاسْأَلَهُ ثُمَّ تَهَوَّدَ  
قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمْرٌ بِهِ  
فُقْتِلَ ثُمَّ كَذَبَ أَكْرَفًا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ  
أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَا مُرْءٍ وَارْجُو  
فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي -

کر رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے عرض کیا کسی جگہ کا عہدہ یا  
حکومت انہیں عطا فرمادی جائے تو ارشاد فرمایا اے ابو موسیٰ  
یا اے عبد اللہ بن قیس! (راوی کو شک ہے) میں بول اٹھایا  
رسول اللہ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی مبعوث فرمایا  
کہ ان دونوں نے اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا نہ مجھے معلوم تھا  
کہ یہ عہدے یا حکومت کے خواہاں ہو کر آئیں گے۔ ابو موسیٰ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں گیا میں اب بھی آپکی مسواک دیکھ رہا ہوں وہ  
آپ کے ہونٹ کے نیچے اٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا جو شخص  
ہم سے عہدہ یا حکومت کا خواہاں ہو تو یہ ہم سے وہ نہیں دیا  
کرتے بلکہ مال اللہ سے ابو موسیٰ یا فرمایا عبد اللہ بن قیس تو خود  
میں چلا جا (ابو موسیٰ روانہ ہوئے) بعد ازاں معاذ بن جبل رضی  
اللہ عنہ کو بھی ان کے پیچھے روانہ فرمایا۔ جب معاذ رضی اللہ عنہ  
(میں میں) ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو ان کے لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
نے ان کے بیٹھنے کے لئے عہدہ بچھونا بچھایا اور کہنے لگے سواری سے  
اتریے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص تھا جس کی ٹھکیں  
کسی جوئی تھیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو  
گیا اب پھر یہودی ہو گیا ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ)  
معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سواری سے تو نیچے اتریے اور بیٹھئے۔ تو انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھنے کا جب تک یہ اللہ اور  
رسول کے حکم کے مطابق یہ قتل نہیں کیا جائے گا تین بار یہی کہا آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا۔ پھر معاذ  
بیٹھے) دونوں نے رات کی عبادت کا تذکرہ شروع کر دیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا  
بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی ثواب ملے گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں ملتا ہے۔

۱۔ کہنا کہ درخواست کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھیننے کی نیت ہے دینہ سرکاری خدمت ایک بلکہ ہے پر ہنر کا اور عقلمند آدمی پسند اس سے بھاگتا رہتا  
ہے خصوصاً تحصیل یا عیالت کے عیالات ان میں اکثر ظلم اور جبر اور خلافتی شرع کا کمزیاں ہوتا ہے۔ ان دونوں کو کوئی خدمت نہیں دینے کا ارادہ تھا  
آپ نے دلالت میں کے دو حصے کے ایک حصہ کی حکمت ابو موسیٰ کو اور دوسرے کی معاذ کو عنایت فرمائی ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں ہے کہ ان کو  
توڑنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن ان کے لئے ان کا کرنا نہیں سونا سب اس کے لئے جو کہ عبادت کی طاقت تھا جو اس سے

۱۔ کہنا کہ درخواست کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھیننے کی نیت ہے دینہ سرکاری خدمت ایک بلکہ ہے پر ہنر کا اور عقلمند آدمی پسند اس سے بھاگتا رہتا  
ہے خصوصاً تحصیل یا عیالت کے عیالات ان میں اکثر ظلم اور جبر اور خلافتی شرع کا کمزیاں ہوتا ہے۔ ان دونوں کو کوئی خدمت نہیں دینے کا ارادہ تھا  
آپ نے دلالت میں کے دو حصے کے ایک حصہ کی حکمت ابو موسیٰ کو اور دوسرے کی معاذ کو عنایت فرمائی ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں ہے کہ ان کو  
توڑنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن ان کے لئے ان کا کرنا نہیں سونا سب اس کے لئے جو کہ عبادت کی طاقت تھا جو اس سے

[illegible]



قَالَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ  
قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ رَأْيِي بِكِبَرِ الْقِتَالِ لَعَزَّةُ  
أَنَّهُ الْحَقُّ -

بَاب ۳۶۵ إِذَا عَوَّضَ  
الدِّمَّ وَغَيْرُكَ بِسَبِّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ  
يُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ

۶۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ  
أَبُو أَحْسَنَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ مَرَّةً مَرَّةً فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَذُرُون مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَقُتِلُهُ قَالَ لَا  
إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا  
وَعَلَيْكُمْ -

۶۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

خدا کی قسم اس کے بعد میں سمجھ گیا کہ ابو کبیر رضی اللہ عنہ کے دل  
میں قتال کا جو ارادہ ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل  
میں ڈالا ہے اور میں نے معلوم کر لیا کہ ابو کبیر کی رائے حق ہے۔

بَاب اگر ذمی کا فریا کوئی اور کا فر اشارے  
کنائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا کہے مگر  
کلمہ کھلا نہ کہے جیسے السَّامُ عَلَيْكَ یہ

(از محمد بن مقاتل ابو الحسن از عبد اللہ از شعبہ از ہشام  
ابن زید بن انس بن مالک) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں ایک یہودی نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
طرف سے گذرتے ہوئے السام علیک کہا تو آپ نے جواب میں  
فرمایا وعلیک اور ہم لوگوں سے ارشاد ہوا تمہیں معلوم ہوا کہ  
اس نے کیا کہا؟ اس نے السام علیک... کہا (تجہ پر موت واقع  
ہو) لوگوں نے کہا یا حضرت اسے قتل کر دیا جائے؟ تو فرمایا  
نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اتنا  
کہہ دیا کرو وعلیکم۔

(از ابو نعیم از ابن عبینہ از زہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہودیوں کی ایک۔

لے جو کہہ میں یہودی نے علانیہ پیغمبر علیہ السلام کو بڑا نہیں کہا تھا اس وجہ سے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے  
کہ اگر ذمی کا فر پیغمبر علیہ السلام کو عریضہ کالی فہم کوں کا قتل واجب پر کیا ہے اور اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے اگر مسلمان ایسا کرے تو مرتد ہو جاتا ہے پیغمبر  
نے کہا اس سے تو مرتد ہونا بھی ضرور نہیں خود اقتل کیا جائے (۲) منہ عہد اتنا جلدی یہ لفظ اور کفر کے کوصاف طور پر انکشاف معلوم نہ ہو اور اسلام بھی سمجھ میں نہ آئے  
تبا شہادت کیا ہے لیکن وضع طور پر السام علیک کہنا تو اس کا حکم اور ہو جائے گا جو کلمہ کھلا تو میں کرنے والے گستاخ کا ہو جاتا ہے یعنی قتل علیہ الزنا

عَائِدَةً ۖ قَالَ كَيْفَ اسْتَأْذَنَ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُودِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتَ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ  
وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيعُ  
مُحِبِّ الرِّفْقِ فِي الْأُمُورِ كَلِمَةً قُلْتَ أَوْ لَمْ  
تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قُلْتَ وَعَلَيْكُمْ  
تُفْرَايَا كَرْتُمْ لَمْ تَنَسُوا مَا فِي نَفْسِكُمْ

۶۴۶۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ  
أَكْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ  
سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا اسْلَمُوا  
عَلَى أَحَدِكُمْ ائْتَابُوا يَفُوتُونَ سَامَ عَلَيْكَ فَعَلَّ عَلَيْكَ

### باب ۳۶۵۶

۶۴۵۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ  
قَادِمُوهُ فَهُوَ يَسْمُ الدَّارَ عَنْ وَجْهِهِ  
وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ

جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت  
طلب کی (جب آئے) تو کہنے لگے السام علیک (تجھ پر موت  
آئے) میں نے یوں کہا علیکم السام واللعنة (تم پر موت اور  
لعنت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ  
نرم ہیں اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتے ہیں، میں نے کہا  
یا رسول اللہ اکبیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہلایا؟  
اب دیا تھا (جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ تمہیں نصیب ہو)

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان و مالک بن انس  
از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جب کسی مسلمان سے  
سلام کرتے ہیں تو سام علیک کہتے ہیں تم بھی جواب  
میں علیک کہہ دیا کرو۔

### باب ۳

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از شقیق)  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج بھی گویا دیکھ  
رہا ہوں کہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنارہے ہیں  
کہ ایک نبی کو ان کی قوم نے اتنا مارا کہ ہولناں کر دیا وہ  
منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جلتے  
تھے رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي اِنِّیْ اَمْرٌ مِّنْ رَبِّهِمْ  
قوم کو بخش دے وہ بے علم ہیں۔

۱۔ اے کے دونوں بیروں کے سام کیا ۱۲ منہ ۳۷ یعنی تم بھی مرد کے موت سے کوئی بچنے والا نہیں ۱۲ منہ ۳۷ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب  
کے فصل ہے ۱۲ منہ ۳۷ مرفوعاً کلام نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے دلیل لی ہے کہ تصور شیخ ماننے کے کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا تصور کیا بقدر سے مقصد صرف ایمان و یقین کی مضبوطی و کثرت ہے کہ اس دلیل کی تاثیر پوری ظاہر ہو اس لئے اس میں بدعت (بقیہ منہ ۳۷)



أَكْذَبَ عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدٌ نَكَحَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ  
فَإِنَّ الْحَبَّ حَذُومٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ فِي  
أَخْرِ الزَّمَانِ حَدَّاتِ الْأَسْتَانِ سَفَهَاءَ الْأَهْلَامِ  
يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُعْبَادُ  
إِلَّا أَنَا نُهُمُ حَتَّى جَرَّهُمْ بِمَرْقُونَ مِنَ الدِّينِ  
كَمَا يَسْرِجُ الشَّهْرُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيُّ سَمَاءٍ  
لَقِيَتْهُمْ قَاتَلُوهُمْ فَأَيُّ قَتْلِهِمْ  
أَجْوَأَ لَيْسَ قَاتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

انہیں قتل کرنے والے کو قیامت میں ثواب ملے گا۔

۴۳۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ  
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِي سَلْبَةَ وَعَطَاءِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُمَا أَتَا  
سَعِيدُ بْنُ الْحَدَّادِ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْخُرُوجِ أَهْمَتْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْرِي مَا  
الْخُرُوجُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يُخْرِجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَوْ يَقْلُ مِنْهَا  
قَوْمٌ تَخْتَفُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُوا حُلُوقَهُمْ أَوْ حَتَّى جَرَّهُمْ  
بِمَرْقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوحٌ الشَّهْرُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۱۱ اس میں تورہ اور کتاب اور تلمیذ سب درست ہے اور آنحضرتؐ بھی جنگ میں توبہ کرتے تھے اور پگڈنڈا بچا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی صحابہ کا اخیر زمان یا خلافت کا اخیر زمان  
۱۴ اور جو کچھ کہہ رہے ہیں خارجی مسلمہ میں نکلے تھے اور صحابہ کا آخری زمان تو سن ۱۱۰ تک پہنچا ۱۲ منہ ۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو ساری خلق کے کلام سے بڑھ کر  
۱۴ یعنی قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ۱۵ ظالموں کا فرد اور وقت انگیزوں کو قتل کرنے کا ثواب اس لئے ہے کہ اس طرح خلق اللہ جہنم اور کھیتے رہے گی شریوں  
۱۶ نسبت (یوں) کہ جو کچھ ناطق اللہ پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہودی کہتے ہیں کوئی با بدن کہیں چنان سست کہ یہ کہیں بولنے نیک مردان فاروق عظمیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ظالموں سے

کروں اور جو بات میں باہمی معاملات کے متعلق بیان کروں وہ  
مجھ لیے ہی ہے (اس میں بھی مغالطہ نہ ہوگا) البتہ جنگ میں جو قتل  
اور چال کا نام ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
آپ فرماتے تھے آخر زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو عمر اور ہوش  
ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا) بظاہر دنیا کے کلاموں میں بہتر  
کلام (حدیث شریف) وہ پڑھیں گے مگر درحقیقت اہسان  
(کافور) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح باہر  
ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے (اس میں  
کچھ لگا نہیں رہتا) تم جہاں انہیں دیکھنا قتل کر دینا اس لئے کہ

(از محمد بن مشقی از عبد الوہاب از یحییٰ بن سعید از محمد بن  
ابراہیم) از ابوسلمہ اور عطاریں بسیار دونوں حضرت ابوسعد  
خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آکر دریافت کرنے لگے کیا آپ نے  
حروریہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟  
انہوں نے کہا حروریہ (وردیہ) تو میں نہیں جانتا البتہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلیہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت  
میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہی  
ایسے لوگ ہو جائیں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے  
حقیر سمجھو گے اور قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر  
قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح  
نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے

۱۱ اس میں تورہ اور کتاب اور تلمیذ سب درست ہے اور آنحضرتؐ بھی جنگ میں توبہ کرتے تھے اور پگڈنڈا بچا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی صحابہ کا اخیر زمان یا خلافت کا اخیر زمان  
۱۴ اور جو کچھ کہہ رہے ہیں خارجی مسلمہ میں نکلے تھے اور صحابہ کا آخری زمان تو سن ۱۱۰ تک پہنچا ۱۲ منہ ۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو ساری خلق کے کلام سے بڑھ کر  
۱۴ یعنی قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ۱۵ ظالموں کا فرد اور وقت انگیزوں کو قتل کرنے کا ثواب اس لئے ہے کہ اس طرح خلق اللہ جہنم اور کھیتے رہے گی شریوں  
۱۶ نسبت (یوں) کہ جو کچھ ناطق اللہ پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہودی کہتے ہیں کوئی با بدن کہیں چنان سست کہ یہ کہیں بولنے نیک مردان فاروق عظمیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ظالموں سے

(اس میں رکا کچھ نہیں رہتا، تیر مانے والا تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل اور بارڈ دیکھتا ہے) مگر کہیں خون نہیں ہوتا) اس کے بعد

جڑیں (جو کمان کے متصل ہوتا ہے) اسے شک، ہوتا ہے کہ شاید اس میں کچھ خون لگا ہو (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)

(ازیحی بن سلیمان از ابن وہب از عمر از والدش) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حرویرہ کا ذکر کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے متعلق) یوں فرمایا ہے کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے بدن سے پار نکل جاتا ہے۔

**باب** تالیف قلب کی مصلحت سے یا اس مصلحت سے کہ لوگ نفرت نہ کرنے لگیں خارجوں کو قتل نہ کرنا

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از نہیری از ابوسلمہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو عبد اللہ بن ذوالخویرہ تمیمی نے آکر کہا یا رسول اللہ انصاف فرمائیے! آپ نے فرمایا تو تباہ ہوا اگر میں بھی عدل و انصاف نہ کر لوں گا تو پھر کون عدل و انصاف کرے گا؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے سچن کی نماز کو دیکھ کر تم لوگ اپنی نماز حقیقہ جانو گے جن کا روزہ دیکھ کر تم لوگ پنا روزہ حقیقہ جانو گے (مگر حقیقت) وین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار (کے بدن) سے

قَبِيضُ الرَّاحِ إِلَى سَهْمِهِ إِلَى قَبِيضِهِ إِلَى قَبِيضِهِ  
فَيَتَمَارَى فِي الْقُوْقِهِ هَلْ عَلَى يَدَايِهِ مِنَ الدَّهْرِ شَيْءٌ

۴۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي آدَا  
حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ذَكَرَ الْخَوْرِيَّةَ  
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُونَ  
مِنَ الْإِسْلَامِ مَرُوقٍ السَّهْمُ مِنَ التَّوْبَةِ

**باب** ۳۴۵۸۔ هَنْ تَرَكَا وَقَالَ  
الْخَوَارِجُ لِلتَّالِيفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ  
الْكَاسَ عَنْهُ

۴۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَسَّمُ بَنَاءَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذِي الْخَوَارِجَةِ النَّبِيُّ فَقَالَ  
اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ  
يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ  
أَصْحَابًا يَخْفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ  
وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَبْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ  
كَمَا يَبْرُقُ السَّهْمُ مِنَ التَّوْبَةِ يَنْظُرُ فِي

۱۔ وہ سنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے سنا ہے میں بھی سنا ہوں ۱۲۔ یہ سنا آپ نے چار آدمیوں کو دے دیا اقرہ بن مالک اور عیاض بن حصہ بن اور طلحہ  
اس علاقہ اور زید لاف کو ۱۳۔ اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوئے ۱۴۔ ظاہر میں ایسے عابد تھے کہ وہ دوسری ہوں گے ۱۵۔

قَدْ ذَهَبَ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ  
فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ  
فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ  
فِي نَضِيبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ  
الْفَرْثُ وَالذَّمَّ مَا آتَاهُمْ رَجُلٌ أَحَدَى  
يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ  
الْمُرَأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدُدُّ  
يَخْرُجُونَ عَلَى حِلْيَةٍ فَرَقَةٍ مِنَ النَّاسِ  
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ  
أَنَا عَلَيَّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِئْنَا لِرَجُلٍ  
عَلَى التَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْزَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يَلْبِسُ لَهَ فِي الصَّدَقَاتِ -

خدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی عبد اللہ بن ذی الجویسرہ کے متعلق (سورہ توبہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو تقسیم صدقات کے متعلق آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ  
لِسَمِئِلَ بْنِ حَنْفِيٍّ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا  
قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَأَهْوَى بِيَدِهِ قَبْلَ  
الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ كَوْمٌ يَقْرَعُونَ الشَّرَاقَ

نکل جاتا ہے تیرے پر کو دیکھا جائے تو (خون کا نشان) کچھ معلوم نہیں ہوتا پھل کو دیکھا جائے تو وہ بھی صاف باڑ کو دیکھا جائے تو وہ بھی خالی، اس کی لکڑی کو بھی کچھ لگا ہوا نہیں ہوتا وہ تو لید کو بر اور خون سب کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا (صاف ستر نکل گیا) ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہو گا جس کا ایک تھ یا پستان عورت کی پھاتی کی طرح یا گوشت کے ڈھیلے ڈھالے کو بھڑنے کی طرح ہو گا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب مسلمان بڑی افتراق و انتشار کے شکار ہوں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہروان میں) ان لوگوں کو قتل کیا، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا اس کی ہڈی شکل تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ابو سعید

خدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی عبد اللہ بن ذی الجویسرہ کے متعلق (سورہ توبہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو تقسیم صدقات کے متعلق آپ پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از شیبانی) یسیر بن

عمرو کہتے ہیں میں نے سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا "آیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاریجوں کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ فرماتے تھے اس ملک سے کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن ان کی ہڈیاں

۱۰ اگر وہ ہوں گے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہمارا منہ لے جب تک کہ تو مردوں میں سے امر لے ایک ہاتھ نشان کی طرح مقرر کرنا

لَا يُجَاوِزُ رُتْقَ بَعْضِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْمُسْلِمِ  
مُرُوقِ الشَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ -

**باب ۳۶۹** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَقُومَ

السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَلَ فِئَتَانِ

دَعَوُهُمَا وَاحِدًا -

**۴۸۵۴** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ

فِئَتَانِ دَعَوَاهُمَا وَاحِدًا -

**باب ۳۷۰** مَا جَاءَ فِي

النَّبَا وَرَيْنَ - وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ

اللَّهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ

ابْنَ كَعْبَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

عَبْدُ الْقَادِرِ أَخْبَرَاكَ أَتَاهُمَا

سَمْعًا عَمْرُ بْنُ الْحَطَّابِ يَقُولُ

سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ

سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے  
جیسے تیرشکار کے بدن کے پار نکل جاتا ہے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے

دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو

(از علی از سفیان از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ

آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو (یعنی دونوں

اسلام کا دعویٰ کریں)

**باب** تاویل کرنے والوں کا بیان :-

امام بخاری کہتے ہیں لیث بن سعد نے بحوالہ

یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از مسور بن

حزرمہ اور عبد الرحمن بن عبد قاری بیان کیا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ

عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک

ہی میں سورہ فرقان کو بہت سی قراءتوں پر

پڑھتے دیکھا نیز ان کی تلاوت میں اپنی تلاوت

سے فرق دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ

لہ ہر ایک کچھ ہم حق پر ہیں مراد مادیہ اور حضرت علیؑ کا گروہ ہے یہ دونوں گروہ اسلام کے مدعی تھے ادھر ایک سمجھا تھا کہ میں حق پر ہوں چنانچہ حضرت علیؑ نے فرمایا  
ہے کہ انہوں نے مادیہ کے گروہ کی نسبت فرمایا اخوا ننا بغوا علیہنا ہمکے بھائی ہیں جو ہم پر چڑھ آئے ۱۲ منہ ۱۵ زبان عرب میں تاویل کے بہت سے معنی معقول ہیں  
یہاں تاویل سے مراد تو یہ ہے یعنی جو کوئی کسی کام کے لئے کوئی دوسری قائل کیے اس کو کیے مافظ نے کہا اگر مسلمان کو یا تاویل یعنی بلا دوسری قائل کا کہنا تو وہ خود کافر ہو جائیگا  
اور اگر تاویل سے کہا اور وہ تاویل تا درست ہے تب بھی گناہ کا راد تاویل مذمت ہوگا مگر کافر نہ ہوگا اگر تاویل درست ہے تو قابل مذمت نہ ہوگا مگر حجت قائم  
کر کے ان کو جواب کی طرف لائیں گے جو علمائے کبار کہ تاویل کرنے والا معذور ہے وہ گناہ کا سہ ہر گز اس سے مراد بھی تاویل ہے جو لنت عرب اور محاورے اور صحیح بخاری  
سے درست ہو ۱۲ منہ

سُورَةُ الْقُرْآنِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ لِقَاءَهُ قَدْ أَكْثَرَ يَقْرُوهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَئُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكَدَّتْ أَسَاوِدُهُ فِي الصَّلَاةِ قَا نْتَظَرُكَ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّيْكَ بِرِدَائِكَ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَفْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ أَلَيْسَ سَمِعْتُكَ يَقْرُوهَا قَا نَطْلُقُ أَقْوَدَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَئُ بِهَا وَ أَنْتَ أَفْرَأَتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلَهُ يَا عُمَرُ أَفْرَأَ يَا هَاشِمُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرُوهَا قَا نَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْنَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوَافٍ وَمِنْهَا مَا تَسْكُرُ مِنْهُ .

علیہ وسلم کو ایسی قرأت پڑھتے نہیں دیکھا تھا چنانچہ درمیان نماز میں میں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے توقف کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے انہی کی چادر یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی (کہیں بھاگ نہ جائیں) میں نے ان سے پوچھا یہ سورت تجھے کس نے پڑھائی؟ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا تم غلط کہتے ہو، خدا کی قسم یہی سورت جو تم نے پڑھی اور میں نے سنی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی ہے۔ عرض میں انہیں گھسیٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انہیں سورہ فرقان اور طرح پڑھتے سنا یعنی اس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی ہے چالاکہ یہ سورت آپ نے خود مجھے پڑھائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! ہشام کو چھوڑ دے۔ پھر ہشام سے فرمایا پڑھا انہوں نے اس طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا عمر! تو پڑھ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح نازل ہوئی۔ بعد ازاں فرمایا قرآن سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے۔ لہذا آسان طریقہ سے (جو تمہیں آسان معلوم ہو) تلاوت کیا کرو۔

لہ اذہم اس کے خلاف پڑھتے ہو کہ نکر ہو سکتا ہے ۱۲ منہ علیہ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عروہ نے جو حکم کے گلے میں چادر ڈالی ان کو کھینچ پڑا لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کوئی ٹکڑا نہ دیا کہ یہ سورت حضرت عروہ اپنے نزدیک نہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک ناخوشگوار بات کہہ رہے ہیں کہ اس کو نازل کرنے والے پھر سے ۱۲ منہ



(از اسحاق بن ابراہیم از وکیع)

دوسری سند از یحییٰ از وکیع از اعمش از ابراہیم از علقمہ حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب (سورہ النعام کی)  
یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلِدُوْا اٰیْمًا اَنْتُمْ  
بِظُلْمٍ تُوْصَوْنَ بِهَا بِرِشَاقٍ کُزْرِیْ وَہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا  
ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اس آیت کا وہ مفہوم نہیں جو تم سمجھتے ہو  
بلکہ ظلم ہے وہ مشرک ہر ادسے جو لقمان کے اس کلام میں ہے  
یٰۤاَبْنٰی لَا تُشْرِكْ بِاِلٰہِیْ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ  
(اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بیشک شرک  
بہت بڑا ظلم ہے۔

(از عبدان از عبد اللہ از معمر از زہری از محمود بن ربیع)

حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت میرے مکان پر تشریف لائے  
اور پوچھا مالک بن دُحْشَن کہاں ہے؟ ایک شخص (غوث بن)  
کہنے لگا یا رسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے  
اس کی محبت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کیا تمہیں گمان نہیں ہے کہ وہ رمضان الہی  
کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا یہ تو میرے علم  
میں ہے (یعنی لا الہ الا اللہ تو کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا

۶۳۵۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ

قَالَ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ وَحْدَیْنِ بْنِ یَحْیٰی قَالَ  
حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰہِیْمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ  
ہٰذِہِ الْاٰیۃُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلِدُوْا اٰیْمًا اَنْتُمْ  
بِظُلْمٍ تُوْصَوْنَ بِهَا بِرِشَاقٍ کُزْرِیْ عَلٰی اَصْحَابِ  
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَلَمْ نَا  
لَمْ یُظْلَمْ نَفْسَہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ کَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ  
کَمَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ یٰۤاَبْنٰی لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ  
اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

۶۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّہْرِیِّ  
قَالَ اَخْبَرَنِيْ یَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ سَمِعْتُ  
عُتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ عَدَا عَلٰی رَسُوْلُ  
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ  
مَالِکِ بْنِ الدُّحْشَنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْہَا ذٰلِکَ  
مُنَافِقٌ لَا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ فَقَالَ النَّبِیُّ  
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَقُوْلُوْہُ یَقُوْلُ لَا  
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ قَالَ

یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ توجہ باب کی مناسبت و مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کی  
تاویل شرک کے ساتھ کی کہ ظلم کا ظاہری معنی تو گناہ ہے جو ہر گناہ کو شامل ہے اور یہ تاویل خود شارع علیہ السلام نے بیان کی ایسی  
تاویل بالاتفاق مقبول ہے قسط لانی نے کہا مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی  
مذاخذہ نہیں کیا جب انہوں نے ظلم کی تاویل مطلق گناہ سے کی بلکہ ان کو دوسرا صحیح معنی بتلادیا منہ

بَلَىٰ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَافِقُ عَبْدُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
بِهِ إِلَّا أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الثَّارَ

۶۴۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

قُلَابٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قِبَلَهُ

ابْنُ عَطِيَّةٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحَبِيبَانِ

لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَوَّاهُ جَبَلٌ عَلَى الدِّمَاءِ

يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ لَكَ أَجَابَكَ قَالَ كُنْتُ

سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ مَا هُوَ قَالَ بَعَثَنِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ

وَأَبَا مُرَكْدٍ وَكُنَّا قَارِسِينَ قَالَ انْطَلِقُوا

حَتَّى تَأْتُوا دَوْصَةَ خَازِجٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ

هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجِرُونَ فِيهَا

أَمْرَاءٌ مَعَهَا حَكِيمُهُ مِنْ حَاطِبِ بْنِ

أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشِيرِكِينَ فَأَتُونِي بِهَا

فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا

حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْسَ عَلَيَّ بَعِيرٌ لَهَا وَقَدْ كَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ

مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس جو شخص قیامت کے دن لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا اللہ اس  
پر دوزخ حرام کر دے گا

(ابن موسیٰ بن اسمعیل از ابو عوانہ از حصین، قلاب (سمیعہ

ابن عبیدہ) کہتے ہیں ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن ربیعہ) اور

حبان بن عطیہ کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ ابو عبد الرحمن حبان

سے کہنے لگے میں جانتا ہوں جس وجہ سے آپ کے ساتھی حضرت

علی رضی اللہ عنہ کو اس قتل اور خونریزی کی جرأت ہوئی ہے۔

حبان نے کہا تیرا باپ نہیں! بنا دہ کیا وجہ ہے؟ ابو عبد الرحمن

نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے مجھے، زبیر بن عوام اور ابو مرثدہ تنیوں گھڑسواروں کو بھیجا

فرمایا تم روضہ خاخ پر جاؤ (مدینہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر

ایک مقام کا نام ہے) ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو عوانہ نے (خاخ

کے بدلے حاج کہا ہے۔ وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس

حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے مکہ کے مشرکین کے نام

وہ خط تم اس سے پھین لاؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار

ہو کر روانہ ہوئے اس عورت کو گرفتار کر لیا جس جگہ کے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہیں وہ عورت ملی،

ایک اونٹ پر جا رہی تھی حاطب نے اس خط میں مشرکین

مکہ کو اطلاع دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لیکر

۱۱ یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافر اور مشرک رہیں گے) دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں

جنہوں نے مالک کو متافق کہا کوئی مؤاخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو متافق سمجھتے تھے گوان کا گمان

غلط تھا ۱۲ منہ ۱۱ ایک کلمہ جو عرب کے محاورے میں اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک عجیب بات کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ تیرا کوئی سگھانہ والا

ادب دینے والا نہ تھا جب تو قواسمہ تاہل لڑے یہ حدیث اور برگذہ بھی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ ابو عبد الرحمن عثمانی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے افضل جانتے تھے اور حبان بن عطیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماندار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

افضل سمجھتے تھے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ ابو عبد الرحمن کا یہ گمان: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت غلط تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ شان نہیں کہ وہ بے وجہ شرعی مسلمانوں کی خونریزی

کرتے انہوں نے جو کچھ کیا وہ حکم شرعی سمجھ کر کیا ۱۲ منہ ۱۱ موسیٰ بن اسماعیل امام بخاری کے شیخ ۱۲ منہ ۱۱ فوری نے کہا یہ ابو عوانہ کی غلطی ہے اور صحیح خاخ ہے

لَا يَهُودُ قُلْنَا إِنَّ الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ كَذِبٌ  
مَا مَعِيَ كِتَابٌ قَالُوا نَبَا بَعِيرٍ هَذَا فَابْتِغَيْنَا  
فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ  
مَا تَزِي مَعَهَا كِتَابًا قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا  
مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ حَلَفَ عَلَيَّ وَاللَّهِ يَجْلِفُ بِهِ لَتُخْرِجَنِي  
الْكِتَابَ أَوْ لَا أُجَرِّدَ ثَوْبِي فَأَهْوَتْ إِلَى مَجْرَمِهَا  
وَهِيَ مُخْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْقَعْقِيفَةُ  
فَأَتَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عُمَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا  
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ  
يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنِ  
أَهْلِي وَمَالِي وَكَيْسٍ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ  
إِلَّا لَهْ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يُدْفَعُ اللَّهُ  
بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَا مَذَقَ فَلَا  
تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا أَقَالَ فَعَادَ عُسْرُ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ قَالَ  
أَوْ كَيْسٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ

ان پر چڑھائی کرنے والے ہیں چنانچہ ہم نے اس عورت سے  
کہا وہ خط کہاں ہے جو تولائی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس  
تو کوئی خط نہیں ہے۔ آخر ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا  
اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن خط نہ پا سکتے تھے  
(زبیر اور مرثد) کہنے لگے خط تو اس کے پاس نہیں نکلا اسے  
چھوڑ دینا چاہیے میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہمارا تو یہ  
ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غلط بات نہیں  
کہتے۔ بعد ازاں میں نے اس عورت سے کہا خدا کی قسم تو خط  
نکالتی ہے تو نکال نہیں تو میں تجھے ننگا کر دوں گاتب اس نے  
اپنا ہاتھ نیچے (اذا ربنہ) کی طرف بڑھایا ایک چادر لپیٹے ہوئے تھی  
(اوپر سے سر کس لی تھی) وہ خط نکال کر دیا پھر (ہم تینوں شخص وہ  
خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے ان کا منہ  
آپ کو پھڑکھڑایا حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ اس نے اللہ  
اور اس کے رسول کی خیانت کی مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے  
فرمایا حاطب ابنا تجھے اس کام پر کس چیز نے بھڑکایا؟ اس نے عرض کیا یا  
رسول اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اللہ و رسول پر ایمان چھوڑ دوں  
میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے یہ تھا کہ میرا ایک احسان ان کفار مکہ  
ہو جائے تاکہ میں بنی جاند اور اہل و عیال کو (ان کی ایذا سے) بچاؤں  
بات یہ ہے کہ آپ کے دوسرے تمام صحابہ کرام کے عزیز و اقارب وہاں  
موجود ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے بال بچوں اور جائداد پر  
کوئی آفت نہیں آنے دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب  
پرچ کہتا ہے حاطب کے متعلق کلمہ خیر ہی کہو! کوئی بُری بات ان کے متعلق نہ  
کہو! حضرت عمرؓ نے پھر وہی کہا یا رسول اللہ اس نے اللہ و رسول کی

لے کاغذ پر جو جائز ابن عباس کی روایت میں ہے خلاصہ میں اللہ اور اس کے رسول کا سچا خیر خواہ ہیں ۱۲ منہ لے اور میرے کوئی ایسے عزیز و اقارب نہیں ہیں ۱۲ منہ

۱۱۱۔ یہ حدیث اور کئی بار لکھ چکی ہے باب کا مطلب اس سے اس طرح لکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نزدیک حاطب کو فغان سمجھا لیکر ایک روایت میں یوں ہے کہ ان کو مضاف بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایسا خیال کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ ان کا خطا پکڑا جاتا جس میں لہو قوم کا نقصان تھا تو گویا وہ تاول کی کہنے والے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کوئی مؤافقہ نہ کیا یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایک بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کی نسبت یہ فرمایا کہ وہ مجھ سے تو میرا دباہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کھار ڈالنے کی اجازت کیوں نہ چاہی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی اور شرعی قانون ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنے بادشاہ یا اپنی قوم کا راز و شمنوں پر ظاہر کرے اس کی سزا موت ہے اور کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ وہ سمجھائے ان کی پوری شقی نہیں ہوتی کیونکہ یہ ہے کہ حدیث میں بھی ان کا عذر اس قائل نہ تھا کہ اس جرم سے وہ مری ہو جاتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ کہ سب قصور معاف کرے ہیں تو اب ان کو کسی برائی پروردگار یا بادشاہ خود مختار ہے اس کو اصرار ہے کہ یہ کہنے سے مجرم کوئی معافی دینے سے سبحان اللہ حجب اہل بدکار یہ درجہ ہو کہ ان کے لئے بہشت میں جانا اللہ تعالیٰ نے لازم کر لیا ہے گو وہ کیسے یہ قصور کر کے تو اب قیاس و قیاس کے لئے بدیہی ہیں بالذکر کہ جرنے ہیں اور ان کے بپتی ہوئے ہیں شکی کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوزخ لازم کر دی ہے يفعل اللہ ما يشاء وقد كبر امره ۱۲۔ منہ

تَقَاةٌ وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ إِنَّ  
الَّذِينَ قَتَلُوا هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةَ  
عَالِمُونَ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فَنِعْمَ كُنْتُمْ  
قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي  
الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا  
مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ قَدْ رَأَى اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ  
الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْوِئِهِمَا  
أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَالْمَكْرُوهُ لَا يَكُونُ  
إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ  
مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ يَكْفُهُ  
الْصُّومُ قِيَطَلُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَ  
بِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ  
وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِظْمَالُ  
بِالنِّسْبَةِ -

اپنے کو بچانے کے لئے کچھ بچاؤ کرو (ظاہر میں ان کے  
دوست بن جاؤ) تَقَاةٌ سے تقیہ مراد ہے اور اسوۂ  
نساء میں) فرمایا جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا  
ہے فرشتے جب ان کی جان نکالتے ہیں تو پوچھتے ہیں  
تم دنیا میں کیسے کام کرتے رہے؟ وہ کہتے ہیں (ہم  
کیا کرتے) دنیا میں ہم بالکل کمزور اور بے بس تھے  
(دشمنوں سے ڈرتے تھے) آخر آیت واجل لنا من  
لَدُنْكَ نَصِيرًا تک۔

امام بخاری کہتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ  
نے کمزور لوگوں کو احکام الہی بجا نہ لانے پر معذور کیا  
اور جس پر حیر و اکراہ کیا جائے وہ بھی کمزور رہی ہوتا ہے  
کیونکہ جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس کے  
ارتکاب پر اسے مجبور کیا جاتا ہے۔

امام حن بصری کہتے ہیں تقیہ قیامت تک قائم  
رہے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (اسے ابن  
ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر چور ڈاکو کسی پر حیر و تشدد کرے  
اور اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلا لیں تو طلاق واقع  
نہ ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہما،

اور حن بصری رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اعمال کا  
انحصار نیت پر ہے۔

ملہ تقیہ ہماری شریعت میں جائز ہے جب آدمی کو اپنی جان مال یا عزت کا ڈر ہو اس پر بھی اگر تقیہ نہ کرے اور مہیبت پر صبر کرے تو اور زیادہ اجر ملے گا  
لیکن ہم لوگ مافضول کی طرح تقیہ کو شہادت نہیں کر لیتے کہ ضرورت ہے ضرورت ہر وقت تقیہ کہتے رہیں یہ بڑی بڑی اور بے شرمی کی دلیل ہے ۱۲ منہ ۱۵ کو  
ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اثر و ان کو محمد بن ابی بنی جابح میں ادبہ ہتی نے وصل کیا اور شعبی کے اثر و ان کو عمار بن زناق نے اور حن بصری کے  
کے اثر و کر سعید بن منصور نے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولہ گذر چکی ہے اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص پر زبردستی  
سے طلاق دلائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی ۱۲ منہ

۶۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ  
أَنْفِ عَنَّا شَرَّ ابْنِ أَبِي دَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ  
هَشَامٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْفِ  
الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ  
اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرٍّ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ  
سَيِّئِينَ كَيْسِيَّ يُوسُفَ -

باب ۳۶۲۳ مِّنْ اخْتَارَ  
الْمُضَرَّ وَالْقَتْلَ وَالْمُهْوَانَ  
عَلَى الْكُفْرِ -

۶۴۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَبْنُ حَوْشِبٍ لَّقِيَ فِي قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي  
وَلَّابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ  
مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

(ابن کبیر بن بکیر سے روایت ہے کہ خالد بن یزید از سعید بن

ہلال از ہلال بن اسامہ از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نماز میں دعاء (قنوتِ نازلہ) مانگتے تھے (جب  
رکوع سے سر اٹھاتے) یوں فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی  
بسیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دلا دے  
یا اللہ کمزور مسلمانوں کو (جو کفار مکہ کی قید میں تھے) نجات  
دلا دے، یا اللہ مضر کے کفار کو پس کر رکھ دے اور ان پر  
حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط بھیجے۔

باب اس آدمی کی فضیلت جو ا مظالم  
برداشت کرے) اپنے پر مار پیٹ، ذلت اور قتل  
ہونا برداشت کرے مگر کفر اختیار نہ کرے۔

از محمد بن عبد اللہ بن حو شیب طائفی از عبد الوہاب  
از ایوب از ابو قتیبہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حبس شخص  
میں یہ تین خصائل ہوں گے وہ ایمان کا لطف  
محسوس کرے گا۔ ایک تو یہ کہ اسے اللہ و رسول  
سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہو دوسرے

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یوں مطلب نکالا کہ کفر و ایمان کے مابین میں گزشتہ تھے ان کے ذریعہ سے ان کے کفر کے  
کاموں میں بھی شریک رہتے ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء میں ان کو مؤمن فرمایا اگر ذہور نہ ہو تو کفر کی باتیں کرنا کفر ہوتا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مؤمن نہ فرماتے ۲۔ اس حدیث کو اس کی فضیلت بعضوں نے کہا ہے کہ تین کا جب ذکر ہو تو کفر کفر منہ سے نکال دینا اور ایمان بچانا  
بہتر ہے لیکن مترجم کہتا ہے کہ صبر کرنا افضل ہے اور اس باب میں ہلال کی حدیث بھی جو ابورکذرجی کراہیہ بن خلف ان کو سخت سے سخت تکلیفیں  
دیتا اور وہ صبر کرتے رہے ۱۲۔ منہ

کسی سے (مرد مؤمن سے) اللہ کے لئے محبت رکھے (دنیا کی کسی غرض سے نہیں) تیسرے (ایمان کے بعد) کافر بننا (مرتد ہونا) اسے اتنا ناگوار ہو جتنا آگھ میں جھونکا جانا۔

(از سعید بن سلیمان از عباد از اسمعیل از قیس) سعید ابن زید رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے خود اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے بطور سزا جکڑ دیا تھا (مارا پیٹا بھی تھا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جو تم نے ظلم کئے اگر ان مظالم پر کوہ اُجد سبٹ کر گر جاتا تو بے شک سجا ہوتا۔

(از مسدد از یحییٰ از اسمعیل از قیس) خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار کعبہ کے سائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم نے کفایت کی ایذا رسانی کی آپ سے شرکایت کی ہم نے عرض کیا آپ ہماری لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب نہیں کرتے؟ دعاء نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا ستم سے پہلے زمانے کے لوگ اتنی تکلیفیں پہنچائے جاتے کہ زمین میں گر جھکا کھود کر کے انہیں گاڑ دیا جاتا اور پھر سے آ رہا کر ان کے سر پر چلا دیتے اور چیر کر ان کے دھڑکے کر دئے جاتے، لوہے کی لنگھیاں ان کے گوشت پر چلا دیتے، ہڈی تک پہنچا دیتے، جب بھی اللہ کے سچے دین سے باز نہ آتے (اپنے ایمان پر قائم رہتے)

أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْفُرَ أَنْ تَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُخَدَّفَ فِي التَّارِ

۶۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبَادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مَوْفِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوْ انْقَضَ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ يَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَ۔

۶۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَدِ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوسِدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا لَا تَسْتَنْصِرُنَا إِلَّا نَدْعُوكَ وَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِشَارِ فَيُؤْمَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ رَضْفَيْنِ وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ نَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ

۱۔ اس سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ قتل اور غارتگری اور ضرب سب اس سے آسان ہے کہ آدمی آگ میں جلا یا جلے جب کفر اختیار کرتا اس نے آگ میں جلنے کے برابر سمجھا تو اسی پر مبنی یا قلت یا قتل کو مہم آسان سمجھے گا لیکن کفر کا کلمہ نکالنا گوارا نہ کرے ۲۸۱۲ منہ ۱۱۱۱ باب کا مطلب یوں نکلا کہ سعید بن زید اور ان کی بیعت جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیں انہیں ذلت غارتگری مدینہ سب گوارا کی لیکن اسلام سے نہ بھرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تحمل گوارا کیا مگر انہوں نے کلمہ منظور نہ کیا تو کفر پر مدینہ اولیٰ وہ قتل ہو جاتا گوارا کرتے ۱۲۱۲ منہ ۱۱۱۱ ان کا محامد کو کھانا پانی نہ کیا اتنے مانڈا الا ۱۲۱۲ منہ ۱۱۱۱ وہ وہاں رہا ابھی سے یہ حال ہو گیا ۱۲۱۲ منہ

وَاللّٰهُ لَيَسْتَعِجِلُنَّ هَٰذَا اَمْ مَّرَحُومٌ كَيْسِرُ التَّوَكُّبِ  
مِنْ مَّصْنَعَاءِ اِلٰى حَضَرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا  
اللّٰهَ وَالَّذِيْ تَبَّ عَلَى غَيْبِهِ وَلَكِنَّكُمْ  
تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

کسی کا اسے ڈرنہ ہوگا مگر تم جلدی کر رہے ہو۔

باب ۳۶۶۳ فی بَيْعِ الْفُكُوهِ  
وَالْحَوَہِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ۔

۶۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ  
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللّٰثِمُ عَنْ سَعِيدِ  
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اَنْطَلِقُوا اِلٰى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى  
جِئْنَا بَيْتَ الْيَدِ رَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَا اَهُمْ يَا مَعْشَرَ  
يَهُودَ اَسْلِمُوا اَسْلِمُوا فَقَالُوا اَقْدَبَلَّغْتَ  
يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ اُرِيدُ ثُمَّ قَالَ لَهَا  
الثَّانِيَةَ فَقَالُوا اَقْدَبَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ  
ثُمَّ قَالَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ اَعْلَمُوا اَنْتُمْ اَلَا مَعِيَ  
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَرَأَى اَنْ اُجْلِبَكُمْ

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام (اشاعت اسلام) کو ضرور پورا  
کرے گا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صنعا سے سوار ہو کر  
حضرت تک آدمی چلا جائیگا اور خدا کے سوا اسے کسی (دین)  
یا کافر کا ڈرنہ ہوگا، اپنی بکریوں پر بھی بیٹھے کے سوا اور

باب مجبوری سے خرید و فروخت یا دیگر  
معاملات کا بیان۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از لثیم از سعید مقبری از  
والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم لوگ  
مسجد میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے  
اور حکم دیا اودیہودیوں کی طرف چلیں۔ ہم آپ کے ساتھ چلے گئے  
ہم ان کے مکتب میں جا پہنچے (جہاں وہ تورات وغیرہ پڑھ لکھتے  
تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے فرمایا یہودیوں  
دیکھو مسلمان ہو جاؤ تم (ہر جہان میں) محفوظ رہو گے۔ انہوں نے  
کہا آپ نے جو پہنچا تھا (تبلیغ کرنی تھی) وہ آپ نے کیا  
آپ نے فرمایا میرا بھی یہی مقصد تھا (کہ خدا کی بات تمہیں پہنچا  
دوں) آپ نے دوبارہ بھی اسلام کی دعوت دی انہوں نے پھر  
وہی کہا کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا (تبلیغ کر دی)۔ آپ  
نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا دیکھو زمین سب  
اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے نکالنا

لے جاتے ہوں اب سب کچھ ہو جائے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے اس وقت ہوگا۔ یہ بشارت آپ کی پوری ہوئی صنعا سے ہجرت تک  
کی سارا ملک یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر لگا کر ایران تو مان شام روم مصر وغیرہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آگئے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ خیاب نے آخر کاروں کے ہاتھ سے اس ملک  
ذلت سب اٹھائی ہوئی جب تو شکوہ کیا کہ اسلام پر قائم ہے آپ نے خیاب کی درخواست پر قویٰ دعا و نہ کی کہ (دنیا و تقدیر اور حکم الہی سے واقف نہ ہوتے  
ہیں جب تک حکم نہیں ہوتا دعا بھی نہیں کہتے یہ ان کے علوشان کی وجہ سے ہے عوام مؤمنین جیسے ہم لوگ ہیں وہ تو ایک کانٹا بھی لگے تو اپنے مالک سے دعا کرنے  
لگتے ہیں ہماری یہ حیثیت یہی لسا ہے فکر پر کس بقدر ہمت دوست ۱۲ منہ ۱۱ سالہ امام بخاری نے مفسر کی بیع جائز دیکھی ہے اور باب کی حدیث اس پر سند ہے  
مفسر نے مراد وہ ہے بولا چار ہونے کا مال بیچے جیسے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ



فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ  
وَالْأَقْبَىٰ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتِمَّ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

باب ۳۶۶ لَا يَجُوزُ بَيْعُ

الْمَكْرَةِ كَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا

تُكْرَهُوا فَتْيَا تَكْمُرُ عَلَى الْبَغَاءِ

إِنْ أَرَدَنْتُمْ كَحُمْنًا لَتَبْتَغُوا

عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

يُكْرِهُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ

بَعْدِ أَكْرَاهِهِمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ

۶۴۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفَجَّيْعِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ خَلْسَاءَ

بْنْتِ خَدِجَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا

وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا.

۶۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ مَالِكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

يُسْتَأْذَنُ مِنَ النِّسَاءِ فِي أَنْبَاءِ عَمٍّ قَالَ لَعَنَ

چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی کو اپنے مال سے الفت ہو تو (جلا وطنی سے  
قبل) اسے بیچ ڈالے ورنہ یاد رکھو کہ زمین سب خدا اور اس کے رسول کی ہے

باب زیر دستی سے نکاح درست نہیں ہوتا

ارشاد الہی (سورہ نور میں ہے) وَلَا تَكْرَهُوا فَتْيَا تَكْمُرُ

الْبَغَاءِ یعنی تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی

ہیں انہیں بدکاری اور فحاشی پر مجبور نہ کرونا کہ تم

دنیا کی کچھ دولت حاصل کرو اگر کوئی انہیں مجبور کیے

تو اللہ تعالیٰ ان کی مجبور یوں کو معاف فرمائے

والا ہے ۵

(از یحییٰ بن قزعا مالک از عبد الرحمن بن قاسم از

والدش از عبد الرحمن و مجمع پسران یزید بن جابرہ انصاری

عنا بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان

کے والد نے ان کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ ثیبہ تھیں اور اس

نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابن جریر از ابن ابی

ملیکہ از ابو عمرو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے نکاح میں

اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

۱۔ میں جب لونڈی کا مالک نہ ہوں تو اس سے زنا کرنے کو سزاوار گناہ مالک کے ہر پر ہے مگر اس لونڈی کی بیگاری کی جو خطا ہے وہاں اللہ بخش دے گا کیونکہ وہ مجبور تھی اور  
آیت اہل اس باب سے کچھ نہیں کھلتا بعضوں نے کہا جب ناجائز کام میں اگر وہ منع ہو تو اسے نکاح میں بطریق ادنیٰ منع ہو گا۔ میں کہتا ہوں عرض اہل بیگاری کی یہ ہے  
کہ جب لونڈی کے خلاف رضی چلنا منع ہو گا الا کہ وہ لونڈی ہے تو آزاد شخص کی خلاف رضی چلنا زبردستی اس کو نکاح پر مجبور کرنا حلال نہ کہہ سکتا اور تاہل سے بچت  
چاہتا ہے کیونکہ جائز ہو گا یہ مطلب مجبور اس وقت ظاہر ہو گا جب میں امام بخاری کی روح کی طرف رجوع ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ جو بتلا میں گئے ہیں ان کو لانا  
اس وقت میرے دل میں دھندلہ رہا وہ مناسب ظاہر ہوئی واللہ الموفق ۱۲

قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ كُسْتَا مَرَفَتَسْتَحْي فَكُنْتُ  
قَالَ سَكَتَهَا إِذْ نَهَا-

**باب ۳۶۶** إِذَا أَكْرَهَ حَتَّى  
وَهَبَ عَبْدٌ أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ كُذِّرَ  
الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذَرًا أَوْ هُوَ جَارٌ  
يُرْعِيهِ وَكَذَلِكَ أَنْ دَبَّرَكَ-

(خریدار کہے میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہوگا) تو یہ مدبر کرنا درست ہوگا۔

**۳۶۷** حَدَّثَنَا أَبُو الشَّحْمَنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ يَسَّارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ  
مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُكَ فَبَلَغَ  
ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ  
نَعِيمُ بْنُ الْحَجَّامِ بِخَمَانٍ مِائَةِ دِرْهِمٍ  
قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا  
قَبْطِيًّا مَاتَ عَامًا أَوَّلَ-

**باب ۳۶۶** مِنَ الْأَكْرَاهِ  
كُرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ-

**۳۶۸** حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ بْنُ مَرْثُورٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ قَيْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ

میں نے عرض کیا کنواری سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ شرم کے  
مالے چپ ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

**باب** اگر کسی نے اپنا غلام زبردستی سے بیچ ڈالا  
یا ہبہ کر دیا تو نہ ہبہ صحیح ہوگا نہ بیچ صحیح ہوگی بعض  
حضرات کہتے ہیں اگر مکرمہ سے کوئی چیز خریدے اور  
خریدنے والا اس میں کوئی نذر کرے یا کوئی مکرمہ سے  
کوئی غلام خریدے اور خریدار اسے مدبر بنا دے

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) جابر  
سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک غلام کو مدبر  
کر دیا اس کے سوا اس کا کوئی مال نہ تھا اس کی اطلاع  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو فرمایا اس غلام  
کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن حجاج  
نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا۔  
عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ  
عنه سے سنا یہ غلام قبلی تھا۔ وہ پہلے ہی سال فوت  
ہو گیا تھا۔

**باب** اکراہ کی مذمت  
تخرُّک اور کُرْه کے دونوں کے ایک معنی ہیں۔

(از حسین بن منصور از اسباط بن محمد از شیبانی  
سلیمان بن فیروز از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما  
شیبانی نے یہ بھی کہا مجھ سے عطاء ابو الحسن سوالی

لہ زیادہ سے صاف نہیں کہتی ۱۲ منہ ۳۰ جب قرینہ سے مسلم ہو کہ وہ راضی ہے اگر ناراضی ظاہر ہو جیسے مرہٹ لے یا حیفہ لگے تو اس وقت میں  
یہ خاموشی اجازت نہیں سمجھی جائے گی ۱۲ قسط ۳۰ اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعض نے کہا اگر کُرْه بہ فقہ کاف یہ ہے کہ وہ سراسر شخص زبردستی کرے اور کُرْه  
بہ ضمیر کاف یہ ہے کہ آپ ہی خود ایک کام کرنا پسند کرتا ہو اور کرے ۱۲ منہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْخَانِي وَحَدَّثَنِي  
عَطَاءُ ابْنُ الْحُسَيْنِ الشَّوَّازِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا  
ذَكَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَرَوْهُمُ النَّسَاءَ كَرَهُهُ الْإِيَّةُ  
قَالَ كَانَ تَوَكُّلاً إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ  
أَحَى بِأَمْرٍ آتِيَهُ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوُّجَهَا  
وَأِنْ شَاءَ وَازَّوْجُوهَا وَإِنْ شَاءَ وَالْمُ  
يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا  
فَأَنزَلَتْ هَذِهِ الْإِيَّةُ بِذَلِكَ

نے بیان کیا۔ میرا خیال ہے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے نقل کیا یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا مسلمانوں! تمہارے لئے یہ روا نہیں کہ عورتوں کو مال وراثت سمجھ کر  
زبردستی ان پر قبضہ کر لو۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں  
یہ (بری) رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اس کی  
بیوی کے بھی حق دار بن جاتے۔ انہیں یہ اختیار ہوتا تھا کہ  
خود نکاح کر لیں (اگرچہ وہ راضی نہ ہوتی) خواہ کسی اور سے اس  
کا نکاح کر دیتے۔ خواہ اسے بغیر نکاح ہی معلق رہنے دیتے کسی  
سے نکاح نہ کرنے دیتے یہ میت کے وارث اس عورت پر گزرتے

کے وارثوں سے زیادہ حق رکھتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے

بَاب ۳۶۷ إِذَا اسْتَكْرَهَتْ  
الْمَرْأَةُ عَلَى الزَّانَا فَلَا حَـ  
عَلَيْهَا وَمَنْ  
يُكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ بَعْدَ  
إِكْرَاهِهِمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ  
أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ  
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمِّهَا امْرَأَةً قَبِي  
الْإِمْلَاءِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ  
مِّنَ الْكُفْسِ فَاسْتَكْرَهَهَا  
حَتَّى افْتَضَّهَا فَحَدَّثَهُ عَمْرُ  
الْحَدَّ وَتَفَاهُ وَكَمْ يَجْلِدُ

باب اگر کسی عورت کو زنا بالجبر کیا تو  
عورت پر حد نہ ہوگی۔

(سورہ نور میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو شخص انہیں  
مجبور کرے تو اللہ ان کے مجبور ہونے کی وجہ سے  
بخشنے والا مہربان ہے

لیث بن سعد کہتے ہیں مجھ سے نافع نے بیان  
کیا کہ صفیہ بنت ابی عبیدہ نے انہیں بتایا کہ خلیفۃ  
المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے  
ایک لونڈی سے جو محسن میں شریک تھی زنا بالجبر کیا  
اس کی بیکارت نہ اٹل کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے غلام کو کوڑے مارے اور جلا وطن کر دیا  
لیکن لونڈی کو حد نہیں لگائی کیونکہ غلام نے

۱۔ صیغہ اور مال اور اسباب کے حقدار ہوتے ۲۔ منہ ۳۔ اس آیت سے عورتوں پر اکراہ اور زبردستی کرنے کی ممانعت نکلی باب کی مناسبت سے  
۱۲۔ منہ ۱۳۔ آیت سے باب کا مطلب ہوں نکلا کہ جب عورت پر زبردستی کی وجہ سے زنا کا گناہ نہیں پڑتا تو حد بھی لازم نہ آئے گی ۱۴۔ منہ ۱۵۔ اس کو امام بیہقی  
نے دلیل کیا ۱۶۔ منہ ۱۷۔ جو عبد اللہ بن عمر کی غلطی کی جو صفیہ کو عبد اللہ بن عمر کی بیٹی لکھ دیا ۱۸۔ منہ ۱۹۔ مال غنیمت کے پانچویں حصے ۲۰۔ منہ

زہر دینا اس سے زنا کیا تھا۔

زہری کہتے ہیں اگر کوئی آزاد مرد یا کمرہ لونڈی کی بکارت زائل کر دے تو عالم اس شخص سے اس کنواری کی بکارت کی کمی کی قیمت اس سے لے گا اور اسے دروں کی سزا بھی دے گا آزاد مرد و شیبہ لونڈی سے زنا کرے تو آئمہ دین سے متعلق یہ حکم نہیں دیا کہ اسے کچھ مالی تاوان دینا ہر سے گا

الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا  
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْيَكْفِيَةُ عَنْهَا  
الْحَرَمُ يَقْبَلُ ذَلِكَ الْحَرَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَنْدَ  
يَقْدَرُ عَنْهَا وَيُحْكَمُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ  
الْعَنْبُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ عُرْمًا وَلَكِنْ  
عَلَيْهِ حَلٌّ -

بلکہ صرف حاکم کی جائے گی۔

۶۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَّارِ يَحْيَى الْأَعْمَشُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجِرًا بَرَّاهِيْمُ بَسَادَةً  
دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِمَّنْ الْمُتَوَكِّلِينَ  
أَوْجَبَ الرِّجْلُ الْحُجَابَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ لِيَأْتِي  
أَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا  
فَقَامَتْ تَوَكُّلاً وَنُصَلِّيَ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ  
إِنْ كُنْتُ أَمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا  
تُسَيِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَعُظَّ حَتَّى رَكَضَ  
بِرَجْلِهِ -

بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ

(ابو الیمان از الشعیب از ابو الزناد از اعرج الاحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی بیوی) حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور ایک گاؤں میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ یا ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے حکم دیا سارہ کو میرے پاس بھیج دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (مجبوراً) بھیج دیا۔ جب بادشاہ مائی سارہ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے اٹھا تو وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئیں اور یہ دعاء کرنے لگیں یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر واقعی ایمان رکھتی ہوں تو اس ظالم کو مجھ پر مسلط نہ کر چنانچہ وہ (بدبخت) بادشاہ (اچانک) خراٹے لیٹنے لگا اور زمین پر اڑ گیا اگر کوئی لگا

باب اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو قسم کھا

۱۔ مثلاً وہ یا کمرہ لونڈی یا سود پر یہ قیمت کی جس اب بکارت دے دینے سے اس کی قیمت سود پر یہ وہ کمی تو چار سو درہم اس زانی سے ڈنڈے کے ساتھ ۵۰ عراق سے شام یا بیت المقدس سے ۱۲۰ درہم ۵۰ سے کسی کا گلا گھونٹو تو وہ زور سے سانس کی آواز اٹھائے یہ اللہ کا عذاب تھا جس ظالم بادشاہ پنازل ہوا یہ دنیا کے تالاق اور نابکار بادشاہ اندر کس کچھ کیا اس جو دل میں آتا ہے اس کو کر گندنا چاہتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک ہفتادہ سال جاہ پڑی قدرت اور طاقت والا ان کے سر پر عرصے وہ ہمہ گیر تہا رہی ساری سخت ناک کا راہ نکال دیکھا تم جو کیا مال چلیے اس کے دوسرے ہزاروں لاکھوں ہند سے بڑے ہیں تم بھی ایک ہندہ ہو کر کہہ کہ اس نے تم کو ظاہری حکومت عنایت کر دی وہ نہ اور کوئی دوسری فضیلت اس کے باقی بندوں پر تم کو حاصل نہیں ہے

لِصَاحِبِهِ إِنَّهُ أَخُوهُ إِذَا تَعَالَى  
عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ مَخْرُجٌ وَكَذَلِكَ  
مُحْرَمٌ مَخْرُجٌ يَخْتَارُ فَإِنَّهُ يَنْبَغُ  
عَنْهُ التَّطَالُمُ وَيُقَاتِلُ  
دُونَهُ وَلَا يَحُدُّ لَهُ قَاتِلٌ  
قَاتِلُ دُونِ الْمَظْلُومِ فَلَا  
قَوْدَ وَلَا قِصَاصَ وَإِنْ قُتِلَ  
لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ  
الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَسْبِعَنَّ عَبْدَكَ  
أَوْ تَقْرُبَ دِينَهُ أَوْ تَهَبَّ  
هَبَةً وَحَلَّ عَقْدٌ كَذَا أَوْ قَتَلَتْ  
أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ  
وَسِيعَةُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْمُسْلِمُ  
أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ لَوْ قُتِلَ لَهُ لَتَقَرَّبَتْ  
الْخَمْرُ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ  
أَوْ لَتَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ  
أَوْ ذَا رَحْمٍ مَحْرَمٍ لَوْ سِيعَةُ

کہ بھائی کہتے اس ڈر سے کہ اگر قہقہہ کھائے گا تو  
ظالم اسے مار ڈالے گا یا کوئی اور سزا دے گا۔  
اسی طرح ہر وہ شخص جس پر جبر و اکراہ کیا جائے  
اور وہ ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی  
مدد کرے، ظالم کا ظلم اس سے دور کرے اسے  
بچانے کے لئے جنگ کرے، ایسے دشمن کے ہاتھ  
میں نہ چھوڑے پھر اگر اس نے مظالم کی حمایت  
میں جنگ کی اور اسے بچانے کی غرض سے ظالم کو مار  
بھی ڈالا تو اس پر قصاص لازم نہ ہوگا (نہ دیت لازم  
ہوگی) اور کسی شخص سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مزار  
کھالے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرض کا اقرار کر لے یا  
اس کی تحریر دیدے، یا فلاں چیز ہبہ کر یا کوئی اور عقد توڑ  
ڈال ورنہ ہم تیرے دینی باپ کو مار ڈالیں گے تو اس  
مجبوری کی بنیاد اس شخص کے لئے یہ تمام کام کر لینے درست  
ہو جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگ کہتے  
ہیں اگر اس سے یوں کہا جائے تو شراب پی لے یا مزار کھا  
ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا محرم رشتہ دار کو مار ڈالیں  
تو اسے یہ کام کرنے درست نہ ہوں گے اور نہ وہ

۱۔ مثلاً ماہ پاؤں کو مار ڈالے گا تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا نہ کفارہ لازم ہوگا امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد  
کا یہی قول ہے لیکن شافعی کہتے ہیں کفارہ واجب ہوگا ۱۲ منہ ۲۔ امام بخاری کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک اس پر قصاص  
لازم ہوگا۔ حنفی بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲ منہ ۳۔ مثلاً جو دو کو طلاق دے دے یا غلام لونڈی کو آزاد کر دے ۱۳ منہ ۴۔ دین باپ اور  
سہیل میں حنفی باپ اور سہیل بھی آئیں گے اسی طرح ہر مسلمان کو اس سے قرابت نہیں ہے ۱۴ منہ ۵۔ ایک مسلمان باپ یا بھائی کی جان بچانے اور اس  
کو بچانے کے لئے اور کچھ گناہ نہ ہوگا بلکہ ثواب پائے گا۔ اس حالت میں جہاس نے اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا عتاق وہ سب لغو ہوں گے ۱۵  
۱۵۔ اس نے ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں دے یہ حدیث اور باب المظالم میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۶ منہ

اور جہود علیہ

لَا تَلْعَنَ لَهَذَا الْيَسَّ بِمُضْطَرِّكُمْ

نَاقِضٌ فَقَالَ إِنْ قِيلَ لَكَ لَقَدْ قُلْتَ  
أَبَاكَ أَوْ أَبْنَاكَ أَوْ لَتَكْبِعَنَّ هَذَا  
الْعَبْدَ أَوْ تُقْرِ بِدَيْنٍ أَوْ هَبِيَّةٍ  
يَلْزِمُهُ بِالتَّيَاسِ وَلَيْسَ كَا  
لَسْتُمْ حَسِنٌ وَتَقُولُ الْبَيْعُ  
وَالْهَبَّةُ وَكُلُّ عَقْدٍ فِيهِ  
ذَلِكَ بَاطِلٌ فَزُقُوا بَيْنَ كُلِّ  
ذِي مَحْرَمٍ وَغَيْرِهِ  
بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سِتَّةٍ وَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَأْسُ رَأْسِهِ  
هَذِهِ أَحَقُّ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَ  
قَالَ النَّبِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ  
ظَالِمًا فَتَبَيَّنْهُ الْحَالِفَ إِذَا كَانَ  
مَظْلُومًا فَتَبَيَّنْهُ الْمُسْتَحْلِفُ

منہی کہتے ہیں اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو وہی

مضطر کہلائے گا۔ مگر انہی لوگوں نے (دوسرے مسئلے میں) اپنے قول کے خلاف کیا ہے۔ کہتے ہیں اگر کسی شخص سے یوں کہا جائے ہم تیرے باپ یا بیٹے کو مار ڈالیں گے نہیں تو یہ اپنا غلام بیچ ڈال یا تنہ فرضے کا اقرار کر لے (یا تحریر دے دے) یا فلاں چیز ہیکہ کرے، تو قیاس یہ ہے کہ یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے۔ مگر ہم اس مسئلے میں احسان پر عمل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان حالات میں بیع و ہبہ اور ہر ایک عقد (اقرار وغیرہ) باطل ہوگا۔

دیکھئے ان لوگوں نے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار میں بھی فرق کیا ہے، جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث ابھی موصول گزر چکی ہے) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ کے متعلق یہ فرمایا "یہ میری بہن ہے" اور یہ رشتہ اللہ کے دین کی رو سے مد نظر تھا۔ ابراہیم منہی کہتے ہیں اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو وہی

کہ یہ کہ مضطر حب ہونا جب خود اس کے قتل کی اس کو دھمکی دی جاتی اس لئے اس کو لازم ہے کہ ان حرام کاموں کو نہ کرے اور باپ یا بیٹے یا دوسرے قریبیوں کے قتل پر بھی اگر وہی حالت میں ان حرام کاموں کا کرکے ہوگا تو گنہگار ہوگا خفیہ کا یہی قول ہے وہ یہ پارہ ذکر کران کاموں کو کر لے ۱۲ منہ ۱۲ اور دین اور اقرار اور ہبہ وغیرہ سب اس پر لازم ہوں گے اس لئے کہ وہ مضطر نہیں تھا کیونکہ مضطر ان کے نزدیک ہی جس کے قتل کی خود دھمکی دی جائے ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ غیر شخص کو بھی جس سے فرات نہیں نہ ہو جاتی یا بہن کہہ سکتے ہیں غرض یہ ہے کہ خفیہ کو اپنی ذالان کیوں کی دھمکی اور وہی یہاں مسلمانوں کے قتل کی دھمکی دونوں کا یہ حکم رکھنا تھا ۱۲ منہ ۱۲ مطلب یہ ہے کہ جو مظلوم ہو تو قسم اس کی نیت کے موافق دے گی اور ظالم مستغنی کا یہ حکم پر یہاں کہہ کر قسم کھائے مگر اس کے کلام کا مطلب مظلوم ہی کی نیت کے موافق رکھا جائے گا امام مالک اور جوہر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور ظالم شافعی کہتے ہیں کہ اگر عاقل کے سامنے قسم کھائی جائے تو عاقل کی نیت معتبر ہوگی اور اگر دوسرے مقام میں کھائی جائے تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، مدعی کے پاس جب گواہ نہ ہوں لیکن وہی یہاں مظلوم قسم کھانے والا ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ امام ابو حنیفہ کے استناد اللہ استعانتہ عینہ عہدہ اس کلام غم کے کتاب الآثار میں وصل کیا ۱۲ منہ

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الثَّيْتُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ  
أَخْبَرَكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَكَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِّسْلِمُ  
أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي  
حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ -

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هُسَيْنٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
ابْنُ أَبِي كَسْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرُوا خَالَفَ ظُلُمًا أَوْ مَظْلُومًا  
فَكَانَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرْكَ إِذَا كَانَتْ  
مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَتْ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُكَ  
قَالَ تَحْجُزُكَ أَوْ تَمْنَعُكَ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنْ  
ذَلِكَ أَنْصُرْكَ -

(از یحیی بن بکیر از عقیل از ابن شہاب) حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر  
ظلم کرے نہ اسے ظالم کے ہاتھ میں چھوڑ دے اور جو شخص اپنے بھائی  
(مسلمان) کی حاجت پوری کرنے اور خدمت کرنے میں مصروف ہو  
تو اللہ تعالیٰ اس کی اپنی حاجات بر لائے گا۔

(از محمد بن عبدالرحیم از سعید بن سلیمان از ہشیم از عبد اللہ  
ابن ابی بکر بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی کی (ہر حالت میں)  
مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ سن کر ایک شخص بولا اگر وہ ظالم ہو  
تو بے شک میں اس کی مدد کروں گا مگر ظالم ہونے کی صورت میں  
یا رسول اللہ اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا ظالم ہونے  
کی صورت میں اس طرح مدد کر کہ ظلم کرنے سے اسے باز رکھ کر سمجھا  
بجھا کہ یہاں دُرا دھمکا کر یا اس کا مقابلہ کیسے) یہی امر اس کی  
امداد ہے۔

۱۔ اس حدیث کی رو سے اولیاء اللہ اور اہل اللہ نے دوسرے حاجت مندوں کے لئے جہاں تک ان سے ہو سکا کوشش کی ہے اور ایسا کرنے میں مطلق شرم نہیں  
کا ذلت بھی اٹھائی مگر سب گناہ کیا البتہ اپنی حاجت اللہ کے سوا کسی کے سوا نہیں لے گئے ۱۲ منہ ۱۱۵۔ یہ حدیث اوپر باب المظالم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ  
۲۔ یہ حدیث دوسرے مسلمان منہ دیکھتے ہیں نہیں اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرنا چاہئے ۱۲ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الحیل

باب ۶۶۹ فی تکرار الحیل

وَلَا يَحِلُّ أَمْرٌ مَّا كَوَىٰ فِي  
الْإِبْسَانِ وَغَيْرِهَا۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينُ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنْتِ وَقَّاصٍ  
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخُطُّ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرٍ كَأَنَّهُ  
فَنَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
فَمِ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ  
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَسْتَزَوِّجُهَا  
فَمِ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب شرعی حیلوں کے بیان میں

باب حیلہ ترک کرنے کا بیان۔

کیونکہ یہ حدیث شخص کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو  
قسم وغیرہ (سب عبادات اور معاملات) کو شامل ہے۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از یحیی بن سعید از محمد بن

ابراہیم) علقمہ بن وقاص کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ  
عنه کو خطبہ میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے لوگو! اتمام اعمال کا انحصار نیتوں پر  
ہے آدمی کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو۔ جس نے نیت  
ہجرت اللہ اور رسول کی طرف (دینی حکم کے ماتحت) کی اس کی ہجرت  
اللہ اور رسول کی طرف سمجھی جائے گی جس کی ہجرت دنیا کمانے  
یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی اس کی ہجرت انہی  
کاموں کے لئے سمجھی جائے گی ۳۵

۳۵۔ جب کہتے ہیں ایک پوشیدہ انداز سے اپنا مقصود ظاہر کرنے کو کہ جیسا کہ حق کا اطلاق یا اطلاق کا اشارت کیا جائے تو یہ چیزیں ہونگا اور اگر حق کا اشارت اور اطلاق کا اطلاق  
کیا جائے تو وہ واجب یا محظوب ہوگا اور اگر کسی آیت سے بچنے کے لئے کیا جائے تو مباح ہوگا اگر ترک مستحب شے لئے کیا جائے تو مکروہ ہوگا اب اختلاف ہے علماء کا پہلی قسم کا حیل  
کرنا صحیح ہے یا غیر صحیح اور نافرمانی اور ایسا حیل کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں جو لوگ صحیح اور نافرمانی کہتے ہیں وہ مذہب الوفا کے قہقہے سے جھٹ لیتے ہیں انہوں نے سو  
کلائیں کے بدلے سو سوا ڈھونڈ کر لائے اور قسم پوری کر لی اور اس حدیث سے کہ آنحضرت نے ایک ناواقف شخص کے لئے جس نے زمانہ ایسا حکم دیا کہ جو لوگ کھلی ٹالی کریں  
میں بوشاخیں چولیں آپ ہی مال اس کو لے لے اور اس حدیث سے کہ روئے کچھ کوروں کے بدلے بیچ کر پیر و پیسے کے بدلے عمدہ کپڑے لے۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ  
اصحاب سبت اور یہودی حدیث سے کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور بخش کی حدیث اولین الشراہمحل والی سے دلیل لیتے ہیں اور فقہاء کے  
مذہب میں بہت سے حیلے منقول ہیں بلکہ امام ابوحنیفہ نے ان حیلوں میں فاس ایک کتاب لکھی ہے تاہم فقہاء چنانچہ کہتے ہیں کہ یہ حیلے جائز ہیں حلقہ حق کے قصد سے کئے  
جائیں ۱۲ فتح مغلطہ مترجم کتابہ قول مفتی اس باب میں یہ ہے کہ ضرورت شرعی سے کسی مسلمان کی جان اور عزت بچانے کے لئے یا حق ربانی کے لئے جبکہ زیادہ تر حکم  
جہاں یہ بات نہ ہو کہ صرف اپنا فائدہ کرنا مقصود ہو اور دوسرے مسلمان کا اس سے نقصان نہ ہو تو ایسا حیل کرنا حرام اور ناجائز ہے ۱۱۔ ۱۲ اس حدیث سے  
امام بخاری نے حیلوں کے عدم جواز پر دلیل لی کیونکہ حیلہ کرنے والے کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لئے حیلہ اس کے حق میں کچھ مفید نہیں ہو سکتا ۱۳۔ منہ  
۳۵۔ بخاری اور رسول کے لئے اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا ۱۲۔ منہ



## باب ۳۶۷ فی الصلوة

۳۶۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ  
هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ  
أَحَدِكُمْ إِذَا آخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

## باب ۳۶۸ فی الزکاة

وَأَنْ لَا يَفْرَقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ  
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ  
خَشْيَةَ الْمَدَقَةِ.

۳۶۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا  
ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَكْسٍ أَنَّ أَكْسًا  
حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ قَرِيبَةَ الْقَدْرِ  
الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ  
بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الْمَدَقَةِ.

۳۶۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْوَابًا جَاءَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ  
الرَّاسَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا  
قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ

## باب نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی کی نماز  
قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جب تک کہ  
وہ وضو نہ کرے۔

## باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ عائد  
ہونے کے خوف سے جمع شدہ (اکٹھا) مال کو جدا کرنا  
یا الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کرنا چاہیے۔

(از محمد بن عبد اللہ الانصاری از والدش از ثمامہ  
ابن عبد اللہ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ کا حکمنامہ  
میرے لئے لکھا۔ اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ جو مال (دو یا  
کئی مالکوں کا) جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے اور جو مال  
(ایک ہی مالک کا) اکٹھا ہو، وہ جدا جدا نہ کیا جائے۔

(از قتیبہ از اسمعیل بن جعفر از ابو سہیل از والدش)  
حضرت طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی بارگاہ  
نبوت میں حاضر ہوا۔ اس کے سر کے بال کھڑے ہوئے تھے  
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیے اللہ نے مجھ  
پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا  
(ہر دن، رات میں) پانچ نمازیں، ان کے سوا جو تو پڑھے

الْخُمْسِ إِلَّا أَنْ تَطْلُوَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي  
بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الصِّيَامِ قَالَ شَهْرُ  
رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطْلُوَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي  
بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَعْرِ النَّبِيِّ  
الرُّسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَمْرُكَ لَا أَطْلُوهُ  
شَيْئًا وَلَا أَنْفُسُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى شَيْئًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ  
إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ فِي عَشْرِينَ وَمِائَةً بَعِيرٍ  
حِمَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مَتَّعِيَدًا أَوْ وَهَبَهَا  
أَوْ اخْتَلَفَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا تَكُونُ عَلَيْهِ

کو ہر دیا یا اور کوئی حیلہ کیا تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط ہو گئی۔

۶۷۷- حَدَّثَنَا اسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
أَقْرَبُ يَفْقَرُ مِنْهُ مَا حَبَهُ فَيُطْلَبُ وَيَقُولُ  
أَنَا كَنْزُ لَوْ قَالَ وَاللَّهِ لَنْ يَنْزَالَ يُطْلَبُ حَتَّى  
يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِيَهَا فَأَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ

۱۔ اب کی مناسبت یہ ہے کہ حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جو کوئی حیلہ کر کے اللہ کے دالوں میں گھسے گا یا بڑھائے گا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ کے پاس اس کا کوئی عذر قبول ہوگا اور خوب ہے فقہاء سے کہ انہوں نے زکوٰۃ ساقط کرنے کا حیا اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سال پیدا ہونے لگے اس وقت مال زکوٰۃ کسی کے تمام ہو سکتا ہے ہر سال گزر جانے کے بعد اس سے واپس لے لے ہی طرح ہر سال کرتا رہے تو کبھی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی۔ اس جیسے کے نزام جو منہ میں خشک نہیں اور ایسے ہی فقہاء کی نسبت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کا قرب ان سے دوسرے میں مائل کرنا چاہیے صلا اللہ ۲۷ھ ۱۱۷۰ سال ہوا ہونے سے ایک دن پہلے ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء شافعی بھی ہیں کے خاں ہیں مگر ایسا حیلہ کرنے والے کو ملاحت کے قابل سمجھتے ہیں لیکن مالکیہ کہتے ہیں کہ کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اس قسم کے حیلے

وہ نفل ہوگی۔ پھر اس نے پوچھا بتائیے اللہ تعالیٰ نے کون سے نفلے  
مجھ پر فرض کئے ہیں؟ آپ نے فرمایا رمضان کے روزے اس  
اس کے سوا جو روزے تو رکھے وہ نفل ہوں گے۔ کہنے لگا یہ فرمائیے  
کہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کونسی فرض کی ہے؟ طلحہ کہتے ہیں آپ  
نے اسے (زکوٰۃ کے مسائل بھی) اور دوسرے مسائل بھی شریعت  
کے بتائے پھر وہ کہتے لگا قسم ہے اس پروردگار کی جس نے  
آپ کو عزت دی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اس میں نہ کچھ  
بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اگر شخص سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گا یا بہشت میں داخل ہو گا  
بعض لوگ کہتے ہیں ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے (تین تین برس  
کی دواؤں میں) جو چوتھے سال میں لگی ہوں (زکوٰۃ کے لازم آتے ہیں  
پھر اگر کسی نے ان اونٹوں کو عمدتاً تلف کر ڈالا (مثلاً فزح کر دیا) یا گسی

(از اسحق از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے دن آدمی کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک  
گنہ سانپ کی شکل بن جائے گا، خزانے کا مالک اسے دیکھ کر  
بھاگے گا (یہ بلا کہاں سے آئی ہے؟) وہ پیچھے لگے گا اور کہے گا  
(اے کیوں بھاگتا ہے) میں تو تیرا خزانہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ براہ اس کے پیچھے رہے گا حتیٰ کہ خزانے کا  
مالک (مجبوراً) اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ میں دے دے گا (کہ

۱۔ اب کی مناسبت یہ ہے کہ حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جو کوئی حیلہ کر کے اللہ کے دالوں میں گھسے گا یا بڑھائے گا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ کے پاس اس کا کوئی عذر قبول ہوگا اور خوب ہے فقہاء سے کہ انہوں نے زکوٰۃ ساقط کرنے کا حیا اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سال پیدا ہونے لگے اس وقت مال زکوٰۃ کسی کے تمام ہو سکتا ہے ہر سال گزر جانے کے بعد اس سے واپس لے لے ہی طرح ہر سال کرتا رہے تو کبھی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی۔ اس جیسے کے نزام جو منہ میں خشک نہیں اور ایسے ہی فقہاء کی نسبت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کا قرب ان سے دوسرے میں مائل کرنا چاہیے صلا اللہ ۲۷ھ ۱۱۷۰ سال ہوا ہونے سے ایک دن پہلے ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء شافعی بھی ہیں کے خاں ہیں مگر ایسا حیلہ کرنے والے کو ملاحت کے قابل سمجھتے ہیں لیکن مالکیہ کہتے ہیں کہ کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اس قسم کے حیلے

لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا لُسَلْطٌ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
تَخْطِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِجْلٌ خَفَافٌ أَنْ يُحِبَّ  
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَا عَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا  
أَوْ بَعِثَ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمٍ فَرَأَى مِنْ  
الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْحَتَا لَا فَلَ بَاسٌ عَلَيْهِ وَ  
هُوَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا قَبْلَ أَنْ يُحْصَلَ  
الْحَوْلُ يَوْمًا وَبَسْتَةٍ جَاءَتْ عَنْهُ -

(ما ملأ جنة من نعيم) اور وہ سانپ اسے نکل لے گا اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اگر جو پالیوں کا مالک  
ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو  
اس پر مسلط کر دیا جائیگا وہ اپنے پاؤں سے اس کا منہ کھیل  
ڈالیں گے۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں  
اسے اندیشہ ہو کہ اب اسے زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی، چنانچہ وہ اپنے  
اونٹوں کو ویسے ہی اونٹوں کے بدل یا گالیوں یا بکریوں یا بچے  
کے بدل سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے بھی بیچ ڈالے اس نیت سے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو تو کوئی قباحت نہیں  
اور خود یہی لوگ اس کے بھی قائل ہیں کہ اگر کسی نے اپنے اونٹوں کی ایک دن یا ایک سال پہلے پیشگی زکوٰۃ ادا کر  
دی تو جائز ہے۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ  
اسْتَفْتَيْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ كَانَ عَلَى  
أُخْبِهِ نُوقِيَتْ قَبْلَ أَنْ تُقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِمُ عَنْهَا وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتْ الْإِبِلُ عَشْرِينَ فَفِيهَا  
أَرْبَعُ شِيَا قَانَ وَهِيَ قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَا عَهَا  
فَرَأَى مِنْهَا أَحْتِيَا لَا لِرُسْقَاطِ الرَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ  
عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتَمَّهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد  
اللہ بن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصار  
رضی اللہ عنہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا  
کہ ان کی ماں پر ایک منت تھی لیکن وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے  
انتقال کر گئیں (اب کیا کرنا چاہیے؟) آپ نے فرمایا تو اپنی ماں  
کی طرف ادا کر دے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب بیس اونٹ ہو جائیں تو ان  
میں زکوٰۃ کی چار بکریاں لازم ہیں، اگر اونٹوں کا مالک سال پورا ہونے  
سے پہلے انہیں بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے، اس نیت سے کہ زکوٰۃ ساقط  
ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہو گا، اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف  
کر ڈالے، اس کے بعد مر جائے تو اس مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں۔

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ لکا کہ جب منت مر جانے سے ساقط نہ ہوئی اور دل کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بطریق اولیٰ موت یا عیض سے  
ساقط نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ یعنی وارثوں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے مال میں سے ادا کریں ۱۲ منہ

## باب ۳۶۷۳ فی النکاح

۶۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَثَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّعَارِ قُلْتُ لِمَ نَهَى عَنْ الشَّعَارِ قَالَ يَكْفِيهِمْ إِمْنَةُ الرَّجُلِ وَيُكْفِيهِمْ ابْنَتُهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَكْفِيهِمْ أُخْتُ الرَّجُلِ وَيَكْفِيهِمْ أُخْتُهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اُحْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشَّعَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُنْعَةِ النَّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُنْعَةُ وَالشَّعَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ۔

۶۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا وَقِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنِ عَتَّابٍ لَا يَزِي مُنْعَةَ النِّسَاءِ بَاسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ إِلَّا نَيْسَبِيَّةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اُحْتَالَ

## باب نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

(از مسدد از یحیی بن سعید از عبید اللہ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار سے منع کیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا شعار کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا شعار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دیگا بس یہی مہر ہوا اور کچھ مہر نہ ہو یا ایک آدمی دوسرے کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بہن اسے بیاہ دیگا اور اس کے سوا کچھ مہر مقرر نہ ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شعار کر لیا تو عقد نکاح درست ہو جائے گا اور شرط لغو ہوگی (مہر ایک کو عورت کا مہر مثل ادا کرنا ہوگا) لیکن منہ کے متعلق کہتے

ہیں کہ وہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ منہ اور شعار دونوں جائز ہونگے۔ (از مسدد از یحیی از عبید اللہ بن عمر از زہری از حسن و عبد اللہ بن پسران محمد بن علی) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منہ میں کوئی قیاحت تصور نہیں کرتے تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر منہ اور پالٹو لگدھول کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلے سے منعم کا نکاح کر لیا تو نکاح فاسد ہوگا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نکاح جائز

۱۔ وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور شرط باطل ہے اور مہر مثل واجب ہوگا ۱۲ منہ اور شرط باطل ہوگی ہر ایک میں مہر مثل لازم ہوگا یہ قول امام زفر کا ہے جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے اور میں نے جو حافظ صاحب پر اعتراض کیا ہے کہ زفر کا یہ قول نہیں بلکہ زفر نے یوں کہا ہے کہ اگر کسی شخص ایک مدت میں ایک عورت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگا نیز امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے یہ قول نہیں کیا کہ اگر کسی نے نکاح ہی باطل ہوگا ۱۳ منہ

حَقٌّ تَمَتَّعَ قَالَتِ كَاهُ قَالَسِدُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ  
التَّكَا حُ جَاءَ قُرْءُ الشَّنْ طِبَا طَلَّ -

**باب ۳۶۴۳ مَا يَكْرَهُ مِنْ**

الْأَحْيَاءِ فِي الْبُيُوتِ وَلَا يُمْتَنَعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعِهِ فَضْلُ

الْكَلَاءِ -

۶۴۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعِهِ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

لَهُ عَمْرٍو دُرْ كَهْنَا مَقْصُودٌ هُوَ -

**باب ۳۶۴۴ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ**

۶۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بِنْتُ سَعِيدٍ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ تَارِيفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّنَاجُشِ -

**باب ۳۶۴۵ مَا يُنْهَى مِنَ**

النَّجْدِ أَعْرَ فِي الْبُيُوتِ وَقَالَ

أَيُّوبُ بْنُ عُمَرَ عَدُوَّ اللَّهِ كَمَا

يُنَادِي عَدُوًّا أَوْ مَيًّا كَوَا أَوْ أَوْ الْأَمْرَ

عِيَانًا كَمَا كَانَ أَهْوَوْنَ عَلَى -

معاملات کی یہ آسان شکل ہے

ہو جائے گا اور (میعاد کی) شرط باطل ہوگی۔

**باب** خرید و فروخت میں حیلہ کرنے کی ممانعت

اور کسی کو نہیں چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ پانی اس

لئے روک رکھے کہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رکے

یعنی محفوظ رہے۔

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا بچا ہو بلکہ ضرورت پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ اس کی

وجہ سے بچے ہوئے بلکہ ضرورت گھاس کو محفوظ اور اپنے فائدے کے

**باب** نجش کی ممانعت

(از قتیبہ بن سعید از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ

عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نجش سے منع فرمایا۔

**باب** خرید و فروخت میں دھوکہ کرنے

کی ممانعت۔

ایوب سختیائی کہتے ہیں وہ گویا خدا سے دھوکہ

کرتے ہیں جیسے آدمی سے دھوکہ کرتے ہیں۔ اگر خدا

کہہ دیں کہ اتنا نفع لیں گے، تو میرے نزدیک

اس حدیث کی تفسیر اور حکم بالشرع میں گمراہی ہے انا بخاری نے نہ معلوم کیسے متعلق اس باب میں کوئی حدیث کیوں بیان نہیں کی ۱۲۳۸ منہ ۱۲۳۸ اس حدیث کی مناسبت کتاب الحیل سے ہے کہ جنگل کے گھاس کو کسی خاص شخص کی ملکیت میں جکڑ کر ایک کو حق سے کر لینے حالانکہ وہ ان کے ملک میں اپنے کو نہیں پرہیزگس کو اختیار ہے اب کوئی شخص نہ کہہ کرے ایسے جنگل میں جہاں اہل گھریلوں نہ ہو کسی کا گھاس ہے اپنی ضرورت سے زیادہ پانی کوڑے کسی کو نہ لینے دے تو گویا اس نے ایک حکم کیا یعنی ایسا کرے اس نے وہاں کی گھاس بھی محفوظ کر لی کہ جو جنگل میں پانی نہ ملے گا وہاں کوئی شخص لینے حالانکہ وہاں کوڑے کے لئے نہیں لائے گا ۱۲۳۸ منہ ۱۲۳۸ تحش کی تفسیر کا لایہ و اس میں گمراہی ہے لیکن کسی چیز کا خریدنا منظور نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو ہٹانے کے لئے اس کی قیمت بیگانا ۱۲۳۸ منہ ۱۲۳۸ اس کو دیکھنے نے اپنے مصنف میں دھوکہ کیا ہے ۱۲۳۸ منہ ۱۲۳۸

۶۴۸۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمرَةَ أَنَّ رجلاً ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي لُبْسِهِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ  
فَقُلْ لَا خِلَافَ بَيْنَهُ.

باب ۳۶۷۳ مَا يَنْهَى مِنْ

الْإِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ  
الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَيِّدَ

صَدَاقَهَا.

۶۴۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرَّةٌ يُحَدِّثُ  
أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَلَمْ يَخْشَ أَنْ لَا تُقْضِي  
فِي الْيَتِيمِ فَأَنكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي خُبْرٍ وَلَيْسَ طَابَ  
فِي مَا لَهَا وَجَمَالَهَا يُرِيدُ أَنْ يُنْكَحَ وَجْهَهَا  
يَأْذِي مِنْ سُنَّةٍ نَسِيتُهَا فَهِيَ أَعَزُّ لَكَ مِنْ  
إِلَّا أَنْ يُقْضَى الْهَبُّ فِي زَكَاةٍ لَصَدَقَ فِي هَبِّ  
اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ مَا نَزَلَ اللَّهُ وَكَيْسَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ  
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

باب ۳۶۷۳ إِذَا غَضِبَ

جَارِيَةٌ فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ

سَلَامٌ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عُمرَةَ أَنَّ رجلاً ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي لُبْسِهِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ

فَقُلْ لَا خِلَافَ بَيْنَهُ.

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کی کہ خرید و فروخت میں اسے دھوکہ دیا  
جاتا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا تو معاملہ کرتے وقت یہ کہہ کر  
(بجائی) اس میں دھوکہ نہ ہونا چاہیے۔

باب پسندیدہ یتیم لڑکی کو اس کا ولی قریب

دے کر (یعنی مہر مثل سے کم مہر مقرر کر کے) نکاح  
کرے تو یہ منع ہے۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) حضرت عروہ بن

زہر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَكُونَ  
تُقْسِطُوا فِي الْيَتِيمِ الْأَيَّةِ تَوَاهُوهَا لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور وہ ولی اس  
کے حسن و مال کی وجہ سے اسے چاہتا ہو مگر مہر مثل سے کم مہر مقرر  
کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے نکاح سے ممانعت ہوئی البتہ انصاف  
سے پورا پورا مہر مقرر کرے تو اجازت ہے۔ اس آیت کے نازل  
ہونے کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ  
دریافت کیا تو (اسی سورت کی) یہ آیت نازل ہوئی وَكَيْسَفْتُونَكَ  
فِي النِّسَاءِ الْأَيَّةِ۔ اس کے بعد مکمل حدیث روایت کی۔

باب اگر کسی شخص نے دوسرے کی کنیز (الوطی) کو

زبردستی بچھین لیا بعد ازاں کنیز کے مالک نے اس پر دُعا

ابن نماہر کا کہی قول ہے لیکن حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک

مسئلہ صحیح ہو جائے گا مگر اس کو حکم دینے کے لئے پورا مہر ادا کرے ۱۲۸ منہ

۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ

۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ

۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ منہ

فَقَضَى بِعِمْلَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيْتَةِ  
ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبَهَا فَبَيَّعَ لَهَا  
وَيَدُّ الْقَيْمَةِ وَلَا تَكُونُ  
الْقَيْمَةُ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخَذِهِ  
الْقَيْمَةَ وَفِي هَذَا الْحَتِّ  
لَمِنْ اشْتَرَى جَارِيَةً سَرَّ جُلٍ  
لَا يَبِيعُهَا فَغَضَبَهَا وَاعْتَلَّ  
بِأَتْنَهَا مَا نَتَّ حَقُّ بِأَخْذِ  
رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ  
جَارِيَةً غَيْرَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ  
عَلَيْكُمْ حَوَامٌ وَلِكُلِّ غَادٍ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

کو دے کر خوب مزہ اڑاتا پھرے گا۔

کیا تو پھیننے والے نے یہ کہا کہ وہ کنیز مر گئی، حاکم نے  
قیمت اس سے دلادی۔ اس کے بعد مالک کو وہ  
کنیز (زندہ) مل گئی تو قانون کی رو سے وہ اپنی  
لوٹ لی لے لے گا اور پھیننے والے نے جو قیمت دی  
تھی وہ اسے واپس کر دے گا، ایسا نہ ہو گا کہ غاصب  
نے جو قیمت دی تھی وہ اس کنیز کا مول ہو جائے۔  
اور کنیز غاصب کی ملک ہو جائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں وہ کنیز غاصب کی ملک  
ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کنیز کی قیمت اس سے  
لے چکا۔ (اگر یہی فتویٰ دیا جائے) تو بس کنیز (لوٹ لی)  
کی کسی شخص کو خواہش ہو اور مالک فروخت نہ کرنا  
چاہے اس کے محل کرنے کے لئے یہ تدبیر کرے گا  
وہ جس کو چاہے گا جبراً پھین لے گا۔ جب مالک غلامی  
کرے گا تو وہ کہہ دے گا وہ مر گئی بعد ازاں قیمت مالک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں (یہ حدیث  
کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے) اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر دغا باز (کو مشہر کرنے)  
کے لئے ایک جھنڈا مقرر ہو گا۔

(از ابو نعیم از سفیان از عبد اللہ بن دینار) حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لئے قیامت میں ایک  
جھنڈا ہو گا۔

۶۴۸۴۔ حَلَّ نَبَأُ ابْنِ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ  
غَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُ بِهِ -

## باب ۱۰

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از عروہ از زینب بنت ام سلمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی انسان ہوں۔ تم لوگ اپنے مقدمات فیصلے کے لئے میرے پاس لاتے رہو، ممکن ہے ایک شخص اپنی دلیل دوسرے فریق کی نسبت اچھی طرح بیان کرتا ہے۔ میں جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا اگر میں کسی کو اس کے (مسلمان) بھائی کا کوئی حق (دلائل کی بنا پر) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے میں اسے دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

**باب ۱۱** نکاح پر چھوٹی گواہی گز جلے تو کیا حکم ہے؟  
(از مسلم بن ابی ہریرہ از ہشام از زکی بن ابی کثیر از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت کا نکاح بھی اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اس طرح بیوہ عورت کا بھی نکاح جب تک (زبان سے) اس کا حکم نہ لیں، نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اجازت دے گی (وہ تو شرم کرتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا (سن کر) خاموش ہو جانا بھی اذن ہے۔

## باب ۱۲

**۶۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ يَحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَفْقَى لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَكَ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔**

## باب ۱۳ فی النکاح

**۶۴۸۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُوا الْيَكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الْثَلْبِي حَتَّى تُسْتَأْذَنَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ لَكُمْ ثَلَاثًا: الْيَكْرُ وَلَكُمْ تَرْوِجٌ فَلَمَّا قَالَ رَجُلٌ فَأَمَّا مَرْشَاهُ دِي زُوْيَا قُلْتُ تَرْوِجُهَا**

۱۔ اس میں کوئی ترجمہ نہ کیا گیا ہے یہ باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ لازم لبریت سے پاک نہیں ہوں ۱۳ منہ ۱۴۔ قصاصات اور بلاغت اور خوش تقریری کے ساتھ ۱۲ منہ ۱۵۔ بخاری مقدمہ کی رو سے ۱۴ منہ ۱۶۔ یہ حدیث اس قاعدے کے خلاف نہیں ہے کہ یہ غیر علیہ السلام خطائے اجتہادی پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع کر دیتا کہ یہ خطائے اجتہادی نہیں ہے بلکہ وجہ نبوت پر فیصلہ کرنا جس سے ہر ایک حاکم مجبور ہے ۱۳ منہ ۱۷۔ کیا وہ عورت اس دعویٰ کرنے والہ پر جو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ جھوٹ ہے حلال ہو جائے گی ۱۳ منہ



بِرِمَتَاهَا فَأُثْبِتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالرَّوْحِيُّ  
يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ مَا دَهَّ بِأُطْلُكَهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ  
يَطَّاعَهَا وَهُوَ تَزْوِيجٌ مَعِيَهُمْ

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا  
گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس پر بیٹھ  
کر دیے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضا سے مجھ سے نکاح کیا  
تھا اور قاضی نے نکاح ثابت کر دیا حالانکہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے لیکن اس عورت سے جماع  
کرنا اس کے لئے درست اور نکاح بھی صحیح ہوگا۔

۶۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ الْقِسْمِ أَنَّ امْرَأَةً قَدْ وَلَدَتْ جَعْفَرًا ثَوْبَةً  
أَنْ تُزَوِّجَهَا وَلَيْسَ لَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ  
إِلَى شَخْصَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عِيَالِ الرَّحْمَنِ وَ  
جُمِعَ ابْنُ بَجَارِيَةَ قَالَ لَا فَلَا تُخْشَيْنِ فَإِنَّ  
خُتْسَاءَ بِنْتَ خَدَّامٍ أَمَّكُمْ هَا أَبَوْهَا  
وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَوَّاهُ الْكُفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَلِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عِيَالُ الرَّحْمَنِ  
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خُتْسَاءَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یحیی بن سعید) قاسم بن  
محمد سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے خاندان کی ایک  
عورت تھی اسے یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں اس کا ولی جبراً اس کا  
نکاح نہ پڑھائے، وہ نکاح سے ناراض تھی، آخر اس نے دو  
بوڑھے انصاریوں عبد الرحمن بن جاریہ اور محمد بن جاریہ کے  
پاس (یہ سلا ملام کرنے کے لئے کسی کو بھول) انہوں نے جواب ارسال  
کیا تو کیوں ڈرتی ہے؟ خنساء بنت خدام کا نکاح اس کے  
والد نے جبراً کر دیا تھا وہ اس جگہ نکاح کرنا ناپسند کرتی تھی۔  
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح لغو کر دیا۔  
سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا عبد الرحمن بن

قاسم بھی اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ خنساء بنت خدام کا نکاح اس طرح ہوا۔ آخر تک۔  
۶۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَنْكَحُوا الْأَيُّمَ حَتَّى تُسْأَلَ مَرْوَلًا  
تُكْفِيكُمْ الْبُكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا أَكَيْفَ  
إِذَا نَهَا قَالَ أَنْ تُكْسُكُتَ وَقَالَ بَعْضُ

(از ابونعیم از شیبان از یحیی از ابوسلمہ) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو عورت خاوند کر چکی ہو، اس سے تو جب تک  
(زبان سے) حکم نہ لیا جائے اس کا نکاح نہ کیا جائے اور  
کنواری کا بھی بغیر اجازت نکاح نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! کنواری کیسے اذن دیگی؟ (وہ تو شرمیلی ہوتی ہے)

۱۔ قاضی کا فیصلہ ہو جانے کے بعد ۱۳۷ھ جاریہ ان کے دادا کا نام تھا باپ کا نام یزید ہے عبد الرحمن اور مجمع دونوں بھائی تھے ۱۲۷ھ میں  
۲۔ عبد الرحمن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲۷ھ

آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اذن ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے حیلہ کر کے ایک شیعہ عورت پر دو جھوٹے گواہ قائم کر دیئے کہ اس کے حکم سے نکاح ہوا ہے اور قاضی نے گواہی کی بنا پر نکاح ثابت کر دیا حالانکہ وہ (بناوٹی) خاوندیہ جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح

نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اسے اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از ذکوان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ عورت سے نکاح کے لئے اجازت لی جائے میں نے عرض کیا باکرہ عورت تو شرم کرتی ہے (اجازت کیسے دیگی؟) آپ نے اس کی اجازت یہی ہے خاموش ہو جانا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی شخص کسی شوہر پر دیدہ یا کنواری لڑکی پر شیعہ ہو جائے اور وہ نکاح پر رضا مند نہ ہو تو شخص حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے لئے آئے کہ اس نے اس لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ لڑکی جوان ہوئی اور اس نکاح سے رہی ہو گئی، قاضی اس شہادت کو منظور کر لے حالانکہ وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سارا معاملہ جھوٹ اور مکر ہے تب بھی اس لڑکی سے جماع کرنا اس کے لئے درست ہو جائے گا۔

**باب** عورت کو اپنے خاوند اور سوگندوں سے ترکیب کرنے کی ممانعت۔

نیز اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے، اس کا بیان ہے۔

النَّاسُ إِنْ أَحْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَي زَوْجٍ عَلَى تَزْوِجِ امْرَأَةٍ تَبَيَّنَ بِأَمْرِهَا فَكُنْتُ الْقَاضِيُ بِنِكَاحِهَا إِنِّي أَدْرِي أَنَّ زَوْجَ يَعْلَمُ أَنَّ لَمْ يَكُنْ زَوْجَهَا قَطُّ فَكُنْتُ يَسَعُهُ هَذَا الْعِكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُسَامَ لَهُ مَعَهَا۔

۴۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ رَعْنَ ذُكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ كُسْتَاذَنْ قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ كُنْتُمْ تَحْيِي قَالَتْ إِذْنُهَا صُمَامُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هُوَ رَجُلٌ جَارِيَةٌ يَتِيمَةٌ أَوْ بَكْرًا قَابَتْ فَأَحْتَالَ فَبَاءَ بِشَاهِدَي زَوْجٍ عَلَى أَنَّ تَزْوِجَهَا قَدْ رَكَتْ فَرَضِيَّتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِيُ شَهَادَةَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجُ يَكْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْئُ۔

**باب** مَا يَكْرَهُ مِنَ احْتِيَالِ لَهْوَةٍ مَعَ الزَّوْجِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ۔

لہ مراد سورہ تہم کی آیتیں ہیں یا یٰۤاَیُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ خیر تک اس آیت کی تفسیر اور پرنڈر چکی ہے کہ وہ مشہد بننے کے باوجود اس سے صحبت کرنے کے باب میں اتاری ۱۲ منہ

۴۴۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوعَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ

وَكَانَ إِذَا أَصَلَ الْعَصْرَ أَحَارَ عَلَى نِسَائِهِ

فَيَدْخُلُ مِنْهُنَّ قَدْ خَلَّ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَسِبُ

عِنْدَهَا أَكْثَرِمَ مَا كَانَ يَحْتَسِبُ فَسَأَلْتُ

عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدِي أَمْرًا مِمَّنْ

قَوْمُهَا عَمَّا عَسَلٍ فَسَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ

أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْمَلَكَ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ

وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَدُخُلُ

مِنْكَ فَقَوْلِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ

مِنْهَا فَيُرْ فَاتَهُ سَيَقُولُ لَا فَقَوْلِي لَهُ

مَا هَذِهِ الرَّيْحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ

مِنْهُ الرَّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَيْتَنِي حَفْصَةُ

شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَوْلِي لَهُ جَوَسْتُ لِحُلَّةِ

الْعُرُوطِ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقَوْلِي لَهُ أَنْتِ

يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ

تَقُولُ سُودَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ

كِدْتُ أَنْ أَتَاوِيَهُ بِأَلْذِي قُلْتُ لِي وَاتَّقِ

(از عبد بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شربنی

اور شہد کو (مہبت) پس نہ کرتے تھے۔ آپ جب نماز عصر پڑھ چکے

تو ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے خلطاط

کرتے ایک بار آپ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے

ہے۔ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا حفصہ

کے خاندان کی کسی عورت نے شہد کی ایک کچی ابلور تحفہ بھیجی تھی،

تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کا شربت مجھے بلایا (اس وجہ سے یہ

ہو گئی) میں نے (دل میں) کہا خدا کی قسم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے ایک ترکیب ضرور کروں گی۔ میں نے ام المؤمنین سودہ بنت

زمرہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ نقل کیا اور انہیں یہ شورہ دیا کہ جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے آئیں اور تمہارا

قریب بیٹھیں تو کہنا یا رسول اللہ آپ نے منافقہ کا گوند کھایا ہے

(اس کی بدبو آ رہی ہے) آپ فرمائیں گے نہیں تو تم کہنا یہ بدبو

کیسی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کو یہ

سخت ناگوار گزرتا کہ کسی قسم کی بدبو آپ (کے کپڑے یا بدن) میں سے

آئے (آپ از حد نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے) غرض آپ فرمایا

کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت بلایا تھا تم کہنا شاید

اس شہد کی مکھی نے غرط کا درخت چوسا ہو گا نیز میرے پاس

بھی جب آپ تشریف لائیں گے تو میں بھی یونہی کہوں گی۔ صفیہ تم

بھی اسی طرح کہنا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے

لے اکثر دعائیں میں حضرت زینبؓ پاس شہد پینا منقول ہے اور احتمال ہے کہ سودہؓ نے آپ کو ۱۲ منہ اسے ۱۲ منہ سے محفوظ رکھی ہے ۱۲ منہ

عائشہؓ نے بہت کم اور انورؓ نے جو کچھ میں ملتی ہوئے ہیں غرض دونا درگزی عورت ان سے محفوظ رکھی ہے ۱۲ منہ

لَعَلَّ الْبَابَ قَوْماً مِنْكَ فَلَمَّا دَخَلُوا  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَكَلْتُ مَعَاذَكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ  
 الرَّيْحُ قَالَ سَقَيْتَنِي حَفْصَةَ شَرْبَةً  
 عَسَلٍ قَالَتْ جَوَسَتْ لِحُلَّةِ الْعُرْطِ  
 فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَ  
 دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ  
 فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي  
 بِهِ قَالَتْ لَقَوْلُ سُودَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ  
 حَوَمَنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُنِيْ

بلاؤں؟ آپ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں۔

کہا واحدہ لاشریک کی قسم میں تمہاری بھائی ہوئی بات آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے آپ کو دروازے میں داخل ہوتا  
 دیکھا، تمہارے ڈرسے کہنے ہی والی تھی مگر (مہر کیا) جب آپ  
 میرے پاس آگئے تو میں نے عرض کیا آپ نے مغایر کھا یا ہے؟  
 فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا پھر آپ میں بوکیسی ہے؟ تو فرمایا  
 حنفہ نے شہد کا شربت پلا دیا تھا، تو میں نے عرض کیا اچھا تو کیسیوں  
 نے عُرْط کا رس چوس کر وہ شہد بنایا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا کہتی ہیں اس کے بعد وہ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے  
 بھی یہی عرض کیا، میرے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی  
 عرض کیا۔ پھر جو آپ حنفہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو حنفہ  
 رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شہد کا اور شربت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سو وہ رضی اللہ عنہا مجھ سے کہنے لگیں سبحان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا) گویا  
 شہد آپ پر حرام کر دیا، میں نے کہا چپ رہو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن نہ لیں یا ہماری ترکیب  
 فاش نہ ہو جائے۔

**باب** طاعون سے بھاگنے کے لئے حیل  
 کرنے کی ممانعت۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از ابن شہاب عبد  
 اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت  
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ربیع الثانی ۳۷ھ میں) ملک  
 شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرخ میں پہنچے تو معلوم ہوا  
 کہ ملک شام میں وباء شروع ہو گئی ہے۔ عبد الرحمن بن عوفؓ

**باب** مَا يَكُونُ مِنَ

الْإِحْتِيَالِ فِي الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

۶۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
 عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَجَرَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرَخِ  
 بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَكَ

لہ حضرت عائشہؓ کا رعب دوسری بیبیوں پر بہت تھا وہ اس وجہ سے ڈرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے بہت  
 محبت رکھتے تھے دوسری عورتوں کو یہ ڈر رہتا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس لئے ان کی بات سننا ضرور پڑتی ۱۲۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِأَرْضٍ  
فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ  
أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَوْمٌ  
عُمَرُ بْنُ سَرْحٍ وَعَيْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَهُمَا انْصَرَفَ  
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ جب تم سناؤ کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو وہاں جاؤ  
بھی نہیں اور جب کسی ملک میں طاعون آئے اور تم وہاں ہو تو  
وہاں سے (طاعون کے ڈر کے مارے) نکلو بھی نہیں۔ یہ سنتے ہی  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرغ (شام کے قریب ایک بستی) سے واپس  
(مدینہ کو) لوٹ آئے۔

اولیٰ سی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے

سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ ان کے جد امجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر  
لوٹ آئے تھے۔

۶۴۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي زَائِدُ  
ابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّكَ سَمِعْتَ أَسْمَاءَ  
ابْنِ زَيْدٍ يُمَدِّتُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ  
رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذِيبٌ بِهِ يُعْضُ الْأُمَمُ  
ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَتَذْهَبُ السَّرَّةُ وَ  
تَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا  
يَقْدُمَنَّ عَلَيْهَا وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ  
بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهَا .

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عامر بن سعد بن  
ابی وقاص از اسامہ بن زید) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا  
ذکر کیا فرمایا طاعون (اللہ تعالیٰ کا) ایک عذاب ہے جو اس  
نے بعض امتوں پر نازل کیا تھا، اسی عذاب میں سے دنیا میں کچھ  
رہ گیا تھا کبھی آتا ہے اور کبھی قوت پھو جاتا ہے۔ پس جو شخص  
سنے کہ کسی ملک میں طاعون واقع ہو گیا ہے تو اس ملک میں  
نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں وہ  
رہتا ہو تو اس سے بھاگے بھی نہیں۔

**باب** بہرہ دہاں کر لینے یا شفعہ کا حق ساقط  
کرنے کے لئے حیلہ کرنا مکروہ ہے بعض لوگ کہتے

**باب** ۶۸۳ فی الہبۃ و  
الشفعة و قال بعض الناس

لہ جس کا اصل سبب کچھ نہیں آیا تو نانی لوگ حدود و خطائی سے اور دیگر لوگ ہرم کا ٹکڑا اور دم کے مقام پر لکھ کر اور بدی لوگ مرغ و دیگر اس کا علاج کرتے ہیں  
مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مر جاتے ہیں شافعی ناقد ہی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ کہہ کر مکروہ موت سے بھاگنا کچھ مفید نہیں ہوتا وہ اپنے دقت پر غور نہ کرے گی طاعون سے بھاگنے کا  
حیلہ نہ ہے کڑا ہرم سوداگر کی بات بولی آئے ہو کا ہراند کہ طاعون ملک سے چلا جائے اگر کسی ملک میں رو کر ایک گھر یا ایک محلہ سے دوسرے گھر یا محلہ میں چلا جائے تو  
یہ بھاگنے میں داخل نہ ہو گا بلکہ تحفیف جس سے لئے اس کا تحریر ہو چکا ہے کہ جس بستی میں طاعون آئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی والے جنگل

إِنْ وَهَبَ هَبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ  
أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَكَ  
سِنَيْنَ وَاحْتِمَالٍ فِي ذَلِكَ  
ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا  
فَلَا زَكَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمَا  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكَأَلَفَ  
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فِي الْهَبَةِ وَأَسَقَطَ  
الزَّكَاةَ

۶۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ  
يَعُودُ فِي قَبْلَتِهِ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ الشُّوْرِ  
۶۴۹۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا جَعَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا  
لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرَفَتْ  
الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّدَ

ہیں اگر کسی شخص نے دوسرے کو ہزار درہم یا اس سے  
زیادہ ہبہ کئے اور یہ درہم اس کے پاس کئی سال  
رہے مگر بعد میں واپس (ہبہ کرنے والا) حیلہ کر کے  
رقم واپس لے لے اور رجوع کر لے تو ان میں سے کسی  
پہلو کو لازم نہ ہوگی، گویا اس طرح سے ان لوگوں سے  
ہبہ کے متعلق (لاشعوری طور پر) احکام رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی ہوتی ہے  
اور باوجود سال گزرنے کے زکوٰۃ بھی ساقط  
کر دی ہے۔

(از ابو نعیم از سفیان از ایوب سختیانی از عکرمہ ابن  
عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہبہ کر کے پھر اسے واپس لے لینے والا اس کتے کی  
طرح ہے جو کتے کر کے پھر اسے چلٹے جاتا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے  
ایسی بری مثال نہیں ہونا چاہیے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از عمر از زہری از  
ابو سلمہ) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ابن جائداؤں میں رکھا جو  
تقسیم نہ ہوئی ہوں (اور ایک شریک اپنے حصے کو فروخت کرنا چاہے  
تو دوسرا شریک بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ حقدار ہو) لیکن  
جب حدیں پڑ جائیں اور ہر شریک کے راستے (الک الک) مقرر  
ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں رہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہمسائے کو بھی شفعہ  
کا حق ہے پھر خود ہی یہ کیا کہ جس حق کو مضبوط کیا تھا اسے باطل کر دیا اور

عہ ثور۔ ۱۰۰ ما مشن دہ و باطلہ کا فہدہ مصنف کا ذاتی خیال ہے ورنہ کسی فقیر نے الشفعة للحيوان کی مخالفت نہیں کی بلکہ یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص  
اپنی مرضی سے بیکریا کو لوٹا یا کسی کور سے یہ اختیار ہے کہ وہ شفعہ سوویں حصہ میں جوئے کے باقی نانوے حصوں میں شفعہ کا حوازہ رہے یا عائد اللہ گناہ یا تو ایک ہزار

فَابْطَلَهُ وَقَالَ إِنِّي أَشْتَرِي دَارًا فَخَافَ  
أَنْ يَأْخُذَ الْحَجَّادُ بِالشُّفْعَةِ فَأَشْتَرَى سَهْمًا  
مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ أَشْتَرَى الْبَقَايَ وَ  
كَانَ لِلْحَجَّارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ  
وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ  
يُحْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۴۴۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قَلْبَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ الْبَشِيرِ يَقُولُ جَاءَ  
السُّودْرُ بْنُ فَخْرٍ مَهً فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى  
مَنْكَبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ  
أَبُو رَافِعٍ لِلْمُسَوِّرِ لَا تَأْمُرْ هَذَا أَنْ  
يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْعِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ  
لَا أَرِيدُكَ عَلَى أَرْبَعٍ مِائَةٍ إِنَّمَا مَقْلَعَةٌ  
وَرَامَتَا مَنْجَبَةٍ قَالَ أُعْطِيتُ خُمْسَ بَايَعَةٍ  
ثَقُلْتُ أَفَمَنْعَهُ وَلَوْ لَا أَتَيْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجَّادُ أَحَقُّ  
بِمَنْتَقِبِهِ مَا بَعْتُكَ أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيتُكَ  
قُلْتُ لِسُفْيَانٍ إِنَّ مَعَهُ لَأَثْمًا ثَقِيلًا هَكَذَا  
قَالَ لِكَيْتَهُ قَالَ لِي هَكَذَا أَوْ قَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْدَعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ

کہنے لگے اگر کسی شخص نے ایک گھر خریدا اور اسے یہ اندیشہ لاحق ہوا  
کہ کہیں ہمسایہ شفیعہ کا دعویٰ نہ کرے اس لئے اس نے گھر کے سو  
حصوں میں سے ایک حصہ خرید لیا پھر باقی گھر خرید لیا۔ اب ہمسائے  
کو صرف ایک حصہ میں جو سو وال حصہ ہے حق شفیعہ ہوگا لیکن باقی  
ننانوے حصوں میں اسے حق شفیعہ خریدار کے مقابل نہ رہے گا۔  
اس طرح وہ اس میں حیلہ کر لے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن ابی حاتم عن قلابہ  
کہتے ہیں کہ سودر بن فخر میرے پاس تشریف لائے اور میرے کندھے  
پر ہاتھ رکھے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سو سے کہا آپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
سے یہ کہیے کہ وہ میرا گھر جو ان کی حویلی میں ہے خرید لیں چنانچہ سعد  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں چار سو سے زیادہ اس گھر کی قیمت نہیں دنگا  
اور وہ بھی قسط وار دوں گا (یکمشت نہیں)۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا واہ! اس گھر کے مجھے تو پانسونقہ  
میلے تھے تب بھی میں نے نہیں دیا اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمسایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا  
زیادہ حق دار ہے تو میں آپ کے ہاتھ فروخت کہی نہ کرتا یا یہ کہا  
دیتا ہی نہیں (یا پانسونقہ والے یا کسی اور ابھی رقم والے کے ہاتھ بیچ دیتا)  
علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا اگر عمر  
نے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل نہیں کی۔ سفیان نے جواب دیا جو  
سے تو ابن ابی حاتم بن مسعود نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں

لہٰذا کہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لئے اس قسم کا حیلہ کرنا جائز نہ کہا ۱۲۱ منہ ملے معمر کی روایت کو  
نسائی نے نکالا معمر کی روایت میں بھی اولیٰ ہی ہے الحجاج ادا حق بمقتبہ قوشاید علی بن مدینی کا مطلب یہ ہے کہ معمر نے اس کو عمر بن شریب سے انہوں نے اپنے  
والد شریب سے روایت کیا اور اس روایت میں عمرو بن شریب راوی ہے ۱۲ منہ ملے ولہٰذا ان یحتال فی ذلک کافقرہ عمداً بزمان کونسے کے لئے کسی  
نے لکھا ہے ویکون فی شخص بھی دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو عمداً اور قصداً بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ فقہاء نے یہ لکھا ہے  
کہ اگر کوئی شخص یہ شکل پیدا کرے تو اب مسئلہ یہ ہے باقی عند اللہ وہ مجرم ہوگا اس کا حساب خدا کے لئے ۱۲ عبد اللہ زرقانی۔

أَنْ يُخْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فِيهِمْ  
الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحْدُهَا وَيُدْفَعُهَا  
إِلَيْهِ وَيَعْوِمُهُ الْمُسْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا  
يَكُونُ لِلشُّفْعِ فِيهَا شُفْعَةٌ

اگر کوئی چاہے کہ شفیع کا حق شفیعہ والے کو نہ دے تو اس کے لئے ترکیب  
کوہ سکتا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ جائیداد کا مالک خریدار کو وہ جائیداد  
ہبہ کر دے پھر یہ جائیداد لینے والا اس ہبہ کے معاوضے میں مالک جائیداد  
کو مثلاً ہزار درہم ہبہ کر دے (گویا بیع نہ رہی دونوں طرف سے ہبہ ہو گیا)

اس سورت میں شفیع کو (شفیع کے حق والے کو) شفیعہ کا استحقاق نہ ہے گا (کیونکہ شفیعہ بیع میں ہوتا ہے ہبہ میں نہیں)

۶۴۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدَ  
سَامَةَ بْنَ بَيْتَاءَ بِارْبَعِ مِائَةٍ مِثْقَالٍ فَقَالَ  
لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَارِ أَوْ حَتَّى يَبْقِيَ لَنَا أَطْلُكُ  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ  
وَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الشُّفْعَ  
وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابن ہریرہ سے) امیر بن شریذ  
ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے  
ایک گھرانے سے چار سو مثقال (چاندی یا سونے کے عوض) خریدا۔ ابو  
رافع رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہ حدیث نہ سنی ہوتی کہ ہمایہ اپنے پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حصہ رہے  
تو میں یہ مکان آپ کو (اتنی کم قیمت میں) نہ دیتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفیع  
(صاحب شفیعہ) کا حق شفیعہ باطل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے  
کہ جو حصہ اس نے خریدا ہے وہ اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کر دے اس صورت

میں یہ فائدہ ہے کہ نابالغ پر قسم بھی عائد نہیں ہوتی

بَابُ ۳۸۳- اخْتِيَالُ الْعَاقِلِ  
لِيَهْدِي لَهُ

بَابُ ۳۸۳- حَاكِمُ دَقَاتِ تَحْفَةِ تَحَالُفِ حَاسِلِ كَرْنِ  
كَلِّ لِيَهْدِي لَهُ

۶۴۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْلَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى  
صَدَقَاتِ بَنِي مُسْلِمٍ ثِيَابَ ابْنِ الْكَتَبَةِ  
فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَةً قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَ  
هَذِهِ أَهْرَاقَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از ابو الدش) ابومحمّد  
ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ  
ابن کتبہ کو بنی مسلم کی زکوٰۃ کا تحصیلدار (وصولی کرنے والا) مقرر کیا۔  
جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا، اس  
نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کے لئے کہنے لگا کہ یہ مجھے تحفہ و  
ہدیہ ملا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے مال ہبہ  
کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفہ مجھے ملے جب جانتے تو سچا ہے۔

لہذا یہ ذکر نابالغ کو اگر ہبہ کر دیا تو شفیع اس سے قسم نہ لے سکتا ہے کہ یہ ہبہ حقیقی ہے اور سب شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں ۱۳۹ منہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلًا جَلَسَتْ فِي بَيْتِ أَبِيكَ  
وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَذِهِ نِسَاءُ إِنْ كُنْتَ  
مَعَادًا ثُمَّ خَطَبَنَا فِيمَا دَلَّ اللَّهُ وَأَقْبَى عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعِذُّ الرَّجُلَ  
مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ وَمِمَّا دَلَّ فِي اللَّهِ فَيَأْتِي  
فَيَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا هَدْيُهُ أَهْلُ  
بَيْتِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ  
هَذِهِ نِسَاءُ وَاللَّهُ لَا يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ  
حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلَاحِ  
أَعْرِقَنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا  
لَهُ رِغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارِ أَوْ مِثْلُ ذَلِكَ  
تَبِعَهُمْ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رَوَى بِيَامُنَ  
أَبِيهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بِصَرَ  
عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي -

۶۴۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِيهِ هَيْمٍ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحَاذُ أَحَدًا  
بِصَفِيهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَشْبَهْتَنِي  
دَارًا بِعَشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ  
أَنْ يُحْتَالَ حِينَ يَشْتَرِي الدَّارَ بِعَشْرِينَ  
أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْفُذَ تِسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ  
وَتِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ وَيَنْفُذَ  
دِينَارًا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ بَيْنَ الْمَاءِ فَإِنْ  
طَلَبَ الشَّفِيعُ أَحَدًا هَا بِعَشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

بعد ازاں آپ نے ہمیں خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا، بیان کی پھر  
فرمایا اما بعد میں کسی شخص کو ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے  
مجھے عنایت فرمائے ہیں کسی کام پر مامور کرتا ہوں جب وہ واپس آتا  
ہے تو کہتا ہے یہ تو آپ حضرات کا (سرکاری) مال ہے اور یہ مجھے بطور  
بدیہ ملا ہے، بھلا اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ ہدیہ اس کے  
پاس آتا جب جلتے (کہ یہ تحفہ ہے) خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں)  
جو شخص ناحی کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے  
اس چیز کو (اپنی گردن میں لادے ہوئے آئے گا۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں  
(قیامت کے دن) تم میں سے کسی شخص کو پہچانوں وہ اللہ کے سامنے  
اونٹ لادے ہوئے آئے جو بڑ بڑ کر رہا ہو یا گائے لادے ہوئے آئے  
وہ بھان بھان کر رہی ہو یا بکری لادے ہوئے آئے وہ میں میں لکھتی  
ہو پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے کہ آپ کی بخلوں  
کی سپیدی دکھائی دی اور دعاء کی یا اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا  
دیا؟ (تو گواہ رہنا) ابو حمزہ کہتے ہیں میری آنکھوں نے آنحضرت کا یہ  
فرمان دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

(ابو نعیم از سفیان از ابراہیم بن میسرہ از عمرو بن شریک ابو  
رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
ہم سایہ اپنے پٹوس کی جائیداد کا زیادہ حقدار ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درہم میں  
خریدا (تو حق شفعہ سا قسط کرنے کے لئے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قیاحت نہیں  
کہ مالک مکان کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم ادا کرے، اب بیس ہزار کی  
تکمیل میں جو باقی رہے (یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اس کے عوض  
مالک مکان کو ایک دینار دے دے اس صورت میں اگر شفیع (صاحب شفعہ)  
اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار درہم پر لینا ہوگا ورنہ وہ اس  
گھر کو نہیں لے سکتا نیز اس صورت میں اگر بیع کے بعد یہ گھر (بائع کے سوا)

وَأَلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِقَانِ اسْتَحَقَّتِ  
الدَّارُ رُجْعَهُ الْمُسْتَرْجَى عَلَى الْبَارِعِ بِمَا دَفَعَ  
إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمَاةٌ  
وَتِسْعَةُ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لَانِ  
الْبَيْعِ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَصَ الصَّرْفُ فِي  
الدَّيْنَارِ قَانٌ وَجَدَ بِهِ ذَا الدَّارِعِيَّ وَلَمْ  
يُسْتَحَقَّ قَانُهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ  
دِرْهَمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَإِنَّا هَذَا الْحَدِيثُ  
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَدَاءَ وَلَا خَبْثَةَ وَلَا عَائِلَةَ.

نہ ہونا چاہیے نہ ہماری نہ خباثت اور نہ کوئی آفت۔

۶۴۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ سُفْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ  
ابْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ  
أَبَا دَاوُدَ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَنِيَّ  
بَارِعَ مَائَةَ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْ لَا لَوْ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْحَبَّارُ أَحَقُّ بِمَقْبِهِ مَا أُعْطِيَتْكَ

اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت واپس لے گا جو اس نے دی  
ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار (بیس ہزار درہم نہیں  
لے گا) کیونکہ جب وہ گھڑی اور کاتھایت جو اتواب و بیع صرف جو بائع  
اور مشتری کے درمیان ہوئی تھی باطل ہو گئی (تو اصل دینار واپس کر لانا  
ہو گا نہ کہ اس کا ٹمن یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اگر اس گھڑی کوئی عیب  
نکلا لیکن وہ بائع کے سوا کسی اور کی ملک ثابت نہ ہو تو خریدار اس  
گھڑی کو بائع کو واپس اور بیس ہزار درہم اس سے لے سکتا ہے  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان لوگوں نے مسلمانوں کے  
باہمی فریب بازی کو جائز رکھا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے مسلمانوں کی بیع میں جو مسلمانوں کے ساتھ ہو کوئی عیب

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از ابراہیم بن مسعود از عمرو  
ابن شریک البوراف رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ  
سے ایک مکان کی قیمت چار سو مثقال طے کی اور کہنے لگے اگر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ تمہاری اپنے  
پڑوس کی جائیداد کا زیادہ حق دار ہے تو میں یہ مکان آپ کو  
نہ دیتا (اور کسی کے ہاتھ نہ دلتا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب التعبير

بَابُ ۳۶۸۴ أَوَّلُ مَا بُدِيَ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب خواب کی تعبیر کا بیان

بَابُ ۳۶۸۴ أَوَّلُ مَا بُدِيَ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۔ خواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ معاملہ جو ریح کو معلوم ہوتا ہے یہ سبب اتصال عالم ملکوت کے اس کو رویا کہتے ہیں دوسرے شیطانی خیال اور وساوس جو اکثر یہ سبب فساد و ملامت کے ہوا کرتے ہیں ان کو عربی میں علم کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں آیا ہے رویا اللہ کی طرف سے ہے اور علم شیطان کی طرف سے ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوفوں نے ہر طرح کی خوابوں کو بے اصل خیالات قرار دیا ہے معلوم ہوا اس کو تشریح نہیں ہے کیونکہ وہ ملائکات دن دنیا کے عیش و عشرت میں مشغول ہیں خواب بٹ کر کھاتے پیتے ہیں ان کی خواب کہاں سے سچے ہوتے گئے آدمی جیسے سکتا اور پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کا الزام کرتا حالیکہ ویسے ہی اس کے خواب سچے اور قابل اعتبار ہوتے جیسے ہیں اور مجموعہ شخص کے خواب بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں ۱۲۔

خَلَقَ حَتَّىٰ بَلَغَ مَا أَمَرَ بِكُمْ فَرَجَعَهُمْ بِهَا تَوَحُّشًا  
بَوَادِرُهَا حَتَّىٰ دَخَلَ عَلَىٰ خَدِيجَةَ فَقَالَ  
زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّىٰ ذَهَبَ عَنْهُ  
الزَّوْجُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا  
الْخَبْرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَىٰ نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ  
كَلَّا أَبْنِئْهُ قَوْلَ اللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ  
لَتَمْلِكُ الزَّوْجَ وَتَصُدُّ قِيَّ الْخَدِيجِثِ وَتَحْمِلُ  
الْحَمْلَ وَتَقْرِي الْمَسِيْفَ وَتُعِينُ عَلَىٰ نَوَائِبِ  
الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّىٰ أَتَتْ  
بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ  
الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ  
أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ أَمْرًا تَنْفَرُ فِيهَا أَهْلِيَّةٌ  
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ  
بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ  
لَهُ خَدِيجَةُ أَرَى ابْنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ  
أَخِيكَ وَقَالَ وَرَقَةُ بْنُ أَخِي مَاذَا تَرَى  
فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارَأَنِي  
فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّاسُ الَّذِينَ أُنْزِلَ  
عَلَىٰ مُوسَىٰ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدًّا أَكُونُ  
حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فَخْرِي هُم

ہر چیز پیدا کی مگر کچھ تکمیل تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات  
سن کر اس غار سے واپس ہوئے، آپ کے کندھوں کا گوشہ پھل  
رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے کہنے لگے مجھے  
کھل اور رُخداد و مجھے کھل اور رُخداد و چنانچہ کھل اور رُخداد یا گیا۔ جب آپ  
کا ڈر جاتا رہا تو (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے) فرمانے لگے خدیجہ!  
مجھے کیا ہو گیا ہے اپنا سارا واقعہ بیان کیا فرمانے لگے مجھے تو اپنی جان کا  
ہی خطرہ ہے مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز  
نہیں ہو سکتا آپ بالکل خوش رہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بیوا نہیں  
فرمائے گا آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں (ہمیشہ سچی بات کیا کرتے ہیں لوگوں  
کے بوجھ (قرض وغیرہ) اپنے ذمے لے لیتے ہیں (ادا کرتے ہیں) مہمانوں کی خاطر  
تواضع کرتے ہیں۔ خدا کے راستے میں تکالیف اٹھانے والے لوگوں کی ادا کرتے ہیں  
بعد ازاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ  
لیکے اپنے چچا زاد بھائی ورق بن نوفل بن اسد بن عبد العزری بن قصی کے ہاتھ میں  
وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی تھے زمانہ جاہلیت میں نصرانی  
ہو گئے تھے، عربی لکھا کرتے تھے انجیل میں سے جتنا خدا کو منظور ہو مٹا عربی  
میں ترجمہ کیا کرتے تھے وہ بوڑھے تھے اور ان کی عیثی جاتی رہی تھی، عرض  
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو  
سنئے! انہوں نے دریافت کیا بھتیجے کیا دیکھتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تمام واقعہ بیان کیا، ورق کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ  
السلام پر نازل ہوا تھا، کاش میں آپ کی نبوت کے زمانے میں جو ان ہوتا  
کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکال  
دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حیرت سے) دریافت کیا کیا میری قوم

۱۔ اس حدیث سے کتاب الہی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا جواز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ نے تو قرآن کا ترجمہ زبانوں  
میں پڑھنا جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے کبار علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبانوں میں کئے ہیں جیسے شیخ سعیدیؒ اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالقادر اور  
شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑے بڑے مفسرین جو قرآن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا ناجائز سمجھتے ہیں اور جلیل طبع کے کچھ تفسیر حنفی بھی کہتا ہے ۱۲۔ مست

فَقَالَ وَرَقَهُ لَعَمْرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغَ  
 حُجَّتِي بِهَذَا عَوْدِي وَإِنْ يَدْرِكُنِي  
 يَوْمَئِذٍ أَنْصُرُكَ نَصْرًا مُتَوَرِّدًا شَعْرًا  
 يَنْشَبُ وَرَقَهُ أَنْ تُؤْتِي وَفَدَّرَ الْوَحْيُ  
 فَتَرَةً حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ فِيمَا بَلَغْنَا حُزْنًا عَدَا مِثْرًا  
 كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ  
 فَكَلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لَكِي يُلْقَى  
 مِنْهُ نَفْسُهُ تَبْدِي لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ  
 يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ  
 لَدَاكَ جَانِسُهُ وَتَقَرَّرَ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ قَادًا  
 طَالَتْ عَلَيْهِ فَتَرَةُ الْوَحْيِ عَدَا الْمِثْلِ  
 ذَلِكَ قَادًا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ تَبْدِي لَهُ  
 جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ  
 عَبَّاسٍ قَالَ لِقِ الْأَصْبَاحِ مَوَءُ الشَّمْسِ  
 بِاللَّيْلِ وَمَوَءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ -

### باب ۳۶۵ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ  
 رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ  
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَ  
 مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ  
 مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا بے شک جو بھی آپ کی طرح ہوگا  
 کیا گیا وحی اور کلام لایا لوگ اس کے دشمن ہو گئے۔ اچھا اگر میں اس  
 وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا تو آپ کی پوری طاقت سے  
 مدد کروں گا۔

اس کے کچھ دن بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور پھر نزول وحی  
 رک گیا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بند  
 ہو جانے کا سخت رنج رہا کئی بار تو پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا  
 آپ جب کبھی اس ارادے سے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو جبریل علیہ السلام  
 ظاہر ہوتے اور کہتے آپ تو اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، پس اس بات  
 سے آپ کو ایک گونہ قرار آ جاتا کچھ تسلی ہو جاتی آپ (اس ارادے سے)  
 باز آ کر لوٹ آتے۔ جب ایک مدت گزر جاتی اور وحی بند ہی  
 رہتی تو آپ اس ارادے سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تھے میں  
 جبریل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور یہی کہنے لگتے (آپ تو سچے  
 نبی ہیں)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (سورہ انعام میں قال لِقِ  
 الْأَصْبَاحِ میں اصْبَاح سے راؤن کو سورج اور رات کو چاند کی روشنی پہنچنے)

### باب نیک بندوں کے خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ  
 رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ  
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَكُمْ وَ  
 مُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ  
 مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

۱۔ یہ حدیث اوپر باب ۳۶۵ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ کا خواب سچا ہوا کرتا تھا ۲۔ منہ عہ اس خواب کی تفسیر ہے

ذُوْنَ ذٰلِكَ فَشَحَا قَرِيْبًا -

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْبَةُ الْخَيْرُ الْخَيْرُ الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ -

بَابُ التَّوْبَةِ مِنَ اللَّهِ

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ السَّعْدِيُّ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْبَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُكْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْبُرُهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِلْ اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَلْيُحَدِّثْ

ابھی سر درست تمہیں ایک فتح کرا دی۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از امام مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بندے کا اچھا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

باب نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے

(از احمد بن یونس از زہیر از یحییٰ بن سعید از ابوسلمہ) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبد اللہ بن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نیک خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سمجھ لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور لوگوں سے (بے شک) بیان کرے اور

اے جو اپنے خدا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں یہ قول دیکھا کہ مسلمان لوگ مکہ میں داخل ہوئے ہیں کوئی حلق کر رہا ہے کوئی قہر چکا فروں نے آپ کو مکہ میں جان نہ دیا اور قریٰ کے جانور ہیں حدیث میں یہ کلام دیکھئے کہ تو صحابہ نے کہا آپ کا خواب تو برا نہیں نکلا اس وقت یہ آیت اتاری مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے جھوٹ نہیں ہو سکتا اگر آپ نہیں آ کر نہ ہوگا اور یہ وہ دعا کر دینی مصلحت غریبہ ہے کہ میں داخل ہونے سے پہلے تم کو ایک فتح حاصل کرونا اس کو نہ سنا سیکھوں ہوا اور وہ فتح یہی فتح حدیث میں ہے یا فتح غیر غرض صحابہ یہ سمجھ کر خواب کی تعبیر فرماتا ظاہر و باطن دونوں ہے یہ ان کی غلطی تھی بعضی حوالوں کی تعبیر سالہا سال کے بعد ظاہر و باطن حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر سنا تھے اس کے بعد ظاہر و باطن ۱۲ من ۱۵ ان چھالیس حصوں کا علم اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے بعضوں نے کہا آپ نبوت کے بعد ۳۳ برس زندہ رہے ہر حصہ چھ حصے کا تو کل چھالیس ہوئے یہ سب گمانی باتیں ہیں اب نبوت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی لیکن اس کے بعد چھ حصہ کا دنیا میں باقی رہنا ختم نبوت کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ نبوت ان چھالیس حصوں کا مجموعہ ہے اور ہر جزو کو نبوت نہیں کہیں گے ۱۲ من ۱۵ وہ آدمی کا دشمن ہے اور

بِهَا وَإِذَا رَأَى عَايِدَ ذَلِكَ مِمَّا يَكُونُ قَائِلًا

مِنْ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ قَائِلًا وَلَا تَصْرُكًا

**باب ۳۶۸ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ**

جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ

جُزْءٌ مِّنَ النَّبُوءَةِ -

۳۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَشْنَى عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا الْقَيْسُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ

وَالْحُكْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْكَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ

مِنْهُ وَلْيُصْحَقْ عَنْ شَيْئَالِمَ قَائِلًا وَلَا تَصْرُكًا

وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۳۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَكْبَسَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

رُؤْيَا الْمَوْتِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ

جُزْءٌ مِّنَ النَّبُوءَةِ وَوَأَلَا تَابَتْ وَحَصِيدٌ

جب کوئی بُرا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو سمجھ لے وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

**باب** روئے صالح نبوت کے چھالیس حصوں

میں سے ایک حصہ ہے۔

(مسدود بیان کرتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر

نے بیان کیا۔ مسدود نے عبد اللہ کی تعریف کرتے ہوئے مزید کہا میں

ان سے میاں میں ملا تھا، انہوں نے بخوالہ والد الزاہر سلم بن عبد الرحمن

ابن عوف از ابو قتادہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا

آپ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور بُرا خواب

شیطان کی طرف سے پس جو شخص بُرا خواب دیکھے تو تعوذ پڑھے اور

بائیں طرف تھو تھو کرے اسے کچھ نقصان نہیں ہے گا) خواب بے اثر ہو جاتا

(اسی سند سے) یحییٰ بن ابی کثیر بخوالہ عبد اللہ بن ابی قتادہ از

والدش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی ہے۔

(از محمد بن بشار از عفند راز شعبہ از قتادہ از

انس بن مالک) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسلمان کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک

حصہ ہے۔

اس حدیث کو ثابت بنانی، حمید، اسحق بن عبد اللہ اور شعبہ

لے اس حدیث کو اس باب میں لائے کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی نہ کسی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے غیر متعلق ہے میں کہتا ہوں نہ کسی امام بخاری کی طرح وقت نظر کہاں سے لائے اور آہ لائے اعراض کر بیٹھے امام بخاری یہ حدیث شروع میں اس لئے لائے کہ آگے کی حدیث میں اس خواب کی نسبت یہ بیان ہوا ہے کہ وہ نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس سے مراد اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان کی طرف سے ہوا وہ نبوت کا جز نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۱ تو جس مسلمان کا خواب اکثر سچا ہوتا ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا ایک حصہ اس کو عطا فرمایا ہے ۱۲ منہ

وَأَسْحَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَسِيْبٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۵۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ  
جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ

۶۵۰۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَاوَرْدِيُّ  
عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ رَأَى أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ  
مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ-

### بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

۶۵۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكُمْ بُشَى مِّنَ النَّبُوَّةِ  
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ  
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ-

نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

(از یحییٰ بن مرزوقہ از ابراہیم بن سعد از زہری از سعید بن  
مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا (نیک) خواب نبوت کے  
چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و درادوردی از یزید  
از عبد اللہ بن خیاب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھا خواب نبوت کے  
چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

### بَابُ بَشَائِشَ (خوشخبریاں)

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت (کے حصوں) میں سے (ایک حصہ)  
وصال کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا البتہ بشارتیں رہ جائیں گی  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بشارتیں کیا چیز ہیں؟ آپ نے  
فرمایا رویائے صالحہ (نیک اور پاکیزہ خواب)

۱۔ سلمیٰ روایت میں ہے: ایک حصہ اور ایک روایت میں ستر حصوں میں سے ایک حصہ اور طبری کی روایت میں چھتر حصوں میں سے ایک حصہ ابن  
عالم کی روایت میں چھتر حصوں میں سے ایک حصہ ترمذی کی روایت میں چالیس حصوں میں سے ایک حصہ طبری کی ایک روایت میں چالیس حصوں میں ایک حصہ مذکور ہے  
۲۔ اختلاف اس حدیث سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں روز بروز اضافہ اور ترقی جاتی رہی اور نبوت کے علوم میں نئے نئے حصے معلوم ہوتے جاتے  
۳۔ مثلاً مثلاً علی ثر حنا جانا آتے ہیں جن حصوں کی تعداد میں اضافہ ہوا جانا قسطلانی نے کہا مشہور یہی روایت ہے چھالیس حصوں کی ۱۲۸ حصہ ثابت اور حاکمی کی روایت میں  
۴۔ خود امام کاظم نے کہا کہ یہی روایت کی روایت کو امام احمد نے اور شعیب کی روایت کو ابن مندہ نے نقل کیا ۱۲۸ حصہ مثلاً اللہ کی طرف سے جو کاذب کلام



## باب ۳۶۸۹ رؤیا یوسف علیہ السلام

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَخِيهِ  
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوْكِبًا  
وَالْقَمَرَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ  
قَالَ يَبْنِي لَكَ ثَقْمُصُ رُؤْيَاكَ عَلَى  
أَخَوَاتِكَ فَتَكِيدُ وَالْكَ كَيْدًا إِبْرَ  
الشَّيْطَانِ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ  
وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ  
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيَسْتَمِرُّ  
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا  
أَتَاهُمَا عَلَى آيَاتٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّا بَرَكْنَا  
وَرَأْسَهُ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَ  
قَوْلُهُ تَعَالَى يَا بَتِ هَذَا أَنَا وَبِلُ رُؤْيَاكَ  
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلْنَا رُبِّي حَقًّا وَ  
قَدْ أَحْسَنَ فِي إِذْ أَخْرَجْنِي مِنَ  
السِّجْنِ وَجَاءَ بِكَ مِنَ الْبَدْوِ  
مِنْ بَعْدِ أَنْ تَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي  
وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا  
يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
رَبِّ قَدْ أَتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَ  
عَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ  
فَاطْرَأَ السُّلُوبَ وَالْأَرْضَ أَنْتَ وَلِي  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَوْنِي مَسْمُومًا

## باب حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب مبارک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ یوسف میں) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد زکریا سے کہا ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور چاند سورج کو اپنے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے انہوں نے کہا بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کیجیو کہ وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے ایک منصوبہ بنائیں گے کہ تو شیطاں آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے سی طرح منتخب کریں گے اور تجھے تعبیر خواب کا علم سکھائیں گے نیز جیسے اس نے اپنا احسان کامل تیرے جدا مجھ پر پہلے کیا اسی طرح تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنا احسان پورا کریں گے (یوسفی عطا کریں گے) بیشک تیرا رب (برحق) جانتا ہے، حکمت والا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا، ابا جان! میرے اس خواب کی جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا اب تعبیر ظاہر ہوئی، اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) وہ خواب سچا کر دکھایا اور آس نے مجھ پر احسان کیا، مجھے قید خانہ سے نجات دلائی، حالانکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے دشمنی ڈال دی تھی لیکن اللہ سب کو اپنے گاؤں سے یہاں لے آیا (ہماری دشمنی ختم کر دی)، بے شک میرا رب جو کچھ کرنا چاہتا ہے بڑے لطف و کرم سے اسے ظاہر کر چھوڑتا ہے۔ وہ بے حد علم اور حکمت والا ہے اسے رب تو نے حکومت دی اور تعبیر خواب کا علم سکھایا تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے

وَالْحَقُّنِي بِالصَّاحِبِينَ فَاطِرٌ  
وَالْبَدِيْعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَائِغُ  
وَالْعَالِي وَاحِدٌ مِنَ الْبَدُو  
بَادِعَةٌ -

بَاب ۳۶ دُعَا ابْرَاهِيْمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ  
يَا بَنِيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ  
أَنِّي أَدْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا  
تَرَى قَالَ يَا بَنِيَّ افْعَلْ مَا  
تُؤْمَرُ مَرُسْتُكَ إِنِّي إِِنْ شَاءَ  
اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا  
أَسْلَمَا وَقَلَّ لَهُ جَبِينُ  
وَنَادَيْتُمَا أَنِ يَا أَبَوَاهُمَا  
قَدْ صَدَّقَتْكُمُ الرُّؤْيَا إِنَّا  
كَذَلِكَ فَجِزَى الْمُحْسِنِينَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا  
مَا أَمْرًا بِهِ وَقَلَّ وَضَعُ  
وَجْهٍ لَهُ بِالْأَرْضِ -

اے اللہ مجھے دنیا سے کوچ کے وقت مسلمان ہی رکھنا  
اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہی شامل کرنا  
امام بخاری کہتے ہیں فاطر، بدیع، مبتدع، باری اور  
خالق سب کے معنی ایک ہیں (پیدا کرنے والا) من البدو  
سے مراد جنگل اور دیہات سے -

باب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب اسمعیل علیہ السلام  
اتنے بڑے ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ  
چلنے پھرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان  
سے کہا بیٹا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح  
کر رہا ہوں تم بتاؤ اس میں تمہاری کیا رائے ہے۔  
حضرت اسمعیل علیہ السلام نے کہا ابا جان! جیسے اللہ  
تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے ویسے بجالائیے آپ مجھے  
ان شاء اللہ صابر ہی پائیں گے چنانچہ باپ بیٹا دونوں  
خدا کا حکم بجالانے پر مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو اودھا  
گرایا تو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو (اس وقت) آواز دی  
ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیک نختوں  
کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں -

مجاہد کہتے ہیں (اسے قریابی نے وصل کیا) فَمَا تَا  
أَسْلَمَا سے مراد ہے کہ دونوں تعمیل حکم پر رضی ہو گئے  
بیٹے نے ذبح ہوتا اور باپ نے ذبح کرنا تسلیم کر لیا، قَلَّ یعنی ان کا منہ زمین سے لگا دیا (افندھا لکھا دیا)

۱۱۱ تا ۱۱۲ کہ منہ پر نظر پڑے انسان ہوش غفلت پوری ہوش میں آجائے اور تعمیل حکم خداوندی میں دیر ہو ۱۱۲ منہ تو باپ بیٹا دونوں خوش ہو گئے شکرانہ الہی بکالہ

۱۱۳ منہ سے ان دونوں یا دونوں میں (امام بخاری نے آیات قرآنی پر کثرت کیا اور کوئی حدیث نہ لائے شاید ان کو اپنی شرط کے موافق اس باب میں کوئی حدیث نہ ملی ہوگی ۱۱۳ منہ

۱۱۴ میں اس خواب پر جو حکم الہی ہے عمل کر دوں ۱۱۴ منہ

**باب ۳۶۹۱** الشَّوْاطِطُ عَلَى  
النَّوْجِيَّاتِ۔

۸-۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْزَبُ قَالَ  
أَحَدَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
أَكْبَسًا أُرْوَا الثَّلَاةُ الْقُدْرُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ  
وَأَنَّ أَكْبَسًا أُرْوَا آتَمَهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَوْسُهَا  
فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

**باب ۳۶۹۲** رُؤْيَا أَهْلِ  
السَّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالْمُتَكَلِّفِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَدَخَلَ مَعَهُ  
السَّجُنُ فَقَيَّانَ قَالَ أَحَدُهُمَا  
إِنِّي أَرَأَيْتُ أَحْمَرَ خَمْرٍ وَقَالَ  
الْأُخْرَى إِنِّي أَرَأَيْتُ أَحْمَرَ خَمْرٍ  
رَأَيْتُ خَمْرًا كَأَنَّ كُلَّ الظُّلَمِ  
مِنْهُ نَبْتًا بَنَّا وَبِلَهُ إِنَّا تَرَكَ  
مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَكُمَا تَبَيَّنَا  
طَعَامُ تَرْزُقَانِهِ إِلَّا بَنَّا حَكَمًا  
بَنَّا وَبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذُلُّكُمَا  
مَتَى عَنَيْتُمَا بَنَّا إِنِّي تَرَكَتُ  
مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ  
هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ  
وَأَتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي لَأُفْرَقَهُم

**باب** خوابوں کا موافق ہونا (ایک ہی خواب  
کئی آدمی دیکھیں۔

(از یحییٰ بن یزید از لیث، از عقیل از ابن شہاب از  
سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
مروی ہے (صحابہ کرام میں سے) چند لوگوں کو شب قدر  
رمضان کی آخری سات راتوں میں (خواب میں) بتائی گئی اور  
کچھ لوگوں کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری سات  
راتوں میں تلاش کرو۔

**باب** قیدیوں، مفسدوں اور شرکوں کے خواب  
کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یوسف علیہ السلام کے ساتھ  
دو غلام بھی قید خانے میں داخل ہوئے ان میں سے  
ایک کہنے لگا میں (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ انگور کا  
شیرہ شراب کے لئے چھوڑ دیا ہوں، دوسرا کہنے لگا میں  
نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور  
پرندے انہیں کھا رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نیک آدمی  
ہیں لہذا ان خوابوں کی تعبیر تو ہمیں بتائیے۔ یوسف علیہ السلام  
نے کہا تمہاری روزانہ خوراک جو آتی ہے اس سے پیشتر ہی  
تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا، علم تعبیر ان علوم میں سے  
ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں، میں اللہ کو  
آخرت کو نہ ماننے والی قوم کا راستہ یعنی کفار کا راستہ  
ترک کر چکا ہوں، میں اس راستے پر ہوں جو میرے  
آباء و احباب ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب

وَرَسْمُكَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَكَ  
أَنْ تُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ  
مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى  
النَّاسِ وَلَئِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ لَا  
يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبِ السِّجْنِ  
أَأَرَيْتَ مِمَّنْ تَقْرَأُ وَكَانَ  
الْفَضِيلُ لِبَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ يَعْبُدُ  
اللَّهُ أَرْبَابَ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرًا  
اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ  
مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا  
أَنْتُمْ وَآبَاءُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ  
بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا  
لِللَّهِ أَمْرٌ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا  
إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ  
وَلَئِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا  
يَعْلَمُونَ يَا صَاحِبِ السِّجْنِ  
أَمَّا أَحَدُكُمْ فَتَسْقَى رُبَّهُ  
خَمْرًا وَآمَّا الْآخَرُ فَيُصَلِّبُ  
فَتَأْكُلُ الطُّيُورُ مِنْ رَأْسِهِ  
فُضِّلَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ  
تَسْتَفْتِيَانِ وَقَالَ لِلَّذِي  
ظَنَّ أَنْ يَنْتَهِى عَنْهُمَا أَذْكَرُنِي  
عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنَسَاهُ الشَّيْطَانُ  
ذَكَرَ رَبَّهُ فَلَيْتَ فِي السِّجْنِ

علیم السلام کا راستہ تھا (یعنی توحید کا راستہ) دیکھو  
ہم لوگوں کو یہ مناسب نہیں کہ اللہ کے ساتھ کئی شریک  
بنائیں (اگر سچ پوچھتے ہوتو) یہ اللہ کا کرم ہے جو اس نے  
ہم پر اور دوسرے بندوں پر کیا (کہ توحید کی توفیق دی)  
مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے  
اسیر ساتھیو! تم ہی بتاؤ کہ متفرق خدا بہتر ہیں (عقل کی  
رو سے) یا ایک خدا جو سب پر غالب ہے۔

فضیل بن عیاض (جو اولیائے کرام میں سے تھے)  
اس آیت کو پڑھ کر اپنے تابع لوگوں سے کہنے لگے یہ سوچو کہ  
متفرق خدا اچھے ہیں یا ایک خدا کے غالب۔ حقیقت یہ ہے  
کہ تم جن معبودوں کو خدا کے سوا پوجتے ہو وہ صرف نام ہی  
نام ہیں (ان کا وجود نہیں) انہیں تمہارے باپ دادوں نے  
(فرضی) بنالیا تھا، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری  
(تمام جہان میں) اللہ کے سوا کسی کی حاکمیت نہیں، اسی نے  
یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو مت پوجو۔ یہی سیدھا  
دین ہے اکثر لوگ نادان ہیں۔ میرے قیدی ساتھیو! اپنے  
خوابوں کی تعبیر سنو تم میں سے ایک شخص تو راقیہ سے ملے  
پاکر، اپنے مالک کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا بھانسی  
پر لٹکا دیا جائے گا اس کے سر کا گوشت پرندے کو قلعہ  
کر کھا جائیگے تم نے جو دریاقت کیا اس کا فیصلہ تمہارے  
رب کی جانب سے ہو چکا۔

غرض اب یوسف علیہ السلام نے ان دونوں میں سے  
جس کی رہائی ہونے والی تھی (یعنی ساتی) اس سے کہا مجھے بھلا  
نہ جانا میرا حال اپنے مالک سے مزور کہنا لیکن شیطان نے اسے

يَضَعُ سِنِينَ وَقَالَ الْمَلِكُ  
إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ  
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعٌ  
سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخْرَىٰ يُسَاتِرُ  
بِأَيِّهَا الْمَلَأَ أَفْئُونِي فِي  
رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا  
تَعْبُرُونَ قَالُوا لَا أَضْنَاكَ  
أَحْلَامٌ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ  
الْأَحْلَامِ مِيعَا لِيْنِ وَقَالَ  
الَّذِي نَجَّاهُمَا وَادَّكَرَ  
بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ  
بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسَلُونَا يُوسُفُ  
أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي  
سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ  
يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَ  
سَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ  
وَأُخْرَىٰ يُسَاتِرُ لَعَلَّيْ أَرْجِعَ  
إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ  
قَالَ تَرْدَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ  
ذَآبًا قَلِيلًا حَصَدُكُمْ فَذُرُّوهُ  
فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا  
تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَا فِي مِنْ بَعْدِ  
ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَا كَلْبُ

اپنے مالک کے پاس یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرنا  
بھلا دیا اور یوسف علیہ السلام کئی سال تک قید خانے  
میں رہے۔ اسی اثنا میں (ایک دن اتفاقاً) بادشاہ  
(اپنے مصاحبوں سے) کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا  
کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دلی گائیں کھا  
رہی ہیں اور سات خوشے (بالیان) سبز ہیں دوسری  
(سات) خشک اگر تعبیر جانتے ہو تو بتاؤ۔ انہوں نے کہا  
یہ خواب تو پریشان خیالات کا مجموعہ ہے اور ایسے (ہکام)  
خیالات کی تعبیر ہمیں نہیں آتی۔ (یہ سنتے ہی) اس قیدی  
کو جس نے ربانی پانی تھی اتنے عرصے کے بعد یوسف علیہ  
السلام کا خیال آیا اور کہنے لگا مجھے ذرا قید خانے تک  
جانے دیجئے تو میں اس خواب کی تعبیر تمہیں بتاؤں۔  
(چنانچہ وہ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا  
اور کہنے لگا اے میرے مخلص دوست یوسف (علیہ السلام)  
اس خواب کی تعبیر تو بتائیے کہ سات موٹی گائیں ہیں  
جنہیں سات دلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں  
سبز ہیں اور دوسری (سات) خشک، اس کی تعبیر بتائیے  
میں واپس لوگوں کے پاس جاؤں۔ (آپ کا  
علمی کمال ظاہر کروں) انہیں معلوم ہو کہ آپ کیسے اکمال  
شخص ہیں) یوسف علیہ السلام نے (خواب سنتے ہی یہ تعبیر  
بیان کر دی) ایسا ہو گا کہ تم لوگ (مصر والے) سات سال تک  
بے ستور زراعت کرتے رہو گے مگر یہ خیال رکھنا کہ فصل کاٹنے  
پر غلہ (خوشوں) بالیوں) میں بچھڑنے دینا۔ تھوڑا سا اپنے  
کھانے کے مطابق نکال لینا پھر اس کے بعد سات برس بالکل خشک قحط کے آئیں گے تم نے جتنا غلہ چارہ

مَا قَدْ مَثُمُّ لَهُمْ إِلَّا قَلِيلًا  
مِمَّا تَحْصُونَ ثُمَّ يَا أَيُّهَا  
بَعْدُ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ  
الضَّامِسُ وَفِيهِ يُعْصِرُونَ  
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا  
جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ أَرْجِعْ  
إِلَى رَبِّكَ وَادْكُرْ أَفْعَلَ مِنْ  
ذِكْرٍ مَكْرٍ قُرْنٌ وَيُعْرَأُ أَمَّهُ  
لَيْسَانَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يُعْصِرُونَ الْأَعْمَابَ وَالْذُّهْنَ  
تَحْصُونَ تَحْصُونَ -

و غیرہ ان سالوں کے لئے جمع کیا ہو گا وہ (یہ سات سال  
خشک) پورا (خرق) کرا دیں گے، مٹھوڑا سبز کے لئے  
رہ جائے گا۔ آٹھویں سال خوب بارش ہوگی (انگوری  
پیدا ہوں گے) لوگ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ بادشاہ  
نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لے آؤ۔ جب  
شاہی ہرکارہ یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ (قیقہ)  
سے باہر جانے کے لئے تیار ہوئے (کہنے لگے بادشاہ کے  
پاس والیں جلد ختم۔ ادا کرو۔ اُفتعل کے وزن پر  
چے اس کا مادہ ذکر ہے۔ اُمّۃ سے مراد یہاں قرن  
چے بعض حضرات نے اُمّۃ کے بجائے اُمّۃ پڑھا ہے  
یعنی بھول جانے کے بعد۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں یُعْصِرُونَ کا معنی تیل اور شیرہ نکالیں گے۔ تَحْصُونَ کا معنی حفاظت کرو گے۔

۶۵۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
ابْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ كَالِكٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا  
عُبَيْدٍ أَخْبَرَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَيْدْتُ  
فِي النَّجْنِ مَا لَيْتَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي  
الدَّاعِيَ لَا جَبْتَهُ -

(از عبد اللہ از جویریہ از مالک از زہری از سعید بن مسیب  
والبو عبید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اتنے دنوں قید میں پڑا  
رہتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام پڑے رہے پھر (شاہی) قلم  
میرے پاس آتا تو فوراً چلا جاتا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب  
میں دیکھنا۔

۳۶۳۳ - مَنِ رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابو سلمہ)  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۵۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف کی ۱۲ مرتبہ

أَبُوسَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى  
فِي الْمَنَامِ فَسِيرًا فِي الْيَقَظَةِ وَلَا  
يَقَعُلُ الشَّيْطَانُ بِِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا رَأَاهُ فِي مَوْكِرَتِهِ -  
۶۵۱۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
قَابُكُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ  
فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَ  
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرِهِ وَارْبَعِينَ  
جُزْءً مِّنَ الشُّبُوكِ -

۶۵۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا  
الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْمُحَلَّمُ مِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ  
رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِقْ عَنْ شِمَالِهِ  
ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَقْبَلُ  
وَرَأَى الشَّيْطَانُ لَا يَرَاهُ بِي

۶۵۱۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
قَتَادَةَ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ

فرمایا جو شخص خواب میں مجھے دیکھے وہ عنقریب (مرنے کے بعد)  
مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین  
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خواب  
میں مجھے میری صورت یعنی میرے چہرے میں دیکھے -

(از معلی بن اسد از عبد العزیز بن مختار از ثابت بنانی)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے بے شک  
مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اور مسلمان  
کا (نیک) خواب نبوت کے چھ یا اسیس حصوں میں سے ایک  
حصہ ہے -

(از یحیی بن بکر از لیث از عبد اللہ بن ابی جعفر از ابوسلمہ)  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور  
برا خواب شیطان کی طرف سے ہے چنانچہ جو شخص بُرا خواب  
دیکھے اسے چاہیے کہ بائیں طرف (کروٹ لے کس تین بار تھوکرے  
اور تَعَوَّذُ پڑھے اس طرح یہ برا خواب اس پر کچھ اثر نہ کرے گا نیز  
شیطان میری شکل میں خود کو نہیں دکھا سکتا۔

(از خالد بن خل از محمد بن حرب از ربیعہ از زہری از  
ابوسلمہ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے (خواب میں) دیکھے اسے

۱۔ ترجمہ اس صورت میں ہے جب ہر شے میں لامتناہی ہی ہر بعض نگوں میں لامتناہی یا بی ہے یعنی وہ میری شکل نہیں بن سکتا ۲۔ منہ

۱۷۱۱ھ ان کی وراثتوں کو امام مسلم نے وصول کیا ۱۲۰۱ھ امام بخاری کا مقصود اس باب کے لگانے سے یہ ہے کہ رات امداد دو لفظ کا خواب معتبر اور دیر باہر ہے یعضوں نے کہا امام بخاری نے ابو سعید خدری کی حدیث کی طرف اشارہ کیا کہ رات کا خواب زیادہ سمجھا جاتا ہے یعضوں نے کہا جو خواب شروع رات میں دیکھے اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوتی ہے اولاً خیر شب میں یعضوں نے تحریر کے وقت جو خواب دیکھے اس کی تعبیر جلد ہی ظاہر ہوتی ہے ۱۲۰۱ھ منہ یعنی میری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں انصاف نظر ہو کر اور معافی اور مطالب ہے انتہا ہوتے ہیں ایک سعادت میں منافع الکلم کے بدلے جوامع الکلم ہے ۱۲۰۱ھ منہ زمین سے مراد وہ ملک نہیں جہاں تک اسلام کی حکومت پہنچی اور مسلمانوں نے ان کو فتح کیا وہاں کے خزانے لوٹے یہ حدیث آپ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے ایسی صاف پیشین گوئی پیغمبر کے حوالہ اور کوئی نہیں کر سکتا ۱۲۰۱ھ



٦٥١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ قَرَأْتُ رَجُلًا  
أَدَمًا كَا حُسْنِ مَا أَنْتَ رَآءُ مِنْ أَدَمٍ لِلرَّجَالِ  
لَهُ لَيْلَةٌ كَا حُسْنِ مَا أَنْتَ رَآءُ مِنْ لَيْلَةٍ  
قَدْ رَجَلَهَا تَقَطَّرَ مَاؤُهُمْ كَمَا عَلَى جُلَيْنِ  
أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ  
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ  
مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعَدَ قَطِيطِ  
أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنْدَهُ طَافِيَةٌ  
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ الدَّجَالِ

٤٥١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا  
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنِّي أُرِيدُ الْكَلِيلَةَ فِي الْمَنَاقِمِ وَسَأَوُا الْحَدِيثَ  
وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَحْمَرَ  
الزُّهْرِيُّ وَسُقَيْنُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(از عبد الشریف مسلمہ از مالک از نافع) عبد الشریف عمر

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے دیکھا میں کعبہ کے پاس ہوں اتنے میں ایک گندمی رنگ کا شخص بہت اچھا گندمی رنگ جو تم نے دیکھا ہو، آیا، سر پر کندھوں تک بال بہت اچھے بال جو تم نے دیکھے ہوں ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے۔ دو مردوں پر یا کہا دو مردوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟ کہا گیا مسیح بن مریم، اتنے میں ایک اور شخص دکھائی دیا جو بہت گھونگھریے بالوں والا دائیں آنکھ کا کاٹا تھا اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ مسیح دجال ہے۔

الازيحي ازليث از يونس از ابن شهاب از عبيد اللہ بن

عبداللہؑ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں نے رات کو خواب میں دیکھا آفریدیٹ ننگ۔

نہ ہری کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر نے بھی روایت کیا (اسے امام مسلم نے وصل کیا، اور نہ ہری کے بھتیجے نے اور سفیان بن حی نے اسے نہ ہری سے روایت کیا انہوں نے

۱۵۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام چھوٹا بن کر تشریف لائیں گے اور اسلام کے طریقے پر کعبہ کا طواف کر س گئے اور قادیانی کا دعویٰ کہ میں شیخ مسیح ہوں اور اب مسیح دنیا میں آنے والے ہیں محض غلط افواہ ہے۔ ۱۲۔ سنہ ۱۵۵۰ء میں حدیث ادنیٰ کتاب احادیث الانبیاء میں گورچکی سے اردو درجہ جو مکہ اور مدینہ میں نہیں جاسکے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت اور شوکت ظاہر ہونے کے بعد اور یہ واقعہ اس سے پیشتر کا ہو گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو گا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دجال و جانی کا دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمانوں کے طریق پر ہو گا۔ یہ وہ گمراہ جو مجاہدہ کر رہے تھے کہ وہ تھک چکے تھے کہ قادیانی و جانی کا بھی یہی حال ہے۔ پہلے تو ہمیں یہ ہونے کا دعویٰ کیا پھر پیش مسیح ہونے کا پھیلنے میں تین محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث آگئے تھے۔ مذکور ہوئی باب من لم یلہ الرؤیا الاول عابرا اذالم یصلب میں ۱۲۔ سنہ ۱۵۵۰ء محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے ہجری ۱۲۰۰ء

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَاهُ هُرَيْرَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَلَا تَسْمَعُ بِنُحَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَكْثَرُ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمُرًا لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ -

**باب ۳۶۹۳ الرُّؤْيَا بِاللَّهَادِ**  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ  
رُؤْيَا اللَّهَادِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

۶۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بَنِي الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْمَعَتْهُ وَجَعَلَتْ تُفْلِي رَأْسَهُ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَحْزَنُونَ عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

لیکن محمد بن ولید زبیدی نے اسے یوں روایت کیا ازہری از عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسے امام مسلم نے وصل کیا) شعیب بن ابی حمزہ واسحق بن یحییٰ نے اسے زہری روایت کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اور معمر بن راشد اس حدیث کو متصلاً نہیں بیان کرتے تھے۔ پھر متصلاً بیان کرنے لگے۔

**باب دن کو خواب دیکھنا۔**

ابن عوثر نے محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طالم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان (جو آپ کی ضایعہ خالہ تھیں) کے پاس جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن جو آپ ان کے پاس تھے بے گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کے بال دیکھنے لگیں (جو نہیں نکلنے لگیں) آپ سو گئے پھر جاگے تو خوشی سے ہنس رہے تھے۔ ام حرام کہتی ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے اس سمندر کے درمیان اس شان و شوکت سے سوار ہو رہے ہیں جیسے

عبد اللہ بن عباس

۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۲۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۳۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۴۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۵۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۶۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۷۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۸۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۱۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۲۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۳۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۴۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۵۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۶۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۷۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۸۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۹۹۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱  
۱۰۰۔ اس کو زہری نے زہریات میں وصل کیا ۱۲۱

يُكُونُ ثَبَجٌ هَذَا الْبَحْرُ مُلَوَّحًا عَلَى الْأَسْرَةِ  
أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ شَاكًا اسْتَحْيُ  
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ  
يَجْعَلَ مِنْهُمْ فِدَاءً لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ  
اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ عَوْصَةَ  
عَلَى عُرَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانُوا فِي الْأَوَّلِ  
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ  
يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَالَتْ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ  
فَرَكِبَتْ الْبَحْرِيَّ وَمَا مِنْ مُعْوِيَةَ بْنِ أَبِي  
سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَأْبَتِهَا حِينَ  
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ -

### بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ  
ابْنُ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ أُمَّ الرَّاءِ  
مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمْ أَقْسَمُوا لَهَا بِخَيْرِ  
قُرْعَةٍ قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عِثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ

بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں اسحاق راوی کو شک ہے  
کہ ملوگاً علی الاسرہ فرمایا یا مثل الملوك علی الاسرہ۔ ام حرام  
رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ دعاء فرمائیے اللہ مجھے  
بھی ان لوگوں میں شریک کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دعاء فرمائی پھر اس کے بعد پھر تلبیہ پر رُکھ کر سو گئے پھر جاگے  
تو پسنے لگے ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سچے  
لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے ہیں آپ نے دہی ارشاد  
فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ  
دعاء فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے آپ نے فرمایا  
آپ پہلے لوگوں میں شریک ہو چکیں۔ بعد ازاں حضرت معویہ رضی اللہ  
عنہ کے زمانے میں آپ سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے غشکی کی  
طرف آتے ہوئے سواری سے گر کر انتقال کر گئیں۔

### بَابُ عَوْرَتِیْنَ كَا خَوَاتِیْ

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از  
خارجہ بن زید بن ثابت) ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا جنہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتی ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈال کر مہاجرین کو تقسیم کر دیا  
چنانچہ ہمارے حصے میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ  
آئے۔ ہم نے انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ جب وہ  
مرض الموت میں بیمار ہو کر انتقال کر گئے اور غسل کون

۱۔ یہ حدیث اوپر کی ہے آپ کی نبوت کی دلیل میں یہ حدیث بھی ایک بڑی دلیل ہے کہ بعض کے حالات کی ایسی صحیح پیش گئی کہنا بخیر پیغمبر کے اذکار سے  
نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۲ کہتے ہیں عورتیں ایسا خواب دیکھیں جو ان کے مناسب حال نہ ہو تو وہ ان کے فائدوں کے لئے ہوگا جیسے غلام کا خواب مالک کے لئے تھا  
چے اور لڑکے کا ماں باپ کے لئے ابن بطال نے کہا عورت کا نیک خواب بھی نبوت کے چمکالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ۱۲ منہ ۱۲ جس میں ہر ایک کا  
جس انصاری کے نام پر نکلا وہ ۱۵۱۵ کے گھر میں ۱۲ منہ ۱۲

وَأَسْأَلُكَ فِي أَنْبَاءِ مَا قَوَّجَعٌ وَجَعَهُ الْكَذِبُ  
 تَوَفِّي فِيهِ فَلَمَّا تَوَفِّي غُصِّلَ وَكُفِّنَ فِي  
 أَقْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ  
 فَشَمَّهَا دَفَنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ  
 أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَكَ فَقُلْتُ بَأَيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ  
 الْيَقِينُ وَاللَّهُ إِلَيَّ لَا رُجُوءَ لَهُ الْخَيْرُ  
 وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا  
 يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُرَى بَعْدَهُ  
 أَحَدًا أَبَدًا -

۶۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذِ الْوَقَائِلِ مَا  
 أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَأَجَزَ مِنِّي  
 فَمِنْ قَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجُرِّي  
 فَاخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے۔

سے فرغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قشرف لائے  
 میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ لے ابوالسائب (عثمان بن مظعون  
 کی کنیت) خدا تم پر رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں  
 کہ اللہ نے تمہیں عزت دی۔ چنانچہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت دی میں نے  
 کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن اللہ پھر کن لوگوں کو  
 عزت دے گا؟ (اگر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جیسے مخلص پختہ  
 ایمان کو عزت نہ دے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی  
 قسم عثمان رضی اللہ عنہ کی موت تو نازل ہو چکی اور میں ان کے متعلق  
 نیک امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم  
 میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھے بھی معلوم نہیں میرا ساتھ تفصیلاً  
 کیا معاملہ ہو گا؟ چنانچہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آئندہ خدا کی  
 قسم میں کسی کو (مطلقاً) پاک صاف نہیں کہنے کی پاک صاف نہیں کہوں گی  
 (ابو الیمان از شعیب از زہری) یہی حدیث مروی  
 ہے۔ اس میں (آپ کے) یہ الفاظ ہیں میں نہیں جانتا عثمان  
 رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہو گا؟ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی  
 ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کہنے سے معذور ہو  
 گئی اور پھر میں سو گئی تو خواب میں دیکھتی ہوں کہ عثمان رضی اللہ  
 عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے خواب کے متعلق آنحضرت

سے شاید یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب سورہ فتح کی یہ آیت لیغفر لکم ما تقدم من ذنبک وما تأخر نہیں انہی ہی اور ممکن ہے کہ آپ نے تفصیلی  
 حالات مذکور ہونے کی وجہ سے جو اس آیت کی تائید میں ہے وہ ان اوردی ما یفعل فی ولا یفعل اور یا دری جو آنحضرت پر اعراف کے  
 ہیں کہ جب خدا آپ کو اپنی نجات کا یقین دیتا تو اپنی امت کو کیا بخشوائیں گے یہ اعتراض فوجہ ہے کہ منہ کیسا ہی مقبول اور بڑے درجے کا کیوں نہ ہو لیکن آخر بندہ ہے  
 حق تعالیٰ کے عطا وادے پر وہ کہہ کر کہہ کر ہر حال میں کانپتا رہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو اور زیادہ خوف و ترس ہے مقرران یا ش بود میرانی ۱۲ منہ اللہ العزیز  
 کو حقیقت حال معلوم ہے تو اس روایت میں باب کا مطلب نہ کہ نہیں ہے مگر اس کے بعد کے طریق میں باب کا مطلب نہ کہ ہے اس کی متابعت سے اس حدیث کو بھی لائے ہوئے  
 کہہ رہے ہیں وہ ایک صالح پیشا سائب نامی چھوٹے تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا یا اللہ کی راہ میں جو کی پیروی دیتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ مریت کا عمل ہو سکتا  
 تمام جو جاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے چوکی پر رہ دیا جو اس کا عمل بڑھاتا ہی جلا جاتا ہے تمام تک بڑھاتا ہے کا ۱۲ منہ عہ اس حدیث کے متعلق یہ

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے اور اس میں ہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی موت تو نازل ہو چکی اور میں ان کے متعلق نیک امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھے بھی معلوم نہیں میرا ساتھ تفصیلاً کیا معاملہ ہو گا؟ چنانچہ ام علاء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں آئندہ خدا کی قسم میں کسی کو (مطلقاً) پاک صاف نہیں کہنے کی پاک صاف نہیں کہوں گی (ابو الیمان از شعیب از زہری) یہی حدیث مروی ہے۔ اس میں (آپ کے) یہ الفاظ ہیں میں نہیں جانتا عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہو گا؟ ام علاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کہنے سے معذور ہو گئی اور پھر میں سو گئی تو خواب میں دیکھتی ہوں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے خواب کے متعلق آنحضرت سے شاید یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب سورہ فتح کی یہ آیت لیغفر لکم ما تقدم من ذنبک وما تأخر نہیں انہی ہی اور ممکن ہے کہ آپ نے تفصیلی حالات مذکور ہونے کی وجہ سے جو اس آیت کی تائید میں ہے وہ ان اوردی ما یفعل فی ولا یفعل اور یا دری جو آنحضرت پر اعراف کے ہیں کہ جب خدا آپ کو اپنی نجات کا یقین دیتا تو اپنی امت کو کیا بخشوائیں گے یہ اعتراض فوجہ ہے کہ منہ کیسا ہی مقبول اور بڑے درجے کا کیوں نہ ہو لیکن آخر بندہ ہے حق تعالیٰ کے عطا وادے پر وہ کہہ کر کہہ کر ہر حال میں کانپتا رہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو اور زیادہ خوف و ترس ہے مقرران یا ش بود میرانی ۱۲ منہ اللہ العزیز کو حقیقت حال معلوم ہے تو اس روایت میں باب کا مطلب نہ کہ نہیں ہے مگر اس کے بعد کے طریق میں باب کا مطلب نہ کہ ہے اس کی متابعت سے اس حدیث کو بھی لائے ہوئے کہہ رہے ہیں وہ ایک صالح پیشا سائب نامی چھوٹے تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا یا اللہ کی راہ میں جو کی پیروی دیتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ مریت کا عمل ہو سکتا تمام جو جاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے چوکی پر رہ دیا جو اس کا عمل بڑھاتا ہی جلا جاتا ہے تمام تک بڑھاتا ہے کا ۱۲ منہ عہ اس حدیث کے متعلق یہ

## بَابُ ۳۶۹۶ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا احْلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ نِسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ -

۶۵۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا

مَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ

فَإِذَا احْلَمَ أَحَدُكُمْ الْخُلْمَ يَكْرِهُهُ فَلْيَبْصُرْ

عَنْ نِسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ

يُضُرَّكَ -

## بَابُ ۳۶۹۷ اللَّيْثُ

۶۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْزَيْ

قَالَ أَخْبَرَنِي حَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَخَاتَمُ أُمِّتٍ يَقْدَحُ لَكِنِ

فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَى لَرَأَى الرَّسُولُ يَخْمُومُ

فِي أَظْفَارِي فَمَرَّ أَعْطَيْتُ فَضَلُّ عَمْرَقَا لَنَا

فَمَا أَدْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

## بَابُ ۳۶۹۸ الْخَوَابُ شَيْطَانُ كِي طَرَفٍ سَهْ جِب

کوئی ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے

اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے۔

(ان یحییٰ بن یحییٰ از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابولہم)

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے صحابی اور آپ کے خاص شہ سواروں میں سے ہیں کہتے

ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف

لہذا جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے جو اسے

نا پسند ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے

اللہ کی پناہ طلب کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

## بَابُ ۳۶۹۹ خَوَابُ بَیْرٍ دَوْدَہ دَکھِنَا

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از نہری از حمزہ بن عبد اللہ)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سورما تھا اتنے میں دودھ

کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، میں نے دودھ پیا اتنا پیالہ

جیسے دودھ کی طراوت میرے ناخنوں سے پھوٹ نکلی میں نے

پی کر (بچا ہوا دودھ) عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام

نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ آپ نے

فرمایا "علم" مراد ہے۔

لہ (اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نبوی فضیلت مکمل حقیقت میں حضرت عمر تمام علوم میں خصوصاً علم سیاست اور تدبیر کون میں تو اپنا نظریہ نہیں رکھتے تھے کاغذ ان جیسے کوئی ہستی اس نہایت سے اللہ پیدا فرمادے جو بدعمل مسلمانوں کو باعمل اور نیکو کار بنائے اور دشمنان کو تباہ کر دے (مفسر احمد)

## بَاب ۳۶۹ اِذَا جَوَى اللَّيْلُ

فِي اطْرَافِهِ اَوْ اَطْلَافِهِ۔

۴۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

اَبِي عَنْ صَاحِبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي

حُزْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا وَابْنُ اُمِّ اَبِيَّتٍ بَقْدُجْ

لَبِنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ لَا أَرَى الرَّقِيقَ

يَخْرُجُ مِنْ اطْرَافِي فَاَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ

ابْنِ التَّخَطُّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا اَوْلَكَ

ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اَلْعِلْمُ۔

## بَاب ۳۶۹۹۹ الْقَبِيصُ فِي الْمَنَامِ

۴۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي

عَنْ صَاحِبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو

## بَاب اگر دودھ اعضا و اور ناخنوں سے پھوٹ

نکلتے دیکھے تو کیا تعبیر ہے ؟

از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش

از صالح از ابن شہاب از حمزہ بن عبد اللہ بن عمر رضی

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا ایک بار میں سورہا تھا، اتنے میں دودھ کا ایک

پتالہ میرے پاس لایا گیا میں نے اسے پیایا یہاں تک کہ دودھ کی

تازگی میرے اعضا کے کناروں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی پھر

میں نے اپنا کپا بیوا دودھ عمر رضی اللہ کو پیے دیا۔ جو لوگ

آپ کی مجلس میں بیٹھے تھے پوچھنے لگے یا رسول اللہ اس کی

تعبیر کیا ہوئی ؟ تو فرمایا " علم "۔

## بَاب خواب میں قمیص (کرتہ) دیکھنا

از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش

از صالح از ابن شہاب از ابو امامہ بن سہیل حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) منسوب و مقبول کرتے حکیم سنائی ہم صدیق میں کہتے ہیں کہ اگر کسی کا خواب میں دیکھنا غصہ کی دلیل ہے پانی کا دیکھنا آنکھ کا نور ہے خواب میں دینا خوشی کی دلیل

ہے، نمل ہونا آزمائش کی نشانی ہے، شہر کے اوپر سر کھیلنا جنگ و فساد کا سبب ہے شیریں اور صاف پانی حلال روزی ہے گدلا پانی ناخوشی کی دلیل ہے، خاک کے دیکھنا

خوشی کا شکار کرنے کی راہ کا باعث ہے ہوا گرم ہو سردی و برف و غم کی نشانی ہے اگر دستہ لاطور پریدن سے لگتی ہے تو خوشی کا موجب ہے، مردے کو کوئی چیز دینا مال و اسباب کے تباہ ہونے کی

نشانی ہے ہفت تاریخ و علم کی نشانی ہے پانی پینا پیاس بجھنا شوق علم کی دلیل ہے طبلہ بجانا راز کا فاش ہونا بقیہ جنگ کی دلیل ہے بڑی میں گرفتاری شریعت کی پابندی باغ

فرا لے روحانی ہے، میوہ بادشاہ سے قائم ہونا، ماہر کا لمبا ہونا سخاوت ہے، اٹھ بھوٹا ہونا غفلت ہے، سیدھا ہونا فقر و تنگدستی ہے، بایاں ماہر و دختر ہے انگلیاں

اولاد و دانت مال باپ، سینہ اور پستان خزانہ، اسی طرح پیٹ جگر اور دل بھخزانہ، ساق اور زانو دیکھنا اور تکلیف، مغز پوشیدہ مال، پہلو عورت، سھوتا سلف و زنا

ماہر دھونا نا امید ہونا، ناچنا بے شرمی، لنگر کے چہرہ جہاں خادم، بویط بجانا جو رو کرنا، کشتی کرنا کسی کو ستانا، دوا کھانا بیماری سے نجات، خوشی لوگ ناخوشی

ہونا، خوشی و اس کے بدن یا پیرے سے چھڑنا رنج و غم، دھواں نقصان بیماری کی خوشی کے لئے کپڑے موت ہے، کشتی میں ناچنا غرق ہونا، قیدی میں ناچنا آزادی

بدن سے خون بہنا حلال مال کا آزادی ختم نہ ہو، زخم دیکھنا تو تکلیف و غم کی، عورت کا شرم گاہ سے خون بہنا دیکھنا حمل ساقط ہونا، کھجور کا شراب کی کرشمہ ہونا

خواری کی دلیل ہے، انگور کے شراب سے نشہ ہونا مال و دولت ملنے کی دلیل ہے، دودھ مال کا نفع حلال روزی، پرلے کپڑے دیکھ و غم، نئے کپڑے دولت،

گدلا مسکین و نادانی، گدلا عورت اور نہ سفر دور دراز، گلے آسانی، شیر و تخم غالب، ماہی بادشاہ حبیب، بکری مال و دولت، بویط و کشتی،

آفتاب بادشاہت، چاند عورت، مرجع یا زحل رجبہ اور غم، مشتری وزیر، زہر و عیش و راحت، والد اللہ اعلم الامتہ

أَمَامَهُ بَنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ  
الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ  
يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ  
الشُّدْقَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ  
عَلَيَّ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُبُصٌ يَجْعَلُهُ  
قَالُوا مَا أَوْلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ

### بَابُ جَرِّ الْقُبُصِ

فِي الْمَنَامِ

۴۵۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيٌّ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُمَامَةَ  
ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرِضُونَ  
عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشُّدْقَ  
وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ  
عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُبُصٌ يَجْعَلُهُ  
قَالُوا فَمَا أَوْلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ

### بَابُ الْمُخَضَّرِ فِي الْمَنَامِ

وَالرُّؤْيَا الْخُضْرَاءُ

۴۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمْرٍو

نے فرمایا میں سورتا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے لائے  
جا رہے ہیں انہوں نے کرتہ پہنا ہوا ہے، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک  
کسی کا اس سے چھوٹا یا اس سے بڑا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ  
میرے سامنے آئے ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ وہ اسے گھسیٹ  
رہے تھے (زمین پر کرتہ گھسٹ رہا تھا) صحابہ کرام نے دریافت  
کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا  
”دینداری“

### باب خواب میں قمیص گھسیٹنا

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از  
ابو امامہ بن سہل) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
میں سورتا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں لوگ میرے سامنے  
لائے جا رہے ہیں وہ قمیصیں (کرتے) پہنے ہوئے ہیں،  
بعضوں کی قمیصیں چھاتیوں تک، بعضوں کے اس سے  
بھی کم (یا زیادہ) اور عمر رضی اللہ عنہ جو میرے سامنے لائے  
آئے تو ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ اسے زمین پر گھسیٹ رہے تھے  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی تعبیر آپ  
کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ”دین“ (دین میں کمال)۔

### باب خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از حرمی بن عمارہ از قرہ بن  
خالد از محمد بن سیرین) قیس بن عبید کہتے ہیں میں ایک

لے کرتے بدن کو چھپاتا ہے گرمی سردی سے بچاتا ہے اسی طرح دین بھی روح کو بچاتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ  
قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا  
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ قَمَرًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْحَبَّةِ  
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذًا وَكَذَا قَالَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا  
مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَاثِمًا  
عُمُودٌ وَضَعَهُ فِي رُوضَةٍ حَفَرَاءَ فَتَضَيَّبَ  
فِيهَا وَفِي رَأْسِهِ عَوْدَةٌ وَفِي أَصْفَلَاءِ نُسْفٌ  
وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لَأَنَّهُ فَرَّقْتَهُ حَتَّى  
أَخَذْتُ بِالْعَوْدَةِ فَقَضَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ  
أَخَذَ بِالْعَوْدَةِ الْوُثْقَى -

### بَابُ كَشْفِ الْمَرَاةِ فِي الْبُتَامِ -

۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْبُتَامِ  
مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَخْمَلُكَ فِي سَكْوَةٍ حَرِيرٍ  
فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَكَشَفَهَا فَإِذَا

جلس میں بیٹھا تھا جو حلقے کی شکل میں تھی اس میں سعد بن مالک  
اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، اتنے میں عبد اللہ بن سلام  
رضی اللہ عنہ سامنے سے نکلے، لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہیں میں  
نے لوگوں کو یہ بات (جاگہ) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے  
بیان کی، انہوں نے کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو جو بات معلوم نہیں  
اسے زبان سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس حقیقت یہ ہے  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب  
دیکھا گویا ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے،  
اس کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے اور نیچے ایک غلام کھڑا ہے۔  
مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھ جائیے چنانچہ میں چڑھ گیا۔  
اوپر جا کر کنڈا اٹھام لیا پھر میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "عبد اللہ بن سلام  
رضی اللہ عنہ اس کنڈے کو مضبوط تھامے ہوئے مریں گے"

### بَابُ خَوَابِ مِیْنِ عَوْرَتِ كَيْ دُكَّيْ هَوْنِ پہرے کو کھول کر دیکھنا۔

(از عبید بن اسمعیل از ابواسامہ از ہشام از  
والدش، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے دوبار خواب  
میں دیکھا ایک شخص تجھے ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے  
ہے (وہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں)، اور مجھ سے کہتا ہے  
اسے کھولو! چنانچہ میں نے کھولا تو تم تھیں میں نے

لے یعنی ان کا ایمان پر قائم ہو گا دوسری روایت میں یوں ہے کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور یہ کنڈا اسلام کا کنڈا ہے صحیح مسلم کی روایت میں ہے  
عبد اللہ بن سلام نے مجھ کو کہا مجھ کو امید ہے کہ میں بہشت والوں میں سے ہوں گا ۱۲ منہ



هِيَ أَنْتِ قَا قَوْلُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ  
اللَّهِ يُبْضِئْهُ -

بَابُ ۳۷۰۳  
الْحَرِيرُ  
فِي الْمَنَامِ

۶۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ قَبْلَ أَنْ  
أَتَزَوَّجَكَ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ  
يَحْمِلُكَ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ  
لَهُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ  
فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
يُبْضِئْهُ ثُمَّ أُرِيْتُكَ يَحْمِلُكَ فِي سُرْقَةٍ  
مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا  
هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ يُبْضِئْهُ -

بَابُ ۳۷۰۴  
الْمَنَامُ فِي الْيَدِ

۶۵۲۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
بُعِثْتُ بِجَوَارِمِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ  
وَبَنِيَّا أَكَا نَا هُمَا نِيَّتُكَ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ

(اپنے دل میں) کہا اگر میرا یہ خواب من جانب اللہ ہے تو ضرور  
پورا ہوگا۔

باب خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔

رازمحمد از ابو معاویہ از ہشام از والدہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا نکاح سے قبل میں نے دوبار تجھے خواب  
میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا ایک فرشتہ تجھے ایک  
ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے۔ میں  
نے اس سے کہا اسے کھول، اس نے کھول دیا، تب  
دیکھا تو تم تھیں۔ میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو  
جو ضرور پورا ہوگا۔ پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ ایک  
فرشتہ تجھے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھائے ہوئے ہے  
میں نے اسے کہا کہ اس کو کھول اس نے کھول دیا، تب دیکھا  
تو تم تھیں میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور  
پورا ہوگا۔

باب خواب میں ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب  
از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے مجھے ایسی باتیں دی گئیں جن کے الفاظ  
تھوڑے اور معانی بہت ہیں اور میرا رب دشمنوں  
کے دل میں ڈال کر میری مدد اور نصرت فرمائی گئی ہے  
ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی چابیاں

لاکرمیرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

محمد بن مسلم زہری رحمۃ اللہ علیہ (ابا امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ گذشتہ زمانے میں بہت سی باتیں جو کتابوں میں لکھی جاتی تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو باتوں میں آپ کے لئے جمع کر دیں۔

**باب گندے یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے لشک جانا۔**

(از عبد اللہ بن محمد از ہر از ابن عون)

دوسری (از خلیفہ از معاذ از ابن عون از محمد از قیس

ابن عباد) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں یوں دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں، اس کے درمیان ایک ستون گڑا ہوا ہے، ستون کی چوٹی پر ایک گندالگا ہے۔ مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم آیا اس نے میرا کپڑا (رسی کی شکل) اٹھایا۔ میں (اس کے ذریعہ) چڑھ گیا اور اوپر جا کر گندڑا مضبوط تھام لیا، میں اسے مٹا رہے ہوئے جی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ستون بھی اسلام کا ستون ہے، اور گندے سے مراد وہ مضبوط گندڑا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تادم مرگ اسلام پر صدق سے قائم رہو گے۔

الْأَرْضِ قَوْضَعَتْ فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمَاتِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتُمُ فِي الْكِتَابِ قَبْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدَةِ الْأَوَّلِ أَوْ تَحْذُوكَ۔

**باب ۳۰۰ الثَّغْلِي بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ۔**

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ نَبِيَّ فِي رُؤْيَا قَسَطَ الرُّؤْيَا عَمُودٌ فِي آفَافِ الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ أَرَأَيْتَ قُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ قَاتَانِي وَصِيفٌ قَرَفَ فَرَفَ فَرَفَتْ فَاسْتَمْسَكَتُ بِالْعُرْوَةِ قَاتَبْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا رُؤْيَا رُؤْيَا مِنْ ذَلِكَ الْعَمُودِ عَمُودٌ الْإِسْلَامُ وَمِنْ ذَلِكَ الْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا تَرَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ بِحَقِّ تَمُوتَ۔

جامع الکلم سے قرآن اور حدیث دونوں مراد ہو سکتے ہیں کجیاں ہاتھ میں رکھی جانا اگر خواب میں دیکھے تو اس کی یہی تعبیر ہے کہ بادشاہت یا حکومت ملے گی اگر یہ دیکھے کہ کبھی سے ایک دروازہ کھولا تب اس کی حاجت کسی صاحبِ قوت کی امداد سے پوری ہوگی ۱۲ منہ

**باب ۳۷۰۶ عَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ**

تَحْتَ وَسَادَتِهِ -

**باب ۳۷۰۷ اِلِیْ سُبُوْقِ اَدَّ**

دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فِي الْمَتَا -

۴۵۳۱ - **حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ**

حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَكَارِمَ

عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ

مَكَانَ فِي يَدَيَّ سَرَقَةً مِّنْ حَرَبٍ لَا أَهْوَى

بَهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ فِي

إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا

حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ

عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ -

**باب ۳۷۰۸ اَلْقَبْرِ فِي الْمَنَامِ**

۴۵۳۲ - **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُنَّاجٍ**

قَالَ حَدَّثَنَا مُنْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّكَ سَمِعَهُ

أَنَا هُرَيْرَةُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ائْتَمَرْتَ الزَّمَانُ

**باب** تنکبے کے نیچے غیبی کے ستون لگے ہوتے

دیکھنا۔

**باب** خواب میں استبقر (ایک قسم کا ریشمی کپڑا)

دیکھنا یا بہشت میں جانا۔

(از معل بن اسد از وہیب از ایوب از مکارم) ابن عمر

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں

ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں بہشت میں جس جگہ پر جلنے

کا ارادہ کرتا ہوں یہ ریشمی کپڑا مجھے وہاں اڑالے جاتا ہے

میں نے یہ خواب (ابنی ہن) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی

اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا تیرا بھائی یا یوں فرمایا علیہ السلام

ایک بہیک آدمی ہے۔

**باب** خواب میں قید ہوا دیکھنا

(از عبد اللہ بن صبار از معتمر از عوف از محمد بن سیرین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب (قیامت کا) زمانہ قریب آئے گا تو

مسلمانوں کا خواب قطعاً غلط نہ ہوگا (ہمیشہ سچ ہوگا)

مسلمانوں کا خواب کیا ہے نبوت کے چھیا لیس

۱۔ اس باب میں ہم بخاری کی حدیث میں بیان نہیں کی شاید ان کی شرط نہیں ملے ہوگی اولاً انہوں نے اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جس کو وہیب بن سفیان اور طریق اور حاکم نے نکالا

اور کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ میں ایک کپڑا دیکھا جس کا رنگ سفید تھا

دیکھو وہ جب قطعاً اور فساد پیدا ہوں گے تو ایمان تک میں ہم نے یہ سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا میں نے اپنے ہاتھ میں ایک کپڑا دیکھا جس کا رنگ سفید تھا

تقریباً میں نے پوچھا کیا ہے انہوں نے کہا تم کو اللہ تعالیٰ میں دین کا ستون اور تم کو مکہ ہے کہ تم کے ملک میں اس کو کہیں تیسری روایت میں ہے میں نے یہ سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا میں نے اپنے ہاتھ میں ایک کپڑا دیکھا جس کا رنگ سفید تھا

عمود الکتا میرے تنکے کے تلے سے ایک لپٹا لیا میں نے جیسا شاید اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر بھیجی کی اور میں اس کو براہ دیکھا اور وہاں ایک شخص نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ میں ایک کپڑا دیکھا جس کا رنگ سفید تھا



## بَابُ ۳۶۰۹ الْعَيْنُ الْحَارِيَّةُ

فِي الْمَنَامِ

۶۵۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ بِنْتِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ أُمُّ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ نِسَاءٍ لَهَا بَأَيَّتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالِدًا لَنَا عَثْمَانُ بْنُ مَفْلُوعٍ فِي السُّكْنَى حَيْثُ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سَكْنَى الْأَنْصَارِ بَيْنَ قَائِمَتِكَ قَمَرُضْنَا هَاشِمِيٌّ كَوْنِي ثُمَّ جَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِ فَنَدَخَلْ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهِدَا دَرَى عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يَدْرِيكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَا هُوَ فَقَدْ جَاءَكَ الْيَقِينُ إِنِّي لَا رَجُوكَ الْخَيْرُ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أُرْكَى أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعَثْمَانَ فِي الْمَنَامِ عَيْنًا تَجُورِي فَجُمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَوْنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ يَجُورِي لَهُ -

## بَابُ ۳۶۱۰ خَوَابُ مِثْلِهَا

خَوَابُ مِثْلِهَا

(از عبدان از عبد اللہ از معمر از زہری از خار جہ ابن زید بن ثابت) زید بن ثابت کے خاندان کی ام العلاء رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں کہتی ہیں جب انصار نے مہاجرین میں قرعہ ڈالا تو ہمارے بھی میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے وہ بیمار ہو گئے ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا ہم نے انہیں (غسل دے کر کفن پہنایا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری زبان سے یہ نکلا ابو السائب (یہ ان کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت و آبرو دی، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تجھے کیسے معلوم ہوا؟ میں نے کہا بے شک مجھے معلوم نہیں ہے خدا کی قسم۔ آپ نے فرمایا کہ عثمان تو انتقال کر گئے اور مجھے اللہ سے ان کی بھلائی (بخشش) کی امید ہے (البتہ یقین سے نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن یہ نہیں جانتا مجھے کیا پیش آئے گا؟ اور تمہیں کیا پیش آنے والا ہے۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا نے کہا آئندہ میں ایسا کلمہ کہی نہیں کہوں گی کہ کسی کو یقینی طور پر پاک صاف کہوں۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (اس کے بعد) میں نے (خواب میں) دیکھا کہ عثمان بڑے لئے ایک شتمہ جاری ہے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نیک عمل ہے جس کا ثواب انہیں انتقال کے بعد بھی مل رہا ہے۔

۱۔ یعنی کون انصار کی کس جہاز کو اپنے گھر رکھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی شروع اور پرگزرجکی ہے کہتے ہیں یہ عثمان بہت الدرا آدمی تھے شاید کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں۔ امام بخاری اس حدیث کو جہاں اس نے لائے اس جگہ سے ایک عمل کی تعبیر ہوتی ہے ۱۲ منہ

## باب ۳ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ

الْبُيُوتِ حَتَّى يَرَوْى النَّاسُ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۳۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

كَافِرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلَى بَيْتِ

أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَآخَذَ

أَبُو بَكْرٍ الدُّلُوقَ فَزَرَعَ ذُرُوبًا أَوْ ذُرُوبَيْنِ

وَفِي نَزْعِهِ ضَعُفٌ فَغَضَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا

ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحْيَا لَتْ

فِي يَدِهِ عَرُوبًا فَلَمْ أَرِ عُبْقُرِيًّا مِنَ النَّاسِ

يَغْرِئُ قَرْيَةً حَتَّى ضَرْبَ النَّاسِ يَعْطِفَ

بَلَاكُمَا نَهَيْتُمْ بَهْلَةَ كِي جَلَّ لِي كُنْتُ

## باب ۴ نَزْعُ الدُّلُوبِ

وَالدُّلُوبُ بَيْنَ الْبَيْتِ وَضَعُفٌ

۶۵۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى

## باب ۵ خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا لوگوں

کو سیراب کرنا۔ اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ

حدیث آگے موصلاً مذکور ہوگی

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از شعیب بن حرب

از صحر بن جویریہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) ایک

کنوئیں پر تھا پانی نکال رہا تھا، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ

عنہ اور عمر رضی اللہ عنہما آ پہنچے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ڈول

لے کر ایک دو ڈول بمشکل کھینچ پائے، اللہ انہیں بخشے

از ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) نے ابو بکر رضی اللہ عنہ

کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچے

چرس جیسا بڑا بن گیا مگر پھر بھی وہ جس طرح کھینچ رہے

تھے میں نے ایسا شر زور کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا

جو ان کی طرح کام کرے (اتنا پانی کھینچا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو خوب

## باب ۶ کنوئیں سے ایک یا دو ڈول بمشکل

کھینچتے دیکھنا۔

(از احمد بن یونس از زہیر از موسیٰ از سالم) حضرت

سالم رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی دلیل ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ایک سال یا دو سال درج کی ہے اس میں

میں وہ جوش اور زندگی ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوگا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ہی ہمارے عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت پہنچے گی وہ ایسے ذہن سے جلا میں آئے گا

اللہ کی ملک فتح کرے مسلمانوں کو املا مال کر دیں گے آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں

کوئی نقص ہوگا یا ان میں خود میں کوئی عیب ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی خلافت حقوڑی مدت تک رہے گی اور اس میں بڑی بڑی نعمات پیش ہوں گی جہاں اللہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احسان سارے مسلمانوں کی توفیقوں پر قیامت تک رہے گا مگر جو ناشکرانہ کمال میں کمال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

بر لکھ گا باقی جس میں حق برابر ہی عقل ہوگی ان کا شکر یہ عمر بھر کرتا رہے گا رضی اللہ عنہ وارضاهما ۱۲۸

عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا أَقَامُوا أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُؤُوبًا أَوْ ذُؤُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ عَرُوبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنْ النَّاسِ يَفْعَلُ قَرِيهَ حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ بِعَطِينٍ -

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے متعلق دیکھا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک کنوئیں پر جمع ہیں پہلے ابو بکر رضی اللہ کھڑے ہوئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ انہیں بخشے پھر ابن خطاب کھڑا ہوا اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وہ ڈول لیا) چنانچہ وہ ڈول ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی حیرس جیسا بڑا ہوا گیا میں نے لوگوں میں ایسا (شہ زور) انسان کوئی دوسرا نہیں

۶۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ شَهَابٌ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ وَعَلَيْهَا دَلُوفٌ فَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي مُخَافَةَ فَزَعَهَا مِنْهَا ذُؤُوبًا أَوْ ذُؤُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ عَرُوبًا فَاخْذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَى عَفْرِيًّا مِنْ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ بِعَطِينٍ -

لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو پانی بلا کر اونٹوں کے ٹھکانے (تھانوں) پر لگ گئے از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنوئیں پر گیا ہوں وہاں ایک ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اس ڈول سے اللہ کی مشیت کے مطابق پانی کھینچا، میرے بعد وہ ڈول ابن ابی قحاذہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور ایک دو ڈول کھینچے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ ڈول بڑا ہوا کہ حیرس بن گیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا چنانچہ میں نے ان جیسا لوگوں میں کوئی شہ زور شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی کھینچے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنے اپنے مھانوں میں لے جا کر بٹھا دیا۔

لہ سبحان اللہ اس شہ زوری اور بیجا انی کا کیا کہنا اسلام کو وہ رونق دی کہ سارا زمانہ بے اختیار کھڑا تھا۔ اس کا راز تو ایک و مردان چنیں کنندہ بجز فقط فتوحات نہیں بلکہ موافق و مخالف سب پر حاکم تھا دی کر چون و چرا کرنے کی مجال کسی کو نہیں ہوتی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے دس برس خلافت کی اس دس برس کے عرصے میں شام، مصر، ایران، عراق اور روم کے اکثر شہر فتح ہو گئے چار ہزار بیڑے بیڑے شہر مع پگمانات ممالک محروسہ اسلام میں شامل ہوئے اسی شہ زور نے اور اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے سالہا سال مال مال ہو گئے سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو اگر حضرت محمدؐ دس برس زندہ رہ جاتے تو روپ اور اقلیہ اور التیاسیہ سب صاف ہوجاتے اور ہر طرف اسلام پھیلا نظر آنے والا تھا تمنا کی تقدیر ایسی ہوتی جو واقع ہوئی فَعَلَّ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَكُونُ مَا يَشَاءُ

## باب ۳۷۱۲ فی المنام

۶۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اسْفَعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ قَعْقَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ آتِي عَلَى حَوْضٍ أَسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلَّوُ مِنْ يَدِي لِيُرِيَنِي فَأَنَزَعَهُ فَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ۔

۶۵۳۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْثَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَدِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مُجْلِسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى حَائِبٍ قَصِيرٍ قُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصِيرُ قَالُوا الْعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَهُ فَوَكَيْتُ مَذْبُوحًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ أَعْلَيْكَ يَا بَنِي

## باب خواب میں آرام کرنے کے جوئے دیکھنا

(انسحاق بن ابراہیم از عبد الرزاق از معمر از ہمام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میں سورہ بایٹھا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا۔ اور دو ڈول کمزوری کے ساتھ کنوئین سے (سے) نکالے (حوض میں ڈالے) اللہ انہیں بخشے، بعد ازاں ابن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چل دئے اور حوض لبالب پانی ابل رہا تھا۔

## باب خواب میں محل دیکھنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید)

ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ہوں اور ایک محل ہے اس کے ایک کونے میں ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے دریافت کیا یہ محل کس شخص کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، چنانچہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیچھے مڑ گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو رو دیئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں



أَنْتَ وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ

۶۵۳۹- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُهَبَّبِ بْنِ الْمُهَكَّبِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ

هَذَا فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا

مَنْعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا

مَا أَعْلَمُونُ غَيْرَتَكَ قَالَ وَ عَلَيْكَ أَغَارُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ-

بَابُ ۱۳۷۳ الدُّخُولِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا

نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَمْوَاكٌ

تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ

هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِلْعَمْرِئِ فَذُكِرْتُ عَلَيْهِ

فَوَلَّيْتُ مَدِيرًا فَبَكَى عَمْرُو قَالَ عَلَيْكَ

يَا بِي أَنْتَ وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ-

بَابُ ۱۳۷۴ الطَّوَافِ بِالْكَبَةِ

فِي الْمَنَامِ-

يَا رَسُولَ اللَّهِ بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟

(از عمرو بن علی از معمر ابن سلیمان از عبید اللہ بن عمر از

محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خواب میں) میں بہشت

میں گیا، وہاں سونے کا ایک محل دکھائی دیا میں نے پوچھا

یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا قریش کے ایک شخص

(یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا۔ اے ابن خطاب! میں اس

کے اندر چلا جاتا مگر تمہاری حیا و غیرت کا خیال کر کے

رہ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ

کیا آپ سے غیرت کر دوں گا؟

باب خواب میں، وضو کرتے دیکھنا

(از یحییٰ بن بکیر از لیث، از عُقَیل از ابن شہاب از سعید

ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا

نیند کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں بہشت میں ہوں اور

ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی ہے۔ میں

نے (فرشتوں سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر

رضی اللہ عنہ کا مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا اور واپس ہو

گیا۔ یہ خواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ صدقے ہو

جائیں بھلا میں آپ سے بھی غیرت کرنے لگوں گا؟

باب خواب میں کعبے کا طواف کرتے دیکھنا

اے آپ تو تم مؤمنین کے دلی اور مثالی والد زادہ گوارہ کے ہیں دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عزیز بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں داما داچھ بیٹے کی طرح عزیز ہوتا ہے اس پر کون غیرت کرتا ہے ۱۲ متر ۱۱۰ وضو سے مراد شری وضو اور وہیں ترلا ہے کہ ذکر بہشت میں کوئی عمل فرض نہیں ۱۳

۶۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُهْمَرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَمَا أَنَا حِمْرٌ زَائِتٌ فِي أَطْوَى الْكُعْبَةِ  
فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سَبْطِ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفْتُ فَإِذَا  
رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسَدٌ جَعَلَ الرَّأْسَ آعُورُ  
الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنِّي عَيْنُهُ عَيْنُهُ ظِلْفِيهِ  
قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا

الَّذِي جَاءَ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبْهًا ابْنُ  
قَطَنِ وَابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ  
مِنْ خُرَاعَةَ۔

بَابُ ۳۷۱ إِذَا آعَطَ فَضْلُهُ

غَيْرُهُ فِي التَّوْبَةِ

۶۵۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُهْمَرٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا  
تَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لِّكَيْنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى  
إِنِّي لَأَرَى الرِّقَ يَجْرِي ثُمَّ آعَطْنِي

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ

ابن عمر) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، دیکھا کہ میں کعبے کا  
طواف کر رہا ہوں، ایک شخص گندمی رنگ سیدھے بال والا دو  
آدمیوں کے درمیان سہارا لگائے ہوئے ہے، اس کے سر  
سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، میں نے دریافت کیا یہ کون  
صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہیں۔  
بعد ازاں میں چل پڑا ادھر ادھر دیکھا ایک اور شخص دکھائی دیا  
سرخ رنگ موٹا گھنگریالے بالوں والا، دائیں آنکھ پھوٹی ہوئی  
تھی اور آنکھ میں انگور جیسا پھولا تھا، میں نے اس سے متعلق  
دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ دجال ہے، اس کی  
صورت ابن قطن نامی شخص سے ملتی جلتی تھی۔ یہ عبد العزی  
قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق میں سے تھا۔

بَابُ ۳۷۲ خَوَابُ مِثْلِ ابْنِ بَجَا (دودھ وغیرہ)

دوسرے شخص کو دینا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از حمزہ بن  
عبد اللہ بن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں  
سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا پیالہ میرے سامنے  
لایا گیا۔ میں نے اتنا پیا کہ دودھ کی تازگی (ہر گچھے  
میں) جاری ہو گئی اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ

لے بعضوں نے کہا ہے دجال مکہ میں جائے گا صرف مدینہ میں نہ جائے گا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کہ اور مدینہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا  
اور حدیث کا مطلب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی دجال اپنی سطوت اور حکومت حاصل کرنے سے پیشتر مکہ میں جائے گا اور طواف کعبہ کا شاید وہ پہلے  
مسلمان ہوگا پھر مرتد ہو کر کفر کا دعویٰ کرنے لگے گا ۱۲ سنہ

عُمَرَ قَالُوا قَدْ أَقْبَمْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَعْلَمُ | عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ نے اس کی

کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ فرمایا "علم"۔

**باب ۳۱** الرُّؤْيَا فِي الْمَنَامِ

الرُّؤْيَا فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

صَعْفُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ

أَبْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ

يَرُونِ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْضُونَهَا عَلَى رَسُولِ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ

اللَّهُ وَأَنَا عَلَامُ حَدِيثِ السَّيِّدِ وَبِسْمِ

الْمُسْتَعِدِّ قَبْلَ أَنْ أَهْكِمَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي

لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَوَ آيَتْ مِثْلَ مَا يَرَى

هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِي خَيْرٍ أَفَارِنِي

رُؤْيَا مَبِينًا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ حَيَاءُ فِي

مَلَكَيْنِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَقْبَعَةٌ

مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي وَأَنَا

بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي مَلَكًا

**باب** خواب میں اپنے آپ کو باہر سے  
بے خوف دیکھنا۔

(از عبد اللہ بن سعید از عفان بن مسلم از صخر بن جویریہ

از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانے میں اصحاب رسول میں جو خواب دیکھتا وہ بارگاہ

رسالت میں پیش کرتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منشیٰ ایزی

کے مطابق اس کی تعبیر فرمایا کرتے میں کم سن تھا۔ قبل شادی مسجد

نبوی میں سویا کرتا تھا۔ میں سوچنے لگا اگر مجھ میں بھی کچھ

صلاحیتیں ہوتیں تو ان لوگوں کی طرح مجھے بھی کوئی نہ کوئی

خواب نظر آتا۔ چنانچہ ایک رات اسی خیال میں میں لیٹ

گیا اور دعا کی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مجھ

میں کوئی مصلحت ہے تو مجھے بھی کوئی خواب اچھا

دکھلا دے۔ یہ دعا کر کے میں سو گیا کیا دیکھتا

ہوں کہ دو فرشتے میرے پاس آئے ہر ایک

کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ایک گرز تھا وہ مجھے

دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اور میں دونوں

کے درمیان میں یہ دعا کر رہا تھا، اے اللہ دوزخ

سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے دیکھا ایک اور فرشتہ

۱۔ مسلم جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما جہاں اور فضائل رکھتے تھے وہ ان علم نبوی کے حامل بھی تھے دوسری حدیث میں ہے اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر پیغمبر ہوتا ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ علماء تعبیر نے کہا ہے اگر سوئے میں آدمی اپنے من میں بے ڈر دیکھے تو ڈر پیدا ہوگا اگر ڈر آتا دیکھے تو اس سے رہے کا غرض ان کی تعبیر بالکل صحیح ہے ۱۳۔

فِي يَدِهِمْ مَقْصَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ كُنْ كَرَامًا  
 نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ كُنْتَ تُرِي الصَّلَاةَ فَا نْطَلَقُوا  
 فِي حَقِّي وَاقْفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا  
 هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبَيْتِ لَهُ قُرُونٌ كَقُرُونِ  
 الْبَيْتِ بَيْنَ مَحَلِّ قُرْنَيْنِ مَلَكٌ بَيْنَ مَقْصَعَةٍ  
 مِّنْ حَدِيدٍ وَآرَى فِيهَا رَجُلًا مُّخْلِطًا  
 بِالسَّلَاسِلِ رُؤُوسَهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ  
 فِيهَا رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ  
 ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ  
 فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ  
 صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ  
 يُكْثِرُ الصَّلَاةَ -

آیا اس کے ہاتھ میں بھی لوسہ کا گرز تھا، وہ کہے ڈروست  
 تم تو اچھے آدمی ہو اگر نماز بہت پڑھا کرو، آخر یہ تینوں  
 فرشتے مجھے دوزخ کے کنارے لے کر پہنچے، کیا دیکھتا ہوں  
 کہ دوزخ ایک گول کنوئیں کی طرح ہے اس کے دونوں  
 طرف ستون یا سنگ کھڑے ہیں دونوں ستونوں کے درمیان  
 ایک فرشتہ لوسہ کا گرز ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا ہے میں  
 نے کچھ لوگ اس کنوئیں میں ایسے بھی دیکھے جو اپنے بدن زنجیروں  
 میں لٹک رہے ہیں، ان میں سے کچھ اشخاص کو تو میں  
 پہچان گیا جو قبیلہ قریش کے تھے، پھر وہ تینوں فرشتے مجھے (دوزخ  
 دکھا کر) دائیں طرف لے گئے۔

میں نے یہ خواب (اپنی ہمیشہ) ام المؤمنین حضرت حفصہ  
 رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نیک شخص  
 ہے (کاش رات کو تہجد بھی پڑھا کرے)۔

نافع کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے جب سے یہ خواب دیکھا ہے وہ (فضل) نماز بہت پڑھا کرتے تھے۔

## باب ۲۸۱۸ - الْأَذْيَانُ عَلَى الْيَمِينِ

فِي التَّوْبَةِ

۶۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ جُمُرٍ  
 كُنْتُ مَعَكُمْ مَا شَأْنُ عَزَبَا فِي عَهْدِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أُبَدِّثُ

باب خواب میں دائیں طرف لے جاتے  
 دیکھنا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری  
 از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان مجرّد تھا مسجد ہی میں  
 سو جایا کرتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما میں سے کوئی شخص  
 جو کوئی خواب دیکھتا وہ آپ سے بیان کیا کرتا۔ میں نے بھی

سے جیسے کنوئیں پر ہوتے ہیں جن پر بڑھ کر لکڑی لگائی جاتی ہے ۱۲ سنہ ۱۱۵۰ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ شب کو بہت کم سوتے اکثر رات عبادت اور تہجد  
 گزار ہی میں صرف کرتے سبحان اللہ نماز یا ہی عبادت سے جس کی وجہ سے دوزخ کا پھانڈ ہوتا ہے خصوصاً شب کی نماز یہ وقت تہات متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ  
 سوتے رہتے ہیں اور سکر اور غشی کی وجہ سے نماز میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قیام شب کو لازم پکڑ لیں اور ہرگز نہ چھوڑیں جتنا  
 بھی ہو سکے تہجد بہت شب کو عبادت کرتے رہنا چاہیے یہ صالحین کی مخصوص عادت ہے ۱۲ سنہ

فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ دَايَ مَنَا مَا قَصَصَهُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ  
إِنْ كَانَ بِي عِنْدَ لَوْ خَيْرٌ قَارِي مَنَا مَا يُعْبَدُ  
بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ  
فَوَإَيْتُ مَلَكَ بِي أَيْتَانِي قَانُطَلَقَانِي فَلَقِيَهُمَا  
مَلَكٌ أَخَوْفَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِذَاكَ رَحِيلُ  
صَاحِبٌ قَانُطَلَقَانِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ  
مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبُيُوتِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ  
قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَ إِيَّيْ ذَاتِ  
الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ  
بِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا  
قَصَصَتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَاحِبٌ كَوْنٌ  
كَانَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ  
الزَّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ  
يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ.

### بَابُ ۳۷۱۰ الْقُدْرُ فِي التَّوْمِ

۳۷۱۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ حَنْزَلَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَنِعْمَتُ بَيْتٍ يَفْجَحُ  
لَيْلٍ فَشَمِيتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عَمْرٍو  
الْحُطَابُ قَالُوا أَلَمْ أَؤْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَعَلَّمُ

یہ دعا کی یا اللہ اگر میں تیرے نزدیک کچھ بھی اچھا شخص ہوں  
تو مجھے بھی ایک خواب دکھا جس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم بیان فرمائیں۔ بہر کیف میں (یہ دعا کر کے)  
سو گیا، میں نے (خواب میں) دیکھا دو فرشتے میرے پاس  
آئے اور مجھے لے چلے پھر اور ایک فرشتہ ملا وہ کہنے لگا  
ڈر مت تو نیک آدمی ہے، چنانچہ یہ دونوں فرشتے مجھے  
دوزخ کی طرف لے گئے، میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی طرح  
تہہ بہہ بنی ہوئی ہے اس میں کچھ لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے  
جنہیں میں پہچانتا تھا، پھر وہ دونوں مجھے دائیں طرف لے گئے  
صبح کو میں نے یہ خواب ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا  
سے بیان کر دیا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبد اللہ نیک بخت  
انسان ہے اگر رات کو بہت نماز پڑھتا ہوتا یعنی نوافل،  
زہری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد  
کے بعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو بہت (نفل)  
نماز پڑھا کرتے۔

### باب خواب میں پیالہ دیکھنا۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از عقیل از ابن شہاب از  
حمزہ بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں  
سوئے ہوتا کیا دیکھتا ہوں دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے  
لایا گیا میں نے اسے پیا پھر بچا ہوا دودھ عمر رضی اللہ عنہ کو دیا  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے  
فرمایا "علم"

عہ سبحان اللہ صحابہ کرام کی کیسی پاکیزہ عقیدت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ خواب کی تعبیر فرمائیں گے جو بالکل صحیح ہوگی، ایک ہاتھ زانے  
کا اہم نہاد عالم ہے جو کہتا ہے دجال کے متعلق آپ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ عبد اللہ بن

## باب ۳۷۲۔ اِذَا طَارَ الشَّيْءُ

فِي الْمَنَامِ۔

۶۵۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبِيدَةَ

ابْنِ لَشِيْطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ لِي أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَيْنَا أَنَا وَنَاوِيهِ رَأَيْتُ أَنَّهُ وَضَعَ فِي

يَدَيْهِ سَوَادَ رَيْنٍ مِنْ ذَهَبٍ فَفَطَعْتُهُمَا

وَكَرِهْتُهُمَا فَأَذِنَ لِي فَذَفَعْتُهُمَا فَطَارَا

فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يُخْرِجَانِ فَقَالَ

عَبِيدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ الَّذِي

قَتَلَهُ فَيُرَدُّ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةٌ

## باب ۳۷۳۔ اِذَا رَأَى بَقْرًا

يُنْحَرُ

۶۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ حَبِيبَةَ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ

## باب ۳۷۴۔ خَوَابٌ فِي رُؤْيَا وَبُكَاهَا

(از سعید بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن عبیدہ بن نشیط) عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق دریافت کیا جو آپ نے بیان کیا ہو، تو انہوں نے کہا: مجھ سے یوں بیان کیا گیا (بیان کرنے والے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں ڈالے گئے ہیں نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے کاٹ ڈالا پھر مجھے حکم ہوا میں نے انہیں پھونک ماری وہ دونوں اڑ گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ کی ان دو کنگنوں سے دو جھوٹے شخص مراد ہیں۔ (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے آخر میں قتل کئے جائیں گے۔)

عبید اللہ کہتے ہیں دونوں کذاب یہ ہیں ایک (اسود) غسی جسے فیروز دہلیسی نے یمن میں قتل کیا۔ دوسرا مسلمان

## باب ۳۷۵۔ خَوَابٌ فِي رُؤْيَا وَبُكَاهَا

ذَنبٌ هُوَ تَوَكَّلَ وَبُكَاهَا

(از محمد بن العلاء از ابو اسامہ از برید از حبیبہ از ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی آپ نے فرمایا

لے یعنی اس چیز کو جو اڑنے والی نہ ہو اہل تعبیر کہتے ہیں اگر کوئی شخص خواب میں اپنے تئیں اتنا اونچا اڑا دیکھے کہ آسمان میں جا کر غائب ہو جائے پھر نہ لوٹے تو اس کی تعبیر موت ہے اگر لوٹ آئے تو بیماری سے چٹکا ہو جائے گا اگر چوڑا اڑے تو سفر و پیش ہو گا اور تہہ بلند ہو گا اسی طرح اگر کوئی سیڑھی پر چڑھتا دیکھے اور چڑھ کر اترے جس میں تو اس کی تعبیر موت ہے اگر نہ اترے تو بیماری کے بعد بچے جانے کا امر منہ سے کذاب بن حبیب غسی بیمار کا رہنے والا تھا بڑا شبیدہ باز تھا اس کو وحشی نے مالا تھا ۱۲ منہ

إِلَىٰ أَهْلِهَا مِنْ مَّكَّةَ إِلَىٰ أَرْضِ يَثْرِبَ لَا تُحِلُّ  
فَذَهَبَ وَهَلَىٰ إِلَىٰ أَهْلِهَا الْيَمَامَةَ أَوْ تَجْعَلُ  
فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا  
بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ  
يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ  
الْخَيْرِ وَلَوْ أَنَّ الْقَوْمَ الَّذِي آكَأَ اللَّهُ  
بِهِ لَبَعْدَ يَوْمٍ بَدَرِ

### بَابُ ۳۷۲ التَّفَخُّمِ فِي الْمَنَامِ

۶۵۴۸ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخُنُّ  
الْأَخْوُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَيَّا أَنَا هَمَّامٌ إِذْ  
أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَصَّيْتُ فِيهَا  
سَوَادَ إِنْ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبِّرَا عَلَىٰ ذَاهِقَاتِي  
فَادْعِي إِلَيَّ أَنْ أُلْجِمَهُمَا فَتَجْعَلَهُمَا  
فَأَوْلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ أَقَابَلْتُهُمَا  
صَاحِبَ مَنَعَاءٍ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ  
بَابُ ۳۷۳ إِذَا نَأَى آتَاكَ  
أَخْوَجُ الْفَتَى مِنْ كُورَةٍ فَاسْكَنَهُ  
مَوْضِعًا آخَرَ

میں نے خواب میں دیکھا کہ مکے سے ہجرت کر کے کسی نخلستان کے علاقہ  
میں گیا ہوں میرا خیال ہے یہ یمامہ یا بجر کا علاقہ ہوگا پھر خدا کی  
قدرت وہ مدینہ تھا، میں نے خواب میں گائے دیکھی اور یہ آواز  
سنی کوئی کہہ رہا ہے اللہ بخیر (اللہ بہتر ہے) چنانچہ تعبیر یہ ہے  
کہ گائے سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اُحد کے دن شہید ہوئے،  
اور خیر سے مراد مال غنیمت اور سچائی کا ثواب (بدلہ) جو اللہ  
تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت فرمایا۔

### بَابُ ۳۷۴ خَوَابِ مِثْلِ الْبُحْرَانِ

۶۵۴۹ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ  
هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخُنُّ  
الْأَخْوُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَيَّا أَنَا هَمَّامٌ إِذْ  
أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَصَّيْتُ فِيهَا  
سَوَادَ إِنْ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبِّرَا عَلَىٰ ذَاهِقَاتِي  
فَادْعِي إِلَيَّ أَنْ أُلْجِمَهُمَا فَتَجْعَلَهُمَا  
فَأَوْلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ أَقَابَلْتُهُمَا  
صَاحِبَ مَنَعَاءٍ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ  
بَابُ ۳۷۳ إِذَا نَأَى آتَاكَ  
أَخْوَجُ الْفَتَى مِنْ كُورَةٍ فَاسْكَنَهُ  
مَوْضِعًا آخَرَ

### بَابُ ۳۷۵ خَوَابِ مِثْلِ الْبُحْرَانِ

کسی چیز کو رکھتے ہوئے دیکھنا۔

یہ نامہ کہ روایت میں ہے ایک ملک ہے وہاں ایک چھوڑا ہوا قوم کے ہتھ سے سو کر دیکھ لیتی تھی اس کا نام یمامہ تھا بقی کے نام سے موسوم ہو گیا بجز بحران کا یہ نہیں ہے۔  
ایک شہر ہے ۱۲ منہ ۵۵۵ روایت میں اس کے ذبح ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے  
نکالا اس میں صاف لڑا ہے بقدر صحیح خواب کی مطابقت حال پر مسمیٰ ۱۲ منہ ۵۵۵ کو ذکر آپ کا تشریح میں مروی ہونے کا لڑا پر ہینا حرام تھا ۱۲ منہ

۶۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ يَلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ

كَأَثَرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ

حَتَّى قَامَتْ بِمُهَيْبَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ فَأَذَلَّتْ

أَنَّ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا -

بَابُ ۳۷۲۳ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ

۶۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

الْبُقَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَأَثَرَةَ

الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ

بِمُهَيْبَةٍ فَتَأَلَّوْهُمَا أَنَّ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ

نُقِلَ إِلَى مُهَيْبَةٍ وَهِيَ الْجَحْفَةُ -

بَابُ ۳۷۲۴ الْمَرْأَةُ الْكَافِرَةُ الرَّأْسِ

۶۵۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ

حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ

سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(از اسماعیل بن عبد اللہ از ہرادرش عبد الحمید از سلیمان بن

بلال از موسی بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا ایک کالی عورت جس کے بال

پر آگندہ تھے مدینے سے نکل کر مہیبہ (جحفہ) میں جا ٹھیری میں نے

اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ مدینے کی وباد جحفہ میں چلی گئی ہے۔

باب کالی عورت کا خواب میں دیکھنا۔

(از محمد بن ابوبکر مقدمی از فضیل بن سلیمان از موسیٰ

از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے مدینے

کے متعلق دیکھا تھا، آپ نے فرمایا میں نے ایک سیاہ قام

عورت کو دیکھا جس کے بال پر آگندہ تھے مدینہ سے نکل کر

مہیبہ میں جا کر اتری، میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینے

کی وباد مہیبہ یعنی جحفہ میں پہنچی۔

باب پریشان بالوں والی عورت (خواب میں دیکھنا)

(از ابراہیم بن منذر از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان از موسیٰ

ابن عقبہ از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کالی

عورت پریشان سر والی (خواب میں) دیکھی جو مدینے سے

لے یہ مقام مدینے سے چھ کوس پہلے وہاں اس وقت یہودی لوگ رہتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے

تو وہاں وباد کا زور رہ کر تھا تو آپ نے دعا فرمائی تو وباد مدینہ سے جاتی رہی اور جحفہ میں جا کر جم گئی ۱۲۳



نکل کر مہیچہ (یعنی جھنڈ) میں جا کر آسری، میں اس کی تعبیر یہ کرتا ہوں کہ مدینے کی وبا جھنڈ میں جا پہنچی۔

### باب خواب میں تلوار ہلانا۔

(از محمد بن عمار از ابواسامہ از برید بن عبد اللہ بن ابی سہرہ از حدیث از ابو بکرہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی سے مروی ہے وہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ تلوار ہلارہا ہوں کہ اچانک وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، پھر جو ہلایا تو درست ہو گئی، چنانچہ اب ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے جو احد کے دن مسلمانوں پر آفت آئی (ستر مسلمان شہید ہوئے) اور درست ہو جانے کی تعبیر یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں مکہ مکرمہ فتح کرایا، اور مسلمانوں کی جمیعت بڑھ گئی ریاان کا اجتماع ہوا۔

### باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر دیکھے (خود ساختہ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دن) اسے یہ حکم دیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں کو گرہ دے کر جوڑے اور وہ جوڑ نہ سکے گا (اس پر مار کھاتا رہے گا) اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کے لئے کان لگائے جس کا سناؤ وہ پسند نہ کریں یا بھاگتے پھریں، تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ بھلا دیا جائے گا اور جو شخص (کسی جاندار کی تصویر

وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ أَمْرًا كَأَسْوَدَ آءٍ شَاثِرًا  
الرَّأْسِ خَوَّجَتْ مِنَ الْمَكْدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ  
بِمَهْيَعَةٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَكْدِينَةِ لِقُلِّ إِلَيْهَا  
بَاب ۲۲۲۔ اِذَا هُوَ سَيِّفًا فِي الْمَنَامِ۔

۶۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوُسُ سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا آتَى هَزْرَتُ  
سَيِّفًا فَانْقَطَعَ مَدْرُكًا فَإِذَا هُوَ مَا  
أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ  
ثُمَّ هَزْرَتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنُ مَا  
كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ  
الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

بَاب ۲۲۳۔ مَنْ كَذَبَ فِي خُلْبِهِ  
۶۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَحَلَّمَ يُحْلِمُ  
لَمْ يَرَهُ كَلَفَ أَنْ يُعْقِدَ شَعِيرَتَيْنِ وَ  
لَنْ يُفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثٍ  
قَوْمٍ وَهُمْ كَارِهُونَ أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ  
مُبْتَدِئًا أَوْ فِيهِ الْإِنْكَاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذِّبَ وَكَلَفَ

أَنْ يُسْتَنْحَ فِيهَا وَلَيْسَ بِتَارِفٍ قَالَ  
سُفْلَانُ وَصَلَهُ لَنَا الْيُوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ كَذَبَ  
فِي رُؤْيَاكَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ  
الرُّمَّانِيُّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ مَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ  
اسْتَمَعَ -

بنائے اس پر عذاب ہوگا اسے کہا جائے گا اب اس میں  
جان بھی ڈال، وہ ڈال نہ سکے گا۔

سُفْلَانُ کہتے ہیں ایوب نے ہم سے یہ حدیث موصولاً  
بیان کی، قُتَيْبَةُ بن سعید، بحوالہ ابو عوانہ از قتادہ از عکرمہ از  
ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بغیر دیکھے جھوٹا (فرضی)  
خواب بیان کرے۔ آخر حدیث تک (گویا حدیث موقوفاً  
نقل کی)

شعبہ نے بحوالہ ابو ہاشم رمانی از عکرمہ از ابو ہریرہ (موقوفاً) روایت کیا کہ جو شخص تصویر بنائے جھوٹا (خوفاً) خورسا خنہ،  
فرضی خواب بیان کرے، نیز جو شخص کان لگا کر دوسرے لوگوں کی بات سُنے (آخر حدیث تک)

۶۵۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّاسْتَمَعَ  
وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ  
هَاشِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ

(از اسحاق از خالد طحان از خالد حذاف از عکرمہ) ابن عباس  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات  
سُنے جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص تصویر بنائے  
اسی طرح حدیث نقل کی (موقوفاً) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خالد حذاف کے ساتھ اس حدیث کو بخام بن حسان فردوسی نے بھی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے موقوفاً روایت کیا۔

۶۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَوْلِي ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَقْوَى الْفِرَى  
أَنْ يُرَى عَيْنَيْهِ مَا لَمْ يُبْرِيَا

(از علی بن مسلم از عبد الصمد از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن  
دینار غلام ابن عمر از والدش) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بہتانوں میں  
بڑا بہتان یہ ہے (کہ جو خواب آنکھوں نے) نہ دیکھا ہو کہسے مری  
آنکھوں نے دیکھا ہے۔

**باب** جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو کسی  
بیان نہ کرے اور نہ تذکرہ کرے۔

۳۷۲۸۔ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ  
فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا -

۶۵۵۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ  
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ  
لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا قَمَرُ صُنْبِي حَتَّى  
سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ  
لَأَرَى الرُّؤْيَا ثُمَّ صُنْبِي حَتَّى سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا  
الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ  
مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ  
وَأِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ  
شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَسْتَفِئْ  
فَلَيْسَ وَاللَّهِ يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا إِلَّا تَهَا  
بَنَ يَضُرَّهُ -

۶۵۵۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَرَادِيُّ عَنْ  
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا  
فَاتَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْصِلْ اللَّهُ عَلَيْهَا وَلْيُحْذَرْ  
بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاتَّهَا  
هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا  
وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -

باب ۳۷۲

الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَا بِلَادَا

(از سعید بن ربیع از شعبہ از عبد ربیع بن سعید) ابو  
سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں اگر خواب دیکھا کرتا تو بیمار  
ہو جاتا چنانچہ ایک بار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں  
نے کہا میرا بھی یہی حال رہتا تھا، میں جب خواب دیکھا  
کرتا تو بیمار ہو جایا کرتا تھا، حتیٰ کہ ایک بار آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و گرامی سنا آپ نے فرمایا اچھا خواب  
اللہ کی طرف سے ہے، جب کوئی تم میں سے خواب دیکھے تو  
اسی شخص سے بیان کرے جو اپنا دوست ہو اور جب بُرا  
خواب دیکھے تو اس کی بُرائی سے اور شیطان کی بُرائی سے  
اللہ کی پناہ مانگے اور تین بار (بائیں طرف) ہتھوٹھو کرے  
اور کسی سے بیان نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و در اور دی از  
یزید از عبد اللہ بن حباب) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ایسا  
خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے  
اللہ کا شکر کرے اور (اپنے دوست سے) بیان کرے  
اور اگر بُرا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب  
کرے اور کسی سے بیان نہ کرے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے

اگر وہ بلا متبصر غلط تعبیر دے تو اس کی

کُمُ يُصِيبُ -

۶۵۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ طَلَّةً تَنْطُفُ السَّمَانَ وَالْعَسَلُ فَأَرَادَ النَّاسُ يَتَكَفَّهُونَ مِنْهَا فَأَلْمَسْتُكَثُرُوا الْمُسْتَقِلُّ وَادَّاسَبَكِي وَأَصِلُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ آخِذًا بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ آخِذًا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَمَ ثُمَّ وَصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِي فَأَعْبُرَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُرُ قَالَ أَمَا الظَّلَاةُ فَإِنْ سَلِمُوا وَأَمَّا الَّذِينَ يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمَانِ فَأَلْقُرَانِ حَلَاوَةٌ تَنْطُفُ فَأَلْمَسْتُكَثُرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَبْلُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّقُكَ اللَّهُ سُكُورًا

تعلییر سے کچھ اثر نہ ہوگا۔

(یحییٰ بن بکر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ابراہیم کا ایک ٹکڑا ہے جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں کسی نے بہت لیا کسی نے کم، اتنے میں ایک رسی ظاہر ہوئی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، پہلے آپ آئے یا رسول اللہ اور اس رسی کو سٹھام کر اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے شخص نے وہ رسی تھامی وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر تیسرے شخص نے تھامی وہ بھی اوپر چلا گیا پھر چوتھے شخص نے جب وہ رسی پکڑی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑی لیکن پھر وہ جڑ گئی (وہ بھی چڑھ گیا) یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن ہوں خدا کی قسم اس کی تعبیر مجھے بیان کرنے دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کرو! انہوں نے کہا ابراہیم کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور شہد اور گھی جو اس میں سے ٹپکتا ہے اس سے مراد قرآن اور اس کی شیرینی ہے چنانچہ کوئی شخص بہت قرآن پکھتا ہے کوئی کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکتی تھی اس سے وہ سچا طریقہ ہے جس پر آپ ہیں اور آپ اُسی پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھالیں گے پھر آپ کے بعد اس طریقہ کو لے گا (جواکے

لہ ۱۲ بخاری کا مطلب اس باب کے لائن سے یہ ہے کہ اس زمانے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا ہے اسی طرح ابوداؤد و ترمذی کی یہ حدیث کہ خواب پہنچنے کے یہ ہے جہاں تعبیر کی کہ واقع ہو گیا ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلا تعبیر دینے والا علم تعبیر کا عالم ہو اور مست تعبیر وہی تب تعبیر اسی کے بیان کے موافق ہوگی ورنہ جو شخص متضاد تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہوگی ۱۲ منہ

يَا خُذْ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ  
ثُمَّ يَا خُذْ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ  
يَا خُذْكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقُطَ بِهِ ثُمَّ  
يَوْمَئِذٍ لَّهِ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْ فِي يَأْرَسُوْلَ  
اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ أَمَبْتُ أَمْ أخطأتُ قَالَ  
الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَبْتُ  
بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ فَوَ اللَّهُ  
لَتَعْدَنَّ شَيْءًا لِّذَلِكَ أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ

### بَاب ۳۷ تَبْيِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۶۵۵۹- حَدَّثَنَا مُوَكَّلُ بْنُ هِشَامٍ  
أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو جَارٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لَا مَحَايَةَ هَلْ  
رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقْصُصُ  
عَلَيْهِ مِنْ هَذَا اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ وَإِنَّكَ قَالَ  
ذَاتَ عَدَاةٍ إِنَّكَ أَتَانِي لَكَيْلَةَ الْبَيَانِ

خلیفہ ہوگا، وہ بھی مرنے تک اس پر قائم رہے گا، بعد ازاں وہ اس  
شخص لے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، پھر تیسرا شخص لے گا تو  
اس کا (خلافت کا) معاملہ کٹ جائے گا پھر چوتھا جائے گا وہ بھی  
اوپر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ فرمائیے آیا میں نے یہ صحیح  
تعبیر دی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو صحیح تعبیر ہے کچھ  
غلط، وہ کہنے لگے خدا کی قسم فرمائیے میں نے کیا غلطی کی؟  
آپ نے فرمایا قسم مت کھا۔

### بَاب صبح کی نماز کے بعد (طلوع آفتاب سے پہلے) تعبیر دینا جائز ہے۔

(از مؤثر بن ہشام ابو ہشام از اسمعیل بن ابراہیم  
از عوف از ابوربار، سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے بہت پوچھا کرتے کیا تم  
میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ سمرة رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ اپنا  
خواب بیان کرتا۔ ایک صبح آپ نے فرمایا رات (خواب  
میں) میرے پاس دو فرشتے آئے (جبریل اور میکائیل)  
دونوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے چلئے۔ میں ان کے  
ساتھ ہوا۔ چنانچہ وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گئے

لہٰذا میں کہنے کے قریب ہو جاؤں گا۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان کو بہت تنگ کیا تو ان کے دل میں آیا تھا کہ خلافت سے دستبردار ہو جائیں لیکن  
انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا عثمان جو کرتے اللہ نے تجھ کو پہنایا ہے اس کو نہ اتار دیا انہوں نے بیدار ہو کر  
عزم مصمم کر لیا کہ مرے تک خلافت سے دستبردار نہ ہوں گے اور میرا آخر غمیدہ ہوئے ۱۲ منہ ۱۲ سال آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قسم کھانے پر بھی ان  
کی قسم چلی کہ ان کی حالانکہ دوسری حدیث میں قسم کے نچا کرنے کا حکم ہے اس لئے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں تم پوری کوئی قسم کھانے پر بھی ان  
اندیشہ نہ ہو اور اس خواب کی تفصیل بیان کرنے میں جیسے کہ آئی ہے اس لئے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں تم پوری کوئی قسم کھانے پر بھی ان  
سے معاملہ نہ آپ کے چہرے پر نا اطمینان کا اظہار پایا کیونکہ اس خواب سے آپ کو پتہ چلا کہ ایک اور خلیفہ آفتوں میں گرفتار ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ سال اس باب کے لائن سے امام بخاری کی  
بر غرض ہے کہ وہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ گورنر سے خواب بیان نہ کرنا چاہیے نہ سورت بخانیہ سے بیان ان کا قول ہے دلیل ہے ۱۲ منہ ۱۲ سال میں سے اب امام بخاری کا کہنا کہ



قَالَ قَاتِلْنِي فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رَجُلٌ وَنِسَاءٌ  
عُرَاةٌ وَإِذَا أَحْمَرُ بَاتِيَهُمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلٍ  
مِنْهُمْ فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَٰلِكَ اللَّهَبُ هُوَ مَوْضِعُ  
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هُوَ لَآءٌ قَالَ قَالَا لِي  
الطَّلِيحُ الطَّلِيحُ قَالَ قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى  
نَهْرٍ حَبِيبُ أَفْكَ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرُ مِثْلُ  
الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبِغُ  
وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ كَدُّ جَمْعٍ عِنْدَهُ  
حِمَارٌ كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبِغُ  
مَا يَسْبِغُ ثُمَّ يَأْتِي ذَٰلِكَ الذَّيْ قَدْ جَسَمَ  
عِنْدَهُ الْحِمَارُ فَيَنْعَرُ لَهُ فَسَاةٌ  
فَيُلْقِيهِ حَبْرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَدْبِجُ ثُمَّ  
يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ حَمَلًا رَجَعَ إِلَيْهِ فَعَرَكَ  
فَاةٌ قَاتِلْنِي حَبْرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا  
هَٰذَا قَالَ لِي الطَّلِيحُ الطَّلِيحُ قَالَ  
قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى رَجُلٍ كَرِيمَةِ النَّوَاةِ  
تَحَاكُرُ مَا أَنْتَ رَأَى رَجُلًا مَرَأَةً وَإِذَا  
عِنْدَهُمَا نَارٌ يَخْتُمُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ  
قُلْتُ لَهُمَا مَا هَٰذَا قَالَ قَالَا لِي الطَّلِيحُ  
الطَّلِيحُ قَاتِلْنِي قَاتِلْنِي عَلَى رَوْضَةٍ  
مُعْتَنَةٍ فِيهَا مِنْ جُلُ قُورٍ الرَّبِيعِ وَإِذَا  
بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ  
أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا أَخُو  
الرَّجُلِ مِّنْ أَكْثَرِ وَلَدٍ ابْنٌ رَأَيْتُهُمْ قَطَطُ  
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَٰذَا مَا هُوَ لَآءٌ قَالَ

۸ جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد ہیں اور عورتیں ہیں لیکن سب  
ننگے اور جب ان کے پیچھے سے آگ کی لپک آتی ہے تو وہ چلاتے  
ہیں میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟  
انہوں نے کہا (حسب سابق) آگے چلئے (ابھی نہ پوچھئے!) غرض  
ہم پھر روانہ ہو گئے اور ایک ندی پر پہنچے۔

سبرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس کا پانی خون کی طرح  
لال تھا اور ایک شخص اس ندی میں تیر رہا تھا۔ ندی کے کنارے ایک  
اور شخص کھڑا تھا جس نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے  
یہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا تیرتے تیرتے اس کنارے والے شخص کے  
پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈالتا  
تو پھر ندی میں چل دیتا پھر لوٹ کر آتا تو کنا اسے دلا شخص ایک  
اور پتھر اس کے منہ میں دیدیتا۔ غرض جب لوٹ کر آتا ہی ہوتا۔  
میں نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں  
نے کہا چلئے (ابھی نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک نہایت  
برسورت شخص کے پاس پہنچے ایسا بد شکل کہ تم نے کبھی نہ دیکھا  
ہوگا وہ آگ سا گارہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا۔ میں  
نے اپنے ساتھی فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا  
(ابھی آگے چلئے) (نہ پوچھئے) غرض ہم تینوں چلتے چلتے ایک  
بہت گھنے سبز باغچے پر پہنچے اس میں ہر قسم کے پھول تھے اس  
کے درمیان ایک لمبے قد کا آدمی تھا اتنا لمبا کہ مجھے اس کا سر  
دیکھنا مشکل ہو گیا اس کے گرد بہت سے لڑکے جمع ہیں اتنے  
بہت لڑکے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے اپنے ساتھی فرشتوں  
سے پوچھا یہ لمبا شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں  
نے کہا چلئے (ابھی کچھ نہ پوچھئے) خیر ہم تینوں چل پڑے اور

قَالَ لِي الطَّلَبُ اَطْلُقُ قَالَ فَاِنْ طَلَقْنَا فَاتَّهَمْنَا  
 اِلَى رُؤَسَاةٍ عَظِيمَةٍ لَّمْ يَرَوْا دُشْمَانًا قَطًّا اَعْلَمُ  
 مِنْهَا وَلَا اَحْسَنُ قَالَ قَالَا لِي اَرْقُ ذِيهَا  
 قَالَ فَاَرْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا اِلَى مَدِينَةٍ  
 مَبْنِيَّةٍ بِلَدَيْنِ ذَهَبٍ وَكَأَنَّهُ فِضَّةٌ  
 اَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَشْفَعْنَا فَفَتَحَ لَنَا  
 فَانْزَلَنَا اِهْمًا فَنَتَقْنَا فَابْتَدَأَ رَجُلًا شَطْرًا مِنْهُمْ  
 مَا اَحْسَنَ مَا اَنْتَ رَاَءَ وَشَطْرًا كَاثِبًا مِمَّا  
 اَنْتَ رَاَءَ قَالَ قَالَا لَهُمَا اَذْهَبَا  
 فَفَعَلَا فِي ذَلِكَ التَّهَرُّ قَالَ وَرَاذَا تَهَرُّ  
 مُعْتَرِضٌ يَتَجَرَّى كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ  
 فِي الْبَيَاضِ قَدْ هَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ  
 رَجَعُوا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ  
 عَنْهُمْ فَصَارُوا اِنْفِ اَحْسَنَ صُورَةٍ قَالَ  
 قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ هَذَا الْفَا  
 مَا نَزَلَكَ قَالَ فَسَبَا بَصْرِي صُغْدًا اِذَا  
 قَصْرٌ مِثْلُ الرُّبَا بِلَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ  
 قَالَا لِي هَذَا الْفَا مَنَزَلَكَ قَالَ قُلْتُ  
 اِهْمًا بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ اذْ رَانِي فَادْخُلَا  
 قَالَا اَمَّا الْاَنْ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ  
 قُلْتُ لَهُمَا فَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ مُسَدَّدَ  
 اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَاَيْتُ قَالَ  
 قَالَا لِي اَمَّا اِنَّا سَمِعْنَا خَبْرَكَ اَمَّا الرَّجُلُ  
 اِلَّا ذَلِ الَّذِي اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَتْلُو رَأْسَهُ  
 بِالْحَجْرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ

ایک بڑے باغ پہنچے ویسا بڑا عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں  
 دیکھا۔ میرے ساتھی فرشتوں نے مجھ سے کہا اس باغ میں  
 فلاں درخت پر چڑھ جا۔ ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور  
 جاتے جاتے ایک شہر میں پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے  
 بنایا گیا تھا۔ ہم نے اس شہر کے دروازے پر آکر دودھ انے کو کھلوایا  
 دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہمیں ایسے  
 آدمی ملے کہ ان کا آدھا دھڑ نہایت خوبصورت ہے، اتنا  
 خوبصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو، اور آدھا دھڑ نہایت  
 بدصورت ایسا بدصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ میرے ساتھی  
 فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گر پڑو (غوطہ لگاؤ)  
 وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض کی جانب بہہ رہی تھی  
 اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا غرضیکہ وہ آدمی اس ندی  
 میں کود پڑے پھر جو لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی  
 بالکل جاتی رہی اور ان کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت ہو گیا۔  
 اب میرے ساتھی فرشتوں نے کہا یہ شہر جنت العدن (ہمیشہ  
 رہنے کا باغ) ہے اور یہی آپ کا مقام ہے۔ میری آنکھ اوپر کی جا  
 اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں سفید ابر کی طرح ایک محل ہے ان فرشتوں  
 نے کہا یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کو برکت دے مجھے  
 چھوڑ دیجئے میں اپنے اس گھر میں چلا جاؤں، انہوں نے کہا نہیں  
 ابھی آپ اس گھر میں نہیں جا سکتے (دنیاوی عمر ابھی باقی ہے)  
 لیکن (عنقریب مرنے کے بعد) آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے  
 کہا اچھا جو عجیب باتیں اس رات کو دیکھی ہیں ان کی حقیقت  
 تو بیان کیجئے انہوں نے کہا ہاں اب ہم آپ سے ان کی حقیقت بیان  
 کرتے ہیں پہلا شخص جو آپ نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا  
 یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں قرآن سیکھ کر چھوڑ دیا تھا۔ فرض نماز کا



فَإِنْ رَفَعَهُ وَبَيْنَا مَرَعَيْنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ  
وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ إِشْرَ شَرِّ  
شَدَقَةٍ إِلَى قَتَاةٍ وَمَنْخِرَةٍ إِلَى قَتَاةٍ  
وَعَيْنَةٍ إِلَى قَتَاةٍ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو  
مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَ تَبْلُغُ  
الْأَفَاقَ وَأَمَّا الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ  
الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بَنَاءِ التَّوْبَةِ  
أَتَاهُمُ الرُّنَاةُ وَالْمُذَرِّيَّةُ وَأَمَّا الرَّجُلُ  
الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَ  
يَلْقَى الْحَجَرَ فَإِنَّهُ أَحَلُّ الرِّبَا وَ  
أَمَّا الرَّجُلُ الْكُرْبِيُّ الْمَنَاقِيُّ الَّذِي  
عِنْدَ الشَّارِبِ يَتَمَلَّصُ حَوْلَهَا  
فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنٌ جَهَنَّمَ وَأَمَّا  
الرَّجُلُ السَّرِيلُ الَّذِي فِي الرَّدْسَةِ  
فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
أَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ  
مَوْلُوهُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ  
بَعْضُ الْمَشْرُكِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ  
الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا

وقت قضا ہو جاتا وہ سویا رہتا اور وہ شخص  
جس کے گلپھڑے، نچنے اور آنکھیں گدی تاک  
چیرے جارہے ہوتے وہ صبح کو گھر سے نکلتے ہی  
ایک جھوٹی خبر تراشا (لوگوں سے کہتا)  
وہ خبر سارے جہان میں پھیل جاتی اور بنگے  
مرد عورت جو تم نے تنور میں دیکھے وہ زانی مرد  
اور عورتیں ہیں اور جو شخص ندی میں تیر  
رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیئے جارہے  
تھے وہ سود خوار ہے اور وہ شخص جو آگ سلا  
رہا تھا اور اس کے گرد زوڑ رہا تھا وہ دوزخ  
کا داروغہ ہے مالک نامی (ڈراؤنی شکل والا)  
اور وہ لمبے شخص جو باغیچے میں بے غنہ دھڑ  
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جو  
ان کے گرد ہیں وہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام  
(یعنی توحید) پر رہ کر انتقال کر گئے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کہتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مشرکوں کے  
بچے جو نابالغ ہی مر جاتے ہیں وہ بھی ان میں شامل ہیں؟  
آپ نے فرمایا لاں مشرکوں کے بچے بھی۔ اب دیکھو

لے کہنا اگر ایک بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہو جائے پھر اس کے گھر، باپ کے گھر، کسے سے اور گمراہ ہو جائے اس نے جو بچہ کسی کی ہے۔ جانے اس کا حکم دی ہو گا جو مسلمانوں کی ہو گا  
کا ہے مشرکوں کے اولاد میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کہاں رہیں گے اس حدیث سے تو نکالتا ہے کہ وہ بھی ہشتی ہیں اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ لے کہ وہ  
بے قصور ہیں اور ہماری فطرت پر پیدا ہوئے تھے بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے واللہ اعلم ۱۲  
عہ سبحان اللہ یہ آپ کا خواب عجیب پیش گوئی ہے آت ساری دنیا میں نبیوں کی بنیادیں خاص کر یہودی اور عیسائی نبیوں کی بنیادیں جو گمراہ کن ہیں  
کر رہی ہیں اور گمراہ کن ادارے لکھے جا رہے ہیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر غلط تعلیم دی جا رہی ہے اس کی ہلاکت کا اندازہ کیجئے پھر حدیث کو پیش گوئی  
ملاحظہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور اس کی سزا جو خواب میں بیان کی ۱۳ عبد الرزاق

وہ لوگ جن کا آدمی دھڑ دھڑ خوب صورت تھا اور آدمی  
دھڑ بد صورت یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں)  
اچھے اور بُرے سب طرح کے کام کئے، اللہ تعالیٰ نے  
ان کی خطائیں معاف کر دیں۔

الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا أَشْطَرَ مِنَ الْوَحْشِ  
وَسَاطَرَهُمْ فِي آبَعِ أَعْيُنِهِمْ  
فَتَضَلُّوا عَنْ مَنَاسِكَ اللَّهِ  
فَعَذَّبْنَا آلَ الْفِرْعَوْنَ  
وَأَصْلَافًا مِّمَّنْ خَلَقْنَا  
فَعَلَوْا سَئِيئًا

۱۔ سجان التکبر کیا کہم درجہ ہے صدقے اس کے کرم اللہم کے یا اللہ ہم کو اپنے ان غلاموں میں کر دے اور ہماری خطائیں معاف فرما ہم تو اس لائق بھی نہیں کہ  
ان لوگوں میں گنے جائیں سرے پائے ہم گناہوں میں مبتلا ہیں ہمارے پاس تو نیک عمل ایک بھی اس لائق نہیں ہے کہ تیری درگاہ میں پیش کیا جائے مگر  
تو اپنی عنایت اور نوازش سے اگر قبول کرے تو یہ تیرا فضل اور احسان ہے ایک حادثہ میں ہے جب کوئی مسلمان اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو وہ  
یوں کہے خیر لئنا وشر لا عدائنا۔ یہ عبد الرزاق نے نکالا اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن سند منقطع ہے طبرانی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے ایک بار ابن زبیل نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے آپ نے فرمایا  
خیراً تلقاه وشرّاً تتوقاه وخیر لئنا وشر لا عدائنا والحمد لله رب العالمین مگر اس کی سند ضعیف ہے قطانی  
نے کہا تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ طلوع اور غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر دے پس طرح رات کو اور خواب اس وقت اختیار کرے  
کہ لایق ہو تا ہے جب آدمی راست گو ہو اور اپنے کھٹ پر بادلوں سے اور سوتے وقت الشمس واللیل والتین اور اخلاص  
اور محبتیں پڑھ لے اور یہ دعا پڑھ کر سوئے اللھم اِنی اَعُوذ بِكَ مِنْ سَيِّئِ الْاِحْلَامِ وَاسْتَحْبِرْ بِكَ مِنْ تَلَاَعِبِ  
الشَّيْطَانِ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ اللھم اِنی اَسْأَلُكَ دَوَّيَا صَالِحًا مَادَقَةً تَنَافَعًا حَافِظَةً غَيْرَ مُنْسِيَةٍ اللھم  
ادنی فی منامی صا احب اور عورت اور دشمن اور جاہل سے اپنا خواب بیان نہ کرے بلکہ ایسے شخص سے تعبیر لوچھے جو دیندار عالم بدرجہ کمال  
اور رازدار اور خیر خواہ ہو ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے اٹھائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب اس کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔

# استیساواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد

یعنی اس فتنے سے بچو جو صرف ظالموں تک محدود نہیں رہتا (بلکہ ظالم اور غیر ظالم عام و خاص سب اس میں پس جاتے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی امت کو) فتنوں سے ڈراتے تھے، اس کا بیان۔

بَاب مَا جَاءَ فِي

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّقُوا فِتْنَةً

لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

مِنْكُمْ خَاصَّةً وَكَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحَذِّرُ مِنْ الْفِتَنِ

۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

ثَابِتُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ

قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّا عَلَى حَوْضٍ أَنْتَظِرُ مَنْ تَبِعَ دُعَاكَ

فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي خَا قَوْلُ أُمِّئِي

فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى قَالَ

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ

(از علی بن عبد اللہ از بشر بن سری از نافع بن عمر از ابن ابی

ملیک) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) میں اپنے ملنے والوں کیلئے

اپنے حوض پر منتظر رہوں گا، چنانچہ وہ لوگ آئیں گے ان

میں سے کچھ گرفتار کر لئے جائیں گے، میں عرض کر دوں گا

یہ لوگ میری امت میں سے ہیں، جواب آئے گا آپ کو

نہیں معلوم یہ لوگ اُلٹے پھر گئے تھے یہ ابن ابی ملیکہ (اس حدیث

کو روایت کر کے) یوں دعا کیا کرتے، اے اللہ ہم اذیروں

لہ فتنے سے مراد یہاں ہر ایک آفت ہے دینی ہو یا دنیاوی لغت میں فتنہ کے معنی سونے کا گ میں تپانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا یا کھوٹا بن معلوم ہو کبھی فتنہ عذاب کے

معنی میں بھی آتا ہے جیسے اس آیت میں دَوْ قَوْمًا فِتْنَتُكَ کبھی آزمائے کے معنی میں ۱۲ منہ یہاں فتنہ سے مراد دو گناہ ہے جس کی سزا عام ہوتی ہے عذاب

برای دیکھ کر خاموش رہنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تھکا اور مدافعت کرنا چھوٹا نا اتفاقاً بدعت کا شروع جہاد میں سستی امام اجماع رہنا سب سے بڑا عیب

جہاد اللہ بن شعیب سے نکلا میں نے جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہی لوگوں نے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ بچایا وہ مارے گئے اب ان

کے خون کا دھبہ بولوی کوئے آئے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ آیت پڑھی وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ

الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً اور ہم کو یہ گمان نہ تھا کہ ہم ہی لوگ اس فتنے میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ جو ہوتا تھا وہ ہوا یعنی اس بلا میں ہم لوگ خود گرفتار ہوئے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان کو آئے کیوں نہیں دیتے ہر منہ یعنی اسلام سے تردید ہو گئے حافظ نے کہا اس صورت میں تو کوئی اشکال نہ ہو گا اگر بڑی

یا دوسرے گناہ کا مراد ہوں تو بھی ممکن ہے کہ اس وقت حوض پر کھنے سے روک دیئے جائیں پھر آگے چل کر آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں بہت

لَرُجِعَ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا أَوْ نَكْفَنَ -

۶۵۶۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ

أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قُوطُكُمْ عَلَى

الْحَوْضِ لَيَذُقَنَّ إِلَى رِجَالِ مِمَّا حَتَّى

إِذَا أَهْوَيْتَ لِأَنَّا وَلَهُمْ أَهْلُ جَوْادُ وَفِي

فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَهْلُكَ يَقُولُ لَا تَدْرِي

مَا أَحَدٌ مُدَّ أَبْعَدَكَ -

میں اختراعات (بدعات) پیدا کی تھیں یہ

۶۵۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِقَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي

حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِنَّا قُوطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ ذَرَدَكَ شَرِبَ

مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ

أَبَا الْبَرَدِ قَالَ أَنَا مِمَّا عَرَفْتُهُمْ وَلَا يَذُقَنِي

لَمْ يَحَالِ بِبَنِي وَبَنِي هَمَّ قَالَ أَبُو سَازِ

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَحَدًا تَهُمُّ هَذَا أَهْلًا هَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا

فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ

الْحَدِيثَ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ

کے بل لوٹ جائے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از مغیرہ از ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہنس حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ جاؤ گانچہ

تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے پاس پہنچیں گے

اور انہیں پانی پلانے کے لئے حوض کی طرف رُخ کروں گا تو

انہیں میری طرف سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں عرض کروں

گا پروردگار یہ تو میری اُمت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا آپ

کو معلوم نہیں کہ کیا کیا انہوں نے (آپ کے بعد) دین

(از یحییٰ بن یکرک از یعقوب بن عبدالرحمن از ابو حازم سہل

بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خمیہ

ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور

جو اس میں سے پیئے گا وہ کچھ بھی پیسا نہ ہوگا اور کچھ لوگ

حوض پر ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں وہ مجھے پہچانتے

ہوں گے۔ پھر وہ (روک دے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں

پروردگار ڈال دیا جائے گا۔

ابو حازم کہتے ہیں یہ حدیث جب میں نے نعمان بن ابی

عیاش سے روایت کی تو دریافت کرنے لگے کیا یہ حدیث اسی

طرح تم نے سہل سے سنی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں تو کہنے

لگے مگر میں شاہد ہوں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یہ روایت

لہ معاذ اللہ میں نے یہ بات یعنی بدعت کا لانا کتنا اہم گناہ ہے ان بدعتوں کو پہلے آنحضرت کے پاس لاکر کچھ جوہر ملنے چاہئیں گے اس سے یہ مقصود ہرگز کہ ان کو اس سے زیادہ سیکھ جائے تھے ہاں سے قیمت تو دیکھئے کہ کہاں کوئی گستاخ ہو دھار دھار کہہ دے کہ یہاں ہم نے اس سے لے کر دوسرے مسلمان ان کا حال پرچھا ان اپنی آنکھوں سے دیکھیں مسلمانوں کو شیانہ ہو جاو بدعت سے بھاگتے ہو حضرت مجدد فرماتے ہیں میں کسی بدعت میں غفلت اور راہی کے سوا مطلقاً تو نہیں جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا لازم کرلو اس میں دین و دنیا دونوں کے فائدے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ۱۴۱۸ھ



عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيُضِرْ  
فَاتَهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَبْرًا  
مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۶۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمِزِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُمَرَ  
حَدَّثَنِي أَبُو دَرَجَاءٍ الْطَّارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ دَامَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ  
فَلْيُضِرْ عَلَيْهِ فَاتَهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ  
شَبْرًا مَاتَ الْإِمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۶۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُبَكِّرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ خَلُّنَا  
عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمَّا  
أَصْلَحَ اللَّهُ حَدِيثًا بَعْدَ يَتَنَفَّعَكَ اللَّهُ  
بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَبَايَعُنَاكَ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ  
بَايَعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشُوطِنَا

فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے  
تو اسے صبر کرنا چاہیئے، اس لئے کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت  
سے جو شخص بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت  
وال موت ہے۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از جعد ابو عثمان از ابو  
رجاء عطاردی) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات  
دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بالشت  
برابر بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اسی حال میں میرا تو اس کی  
موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(از اسماعیل از ابن وہب از عمرو از بکیر از بسیر بن  
سعید) جنادہ بن ابی اُمیہ کہتے ہیں ہم عبادہ بن صامتؓ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بیمار تھے، ہم نے عرض  
کیا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ کوئی حدیث جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیان کیجئے خدا آپ کو اس سے  
(یعنی حدیث سنانے سے) فائدہ عطا کرے، چنانچہ انہوں نے  
کہا ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طلب فرمایا ہم  
حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی، آپ نے بیعت میں ہم سے  
یہ اقرار لیا کہ خوشی اور ناخوشی تکلیف اور آسانی پر حالت میں

ملہ حافظ نے کہا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا اور کفر پر مرنے کا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت والوں کا کوئی امام نہیں ہو سکتا اور اس  
کا بھی نہ ہو گا ورنہ روایت میں یوں ہے جو شخص جماعت سے بالشت برابر جلا ہو گیا اس نے اسلام کی رسی اپنے گروں سے نکال ڈالی ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمان  
حاکم کو تسلیم یا فاسق ہو اس سے بداعت کرنا درست نہیں اور فقہاء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ظالم حاکم کے ساتھ رہ کر کافروں سے جدا کرنا درست ہے اور  
اس کی اطاعت واجب ہے البتہ اگر مرتکب کفر اختیار کرے تب اس کی اطاعت جائز نہیں بلکہ میں کو قدرت ہو اس کو اس کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے اگر  
ملہ امام احمد کی روایت میں امتحان زیادہ ہے گو تم اپنے نہیں حکومت کا اقتدار مجموعہ بھی اس لئے چھوڑ چلو حاکم وقت کی اطاعت کرو اس کا حکم  
سنو یہاں تک کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو بن لوئے بڑے تم کو حکومت مل جائے ابن حبان اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ گویہ حاکم تمہارا مال  
کھالے تمہاری پیٹھ پر مار دے گا (یعنی جب بھی صبر کرو) ۱۲ منہ

وَمَكَرْهُنَا وَعُسْرُنَا وَكَيْدُنَا وَكُنُوتُنَا عَلَيْهِنَا  
وَأَن لَّا تَنَالِكُمُ الْأَمْوَاحُ لَهْلَعَةً ۚ أَن تَسْرُوا  
كُفْرًا بَوًّا حَرَامًا عِنْدَ كُفْرٍ مِّنَ اللَّهِ فِيهِ  
بُزْهُنٌ

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ اسْتَعْمَلْتُ فَلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي  
قَالَ إِنكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرًا قَامِرًا  
حَتَّى تَلْقَوْنِي

باب قول النبي ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى  
يَدَيَّ أُعْيِلَسِي سَفَهَاءَ

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَوْثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ

آپ کا حکم مانیں گے اور کجا لائیں گے خواہ ہماری حق تلفی ہو  
(ہم محروم کئے جائیں اور دوسروں کو عہدے اور خدمات ملیں)  
آپ نے یہی قرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اس سے بھڑانہ کریں البتہ جب تم  
علائیہ کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تمہیں دلیل مل جائے گی یہ  
(از محمد بن عروہ از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) اسی  
بن حنفیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے  
فلان شخص (عمر بن عاص رضی اللہ عنہ) کو حکومت کا عامل (حاکم)  
یا گورنر بنا دیا، مجھے نہیں بتایا۔ آپ نے فرمایا تم (انصار کی  
لوگ) میرے بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے لیکن (اس کے باوجود) مجھ  
سے ملنے تک (قیامت تک) صبر کئے رہنا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
چند بیوقوف لڑکوں کی حکومت سے میری امت  
کی تباہی آئے گی۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن  
سعید) عمرو بن سعید کے دادا سعید کہتے ہیں میں مدینے میں مسجد  
نبوی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا مروان بھی  
موجود تھا، اتنے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم صادق مصدوق سے سنا ہے کہ قریش کے

ملاح اور اس سے لڑنے پر ہم کو اغوا نہ ہوگا دوسری روایت میں یوں ہے جب تک وہ تم کو صاف اور صریح کفر کی بات کا حکم نہ دے تبسری روایت میں ہے جو حکم  
اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے ابن ابی نعیمہ کی روایت میں یوں ہے کہ رابیعہ لوگ حاکم ہوں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم کریں گے جن کو تم نہیں سمجھتے  
اور ایسے کام کریں گے جن کو تم پر احاطہ نہ ہو تو ایسے کاموں کی اطاعت کرنا تم کو کفر و فتنہ میں جوڑے گا یا اللہ کے پاس تم کو دلیل مل جائے گی یعنی اس سے پہلے اور اس کی مخالفت نہ کرنا  
تم کو سزا مل جائے گی اس سے پہلے کہ جب تک حاکم کے قول یا فعل کی قرینہ تاویل شرعی ہو جسکے اس وقت تک اس سے پہلے یا اس پر غور نہ کرنا جائز نہیں البتہ اگر حاکم اور صریح  
وہ شرع کے مخالف حکم دے اور قیاس و احکام کے برخلاف چلے جب قیاس یا اعتراض کرنا اور انکار نہ مانے قیاس سے لڑنا درست ہے اور وہی حکم کہ اگر ظالم حاکم یا غریب  
کنا یا فتنہ اور فساد کے ممکن ہو تب تو واجب ہے کہ اسے معزول کر دیا جائے ورنہ صبر کرنا چاہیے بعضوں نے کہا ابتداءً قیاس کو حاکم بنا دیا درست نہیں، اگر حکومت  
میں وقت عادل ہو جو فاسق ہو جائے تو اس پر ضرورہ کہنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شروع اس وقت تک جائز نہیں جب تک  
علائیہ کفر نہ کرے اگر علائیہ کفر کی باتیں کرنے لگے اس وقت اس کو معزول کرنا اور اس سے لڑنا واجب ہے ۱۲ مہ





يَا جُجُجَ وَمَا جُجُجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ  
سُفَيْنُ لِسَعَيْنَ أَوْ مِثْلَهُ قِيلَ أَهْلُكُمْ  
وَقِيلَ الصَّاحِبُ قَالَ تَحْمَرُ إِذَا  
كَثُرَ الْخَبَثُ -

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَتْ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلَمٍ مِّنْ أَطْلَمِ النَّبِيِّ  
فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ  
فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالُ بَيُوتِكُمْ كَوْفِمْ الْقَطْرِ  
بَابُ ۳۷۰ مَطْمُورُ الْفِتَنِ -

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَكْبَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ  
الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّعْمُ  
وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْمَرْجُ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ آتِمْهُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَ  
قَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَالْكِتَابُ وَابْنُ آجَى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر اہل المؤمنین زینبہ رضی اللہ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی  
ہم ہلاک ہو جائیں گے (خدا کا عذاب نازل ہوگا) آپ نے  
فرمایا ہاں جب خباثت چاروں طرف پھیل جائے گی یہ  
(از ابو نعیم از ابن عیینہ از زہری)

دوسری سند (از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری  
از عروہ) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینے کے کسی محل پر چڑھے اور (صحابہ کرام سے) پوچھا  
کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، انہوں نے کہا  
نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا میں تو فتنے دیکھ رہا ہوں کہ  
وہ بارش کے قطرات کی طرح تمہارے گھروں میں ٹپک رہے ہیں

## باب فتنوں کا ظہور

(از عیاش بن ولید از عبد الاعلیٰ از معمر از زہری از سعید)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی گزرنے لگے گا اور نیک اعمال  
کم ہوتے جائیں گے، بخل کا مادہ دلوں میں پیدا ہو جائیگا  
فتنہ فساد پھوٹ پڑیں گے، ہرج کثرت سے واقع ہوگا، صحابہ  
کرام نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قتل قتل۔

اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، یونس لیث بن سعد  
اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ بن مسلم) نے بحوالہ زہری از

ابن ابی نعیم نے روایت کیا ہے یا اولاد نہ زیادہ سے فتنے فتنے ۱۲۰ھ تک ملا وہی فتنے ہیں جیسے قتل عثمان جنگ تبوک جنگ جمل قتل امام حسین قتل عبد اللہ بن الزبیر  
کمر مظهر کی بے حرمتی وغیرہ وغیرہ اب تک سید فتنے مسلمانوں میں ہوئے ۱۲۰ھ تک یعنی لوگ عیش و عشرت اور شہادت میں پڑ جائیں گے ان کو ایک سال یا اگر  
جیسے ایک ماہ ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ ایک ہفتہ ایسے جیسے ایک دن یا اس سے کہ روزانہ یا ہر روز یا ہر گھنٹے ہر عین سے گریا بھی قیامت  
کی ایک نشانی ہے یا شروفاً و نزدیک آجائے گا کوئی انکار نہ کرے اللہ نہ ہوگا اللہ نہیں اور حکمتیں جلد جلد ملنے اور ٹھنڈے گلے کی یا عین عین ہو جائیں گی یا زاریں  
برکت جاتی ہے کی جہاں ایک ایک لوگ ایک ایک کیسے تھے وہ ایک سال میں بھی پورا نہ ہوگا ۱۲۰ھ تک یا شروفاً و نزدیک آجائے گا کوئی انکار نہ کرے اللہ نہ ہوگا  
ہے کہ جو لوگ دنیا کے طمع سے قریب ہوتا جا رہے ۱۲۰ھ تک یا شروفاً و نزدیک آجائے گا کوئی انکار نہ کرے اللہ نہ ہوگا یا شروفاً و نزدیک آجائے گا کوئی انکار نہ کرے اللہ نہ ہوگا

الرَّهْزُورِيُّ عَنِ الرَّهْزُورِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۵۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ  
وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا تَنْزِلُ  
فِيهَا الْجَهْلُ وَيُزْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ  
فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ -

۶۵۷۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي حُدَّ ثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ  
جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا  
فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا تَرْفَعُ  
فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ  
فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ -

۶۵۷۴- حَدَّثَنَا مُكْنِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ  
إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ -  
۶۵۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْسَنَهُ رَفَعَهُ قَالَ

حميد از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں عبد اللہ  
بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، دونوں  
نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب  
کچھ پہلے ہی ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت نازل ہوگی اور  
(دین کا علم اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے  
گی یہ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش) شقیق کہتے ہیں میں  
عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا  
تھا اتنے میں ابو موسیٰ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے، پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذر  
چکی ہے۔

ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی خوں ریزی ہے

(از قتیبہ از جریر از اعمش) ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس  
بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر حدیث بالاکا کی طرح بیان کیا۔  
ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی قتل کرنا ہے۔

(از محمد از غندر از شعبہ از دائل) ابو داؤد کہتے ہیں میں  
سمعیہا ہوں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو

لے شعیب کا روایت کیا ہے بخاری نے کتاب الادب میں اور ابن کثیر نے روایت کی طبرانی نے معجم اوسط میں اور نہری نے معجم کبیر میں  
کو بھی طبرانی نے معجم اوسط میں واصل کیا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں نے معمرہ خلافت کیا انہوں نے نہری کا نسخہ اس حدیث میں حمید کو بیان کیا اور امام بخاری دو دنوں  
طریقہ کو صحیح سمجھا جب تو ایک طریق بیان کیا اور ایک کتاب الادب میں کیونکہ احتمال ہے کہ نہری نے اس حدیث کو حمید بن مسیب اور حمیدہ دوزن سے سنا جو ۱۲۰ متہ

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَا مَالَهُمْ يَزُولُ الْعِلْمُ  
وَيُظْهِرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَرَجِيُّ  
النَّضْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ  
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعَلَّمُوا الْإِسْلَامَ مَا تَنَبَّيَ وَكَوْنُوا لِلَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَا مَالَهُمْ يَزُولُ الْعِلْمُ قَالَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ شَرَّ إِلَى النَّاسِ مَنْ كُنْ رِجْلُهُمَا الشَّيْءُ  
وَهُمَا أَحْيَاءُ

### بَاب ۳۷ لَا يَأْتِي زَمَانٌ

إِلَّا أَلَدْنِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

۶۵۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَدِيِّ قَالَ

أَتَيْنَا أَكْسَ بْنَ مَالِكٍ فَسَمِعْنَا إِلَيْهِ مَا لَيْفَ

مِنَ الْحَيَاةِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ

زَمَانٌ إِلَّا أَلَدْنِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا

رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

مرفوعاً بیان کیا۔ قیامت کے قریب ہرج یعنی خون ریزی کے  
ایام آئیں گے۔ (دین کا) علم مٹ جائے گا۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہرج حبشی زبان میں خونریزی

کو کہتے ہیں۔ ابو عوانہ بوالہ عاصم از ابو وائل روایت کرتے ہیں

کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے کہا کیا آپ کو وہ وقت معلوم ہے جس کے لئے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ اس وقت ہرج عام ہوگا؟ انہوں نے

کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ

بدترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت کے وقوع کے وقت زندہ ہوں گے۔

### باب ہرزمانہ کے بعد دوسرا زمانہ نبیت پہلے

زمانے کے بُرا ہوتا ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان) زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے ان سے حجاج

بن یوسف کے مظالم کا شکوہ کیا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے کہا صبر سے کام لو اس لئے کہ اس کے بعد جو زمانہ

آئے گا وہ اس سے بھی بدتر ہوگا، اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گی یہاں

تک کہ تم اپنے خدا سے جا کر ملو یہ حدیث میں نے آنحضرت سے سنی ہے یہ

(از ابوالیمان از شعب ابی ذرہری)

لے اس طرح کہ دین کے عالم نذر جا میں گئے اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ ہمیں دنیا کلمے میں موزن ہونگے ان کو دینی علوم کا بالکل شوق نہیں رہے گا۔ اس نسلت میں یہ آثار شروع  
ہونگے ہیں لاکھوں مسلمان ہیں کہ اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دلانے میں فرآن و حدیث سے بالکل بے بہرہ رکھتے ہیں اور کچھ کچھ دین کے عالم رہ گئے ہیں قیامت کے قریب  
یہ بھی نذر ہیں گے علم دین کو محض دنیا کی ترقی کے لئے ہی حاصل کیا جائے گا اس کی تفصیل چھوڑیں ۱۲ منہ سالہ کیونکہ اچھے لوگ قیامت سے پہلے اپنے جانیں گے جیسے امام سلمیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت  
کیا ہے کہ قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ زمین کی طرف سے ایک پڑاؤ بھیجے گا جو زمین سے زیادہ ملائم ہوگی اس کے گھٹنے میں جیٹھیں گھس گئے دیں رقی براہی ایمان ہوگا وہ اٹھ جائے گا۔  
دوسری حدیث میں ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا اب اعتراف نہ ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے قیامت تک برکات  
کا ایک گروہ جن کو قائم رکھتا ہے کہ قیامت اچھے لوگوں پر نہیں قائم ہوگی کیونکہ اس حدیث میں قیامت تک سے یہ ارادہ ہے کہ اس کو چلنے تک جس کے گھٹنے ہی ہر ایک  
مومن پر جائیگا اور کفار میں دنیا میں رہ جائیں گے ان پر قیامت آئے گا ۱۲ قسطانی ۱۲ اب اعتراف نہ ہوگا کہ کچھ بھی لکھا جائے کہ زمانہ انکے زمانہ سے چتر ہو جائیگا مثلاً کوئی بادشاہ  
عادل اور قیامت شروع ہو جائیگا جیسے عمر بن عبدالعزیز جن کا زمانہ حجاج کے بعد تھا وہ نہایت عادل اور متبع سنت تھا کیونکہ ایک آدمی شخص کے عمل پر ہوا ہے اس زمانے کی فضیلت لکھ  
زمانہ پرانے میں ان حجاج کو ظالم قرار دیا کرتے تھے جتنے صحابہ امت مسلمہ میں زندہ تھے وہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں زندہ نہ تھے تو حجاج کا زمانہ ان کے زمانہ سے اچھا ہوگا ۲۰

رَضِيَ عَنْهُ الرَّهْوَرِيُّ **وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ**  
**قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي  
 عَتِيْقٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ هُرَيْرٍ **بَنْتِ الْحَارِثُ**  
**الْفَرَّاسِيَّةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ دَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَدْبَقَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرَمَا يَقُولُ**  
**سُبْحَانَ اللَّهِ مَا ذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَوَاشِ**  
**وَمَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُؤْخِظُ صَوَاحِبَ**  
**الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَرْوَاحَهُ لِكَيْ يُصَلِّيَنَّ رَبُّ**  
**كَاسِيَةً فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ -**

### **بَاب ۳۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**

**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا**  
**السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا -**

**۶۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ**

**قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ**

**سَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا**

**۶۵۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ**

**قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ**  
**أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**

**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ**

**فَلَيْسَ مِنَّا -**

**۶۵۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا**

دوسری سند (از اسماعیل از برادرش عبدالحمید از سلیمان

ابن بلال از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از صند بنت حارث

فراسیہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت یک

رات سوتے سوتے گہرا کر بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اس

رات میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے نازل کئے (جو مسلمانوں

کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے) اور کیا کیا فتنے اور

فسادات نازل کئے گئے اور حجرے والیوں (ازواج مطہرات)

کو کون بیدار کرتا ہے تاکہ (راٹھیں اور) تہجد پڑھیں دیکھو

بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں لباس پہنتی ہیں لیکن وہ

آخرت میں تنگی ہوں گی (یعنی نیکیوں سے خالی ہوں گی)۔

### **باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد**

جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے  
 (مسلمانوں میں سے) نہیں۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت ابو

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلّم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

(از محمد از عبدالرزاق از معمر از سہام) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔  
 سند پر نہیں ہے اس لئے کہ ایک امر درام کا ارتکاب کرتا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يُبْدِي أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَامِ  
فَأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي  
يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

۶۵۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْرَوِيَّا أُمِّ هَمَّامٍ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ جُلٌّ  
بِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَائِلِهَا  
قَالَ نَعَمْ

۶۵۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ  
أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْمَاءَ قَدْ آوَدَى  
نُصْرُوهَا فَأَمَرَ أَنْ يُأْخَذَ بِنُصْرُوهَا لَا  
يَخْرُجُ مُسَلِّيًا

۶۵۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ  
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ  
فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ  
فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصَائِلِهَا أَوْ قَالَ فَلْيُقْبِضْ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے  
کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتے  
ہوئے کوئی بات نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ شیطان صرف  
اشارے کے بہانے ہتھیار چلوا دے اور مسلمانوں کو قتل کر کے  
وہ دوزخ کے گڑھے میں جانے کا مستحق ہو۔

علی بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد (یہ عمرو بن دینار  
کی کنیت ہے) آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی  
ہے وہ کہتے تھے کہ مسجد میں ایک شخص تیرے گرد راتو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے "عمرو نے  
جواب دیا ہاں میں نے یہ حدیث سنی ہے بلہ

(از ابو الیمان از حماد بن زید از عمرو بن دینار) حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد (نبوی) میں  
تیرے ہوئے گزرا، ان کی نوکیں کھل ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کی نوکیں تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان  
کے چھچھ جائیں۔

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت ابو  
موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کوں  
ہماری مسجد یا بازار میں تیرے گرد رے تو اس کی نوک تھام  
لے یا فرمایا اپنی پھیل میں رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس  
سے تکلیف پہنچے۔

لہ حافظ نے کہا احتمال ہے کہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ امام مسلم نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبد الرزاق سے روایت کیا ۱۲ منہ  
۱۲ منہ آپ نے نوکیں تھامنے کا حکم دیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ مسلمان کے گل جائے ان کو رخم پہنچے ۱۲ منہ

يَكْفِيهِ أَنْ يَبْصُرَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
مِنْهَا شَيْءٌ -

### باب ۳۷۳۸ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا  
بَعْدِي كُفْرًا أَتَضَرُّبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ -

۶۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا

شَيْقِقُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

وَقِتَالُهُ كُفْرٌ -

۶۵۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَ الشَّيْخِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا

بَعْدِي كُفْرًا أَتَضَرُّبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۶۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ سَائِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَ عَنْ رَجُلٍ أَخُو

### باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

”میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ  
بن جانا۔“

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے (بلا وجہ شرعی) لڑنا  
کفر ہے۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از واقد از والدش) ابن عمر

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع  
میں فرما رہے تھے دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے کی گردنیں  
مار کر کافر نہ بن جانا۔

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد) ابن سیرین نے عبد الرحمن

بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہ سے روایت کیا نیز ابن  
سیرین نے ایک اور شخص کے متعلق سنا جس کے متعلق وہ کہتے ہیں  
میرے نزدیک وہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے افضل تھے انہوں نے

سہ ہزار سے آدھی فاسق ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی کافروں کا یہ فعل ہے جیسے کافر مسلمانوں سے ناحق لڑتے ہیں ایسے ہی شخص نے بھی کیا تو کافروں کا ہی  
عمل کیا اس کا یہ طلب نہیں ہے کہ مسلمان کسی مسلمان سے لڑا وہ کافر ہو گیا جیسے کفار جنوں کا مذہب ہے اس لئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا قَاتِلُوا قُلُوبَ الْفٰسِقِیْنَ  
الْمُؤْمِنِیْنَ اَقْتَتَلُوْا اَوْ رُدُّوْهُ لَمْ یَحِلُّ عَلَیْہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَعْدَآءُ لِلّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ یَفْعَلُوْنَ اَمَّا عِدَآءُ غَیْرِہُمْ فَیَحِلُّ عَلَیْہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَعْدَآءُ لِلّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ  
نہیں کہا خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مادیہ والوں کے حق میں فرمایا اَتَحٰوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا عَدَآءُکُمْ خَارِجِ مَرَدِّ مُسْلِمٰنٍ کی جماعت سے الگ ہو کر سارے مسلمانوں کو  
کافر قرار دینے لگے جس لئے میں نے مسلمان سمجھے اور یہ لطف یہ کہ ان خارجیوں مردہ دونوں نے ہی مسلمانوں کے سردار جناب علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا امام حسین رضی اللہ عنہ  
نے ہی شہید کیا حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ اور اہل بیتؓ صواب یہ تھا اللہ عنہم کو کافر قرار دیا کہ وجہ یہ لوگ کافر ہوئے تو تم کو ہلاک کیا ان سے نصیب ہوا امام

هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِهِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
 أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ  
 فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَنِّي يَوْمَ هَذَا أَتَالُوا  
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَعْمَى قَالَ حَتَّى ظَنَنْتَ أَنَّكَ  
 سَيَسِيْبِيهِ بِغَيْرِ أَمْرٍ فَقَالَ أَكَيْسَ  
 يَوْمٍ انْحَرَامٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ أَنَّى بَلَدٍ هَذَا أَكَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ  
 قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ  
 دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
 وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ  
 هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا  
 أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ  
 اشْهَدْ قُلَيْبُ بْنُ الشَّاهِدِ الْعَاثِبُ فَإِنَّهُ  
 رَبُّ مَبْلَغٍ يُبْلَغُهُ مَنْ هُوَ أَوْ عَلَى لَهْ وَ  
 كَانَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي  
 كَقَارِئِ تَصْرِبِ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
 فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حَرِّ بْنِ الْحَضَرِ حَرِي  
 حُلِي حَرِّكَ جَارِيَهُ بَيْنَ قَدَامَةٍ قَالَ  
 أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا  
 أَبُو بَكْرَةَ يَا أَلَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 فَحَدَّثَنِي أُبَيُّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ

بھی ابو بکرہ سے روایت کیا دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے (یوم النحر کو منائیں) خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تمہیں علوم  
 ہے یہ کون سادن ہے؟ صحابہ کرام نے کہا اللہ اور اس کا رسول  
 خوب جانتے ہیں، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سمجھے شاید  
 آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں؟ غرض  
 کیا جی ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر (مکہ)  
 نہیں؟ ہم نے کہا بے شک یا رسول اللہ حرمت والا شہر مکہ ہے  
 آپ نے فرمایا تو یاد رکھو تمہاری جانیں مال، عزتیں اور بدن  
 کے چمڑے ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اس  
 دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں۔ سنو میں نے اللہ کا  
 حکم تمہیں پہنچا دیا یا نہیں؟ ہم نے کہا بے شک آپ نے پہنچا  
 دیا چنانچہ اس وقت آپ نے کہا یا اللہ گواہ رہ! اور (ہم سے)  
 فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرے یہ الفاظ ان لوگوں  
 تک پہنچا دیں جو موجود نہیں، اس لئے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے  
 جیسے کوئی بات پہنچانی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے  
 زیادہ اسے یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آپ نے  
 جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا  
 دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرن بن جانا۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ کہتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن  
 عبداللہ بن عمر وحضرت کو جاریہ بن قطرہ نے (ایک مکان میں گھر  
 کر) جلادیا تو جاریہ نے اپنے شکر والوں سے کہا ذرا ابو بکرہ کو تو جھانکو  
 انہوں نے کہا یہ ابو بکرہ موجود ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمن بن ابی بکرہؓ

۱۔ کیریکر یہ محدث بڑے زاہد اور عابد اور دلدار اللہ میں سے تھے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی دوسرے مسلمانوں کو جو اس وقت وطن حاضرت تھے احوال ان مسلمانوں کو جو قیامت  
 تک پیدا ہوئے رہیں تھے ۱۳ منہ ۱۵ یعنی بعد کے لوگ جن کو حضرت نے یہ حدیث پہنچائی ان سے زیادہ حافظہ رکھنے والے انہوں نے اس کو خوب یاد رکھا ۱۴ منہ  
 ۱۵ جب جاریہ نے شکر والوں کی یہ گفتگو سنی کہ شاید ابو بکرہ ہتھیار سے مقابلہ کریں یا زبان سے جھڑپ کریں تو ۱۶ منہ

قَالَ كُونْ لِخَلْقٍ عَلٰی مَا يَهْتَشِبُ بِقَفْصَةٍ | کہتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ البکرہؑ نے کہا اگر یہ لوگ جہنم کے

لشکر والے (میرے گھر میں بھی گھس آئیں اور مجھے مایہ لگیں) تو بھی میں ایک بانس کی چھڑی ان پر نہیں چلاؤں گا۔

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فضیل از والدش از عکرمه)

بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر مت نہ بن جانا۔

۶۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّ وَالْبُعْدَى  
وَيَسْمَعُ بِشَيْءٍ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

لَمَّا رَأَى صَرْبَ بَعْضِهِمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

٤٥٨٨ **حَالِ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ سُرَيْجٍ**  
 كَالْحَبَشِيِّ شُعْبَةَ عَمْرِو بْنِ مُدْرِكِ

سَمِعْتُ أَمَّا زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَوَيْر عَنْ

جَدِّهِ جَرِيرٌ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ اسْتَنْصَتِ

النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُم رِقَابَ بَعْضٍ

باب ۲۲۹ قول النبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِتْنَةٌ

الْقَاعِ فِيهَا حَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

اھم واک سستا و سلاط د کھنک د لکھنؤ صلاط

ہے کہ وہ معاویہ کا بھیجا ہوا بصرے میں آتا تھا اس کا مطلب یہ تھا

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا کہ اس وقت اپنی جگہ

بیتھا یعنی والا آدمی کھڑے ہو جانے والے سے بہتر ہوگا

عبدالرحمن بن عبد الله بن محمد بن عبید اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از ابو

سَمْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِرَاطُ يَمِينِ بْنِ

[illegible]



عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحٌ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ الْقَائِمُ الْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُنَافِقِ وَالْمُنَافِقُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ كَشَرَفَ لَهَا كَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلِجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ - ۶۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ جُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ الْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُنَافِقِ وَالْمُنَافِقُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ كَشَرَفَ لَهَا كَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلِجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ -

**باب ۳۳** إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ

يَسْتَفِيهِمَا

۶۵۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زُحَلٍّ لَمْ يَسِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِي إِلَى الْفِتْنَةِ

سعد نے بحوالہ صراح بن کیسان از ابن شہاب از سعید بن مسیب روایت کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص دور سے انہیں جھانکے گا وہ اسے بھی سمیٹ لیں گے۔ اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے گا۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے (بہتر ہوگا) جو شخص ان (فتنوں) کو جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (اس وقت) جو شخص پناہ کی جگہ دیکھے وہاں پناہ حاصل کرے۔

**باب** جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک

دوسرے کے مقابلے میں آجائیں۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد از شخص غیر معروف)

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں زمانہ فتنہ میں (جنگ صفین و جمل میں) اپنے ہتھیار لگا کر نکلا۔ رستے میں حضرت ابو بکر رضی

لہ آفت میں مبتلا ہوینگے ۱۲ منہ ۱۲ تاکہ ان فتنوں سے محفوظ رہے مراد وہ فتنہ ہے جو مسلمانوں میں آپس میں پیدا ہوا اور یہ نہ مسلم ہو کہ جس کی طرف ہے یا بدقت میں گرفتہ گیری بہتر ہے بعضوں نے کہا اس خبر سے ہجرت کر جائے جہاں ایسا فتنہ واقع ہو کر وہ آفت میں مبتلا ہو جائے اور کوئی اس کو ماننے آئے تو دیکھے ماما جانے کے بعد مسلمان جو ہاتھ نہ اٹھائے بعضوں نے کہا اپنی جان یا مال بچا سکتا ہے جو ہر علم کا یہی قول ہے کہ جب کوئی گمراہ امامت باطنی ہو جائے تو اس کے ساتھ ہو کر اس سے لڑنا جائز ہے جیسے حضرت علی کی خلافت میں جبکہ اوائل انکار صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے ساتھ ہو کر امیر معاویہ کے باطنی گمراہ سے مقابلہ کیا اور یہی حق ہے مگر بعض نے صحابہ جیسے سعد اور ابن عمر اور ابو بکر و ثور و ذی فریق سے الگ ہو کر گھر میں بیٹھے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی عمو بن عبید بن جراح معتزلہ کا سردار۔ محدثین نے حدیث کی روایت میں ۶۶ کو غور سے قرار دیا ہے بعضوں نے کہا چشم بن حسان فردوسی تھا ۱۲ منہ ۱۲ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں ۱۲ منہ

فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ  
قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَةَ ابْنِ عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ  
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فِكِلَاهُمَا مِنْ  
أَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَمَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا  
بِالْمُشْتَرِكِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ كُذِّبَ هَذَا  
الْحَدِيثُ لَا يُؤْتَى وَيُؤْتَى عَنْ عَبْدِ  
وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَ ابْنِي بِهِ فَقَالَ  
إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْحَسَنُ عَنِ  
الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ .

۶۵۹۲ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ وَهْشَامُ بْنُ مُوَيْلٍ  
زَيْدًا عَنْ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ  
مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَوَاهُ بَهْزَادُ بْنُ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ  
عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ  
رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

طے انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے  
جاتا ہوں۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (لوٹ جا) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر  
لڑ پڑیں تو دونوں دوزخی ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا جو قاتل ہو وہ  
تو دوزخی ہوگا مگر جو مارا گیا (یعنی مقتول) وہ دوزخی کیسے ہوا؟  
آپ نے فرمایا (وہ بھی دوزخی ہے) وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی  
نیت رکھتا تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب و یونس  
ابن عبید سے بیان کی تاکہ وہ دونوں یہ حدیث مجھ سے بیان کریں ،  
انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن بصریؒ نے بحوالہ احنف بن قیس از ابوبکرہ  
رضی اللہ عنہ درست کیا۔

(از سلیمان از حماد) یہی حدیث مروی ہے۔

مؤمل بحوالہ حماد بن زید از ایوب و یونس و ہشام مؤمل  
بن زیاد از حسن از احنف از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
روایت کرتے ہیں۔ معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت  
کیا۔ بکار بن عبدالعزیز نے اسے اپنے والد سے انہوں نے  
ابوبکرہ سے روایت کیا (اسے طرانی نے وصل کیا) غندر بحوالہ  
شعبہ از منصور از ربیع بن حراش از ابوبکرہ از آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری نے  
بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے روایت کیا، نیز یہ  
روایت مرفوع نہیں ہے۔

۱۔ ترجمہ ابوبکرہ از احنف بن قیس سے بخاری نے حسن بصریؒ سے روایت کی جو احنف کا نام چھوڑ دیا ۱۲۱ھ میں اس کو یحییٰ  
وصل کیا اور امام احمد نے ۱۲۱ھ میں انہوں نے احنف بن قیس سے اس کو مسلم اور نسائی نے وصل کیا ۱۲۱ھ میں طبرانی کے الفاظ یہ ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنة کا نئے القاتل والمقتول فی النار ان المقتول قد اراد قتل القاتل ۱۲۱ھ میں اس کو امام احمد نے وصل کیا ان کے (بقیہ صفحہ ۱۹۷)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ سُقَيْنٌ  
عَنْ مَنصُورٍ-

## باب ۳۷۳ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا أَلَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً-

۴۵۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُسَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْحَضْرَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَةَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي حَاظِلَةٍ وَشَرَّ فُجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَمَهْلُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دُخَانٌ قُلْتُ وَمَا دُخَانُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى يَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكِرُ قَالَ قُلْتُ فَمَهْلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دَعَا عَلَى أَبْوَابِ

## باب جب کسی شخص کی قیادت پر اتفاق نہ ہو۔

(از محمد بن ثنی از ولید بن مسلم از ابن جابر از بسیر بن عبید اللہ حضرت ابی ادریس خولانی) خذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و نیکی کے متعلق پوچھتے تھے مگر میں شر کے متعلق پوچھا کرتا مجھے ڈرتھا کہ کہیں وہ مجھ میں نہ سما جائے (ایک دن) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے تو خدا تعالیٰ ہم پر خیر اور بھلائی نازل کی (اسلام قبول کرنے کی توفیق دی) اب اس خیر و فلاح کے بعد کیا پھر شر اور خرابی پیدا کی گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا پھر اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کیا دھواں کیا؟ تو فرمایا وہ لوگ میرے احکامات اور طور طریقوں پر پوری طرح نہ چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور کچھ بری خلاف شرع۔ میں نے عرض کیا پھر اس خیر کے بعد بُرائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے جو شخص ان کی بات مانے گا

(تفسیر حاشی صحیح بخاری) الفاظ میں اذا التقی المسلمان حمل احدهما علی صاحب السلاح فجاء علی جف جہنم فاذا اقبل فوقها جہنم جہنم۔ جب دو مسلمان آپس میں بیڑ جائیں ایک دوسرے پر تھپتھپا کر آئیں تو دونوں دوزخ کے کنارے لگ گئے اگر خون ہو جائے (یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو دونوں دوزخ میں گریں گے) ۱۲ منہ ۱۳ منہ انہوں نے رومی سے انہوں نے ابوبکر سے ۱۲ منہ ۱۳ منہ بلکہ ابوبکر کا قول ہے اس کو نسا نے نکالا اس لفظ سے اذا حمل الرجلان المسلمان السلاح احدهما علی الآخر فہما علی الآخر فہما فی النار ۱۴ منہ (حواشی صفحہ ۱۵۸) ۱۵ منہ یعنی غاص بھلائی نہ ہو گئی قلت اور کہتے برائی کی بھی ملی ہوگی ۱۶ منہ ۱۷ منہ گو نظر پر اسلام کا دعویٰ کریں گے ۱۸ منہ ۱۹ منہ محدثین نے کہا پہلی برائی سے وہ حقے مراد ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد چلے اور دوسری بھلائی محمد بن علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ مراد ہے اور ان کے بعد کا زمانہ اس زمانہ میں کوئی خلیفہ عادل ہوتا متبع سنت کوئی ظالم ہوتا بدعتی جیسے غلام عباسیہ میں مامون رضی اللہ عنہ کا ظالم اور متبع بدعتی کا مخالف گذرا پھر متوکل علی اللہ اچھا گذرا اس نے امام احمد کو قید سے خلاص دی اور متوکل کو خوب سرکوبی کی بدعتوں نے کہا پہلی برائی سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل دوسری بھلائی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ مراد ہے اور دوسری سے قاریوں اور انفسیوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے دوسری برائی سے نبی اکرم کا زمانہ مراد ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہر سر منبر پر بھلا کہا جاتا ۲۰ منہ

جَهَنَّمَ مَنْ آجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ كُفِيَ فِيهَا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ  
مِنْ جِلْدَيْتِنَا وَيَنْكَلُمُونَنَا بِالسِّنِّيَةِ قُلْتُ  
فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلَوْمُ  
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَمِلْ  
بِذَلِكَ الْبِرِّ كُلِّهِمْ وَلَوْ أَنَّ تَعْتَشَ بِأَصْلِ  
شَجْوَةٍ حَتَّى يَذْكَكَ النُّوْتُ وَأَنْتَ  
عَلَى ذَلِكَ -

بس اسے دوزخ میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
ان لوگوں کی صفت تو بیان فرمائے (تاکہ ہم انہیں پہچان لیں)  
آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں  
میں سے ہوں گے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں یہ  
زمانہ دیکھوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام (امیر یا حاکم) کے  
ساتھ رہنا، میں نے عرض کیا اگر اس وقت جماعت نہ  
ہو نہ امام ہو۔ فرمایا تو پھر ان کل فرقوں سے الگ رہ (جنگل  
میں دور دراز چلا جا) اگر چہ وہاں کچھ کھانے کو نہ ملے تو ایک

درخت کی جڑ موت تک چبانا رہے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)۔

**باب ۳۴۲۲** مِنْ تَكْرَرِ أَنْ

يَكُونُ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلُمِ

**۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ**

قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَسودِ قَالَ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسودِ

**باب ۳۴۲۲** ظالموں اور مفسدوں کی جماعت

بڑھانا منع ہے

(از عبد اللہ بن یزید از حیوہ وغیرہ از ابو الاسود)

دوسری سند راز لیت از ابو الاسود) مدینے والوں

کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ میرا نام بھی اس فوج میں

۱۔ اسلام اور ظالموں کی خیر خواہی اور اصلاح کا دم پھرنے کی حقیقت منافق اور بد باطن اور بدخواہ اسلام ہوں گے وہ کفار کا تقرب حاصل کرنے کیلئے دیبہ یہ چاہیں گے کہ اس  
اسلام کی بیخ کنی ہو جائے اور مسلمانوں میں جو کچھ رہی ہو اسلام کی حیت باقی رہے وہ میں نہ رہے ظاہراً اعدا ہٹا کر طرح فصاحتی کے خواہ میں چاہیں اور معاشرت اولہم و اولاتہم  
اور ہمہ اہل میں ان کی تقلید اختیار کر لیں گویا اپنی قوم کو محض فدا کر کے ایک دوسری قوم میں مرقع ہو جائیں (متاخر فرقہ ہوں کہ اپنی قوم کا کوئی نام و نشان بجز صفہ تاریخ کا در کہیں  
باقی نہ رہے چنانچہ اللہ اگر کوئی عامل شخص قدر بھی خود کرے تو یہ سمجھ لیا کر یہ لوگ مسلمانوں کے ہی خواہ نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے سب سے نام و نشان کو بھی مٹانا چاہتے ہیں  
مسلمانوں کا وہی شخص خیر خواہ ہو سکتا ہے جو اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کی مضبوطی میں کوشش کرے مسلمانوں کو عموماً قرآن اور حدیث اور مذہبی کتابیں پڑھنے پھرنے کے بالقرن  
اگر مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں اور اعتقادات کو چھوڑ کر دنیا بھی مٹائی اور مال بھی بنے گئے تو کیا فائدہ پڑا جو صحیح مسلمان ہی نہ رہے مسلمان رہ کر دنیا کی ترقیات کریں تو اس کو  
اسلامی ترقی کہہ سکتے ہیں ۱۲۔ منہ ۱۱۔ یہی ہے ترجمہ باب کللتہ یعنی لوگوں میں اتفاق نہ ہوا وہاں ہوں گے کسی کو یا اتفاق امام نہ بنایا جو تو ایسی حالت میں کیا کردں حضرت  
حذیفہ نے جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی ہمارے زمانے میں بھی وہی بات چل رہی ہے مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے جس کی بالاتفاق وہاں رعائت کریں  
اس کی بات مانیں پھر فرقہ بننے لگے مولویوں مرشدوں کو نام نہاد خلیفے کوئی کسی کی نہیں شننا ۱۲۔ منہ ۱۱۔ یعنی ان کی جماعت میں حاکم و شریک و نمائندہ کی تعداد بڑھنا منع ہے الا یہ کہ ان کے  
رضی اللہ عنہ سے خود تار وایت کی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ انہیں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے کاموں سے رہی چودہ گیا خود وہ کام کرے  
۱۳۔ دین و دین سے ابن ابیہم مراد ہے وہ ضعیف ہے ۱۲۔ منہ

قَالَ قُطَيْمٌ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثَ فَالْتَبَتَ فِيهِ فَلَقِيَتْ عِكْرَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُ فَهَبَا إِلَى أَسَدِ التَّحِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَتَّاسٍ أَنَّ أَحَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَمَّوْا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يَكْتُمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي الشَّهْمُ فَيُؤْخَرُ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرِبُ فَيَقْتُلُهُ كَمَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ.

### بَاب ۳۴۳ إِذَا بَقِيَ فِي

مَحَالَةٍ مِنَ النَّاسِ.

۴۵۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْظُرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَاءَةَ نَزَلَتْ فِي جَدِّ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الشَّكَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ يَبَا مَالِ الرَّجُلِ التَّوَمَةُ فَتَقْبَضُ الْهَامَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُطْلَأُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَبَا مَالِ التَّوَمَةِ فَتَقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ النِّجْلِ مَجْمُودٌ وَحَرَجَتُ

لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا ان سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے اس فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا اور کہنے لگے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا مشرکوں کے ساتھ کچھ مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ان کی عیشت بڑھانے کے لئے نکلتے پھر (مسلمانوں کی طرف سے) تیرا کر انہیں لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ مارے جاتے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا کی) یہ آیت نازل کی ان الذین تو فاصم الایہ یعنی جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں الایہ

### بَاب ۳۴۳ وہ زمانہ جب لوگ کوڑے کرکٹ کی

طرح (بے دین) رہ جائیں گے۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از زید بن وہب) خلیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا دوسری کے ظہور کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا صفت دیانتداری انسانوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوئی رہیدائش ہی سے دل میں موجود ہوتی ہے پھر انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی (تو سونے پر سہاگہ دیانتداری اور ایمانتداری مضبوط ہو گئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس ایمانتداری کے مفقود ہو جانے کے متعلق بھی پیش گوئی کی اور فرمایا آدمی سو جائے گا پھر ایمانتداری اس کے دل سے اٹھالی جائے گی لیکن اس کا نشان ایک سیاہ داغ کی طرح رہ جائے گا پھر سوئے گا (تو رہی ہی دیانتداری اٹھا لی جائے گی) تو اس کا ہلکا نشان آبلے کی طرح رہ جائیگا جیسے

۱۔ یعنی عید الفطر میں زہری کی خلافت میں غلام والوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ۱۲ منہ سے مطلب مکرہ کا یہ ہے کہ مسلمان مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نہیں نکلتے پھر بلکہ کامیوں کی جماعت بڑھانے کے لئے یہ بھی اشرار کی رائے ہے ان کو ظالم اور گنہگار فرمایا اس اسی قیاس پر جو نیکو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے نکلتے اس کے ساتھ جو نکلتے وہ گناہگار اور مکاروں کی نیرت مسلمانوں سے جنگ کرنے کی نہ ۱۲ منہ

عَلَى رَجُلَيْكَ فَخَطَّ قَتْرَاهُ مُنْتَبِزًا وَلَيْسَ فِيهِ لَهْمٌ وَخُصِبَهُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَقَهُ وَمَا أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَوْذَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ آتَى عَلَى زَمَانٍ وَلَا أُنْيَا لِي أَشْكُمُ بَايَعْتُ لَكُنْ حَتَّى مُسْلِمًا رَدَّكَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ نَصْرًا لِّيَا رَدَّكَ عَلَى سَاعِيهِ وَمَا أَلَيْسَ مَرَفَا كُنْتُ أَبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا -

### باب ۳۴۴ التَّعَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

۹۶-۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ كُرَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقْبِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُوكَ اللَّهُ فَكَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ

تو ایک انکار اپنے پاؤں پر لگائے اور چھالا پڑ جائے وہ پھولا ہو دکھائی دیتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور قیامت کے قریب) یہ حالت ہوگی کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے ان میں کوئی دیانتدار نہ ہوگا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص دیانتدار ہے (اس قدر دیانتداروں کی قلت ہوگی) اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کیا ہی عمدہ عقلمند بہادر آدمی ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ خلیفہؓ کہتے ہیں مجھ پر ایک ماثر ایسا گذر چکا ہے جب مجھے کچھ فکر نہ ہوتی میں جس سے چاہتا خرید و فروخت کر لیتا میں جس سے معاملہ کرتا اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے مجبور کرتا اور وہ بددیانتی نہ کر سکتا، اگر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم اسے دیانتداری پر مجبور کرتے مگر اس زمانے میں تو کسی سے میں معاملہ خرید و فروخت نہیں البتہ فلاں فلاں آدمی مستثنیٰ ہیں (وہ دیانتدار ہیں ان سے لین دین کرتا ہوں)

### باب ۳۴۵ فتنۃ وفساد کے دور میں جنگوں میں سکونت اختیار کرنا -

از قتیبہ بن سعید از حاتم از یزید بن ابی عبیدہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے توجہاں کہتے لگا اے ابن اکوع تو (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر گیا العزراں جنگل میں رہائش اختیار کر لی۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اسلام سے نہیں پھرا (مرتد نہیں ہوا) بلکہ اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت

ملے کیونکہ اس وقت اکثر لوگ ایماندار تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ فلیفہ نے چند آدمیوں کا نام لیا جو اس زمانہ میں دیانتداروں میں مشہور ہیں گئے یہ حدیث میں شرح اور پڑھ چکے ہیں۔ اگرچہ اس حدیث میں ترجمہ باب کی صراحت نہیں ہے مگر اشارہ اس سے مطلب نکلتا ہے اور ترجمہ باب صراحتاً ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے لکھا اس میں صاف مذکور ہے تو کیا کہے صاحب ناقص کو کٹر کرکٹ لوگوں میں رہ جائیگا پھر فرمایا ایسے وقت میں تو خاص اپنے نفس کی فکر کرو اور عامہ غلامان کو ان کے حال پر چھوڑ دے مگر یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس وجہ سے اس کو نہ لایا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حجاج نہایت بے ادب اور گستاخ تھا اس نے سلمہ کی صحابیت کا کچھ ادب نہیں کیا اور ان کو مرتد بنانے کہتے ہیں اس نے مسلمہ ابی اکوع کو قتل کرنا چاہا اور قتل کے لئے یہ ہار ڈھونڈھا کہ تو نے پھر جنگل میں جا کر اپنی ہجرت توڑ دی اور مرتد ہو گیا طرانی نے جاپر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایا لکھا جو شخص ہجرت کے بعد پھر جنگل میں جا کر رہ جائے (مدینہ پہنچوڑے) اس پر اللہ لعنت کرے ان اگر فتنہ ہو تو اور بات ہے کیونکہ جنگل میں رہنا فتنہ میں رہنے سے بہتر ہے ۱۲ منہ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَبَّيْنَا قَتْلَ عُمَانَ  
عَمَّانَ خَوْفَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ إِلَى التَّيْدِ  
وَتَزَوَّجَهُمْنَا أُمُّ آجُ وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا  
فَلَمْ يَزَلْ رِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ  
فَأُزِلَ الْمَدِينَةَ -

۴۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي مَرْثُئَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحَدَّادِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالٍ  
الْمُسْلِمِينَ عَنَّمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفُ الْجَبَالِ وَ  
مَوَاقِعُ الْقَطْرِ يَفْرِدُ بِهِ مِنْهُ مِنَ الْفَتَنِ -

بَابُ ۳۴۴ التَّعَوُّدُ مِنَ الْفِتَنِ

۴۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ قُصَّالَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
أَخْفَوْهُ بِالسُّؤْلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمُنْبَرِ فَقَالَ لَا تَكُونُوا  
عَنْ كُنَى إِلَّا بَيْنَكُمْ لَكُمْ فُجِعْتُ أَنْظُرُوا عَيْنًا

ہے یزید بن ابی عبید سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
شہید ہوئے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے سے نکل کر تیرہ میں  
رہائش اختیار کر لی اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اس  
سے اولاد بھی پیدا ہوئی سلمہ رضی اللہ عنہ عمر بھر وہیں رہے انتقال  
سے چند راتیں پہلے مدینے میں آ گئے (وہیں انتقال ہوا)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ  
بن ابی صعصعہ از والرش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ  
قریب ہے جب مسلمان کے لئے بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں  
لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے  
اپنا دین فتنوں سے بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگتا پھرے

باب فتنوں سے خدا کی پناہ طلب کرنا۔

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع  
کئے یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا چنانچہ آپ منبر پر تشریف  
لے لگے اور فرمایا لوگو تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے وہ میں بیان  
کر دوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دائیں اور بائیں طرف  
دیکھا تو ہر شخص کو کھڑا بیٹھے روتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ کے

۱۔ جو کہ اور مدینہ کی طرح ہیں وہیں پہاڑوں پر غنائیں ہیں جا کر رہ گئے تھے ۲۔ منہ ۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے لئے  
مدینہ میں رہ گئے تھے ۴۔ میں انہوں نے انتقال کیا تو ان تالیس برس رہے ہیں میں گناہ سے اور آخر وقت مدینہ میں آ گئے جہاں ہجرت کی حق وہیں آ کر رہے ہیں  
۵۔ افضل دیکھئے مسلم پر کہ رات کو ان کا مقام پرما دیا جہاں انہوں نے ہجرت کی تھی اور انہیں یہ خبر کہ ہمارے دفن چاہئے ۶۔ معلوم ہوا کہ ان کے وقت عزت اور کثرت تھی  
۷۔ ہجرت کے بعد کا زمانہ جو کہ اکثر علماء نے اختلافاً افضل قرار دیا ہے کیونکہ اس میں حمید اور جفا عت اور تعلیم اور علم کا موقع ملتا ہے ۱۲۔ منہ -





وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ  
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ  
 أَنَّ آدَمًا حَدَّثَهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَوْقَالَ عَامِدٌ إِذَا لَمْ يَمُوتْ زَارَ الْآدَمَ  
 حَدِيثُ ذِكْرِهِ أَخْبَرْتُ نَقْلَ كِي اس مِيس يه الفاظ میں  
**باب ۳۴۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ بَكِلِ**  
 الْمَشْرِقِ -

۶۵۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مُعْمَرٍ  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ  
 الْمَنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا الْفِتْنَةُ هَاهُنَا  
 مِنْ حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ  
 قَرْنُ الشَّامِ -

۶۶۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ هِشَامٍ  
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ لَا رَأْيَ  
 الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ  
 الشَّيْطَانِ -

۶۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

ہیں ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور فتنے سے خدا  
 کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا اعوذ باللہ من سور الفتن۔  
 امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیال نے  
 بحوالہ یزید بن زریج از سعید بن ابی عروبہ و معمر از الد معمر از قتادہ از الشرح  
 حدیث مذکورہ اخبرت نقل کی اس میں یہ الفاظ ہیں ما عدا بابا اللہ من شر الفتن (یعنی بجائے سور کے شر کا لفظ ہے)  
**باب ۳۴۷ أَخْبَرْتُ نَقْلَ كِي اس مِيس يه الفاظ میں**  
 کہ فتنہ مشرق سے اٹھے گا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری  
 از سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا  
 دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا فتنہ ادھر سے آئے گا (مشرق کی  
 طرف اشارہ کیا) جہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوتا ہے  
 یا فرمایا جہاں سے سورج کا سرا نکلتا ہے

(از حقیقہ بن سعید از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ مشرق کی طرف  
 رخ انور کئے ہوئے تھے فرماتے تھے فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا  
 ادھر سے جہاں شیطان کا سینک نکلتا ہے۔

(از علی بن عبد اللہ از ازہر بن سعد از ابن عون از نافع)

۱۔ مدینہ کے قریب، طرف نجد، عراق، روس اور صہارت یہ سب ممالک واقع ہیں قیامت کے قریب انہی ملکوں میں سے فتنہ شروع ہوگا اور اب تک بھی اکثر فتنے اسی  
 سمت سے آچکے ہیں بڑا فتنہ تاتاریوں کا تھا جنہوں نے خلافت اسلامی کو درہم برہم کر دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا بغداد کو جو اسلام کا  
 دارالسلطنت تھا خراب و برباد کیا ۱۲ سنہ

حَدَّثَنَا أَذْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنٍ عَنْ  
 قَافٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا وَفِي خَيْدِنَا  
 قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ  
 بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي  
 خَيْدِنَا فَأُطْلِمَ قَالَ فِي الْغَائِثَةِ هُنَاكَ  
 الرَّكْزُ ذُلُّ وَالْفِتْنَةُ وَبِهَا يُطْلَعُ كَرُّ الشَّيْطَانِ  
 وہاں توڑنے والے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے

٢٠٧٠ - حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ  
عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ  
يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَيَادِرَكَ إِلَيْهِ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِّثْنَا مِنْ  
الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ  
حَتَّى لَا تَكُونُوا فِتْنَةً فَقَالَ هَذَا تَذَرِي مَا  
الْفِتْنَةُ يُكَلِّمُكَ أَمْرًا أَقْبَاهَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی "اللہم بارک لنا الخ یعنی اے اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دوبارہ عرض کیا یہ بھی فرمائیے ہمارے ملک نجد میں برکت دے راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں غالباً تیسری مرتبہ جب صحابہ کرام نے یہ عرض کیا کہ نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے تو آپ نے فرمایا نیز وہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوگا۔

(از اسحاق واسطی از خالد از بیان انورہ بن عبد الرحمن)  
سعید بن جبیر کہتے ہیں ایک دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمیں خیال ہوا کہ وہ اچھی اچھی  
احادیث بیان کریں گے اتنے میں ایک شخص نے جلدی سے ان  
سے یہ سوال کیا اے عبد الرحمن فتنے میں لڑنا کیسا ہے؟ واللہ  
تعالیٰ تو فرماتے ہیں ان سے (کفار سے) اتنا قتال کرو کہ فتنہ  
باقی نہ رہے گویا فتنے میں لڑنا بہتر ٹھیکر انہوں نے جواب دیا  
کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کسے کہتے ہیں؟ میری ماں تجھے روئے  
(یعنی تو مرے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فتنہ رفع کرنے کے

ملہ میں دجال جو مغرب کے ملک سے آئے گا اس طرف سے باجوز و باجوز آئیں گے نجد سے وہ ملک ہر اداسے عراق کا چلندہ ہی پرشاد قحط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا نہیں فرمائی کہو کہ ادرہ سے بڑی جنگ آفتوں کا طغی ہونے والا تھا امام حسین بھی اسی ہزین میں شہید ہوئے کوثر باں وغیرہ سب نبیوں داخل ہیں ﷺ علیہ السلام ہی عمر کا یہ مذہب تھا کہ جب مال فانیں آپس میں فتنہ ہو تو لڑنا درست نہیں دو طرف والوں سے الگ ہو کر سامنے کھڑے ہیں پھٹنا چاہئے اور اسی علیہ السلام ہی عمر رضی اللہ عنہ نے مولیٰ کے شریک ہونے نہ حضرت علیؓ کے شخص کو یا عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ اللہ دو فتنہ دفع کرنے کے لئے لڑے لے لے لے لے اور تم فتنے میں لڑنا ماننے کو تھے جو ۱۷ منہ



حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْكُفْرِ عِنْدَ عُمَرَ أَدُكُمُ الْفِتْنَةُ  
 يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ  
 وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ  
 وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ  
 النَّهْيُ عَنِ الْمُنكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا  
 أَسْأَلَكَ وَلَكِنْ الْغِي تُسَوِّجُ كَمَا  
 الْبُحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا جَانِسٌ  
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا  
 بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ عُمَرُ يَكْسُرُ الْبَابَ  
 أَمْ يُسْتَحَبُّ قَالَ بَلْ يَكْسُرُ قَالَ عُمَرُ إِذَا  
 لَا يُعْلَمُ أَبَدًا قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا  
 بِحَذِيْفَةٍ أَسْمَانُ عُمَرُ يَكْسُرُ الْبَابَ  
 قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ هَذَا  
 لَيْلَةٌ وَذَلِكَ آتَى حَدَّثَتْهُ حَدِيثًا  
 لَيْسَ بِالْأَعْلَى فَيَهْبِطُ أَنْ تَسْأَلَ  
 مِنَ الْبَابِ قَامَرًا مَسْرُودًا فَسَأَلَهُ  
 فَقَالَ مِنَ الْبَابِ قَالَ عُمَرُ

کے پاس بیٹھے تھے وہ پوچھنے لگے کہ تم میں سے کسی کو فتنے کے متعلق حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
 نے عرض کیا اس فتنے کے متعلق جو کسی شخص کو اپنے گھر بار، مال و ولد  
 میں پیدا ہوا کرتا ہے (ان کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے)۔  
 ایسے فتنے کا کفارہ نماز، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر  
 ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان (انفرادی) فتنوں کے متعلق  
 دریافت نہیں کر رہا، میں تو اس (اجتماعی ہولناک) فتنے کے متعلق پوچھ  
 رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ آئے گا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا اس فتنے سے آپ کو  
 خائف ہونے کی ضرورت نہیں امیر المؤمنین آپ کے اور اس فتنے کے  
 درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بھلا یہ دروازہ  
 توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے عرض کیا توڑ ڈالا جائے گا  
 حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کسی بندہ ہو گا۔ میں نے کہا جی ہاں  
 شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا  
 وہ اس طرح یقین سے جانتے تھے جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ آج کی  
 رات کل کے دن سے پہلے واقع ہوگی۔ اس یقین کی وجہ یہ تھی کہ میں  
 نے ان سے حدیث نبوی بیان کی تھی کوئی اُنکل بچو اور غلط بات  
 تو نہیں کی تھی شقیق مزید بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ

سے یہ بات دریافت کرنے میں ہمیں خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون سا تھا ہم نے مسروقؓ  
 سے کہا آپ پوچھئے! چنانچہ انہوں نے دریافت کیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دروازے  
 سے مسروقؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے یہ

۱۔ وہ دروازہ ۶۰ فٹ عرصہ تک توڑنا نہ شہید نہ ہو جائیں گے ۱۲۰ منہ ۳۰ بند کیے ہوئے ۱۰۰ منہ ۳۰ بکھرے آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روئے  
 یقینی بات تھی ۳۰ منہ ۳۰ جہیز اور ہندو جی ہے سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی ذات مسلمانوں کی پشت پناہ تمام آفتوں اور بلاؤں کی روک تھام تھی جب سے یہ  
 ذات مقدس اٹھ گئی مسلمانوں کی نصیحت میں مبتلا ہو گئے  
 ۲۔ اللہ حضرت عمرؓ کی طرح اور ایسے شخص کو مسلمانوں میں بھیجے جو اسلام کا چھڑا  
 ۳۔ عمرؓ کو نہ اور وہ مسلمان اسلام کو نہ بھولے ۴۔ عین مار ب العالیین ۱۲ منہ

۴۹۴۴ **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ**  
**قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ**  
**ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ**  
**أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ**  
**حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ**  
**فِي أَثَرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطُ جَلَسْتُ**  
**عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَا كُونَنَّ الْيَوْمَ**  
**بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ**  
**يَأْمُرُنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى**  
**قُفِّ الْبَيْتِ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا**  
**فِي لُبِّ فُجَاءٍ أَبُو بَكْرٍ تَسْتَاذِنُ عَلَيْهِ**  
**لَبَدَّ خَلِّ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَاذِنَ**  
**لَكَ فَوَقَفَ فَجُمِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ تَسْتَاذِنُ**  
**عَلَيْكَ قَالَ أَئِذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُمَا بِالْجَنَّةِ**  
**فَدَخَلَ فُجَاءٌ غَيْرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى**  
**اسْتَاذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ أَئِذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ**  
**عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ**  
**فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ**

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبد اللہ از  
 سعید بن مسیب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
 ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے مدینے کے ایک  
 باغ میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا جب آپ  
 باغ کے اندر تشریف لے گئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا ادھیال  
 کیا آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان ہونے کا شرف میں حاصل  
 کروں گا، گو آپ نے مجھے دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا یہ حال  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے بعد باغ کے کنوئیں کی  
 سن (مینڈ) پر بیٹھ گئے اور پنڈلیاں کھول کر اس میں لٹکائیں اتنے  
 میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر اندر جانے کے لئے کہا میں نے کہا  
 ابھی یہیں بیٹھ رہے ہیں اجازت لینا چاہتا ہوں، میں نے حاضر خدمت  
 ہو کر عرض کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے  
 ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو میں نے  
 آکر ان سے عرض کیا وہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں  
 طرف کنوئیں میں پنڈلیاں لٹکا کر بیٹھ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 آئے میں نے ان سے بھی یہی کہا کہ یہیں انتظار کریں میں آپ سے  
 اجازت لے لوں (چنانچہ اندر آکر عرض کیا) آپ نے فرمایا اندر  
 آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو چنانچہ وہ گئے اور حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکا کر بیٹھ گئے  
 بعد ازاں اس سن پر مزید کسی کو بٹھنے کی جگہ نہ رہی، اتنے میں حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے انہیں بھی دروازے پر  
 روک دیا اندر گیا کہ اجازت حاصل کروں (اندر جا کر میں نے عرض  
 کیا) آپ نے فرمایا انہیں بلا لو اور جنت کی بشارت دو نیز انہیں

ملہ عمار اور ایک روایت میں گدڑ چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کو دروازے کی نگہبانی کا حکم دیا تھا جب ابو موسیٰ کے دل میں ایسا  
 خیال آیا جو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن ضمیری سے ان کی خواہش معلوم کر کے ان کو دروازے پر مقرر کر دیا ۱۲ منہ

ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى  
أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ  
مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهَا قَدْ خَلَّ فَلَئِمَ  
يَجِدُ مَعَهُمْ هَجْلَسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَهُ  
مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَيْرِ فَكَشَفَ  
عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبَيْرِ  
فَجَعَلْتُ أَتَسْتَبْحِي أَحَارًا وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ  
يَأْتِيَنِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا وَكُنْتُ  
ذَلِكَ فُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ لَهُمْ نَادٍ  
لِنُفْرَدِ عُثْمَانَ -

عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر الگ ہے

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ  
لِإِسْمَاعِيلَ أَلَا تُحْكِمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ  
مَا دُونَ أَنْ أَفْقَمَ بَابًا أَكُونُ أَقُولُ مَنْ  
يَفْقَهُ وَمَا أَكَا بِالَّذِي أَقُولُ لِيُجِلَّ  
بَعْدَ أَنْ يَكُونُ أَمِيرًا أَعْلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ

(دنیا میں) ایک عظیم آزمائش اور مصیبت بھی پیش آئے گی سچو وہ بھی  
اندر گئے پہلے حضرات کے ساتھ من پر جگہ نہ رہی تھی چنانچہ وہ  
دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر بیٹھ  
گئے اور اپنی پند لیاں کھول کر کہیں میں لٹکا دیں۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دل میں  
خواہش پیدا ہوئی کاش میرا بھائی بھی اس وقت آجاتا  
اور میں دعا کرنے لگا یا اللہ اسے بھی بھیج دے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ  
میں نے اس واقعے کی تعبیر یہ نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ تینوں حضرات کی قبریں ایک ہی جگہ ہیں اور حضرت

(از بشر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان) البو وائل  
کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے  
کہا آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیجئے! اسامہ رضی اللہ  
عنہ نے کہا میں غلوت میں ان سے عرض کر چکا ہوں اور میں  
یہ نہیں چاہتا کہ علانیہ انہیں برا بھلا کہہ کر فتنہ و فساد کا ایک  
دروازہ کھلے کھولنے والا میں بن جاؤں اور میں ایسا بھی نہیں  
کہ کوئی شخص دوا دمیوں پر حاکم بن جائے تو میں اسے بطور

ملہ جلات باغیوں کا بلوہ ان کو گھیر لیتا ان کے ظلم اور تعدی کی شکایتیں کرنا خلافت سے اتار دینے کی سازشیں کرنا امر ہے گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان  
پر امتیں نہیں آئیں بلکہ ایک کافر نے دھوکے سے ان کو مار ڈالا وہ بھی عین نمازیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
عثمانؓ کی نسبت فرمایا کہ ایک بلا یعنی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ بہت بڑا تھا اسی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ صفین واقع ہوئی جس میں ہزار مسلمان  
شہید ہوئے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اگر بہشت کی نباتات وہ بھی پائے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان کو کھچا ڈال دینے والی بن عقیقہ وغیرہ اپنے عزیزوں کو ماک بنایا ہے وہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں  
۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی میری نسبت تم لوگ یہ خیال نہ کرنا کہ میں عثمانؓ کو ایک انتہا سمجھانے میں مدد دیتا اور سستی کرنا چوں اور عثمانؓ کی ان  
وجہ سے کہ وہ حاکم ہیں غواہ غواہ شام کے طور پر تعریف کرتا چوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شخص دوا دمیوں پر بھی حاکم بنے میں اس کی تعریف کرنے والا  
نہیں اس لئے کہ حکومت مجھے موفدہ کی چیز ہے حاکم کو عمل ادا انصاف اور عاکی پوری مہر گیری کا انتظام کرنا چاہیے تو ماک شخص کے لئے بھی عنیت ہے کہ  
حکومت کی وجہ سے اور موفدہ میں گرفتار نہ ہو چہ جائیکہ بھلائی اور ثواب حاصل کرے ۱۲ منہ

خوشامد کے) یوں کہوں آپ اچھے آدمی ہیں اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے آپ فرماتے تھے (قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ اس طرح چکر مارتا رہے گا جیسے چکی کا گدھا کھومتا رہتا ہے، دوزخ کے لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے بوجھیں گے تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا) لوگوں کو نیک باتوں کا حکم دیتا تھا بری باتوں سے منع کرتا تھا تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بے شک میں لوگوں کو ابھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود نہ کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کرتا تھا لیکن خود باز نہ رہتا رہے کام کیا کرتا تھا

## باب ۳۲

(از عثمان بن ہشیم از عوف از حسن) ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل میں خداوند عالم نے اس کلمے سے مجھے بڑا نفع عنایت فرمایا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے حکومت عورت کو سپرد کر دی تھی (از عبد اللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم از ابوبکر بن عیاش از ابو حصین) ابومریم عبد اللہ بن زیاد اسدی کہتے ہیں جب طلحہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھرے کی طرف گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (۳۳ھ میں) عمار بن یاسرؓ اور

حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْخَبْثِ بِرَحَاةٍ فَيُطَيَّفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيُّ فُلَانٍ أَلَسْتَ كُنْتَ تَكْفُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَآتَمْتُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ -

## باب ۳۳

۴۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَتَانِي أَجْمَلُ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَارِئٌ سَأَلَ كُفْرًا بِنْتَهُ كَسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَكُفْرًا أَمْرُهُمْ أَمْرًا -

۴۴۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ابْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ

یہ اسامہ نے یہ حدیث بیان کی کہ لوگوں کو سچا کہا تاکہ تم میری نسبت یہ گمان نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک صلاح دینے میں کوتاہی کرتا ہوں کیا میں قیامت کے دن پناہ لے لوں گا اس کا لوں گا جو ان سے فرمایا اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح گھومے گا یعنی تم لوگوں کو یہ کہوں کہ میری بات دیکھو پر مانتے کیا کرو اور کوئی میرا کام کہے اس کو کھٹا کر لے گا سے باز رکھا کرو اور محمد بن ابی سائد کہوں بلکہ مجھے کاموں کو دیکھ کر خاموش رہا مگر احوال اسی شخص کا سا جو سچا ۱۲ منہ ۱۵ اس میں کوئی ترجمہ نہ کر سکتا تو ایچ بی باب ۳۳ متعلق ہے ۱۲ منہ ۱۵ اور جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا تھا کہ حضرت عائشہ اس فریق کی سردار تھیں جس نے حضرت علیؓ سے مقابلہ کیا تھا تو ابوبکرؓ نے اس حدیث سے یہ لگا کر حضرت عائشہؓ کا ذلیع کامیاب نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عائشہؓ کو جس لوگوں نے بھڑکایا تھا اور لڑائی کرادی تھی وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ ملے گئے حضرت عائشہؓ ان دنوں بہت تنہا رہ گئیں حضرت علیؓ نے ان کو مدد نہ روانہ کر دیا اور جنگ ختم ہوئی اسی لڑائی میں حضرت طلحہؓ حضرت عاصمہؓ کی طرف سے شہید ہوئے اور حضرت زبیرؓ میدان جنگ سے لوٹ کر آیا کھجور کھا کر سو رہے تھے وہاں ایک شخص نے ان کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ

الْأَسَدُ قُلْتُ قَالَ لَهَا سَادَ طَلْحَةُ وَالرَّبِيعُ وَ  
عَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارَ بْنَ كَيْسٍ  
وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ  
فَصَعِدَا الْمُنْبَرِ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ  
الْمُنْبَرِ فِي أَغْلَاهُ وَقَامَ عُمَارُ أَسْفَلَ مِنْ  
الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عُمَارًا  
يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدِ سَادَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ  
وَاللَّهُ إِنْهَا لَوْ وَجَّهَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
أَبْتَدَأَهُمْ لِيَعْلَمَ آيَاتُهُ تَطِيعُونَ أَمْرَهُ -

### باب ۳۴۴

۶۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ ابْنِ  
غَنِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عُمَارُ

### باب ۳۴۵

(از ابوالنعیم از ابن ابی غنیہ از حکم) حضرت ابو وائل کہتے ہیں  
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور

ملہ ہوا یہ کہ جب حضرت عثمان مدینہ میں شہید کئے گئے تو حضرت عائشہؓ اس وقت مکہ میں تھیں انہوں نے لوگوں کو ترغیب دی کہ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ ان کے  
قاتلوں سے لینا چاہیے طلحہ اور ذبیر دونوں مدینہ میں تھے اور حضرت علیؓ نے عمارؓ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے عمرؓ کی اجازت سے حضرت علیؓ کے پاس آئے  
حضرت عائشہؓ سے ملے ان کے ساتھ شریک ہو گئے حضرت عائشہؓ ایک اونٹ پر چڑھیں نام عسکر تھا اونٹ چلی بن امیہؓ نے اس کو دو سو اشقیوں سے خرید لیا تھا سواری کو  
بصرہ کی طرف روانہ ہوئیں تیس ہزار آدمیوں کا لشکر ان کے ہمراہ تھا طلحہ اور ذبیر بھی اسی لشکر میں تھے رستے میں بنی عامر کے ایک چشمہ پہنچے جس کو خواب کہتے تھے  
حضرت عائشہؓ نے پوچھا اس چشمہ کا نام کیا ہے لوگوں نے کہا خواتین وہاں کتے بھونکتے لگے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا  
آپ فرماتے تھے تم بی بیوں سے ایک بی بی کا کیا حال ہوگا جب خود آپ کہتے اس پر بھونکیں گے ہزار کی دعاہت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے آنحضرت ﷺ  
اللہ علیہ وسلم نے بی بیوں سے فرمایا تم میں وہ عورت کون ہے جو اوش پر سوار ہو کر شے کی خواب کے کتے اس پر بھونکیں گے اس کے نزدیک بیش بہت سے لوگ مالہ  
جائیں گے اور شے اس کی جان بچے گی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ اس حدیث کو یاد کر کے، دم ہوئیں اور ان کا ادا وہ جنگ نہ تھا مگر دونوں طرف کے لڑائی شروع کر  
دی پہلے کالی گالوں کی پھرت مارنے شروع کر دیے یہ لڑائی بصرہ میں ہوئی حضرت عائشہؓ کے لشکر والوں نے بصرہ کے گرد خندق کھود لی تھی آخر حضرت علیؓ کا لشکر غالب ہوا۔  
حضرت علیؓ نے حکم دیا تھا کہ جو بھاگے اس کا تعاقب نہ کرنا کسی کے گھر میں نہ گھسنا جو دروازہ بند کر لے یا پتھراؤ ڈالے اس سے مدد نہ کرنا **۳۴۴** **۳۴۵** **۳۴۶** **۳۴۷** **۳۴۸** **۳۴۹** **۳۵۰** **۳۵۱** **۳۵۲** **۳۵۳** **۳۵۴** **۳۵۵** **۳۵۶** **۳۵۷** **۳۵۸** **۳۵۹** **۳۶۰** **۳۶۱** **۳۶۲** **۳۶۳** **۳۶۴** **۳۶۵** **۳۶۶** **۳۶۷** **۳۶۸** **۳۶۹** **۳۷۰** **۳۷۱** **۳۷۲** **۳۷۳** **۳۷۴** **۳۷۵** **۳۷۶** **۳۷۷** **۳۷۸** **۳۷۹** **۳۸۰** **۳۸۱** **۳۸۲** **۳۸۳** **۳۸۴** **۳۸۵** **۳۸۶** **۳۸۷** **۳۸۸** **۳۸۹** **۳۹۰** **۳۹۱** **۳۹۲** **۳۹۳** **۳۹۴** **۳۹۵** **۳۹۶** **۳۹۷** **۳۹۸** **۳۹۹** **۴۰۰** **۴۰۱** **۴۰۲** **۴۰۳** **۴۰۴** **۴۰۵** **۴۰۶** **۴۰۷** **۴۰۸** **۴۰۹** **۴۱۰** **۴۱۱** **۴۱۲** **۴۱۳** **۴۱۴** **۴۱۵** **۴۱۶** **۴۱۷** **۴۱۸** **۴۱۹** **۴۲۰** **۴۲۱** **۴۲۲** **۴۲۳** **۴۲۴** **۴۲۵** **۴۲۶** **۴۲۷** **۴۲۸** **۴۲۹** **۴۳۰** **۴۳۱** **۴۳۲** **۴۳۳** **۴۳۴** **۴۳۵** **۴۳۶** **۴۳۷** **۴۳۸** **۴۳۹** **۴۴۰** **۴۴۱** **۴۴۲** **۴۴۳** **۴۴۴** **۴۴۵** **۴۴۶** **۴۴۷** **۴۴۸** **۴۴۹** **۴۵۰** **۴۵۱** **۴۵۲** **۴۵۳** **۴۵۴** **۴۵۵** **۴۵۶** **۴۵۷** **۴۵۸** **۴۵۹** **۴۶۰** **۴۶۱** **۴۶۲** **۴۶۳** **۴۶۴** **۴۶۵** **۴۶۶** **۴۶۷** **۴۶۸** **۴۶۹** **۴۷۰** **۴۷۱** **۴۷۲** **۴۷۳** **۴۷۴** **۴۷۵** **۴۷۶** **۴۷۷** **۴۷۸** **۴۷۹** **۴۸۰** **۴۸۱** **۴۸۲** **۴۸۳** **۴۸۴** **۴۸۵** **۴۸۶** **۴۸۷** **۴۸۸** **۴۸۹** **۴۹۰** **۴۹۱** **۴۹۲** **۴۹۳** **۴۹۴** **۴۹۵** **۴۹۶** **۴۹۷** **۴۹۸** **۴۹۹** **۵۰۰** **۵۰۱** **۵۰۲** **۵۰۳** **۵۰۴** **۵۰۵** **۵۰۶** **۵۰۷** **۵۰۸** **۵۰۹** **۵۱۰** **۵۱۱** **۵۱۲** **۵۱۳** **۵۱۴** **۵۱۵** **۵۱۶** **۵۱۷** **۵۱۸** **۵۱۹** **۵۲۰** **۵۲۱** **۵۲۲** **۵۲۳** **۵۲۴** **۵۲۵** **۵۲۶** **۵۲۷** **۵۲۸** **۵۲۹** **۵۳۰** **۵۳۱** **۵۳۲** **۵۳۳** **۵۳۴** **۵۳۵** **۵۳۶** **۵۳۷** **۵۳۸** **۵۳۹** **۵۴۰** **۵۴۱** **۵۴۲** **۵۴۳** **۵۴۴** **۵۴۵** **۵۴۶** **۵۴۷** **۵۴۸** **۵۴۹** **۵۵۰** **۵۵۱** **۵۵۲** **۵۵۳** **۵۵۴** **۵۵۵** **۵۵۶** **۵۵۷** **۵۵۸** **۵۵۹** **۵۶۰** **۵۶۱** **۵۶۲** **۵۶۳** **۵۶۴** **۵۶۵** **۵۶۶** **۵۶۷** **۵۶۸** **۵۶۹** **۵۷۰** **۵۷۱** **۵۷۲** **۵۷۳** **۵۷۴** **۵۷۵** **۵۷۶** **۵۷۷** **۵۷۸** **۵۷۹** **۵۸۰** **۵۸۱** **۵۸۲** **۵۸۳** **۵۸۴** **۵۸۵** **۵۸۶** **۵۸۷** **۵۸۸** **۵۸۹** **۵۹۰** **۵۹۱** **۵۹۲** **۵۹۳** **۵۹۴** **۵۹۵** **۵۹۶** **۵۹۷** **۵۹۸** **۵۹۹** **۶۰۰** **۶۰۱** **۶۰۲** **۶۰۳** **۶۰۴** **۶۰۵** **۶۰۶** **۶۰۷** **۶۰۸** **۶۰۹** **۶۱۰** **۶۱۱** **۶۱۲** **۶۱۳** **۶۱۴** **۶۱۵** **۶۱۶** **۶۱۷** **۶۱۸** **۶۱۹** **۶۲۰** **۶۲۱** **۶۲۲** **۶۲۳** **۶۲۴** **۶۲۵** **۶۲۶** **۶۲۷** **۶۲۸** **۶۲۹** **۶۳۰** **۶۳۱** **۶۳۲** **۶۳۳** **۶۳۴** **۶۳۵** **۶۳۶** **۶۳۷** **۶۳۸** **۶۳۹** **۶۴۰** **۶۴۱** **۶۴۲** **۶۴۳** **۶۴۴** **۶۴۵** **۶۴۶** **۶۴۷** **۶۴۸** **۶۴۹** **۶۵۰** **۶۵۱** **۶۵۲** **۶۵۳** **۶۵۴** **۶۵۵** **۶۵۶** **۶۵۷** **۶۵۸** **۶۵۹** **۶۶۰** **۶۶۱** **۶۶۲** **۶۶۳** **۶۶۴** **۶۶۵** **۶۶۶** **۶۶۷** **۶۶۸** **۶۶۹** **۶۷۰** **۶۷۱** **۶۷۲** **۶۷۳** **۶۷۴** **۶۷۵** **۶۷۶** **۶۷۷** **۶۷۸** **۶۷۹** **۶۸۰** **۶۸۱** **۶۸۲** **۶۸۳** **۶۸۴** **۶۸۵** **۶۸۶** **۶۸۷** **۶۸۸** **۶۸۹** **۶۹۰** **۶۹۱** **۶۹۲** **۶۹۳** **۶۹۴** **۶۹۵** **۶۹۶** **۶۹۷** **۶۹۸** **۶۹۹** **۷۰۰** **۷۰۱** **۷۰۲** **۷۰۳** **۷۰۴** **۷۰۵** **۷۰۶** **۷۰۷** **۷۰۸** **۷۰۹** **۷۱۰** **۷۱۱** **۷۱۲** **۷۱۳** **۷۱۴** **۷۱۵** **۷۱۶** **۷۱۷** **۷۱۸** **۷۱۹** **۷۲۰** **۷۲۱** **۷۲۲** **۷۲۳** **۷۲۴** **۷۲۵** **۷۲۶** **۷۲۷** **۷۲۸** **۷۲۹** **۷۳۰** **۷۳۱** **۷۳۲** **۷۳۳** **۷۳۴** **۷۳۵** **۷۳۶** **۷۳۷** **۷۳۸** **۷۳۹** **۷۴۰** **۷۴۱** **۷۴۲** **۷۴۳** **۷۴۴** **۷۴۵** **۷۴۶** **۷۴۷** **۷۴۸** **۷۴۹** **۷۵۰** **۷۵۱** **۷۵۲** **۷۵۳** **۷۵۴** **۷۵۵** **۷۵۶** **۷۵۷** **۷۵۸** **۷۵۹** **۷۶۰** **۷۶۱** **۷۶۲** **۷۶۳** **۷۶۴** **۷۶۵** **۷۶۶** **۷۶۷** **۷۶۸** **۷۶۹** **۷۷۰** **۷۷۱** **۷۷۲** **۷۷۳** **۷۷۴** **۷۷۵** **۷۷۶** **۷۷۷** **۷۷۸** **۷۷۹** **۷۸۰** **۷۸۱** **۷۸۲** **۷۸۳** **۷۸۴** **۷۸۵** **۷۸۶** **۷۸۷** **۷۸۸** **۷۸۹** **۷۹۰** **۷۹۱** **۷۹۲** **۷۹۳** **۷۹۴** **۷۹۵** **۷۹۶** **۷۹۷** **۷۹۸** **۷۹۹** **۸۰۰** **۸۰۱** **۸۰۲** **۸۰۳** **۸۰۴** **۸۰۵** **۸۰۶** **۸۰۷** **۸۰۸** **۸۰۹** **۸۱۰** **۸۱۱** **۸۱۲** **۸۱۳** **۸۱۴** **۸۱۵** **۸۱۶** **۸۱۷** **۸۱۸** **۸۱۹** **۸۲۰** **۸۲۱** **۸۲۲** **۸۲۳** **۸۲۴** **۸۲۵** **۸۲۶** **۸۲۷** **۸۲۸** **۸۲۹** **۸۳۰** **۸۳۱** **۸۳۲** **۸۳۳** **۸۳۴** **۸۳۵** **۸۳۶** **۸۳۷** **۸۳۸** **۸۳۹** **۸۴۰** **۸۴۱** **۸۴۲** **۸۴۳** **۸۴۴** **۸۴۵** **۸۴۶** **۸۴۷** **۸۴۸** **۸۴۹** **۸۵۰** **۸۵۱** **۸۵۲** **۸۵۳** **۸۵۴** **۸۵۵** **۸۵۶** **۸۵۷** **۸۵۸** **۸۵۹** **۸۶۰** **۸۶۱** **۸۶۲** **۸۶۳** **۸۶۴** **۸۶۵** **۸۶۶** **۸۶۷** **۸۶۸** **۸۶۹** **۸۷۰** **۸۷۱** **۸۷۲** **۸۷۳** **۸۷۴** **۸۷۵** **۸۷۶** **۸۷۷** **۸۷۸** **۸۷۹** **۸۸۰** **۸۸۱** **۸۸۲** **۸۸۳** **۸۸۴** **۸۸۵** **۸۸۶** **۸۸۷** **۸۸۸** **۸۸۹** **۸۹۰** **۸۹۱** **۸۹۲** **۸۹۳** **۸۹۴** **۸۹۵** **۸۹۶** **۸۹۷** **۸۹۸** **۸۹۹** **۹۰۰** **۹۰۱** **۹۰۲** **۹۰۳** **۹۰۴** **۹۰۵** **۹۰۶** **۹۰۷** **۹۰۸** **۹۰۹** **۹۱۰** **۹۱۱** **۹۱۲** **۹۱۳** **۹۱۴** **۹۱۵** **۹۱۶** **۹۱۷** **۹۱۸** **۹۱۹** **۹۲۰** **۹۲۱** **۹۲۲** **۹۲۳** **۹۲۴** **۹۲۵** **۹۲۶** **۹۲۷** **۹۲۸** **۹۲۹** **۹۳۰** **۹۳۱** **۹۳۲** **۹۳۳** **۹۳۴** **۹۳۵** **۹۳۶** **۹۳۷** **۹۳۸** **۹۳۹** **۹۴۰** **۹۴۱** **۹۴۲** **۹۴۳** **۹۴۴** **۹۴۵** **۹۴۶** **۹۴۷** **۹۴۸** **۹۴۹** **۹۵۰** **۹۵۱** **۹۵۲** **۹۵۳** **۹۵۴** **۹۵۵** **۹۵۶** **۹۵۷** **۹۵۸** **۹۵۹** **۹۶۰** **۹۶۱** **۹۶۲** **۹۶۳** **۹۶۴** **۹۶۵** **۹۶۶** **۹۶۷** **۹۶۸** **۹۶۹** **۹۷۰** **۹۷۱** **۹۷۲** **۹۷۳** **۹۷۴** **۹۷۵** **۹۷۶** **۹۷۷** **۹۷۸** **۹۷۹** **۹۸۰** **۹۸۱** **۹۸۲** **۹۸۳** **۹۸۴** **۹۸۵** **۹۸۶** **۹۸۷** **۹۸۸** **۹۸۹** **۹۹۰** **۹۹۱** **۹۹۲** **۹۹۳** **۹۹۴** **۹۹۵** **۹۹۶** **۹۹۷** **۹۹۸** **۹۹۹** **۱۰۰۰**



عَلَى مِنْبَرٍ انْكَوَفَ قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ وَدَّ كَرَّمَ  
مَسِيرُهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةٌ تُبَيِّكُمُ  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَلِكَيْلَهَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمْ۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو  
قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو  
مُوسَى وَابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى عُمَارٍ حَيْثُ  
بَعَثَهُ عَلَى أَهْلِ انْكَوَفَ يَسْتَفِئُوهُمْ  
فَقَالَا مَا رَأَيْنَا لَكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ  
عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ  
مَنْذُ اسْلَمْتَ فَقَالَ عُمَارٌ مَا رَأَيْتُ  
مَعَكُمْ مَنْذُ اسْلَمْتُمْ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي  
مِنْ إِبْطَالِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ وَكَسَاهُمَا  
حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
حَزْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَرِيقِ بْنِ سَلَمَةَ  
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ مَرْثَدٍ  
وَعُمَارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَعْجَابِكَ  
أَحَدٌ إِلَّا كُوْشِدَتْ لِقُلْتُ فِيهِ عِيْرًا لَكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بصرے کی طرف راجعہ  
جنگ) روانگی کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ تمہارے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں مگر  
اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے۔

(از بدل بن محبّر از شعبہ از عمرو) ابو وائل کہتے ہیں کہ  
ابو موسیٰ اشعری اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں  
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گئے جب حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو  
جنگ کے لئے آمادہ کریں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ  
عمار رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے جب سے تم مسلمان ہوئے ہم  
نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بُری نہیں دیکھی کہ تم  
اس کام میں جلدی کر رہے ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب  
دیا میں نے بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری  
کوئی بات اس سے بُری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو ابو مسعود  
عمار اور ابو موسیٰ دونوں ایک (نیا) جوڑا بنایا یا پھر تینوں مل کر مسجد کو سدھائے  
(از عبد اللہ از ابو حمزہ از اعش) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں

میں (کوفہ میں) ابو مسعود رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم  
کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے عمار  
سے کہا تمہارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں، میں اگر چاہوں  
تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس لئے جلدی کی کہ کہیں فتنہ نہ پڑھ جائے اور بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شریک ہو کر باغی بن  
جائیں اس وقت فتنہ کا بھجانا مشکل ہو جاتا بقول شخص سے سرچشمہ باید گرفتن یہ میل جو پڑ سشد شاید گذشتہ بہ پسیل  
۲۔ میں لوگوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لڑنے کے لئے ہانگتا کرتے ہیں ۱۲ منہ ۳۔ کیونکہ خلیفہ وقت کا حکم فوراً سجالانا چاہیے جیسے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ۱۲ منہ ۴۔ تاکہ نماز جمعہ ادا کریں۔ عمار دور دراز سے سفر کر کے مدینہ سے کوفہ آئے تھے ان کے کپڑے سیدھے پہنے تھے  
ابو مسعود نے ان کو نئے کپڑے پہنا دیے اور چونکہ یہ مناسب نہ تھا کہ ان کو پہنائے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ منہ دیکھتے رہتے اس ان کو  
بھنے کپڑے پہنائے ۱۲ منہ

وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ عِنْدِي  
مِنْ اسْتِئْذَانِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ  
عُمَارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ  
وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ  
صَحَبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَالِكُمَا فِي هَذَا  
الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُؤَبِّمًا  
يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى أَحَدَهُمَا  
أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عُمَارًا وَقَالَ  
رُوحًا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ

سکتا ہوں (لیکن ایک تم بے عیب ہو) اور جب سے تم نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے تمہارا  
کوئی معیوب کام نہیں دیکھا، صرف یہی معیوب کام دیکھا ہوں  
کہ تم اس معاملے میں (یعنی لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ  
کرنے میں) جلدی کر رہے ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا  
ابو مسعود! تم سے اور تمہارے ان ساتھی (ابو موسیٰ اشعریؓ  
سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
اختیار کی میں نے کوئی معیوب کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا  
کہ تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ بعد ازاں ابن  
مسعود رضی اللہ عنہ نے جو ایک مالدار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا  
لباس کے دو جوڑے لے کر آ، چنانچہ وہ لے آیا، ابو مسعود نے

ایک جوڑا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور ایک عمار رضی اللہ عنہ کو اور کہنے لگے یہ کپڑے سپن کر جمعہ کی نماز پڑھنے چلو۔

### بَابُ ۳۷۵ إِذَا آتَزَلَّ

اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۶۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَةَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

بَابُ خداوند عالم جب کسی قوم پر عذاب  
نازل کرتا ہے (تو اس میں ہر طرح کے لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں)

(از عبد اللہ بن عثمان از عبد اللہ از یونس از حمزہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل  
کرتا ہے تو اس قوم کے تمام لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے

۱۔ ہر ماہ تھا کہ ابو موسیٰ اشعری حضرت عثمانؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے حضرت علیؓ نے بھی کو قالم رکھا جب حضرت عائشہؓ ایک فوج کینے کے ساتھ  
بصرہ تشریف لے گئیں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت علیؓ کی بیعت تو کر لی مگر ان کے ساتھ گئے تو حضرت علیؓ نے ابو موسیٰؓ کو بلایا  
کہ مسلمانوں کو جنگ کے لئے تیار کر اور جن کی مدد کر ابو موسیٰؓ نے سائب بن مالک اشجری سے رائے لی انہوں نے یہ رائے دی کہ خلیفہ وقت کے حکم پر چلنا چاہیے لیکن انہوں  
نے نہ اس رائے کو لیا نہ کہ جنگ کا ارادہ کر کے آخر حضرت علیؓ نے قرظ بن کعب کو کوفہ کا حاکم کیا اور ابو موسیٰؓ کو معزول کیا اور طلحہ اور زبیرؓ نے بصرہ جا کر  
نااہل علیؓ ابن عقیل کو گرفتار کر لیا یہ علانیہ بغاوت اور بغاوت تھی تو ایسے لوگوں سے ہونا ابو جہلؓ فص قرآنی فَقَاتِلُوا الْكُفْرَ يَنْصِبِي كُفْرًا إِلَى أَمْرِ اللَّهِ  
مزدور تھا اور حضرت عباسؓ کی رائے بالکل صائب تھی کہ خلیفہ وقت کا تعمیل حکم میں دیر نہ کرنا چاہیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا اعلیٰ  
تم بیعت تو رہنے والوں سے اور باغیوں سے لڑو گئے کہتے ہیں جب جنگ جمل شروع ہوئی ۳۳ھ (جمادی الاول کو) تو ایک شخص حضرت  
علیؓ کو کہے پاس آیا کہنے لگا تم ان لوگوں سے کیسے لڑتے ہو انہوں نے کہا میں جی پر لڑتا ہوں وہ کہنے لگا وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم جی پر لڑتے ہیں حضرت علیؓ  
نے کہا میں ان سے بیعت شکنی اور جماعت کو چھوڑ دینے پر لڑتا ہوں ۱۲۸۸

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أُنْزِلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ  
مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يَرْجُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

**باب ۳۷۷ قول النبی ﷺ**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ أَبِي هَذَا السَّيِّدُ وَلَعَلَّ  
اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ

۶۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
وَلَقِيْتُهُ بِأَنكَوْفَةَ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُرَيْمَةَ  
فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عَلِيٍّ فَأَعْظَمَهُ فَكَانَ  
ابْنُ شُرَيْمَةَ خَافَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَفْعَلْ  
فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ  
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى مُعَوِيَةَ بِأَنْكَوْفَةَ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَمُعَوِيَةَ أَرَاكَ تَبِيَّةً  
لَا تَوَلَّى حَقِّي تُدِيرُ أَخْرَافَهَا قَالَ مُعَوِيَةُ  
مَنْ لِي دَارِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَفَا فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُزْهَمُكَ

ہیں (اچھے ہوں یا بُرے) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس  
کے اعمال کے مطابق ہوگا یہ

**باب ۳۷۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت**

حسن رضی اللہ عنہ کے لئے یہ ارشاد (میرا یہ بیٹا  
(مسلمانوں کا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ نشانی  
اس کے ذریعے مسلمانوں کے دُکھ و ہوں میں صلح کرائے  
گا (جن میں اختلاف واقع ہو جائے گا)

(علی بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں  
ابوموسیٰ سے کہنے میں ملتا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (قاضی کوفہ)  
کے پاس آئے تھے اور ان سے کہہ رہے تھے مجھے عیسیٰ (بن موسیٰ  
ابن محمد بن عالی بن عبداللہ بن عباس) کے پاس لے چلو میں انہیں  
نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابوموسیٰ کی حق گوئی سے ڈرتے تھے  
وہ انہیں (عیسیٰ کے پاس) نہیں لے گئے غرض ابوموسیٰ  
نے کہا ہم سے حسن بصری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب حضرت حسن  
فوجیں لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے تو عمرو بن العاصؓ  
معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو بیٹھ موڑنے  
والی نہیں جب تک اس کے مقابل فوج بیٹھ نہ پھیرے چنانچہ  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان

۱۔ قیامت کے دن جو لوگ اس قوم میں اچھے اور نیک ہوں گے وہ عذاب میں شریک نہیں کئے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک  
کاپنے اعمال کے موافق جزا و سزا ملے گی اس جہان نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً لکھا اور کہا صحیح ہے اللہ تعالیٰ جب اپنا زور (دنیا میں) اٹھاتا  
ہے جن پر ان کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے نیک لوگ بھی بدن کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق اور عمل کے موافق  
اٹھائے جائیں گے اصحابِ بنی نے ابوبکرؓ سے مرفوعاً لکھا کہ جب لوگ کسی بری بات کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو  
عذاب میں گرفتار کر دے یعنی گناہگاروں کو ان کے گناہ پر اور دوسروں کو گناہ سے نہ روکنے اور منع نہ کرنے پر ۲۔ منہ ۱۷۔ وہ منصور عباسی کی طرف سے کوفہ  
کے حکم تھے ۱۸۔ منہ ۱۷۔ اس دورے کے ابو موسیٰ صاف گواہ ہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ان کو لڑا دے ۱۹۔ منہ ۱۷۔ یا جب تک اس کا آخری حصہ بیٹھ نہ پھیرے دوسری  
روایت میں یوں ہے یہ فوج اس وقت تک بیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک پہلے مقابلہ والوں کو ماتہ لگی یہ عمرو بن العاصؓ کا دیکھنا تھا ۲۰۔ صاحب اور شیعہ خاص شکل دیکھتے تھے ۲۱۔

تَلَقَّاهُ فَتَقَوَّلَ لَهُ الصَّخْرَةَ قَالَ اَلْحَسَنُ وَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ اَلْحَسَنُ فَقَالَ ابْنِي هَذَا اَسَيْدٌ وَاحِلٌ اَللّٰهُ اَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ قِسْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ -

لائے انھڑت نے فرمایا یہ میرا بیٹا سرور ہے اور شاید کہ بتانا علی بن عبد اللہ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ اَنَّ حَوْمَلَةَ مَوْلَى اُسَامَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ عُمَرُو قَدْ رَأَيْتُ حَوْمَلَةَ قَالَ اَرْسَلَنِي اُسَامَةُ اِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ رَأَيْتَ سَيْسًا لَكَ الْاَنَ فَيَقُوْلُ مَا خَلَفَ صَاحِبُكَ فَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ كَوْنْتُ فِي شِدْقِ الْاَسَدِ لَا حَبِيْبُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلَكِنْ هَذَا اَمْرٌ لَّمَّا اَرَاكَ فَاَلَمْ يُعْطِنِي شَيْعًا فَذَهَبْتُ اِلَى حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوْا لِيْ رَاحِلَتِيْ -

میں شریک نہیں ہو سکتا۔ حرمہ کہتے ہیں میں نے پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے ملا۔ انہوں نے اتنا مال مجھے دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا۔

۔ سے جائیں) تو ان کی اولاد کی دیکھ بھال کون کرے گا کوئی نہیں ہے چنانچہ عبد اللہ بن عامر اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور انہیں پیغام دیتے ہیں۔ حسن بھری رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا انھڑت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سن رہے تھے، حضرت حسن تشریف

لائے انھڑت نے فرمایا یہ میرا بیٹا سرور ہے اور شاید کہ بتانا علی بن عبد اللہ (از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار بحوالہ محمد بن علی کہتے ہیں مجھ سے حرمہ غلام اسامہ بن زید نے بیان کیا، عمرو ابن دینار ساتھ ہی یہ کہتے ہیں میں نے خود بھی حرمہ کو دیکھا تھا۔ غرض حرمہ کہتے تھے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے (مدینہ سے) مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (رکوفے میں) بھیجا (اللہم رضی اللہ عنہ کچھ دوسرے چاہتے تھے) اسامہ رضی اللہ عنہ نے حرمہ سے کہہ دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے کچھ دریافت کریں گے کہیں گے تمہارے صاحب (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) گھر میں کیوں گوشہ نشین ہو گئے پتہ تو تم کہنا اگر (خدا نخواستہ) تم شیر کے منہ بھی ہو تو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں لیکن یہ معاملہ ہی ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی باہمی جنگ) کہ میں اس میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں حضرت حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے ملا۔ انہوں نے اتنا مال مجھے دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا۔

لہ اگرچہ حدیث میں ان کا لفظ ہے اور ظاہری ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ عمر نے کہا میں خبر گیری کروں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے عمرو کا ایسا کہنا کسی روایت میں منقول نہیں ہے حافظ نے کہا یہ آئی ہے یعنی پھر کون خبر گیری کریگا کوئی نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ حدیث میں نے ان سے نہیں سنی ۱۲ منہ ۱۳ منہ کسی جنگ میں انہوں نے میری رفاقت نہ کی ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہہ نہ کہ میت المال کا روپیہ لٹنے والوں کا حصہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ان سے بیان کیا کہ اسامہ کو کچھ روپیہ کی احتیاج ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو اسامہ کا حال معلوم تھا کہ انھڑت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات پر امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور ایک رات پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھاتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں انہوں نے اس قدر مال کا سباب اسامہ کے لئے بھیجا دیا جتنا اونٹ پر لے سکتا تھا ۱۲ منہ

بَاب ۳۵۲ إِذَا قَالِ عِنْدَ

قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ خُذُوا

۶۶۱۴- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ خُوَيْلٍ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ كَافِرٍ

قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ

مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ بِكُلِّ عَادٍ رِثْوَانٌ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ

عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ

عَدُوًّا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يَبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى

بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ

وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَمْلَكُكُمْ خَلْعَةً وَلَا

تَابِعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتْ الْفَيْصَلُ

بَيْنِي وَبَيْنَهُ

بَاب ۳۵۲ وہ شخص جو لوگوں کے سامنے ایک بات

کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب) نافع کہتے ہیں

جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ

اپنے گھروالوں، لونڈی غلاموں اولاد وغیرہ کو جمع کر کے کہنے لگے

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔

دیکھو ہم تو اس شخص (یعنی یزید) سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم

کے مطابق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی

نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ایک شخص سے

بیعت کی جائے پھر (بیعت توڑ کر) اس سے لڑنے کا سامان پیدا

کیا جائے۔ اور دیکھو (اے اہل مدینہ) تم میں سے جو شخص

یزید کی بیعت کو توڑے اور دوسرے کسی سے بیعت کرے تو اس

میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ (میں اس سے الگ

ہوں)

۶۶۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ إِدْرِيسَ قَالَ

قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمُرْوَانُ بِالشَّامِ

وَوَثَّابُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَكْبُ الْقُرَاءِ

بِالْبَصْرَةِ قَانَطَلَقَتْ مَعَ ابْنِي إِلَى ابْنِ بَرْزَةَ

الْأَسَدِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ

جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ لَهْ مِنْ قَصَبٍ

(از احمد بن یونس از ابو شہاب از عوف) ابوالمنہال کہتے

ہیں جب ابن زیاد اور مروان شام میں حاکم ہوئے اور عبداللہ

ابن زبیر مکہ میں متمکن ہوئے، ادھر خاریجیوں نے بصرہ میں

زور جمایا تو میں اپنے والد کے ساتھ ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ

کے پاس گیا، ہم ان کے گھر میں گئے وہ باتس کے ایک بالاخانے

کے سائے میں بیٹھے تھے، ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھے میرے

والد نے ان سے کچھ گفتگو کرنے کی خواہش کی چنانچہ انہوں نے کہا

اے جزیہ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنی بیعت نہیں توڑی تھی ۱۲ منہ لے کہیں وہ بھی مدینہ والوں کے ساتھ ہو کر یزید کی بیعت نہ توڑیں

لے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں کہ یہ دغا باز تھا ۱۴ منہ

فَجَسَدًا إِلَيْهِ فَاَلْتَمَسْنَا أُنَىٰ يَسْتَظْعِمُهُ الْحَيَّةُ  
فَقَالَ يَا أَبَا بَرزَخَةَ لَا تَلِي مَا وَقَعَ فِيهِ  
النَّاسُ قَالُوا لَشَيْءٍ سَمِعْتُهُ نَكَلَهُ بِهَ الرَّقِ  
إِخْتَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَلَيَّْ أَصْبَحْتُ سَاخِطًا  
عَلَىٰ أَحْيَاءٍ قُرَيْشٍ إِنْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ  
كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلَيْهِمُ مِنَ الدِّلَّةِ  
وَالْقِلَّةِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ  
بِالرِّسْلَةِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّىٰ بَلَغَكُمْ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا  
الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَلِكَ الَّذِي  
بِالشَّامِ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا  
وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ  
يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِي  
بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا  
۞۞۞ حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاقٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاصِلٍ الْأَحَدِي عَنْ  
أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ بْنِ الِئْمَانِ قَالَ  
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ مَشْرُوفُهُمْ عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ  
يَسِيرُونَ وَالْيَوْمَ مَجْهُرُونَ

ابو برزہ آپ لوگوں کا حال دیکھ رہے ہیں رکہ وہ کس اختلاف  
میں مبتلا ہو گئے ہیں) ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی  
بات جو کہ وہ میں نے سنی انہوں نے فرمایا میں صرف رضا الہی  
کے لئے ان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں میرا اجر اللہ کے  
پاس ہے، اے عرب قوم تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا  
(زمانہ جاہلیت میں) ذلت بہتری اور گمراہی میں گرفتار تھے پھر  
اللہ تعالیٰ نے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے  
ہمیں اس بُری حالت سے نجات دی حتیٰ کہ تم اس مقام پر  
فائز ہوئے (دنیا کے حاکم بن گئے) پھر اسی دنیا نے تمہیں خراب  
کر دیا۔ دیکھو یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (مروان)  
دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتا ہے اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے  
ارد گرد جمع ہیں (اور اپنے تئیں بڑا قاری کہتے ہیں) بخدا  
یہ بھی دنیاوی اقتدار کے لئے لڑتے ہیں۔ نیز یہ شخص جو کہ  
میں حلیفہ بن بیٹھا ہے (یہ بھی انہی کی طرح ہے) لہ  
(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از واصل احدب از  
ابو وائل) حدیفہ بن ایمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج کل کے  
منافق ان منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانے میں تھے، وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے یہ تو  
علانیہ نفاق کرتے ہیں ۛ

ۛ ابو برزہ کا مطلب یہ تھا کہ ان وقت سب آپے سے گمراہ ہیں ہر شخص چاہے کہ سب کا سردار مومن اور مستقیم بڑا ہو کر رہوں کسی کی طرف سے نہیں  
چاہے کہ وہ دنیا کی ترقی ہو سلام پہلے جسے انکے خلیفوں اور پیغمبر اسلام کی نیت تھی باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ مروان یا خاندان یا عہد اللہ پر لگا ہوا  
سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے لئے لڑتے ہیں اور دیرپہ طلب دنیا کی نیت تھی تو جیسا لوگوں کے سامنے کہتے تھے اس کے خلاف نیت رکھتے تھے  
ۛۛۛ یعنی نفاق کی باتیں مثلاً حاکم وقت سے بغاوت لوگوں کو جو بیکار یا بیعت کے بعد بھی بیعت توڑ دینا ۛۛۛ



زمانہ جاہلیت میں اسے پوجتے تھے بلہ

أَلَيَاتُ نِسَاءٍ دَوَسَ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ  
وَدُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةً دَوَسَ الْغِي  
مَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۶۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي  
الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ  
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَطَّانَ يَسُوءُ النَّاسَ  
بِعَصَاةٍ.

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان از ثور از ابوالغیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب  
تک قبیلہ قحطان کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ  
ہانکے گا۔

## باب آگ کا نکلنا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی (بڑی) نشانی  
ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف  
لے جائے گی۔

## باب ۳۷۵ خروج النار

وَقَالَ أَنَسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ  
السَّاعَةِ تَارُكُكُمْ الْمَشَاقِسَ  
مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ.

۱۔ سرین مشکاف سے مراد یہ ہے کہ اس کے گرد طوفان کی رنگی معلوم ہوا کہ کعبہ کے سوا اور کسی قبر یا جھڑے یا شہرے یا بیت کا طواف کرتا شرک ہے اس حدیث  
سے یہ بھی نکلا کہ پہلے شرک اور بت پرستی عورتوں سے پھیلے گی کیونکہ عورتیں نہ خفیہ لہذا اعتقاد ہوتی ہیں جلدی سے کفر کی باتیں اختیار کر لیتی ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت  
تک کچھ نہ کچھ مسلم باقی رہے گا مگر ضعیف ہو جائے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے بڑا اسلام عزیز بنا وسیع ہو دیکھا بدو عرب ہی کے ملک سے سالے جہان میں توحید پہنچی  
ہے قیامت کے قریب ہاں بھی شرک ہونے لگے گا دوسرے ملکوں کا کیا پوچھنا وہ تو اب بھی شرک اور مشرکوں سے پیچھے رہے ہیں دوسری روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس وقت  
تک قائم نہ ہوگی جب تک لات و عزی کی پیمبر نہ شروع ہوگی تیسری روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے بت پرستی شروع نہ کریں گے حاکم کی  
روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ نبی عامر کی عورتیں کے منہ سے ذی الخلقہ کے پاس نہ لوٹیں اور حکمران کھائیں ایک روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت نکلی  
قبیلہ مشرکوں سے نہ جاں کیں ماذ اللہ واللہ  
شرک اور شرک کے مقامات کو چھوڑتوں اور ساتھ انوں اور جھڑکوں اور قبروں اور گنبدوں کو چھوڑ کر شرک کی جاتی ہوتا وہ اولاد کا اور یہاں دیکر سے دوسری حقیقت یہ ہے کہ  
کا پہلے وہ اور یوں نوہر ہوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور میری امت ہوئی ہوئے دیکھتا ہے اور اس سے ایک طرف ان کے خلاف نہیں نکلتا ایسا زانیہ کوئی  
دعویٰ کچھ کرنا نہیں آئے گا ۱۲۷ منہ سکھ کہتے ہیں یہ قطانی حضرت حمادی کے قریب سے گئے گا اور وہاں کے طریقے پر چلے گا یہ تعیم بن حمدانہ نکالا اور انہوں نے میری علیہ السلام پر حق  
ابن جابر سفی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے نوٹا نکالا کہ (ما) حمادی کے بعد قطانی آئیں گے ان سے کم نہ ہوگا شاید وہ حضرت عیسیٰ کا نائب ہوگا ۱۲۸ منہ سکھ  
یعنی ان کا بادشاہ اور فرمانروا بنے گا بعضوں نے کہا حقیقتہً کلوی سے مانگے گا یہ گناہ گن خدا کو جاننا خدا کے طریقے سمجھ گا ان کا نائب ہوگا جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ہے حافظ نے  
کہا چونکہ عیساہ قریش کے خاندان سے نہ ہوگا جن کو خلافت اور حکومت کا حق ہے یہ گویا زمانہ کا تعمیر ہے کہ خلافت غیر حق کوئی تو اب کی مطابقت ظاہر ہوگی آیات اہل حدیث سے ان میں  
کفر اور شرک سے زمانہ کا تفسیر ۱۲۸ منہ سکھ یہ حدیث باب الحجۃ میں موصول گذر چکی ہے حجاز عرب کے اہل طہ کو کہتے ہیں جس میں مکہ مدینہ طائف واقع ہیں کہتے ہیں



۶۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا الشَّعْرَ حَتَّى تَخْرُجَ نَارُ رَمِيمِ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضَيُّعُ أَعْنَاقِ الْإِبِلِ بِبُحْهَرَى -

۶۶۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَكْبَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْبِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَكَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْبِرُ عَنْ جَبَلٍ مَوْزَنٍ

بَاب ۳۷۵

۶۶۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ يُعْنَى ابْنُ خَالِدٍ قَالَ مَعْبُدٌ حَارِثَةُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک سرزمین حجاز سے نکلے گی جو بھڑے تک کے اونٹوں کی گزہیں روشن کر دے گی یہ

(از عبد اللہ بن سعید کندی از عقبہ بن خالد از عبید اللہ از خبیب بن عبد الرحمن از جدش حفص بن عاصم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ ظاہر ہوگا، لہذا کوئی دہاں (خزانہ نکلتے وقت) موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے (اسی سند سے) عقبہ بن خالد بحوالہ عبید اللہ از ابوالزناد از عرج از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کی اس میں یہ عبارت ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا (گویا خزانے کی بجائے پہاڑ کا لفظ ہے)

بَاب

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از معبد) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگو جو خیرات کرنا ہے کر لو، غنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ

لے کیونکہ اس خزانہ پر فحاشت و عمن ہوگا دوسری روایت میں ہے سو آدمیوں میں سے ننانوے مارے جائیں گے ایک زندہ بچے گا ایسا سونا کس کام کا جس کے بعد سونا بڑے غلی خہور ہے ہمیشہ بڑے وہ سنا جس سے ٹوٹیں کان ۱۳ من ۱۵ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کو اس باب میں لکریہ اشارہ کیا کہ یہ خزانہ اسی وقت نکلے گا جب یہ آگ نکلے گی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگ بپے ہوں گے ۱۳ من

ملے گا جو اس خیرات کو قبول کرے۔

مسدو کہتے ہیں حارث بن مصعب عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اخیاں بھائی تھے۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از عبد الرحمن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے برے بڑے دگرو ہوں میں جنگ نہ ہوگی اور ان دونوں کا دین ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک جھوٹے دجال نہ پیدا ہوں، یہ تیس کے قریب ہوں گے، ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی حتیٰ کہ (دین کا) علم دنیا سے اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہوں اور زمانہ (عیش اور غفلت کی وجہ سے) جلد جلد گزرے، فتنے ظاہر ہوں، ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے، مال کی کثرت ہو جائے کہ چاروں طرف پہنے لگے، مالک صدقہ دینے کے لئے لوگوں کو تلاش کرے گا اور جسے بھی وہ دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ مجھے ضرورت نہیں، لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنوائیں اور ایک شخص دوسرے شخص کی قبر پر سے گذرے اور کہے کاش میں اس کی جگہ ہوتا (مگر کیا ہوتا) اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے جب ادھر سے (مغرب سے) نکلے گا اور تمام لوگ دیکھ لیں گے تو سب خدا پر ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت اس شخص کا ایمان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَمَا تَصَدَّقُونَ فِي عَلِيٍّ النَّاسِ زَمَانٌ تَمِثُّنِي بِصَدَقَتِهِمْ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِامِّهِ -

۶۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیمان قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالٌ لَوْ أَنَّ ابْنَ قُرَيْبٍ مَنِ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يَقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَتَقَارِبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَتَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِضَ حَتَّى يَهْمُ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَطَّوَلَ النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَدَاهَا النَّاسُ

لہ یہ زمانہ آخر وقت کے قریب ہوگا جب دنیا کی آبادی بہت ہو جائے گی اور مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی صدقہ لینے کے تال میل کوئی نہیں دے گا۔ بعضوں نے کہا یہ زمانہ اس سے پہلے ہی آچکا ہے وہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی خلافت کا زمانہ تھا کہ صدقہ لینے والا کوئی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے دونوں کی ماں ام کلثوم بنت جحش تھیں۔

يَعْنِي أَمَنُوا أَجْمَعُونَ قَدْ أَلَفَ حَيْثُ لَا  
يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ  
مِنْ قَبْلِ أَوْ تَسَبَّتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ فُتِّرَ الرَّجُلَانِ  
ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَالْأَمْلُوكُ يَأْتِيهِ  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ  
بِلَبَنِ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَهُوَ لِيْلُطُ حَوْضُهُ فَلَا يَسْقِي  
فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ  
أَمْلُوكُهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا -

لاناغید نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لا چکا ہوگا یا کچھ نیک  
کام نہ کر چکا ہوگا۔ اور قیامت ایسی اچانک آئے گی کہ دو آدمی  
کپڑا پھیلانے خرید و فروخت کر رہے ہوں گے ابھی اسے فارغ  
نہ ہوں گے اور کپڑا تہہ تک نہ کریں گے کہ قیامت واقع ہو جائے  
گی۔ کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جا رہا ہوگا ابھی پینے کی  
نوبت ہی نہ آئے گی کہ قیامت واقع ہو جائے گی۔ کوئی شخص  
حوض تیار کر رہا ہوگا، اپنے جانوروں کو اس میں پانی نہ  
پلایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ کوئی شہ منہ تک نوالہ اٹھا  
چکا ہوگا مگر اسے کھانے سے پہلے قیامت آجائے گی۔

### باب ۳۷۵ ذکر الدجال

۶۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْلَى عَنْ إِبْنِ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ  
قَالَ لِي الْمَغْنَمُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ  
أَكْثَرَ مَا سَأَلَتْهُ وَأَنَّهُ قَالَ لِي مَا يُضَرُّكَ  
مِنْهُ قُلْتُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ  
خَبْرٌ وَتَوَّارٌ قَالَ هُوَا هُوَا عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ -

### باب دجال کا بیان

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن

شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دجال کے متعلق جنتا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اتنا کسی شخص نے دریافت نہیں  
کیا۔ میں اکثر دجال کے متعلق دریافت کرتا تھا، آپ نے فرمایا  
تجھے دجال سے کوئی خطرہ نہیں رہیں ابھی موجود ہوں میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ دو بیوں  
کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپ نے فرمایا پھر اس سے

کیا ہوتا ہے اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کوئی وقعت نہیں رکھتا

۱۔ اگر مجھ سے سوچ نکلنے سے پیشتر جان لا چکا یا ایمان کے ساتھ نبیل عالم بھی کر چکا ایسے لوگوں کو ان کا ایمان قائمہ دیکھا اس صورت میں معجزہ کا استدلال بوجہ  
ہوگا کہ ان میں گھبراہٹ نے اعمال خیر نہ کئے ہوں ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں سہ گام منہ ۲۔ دجال دین سے نکلے جس کا معنی جی کو چھپانا اور منع سازی کرنا جادو اور شہید  
کرنا جس کو جس میں پیشین ہوں دجال کہہ سکتے ہیں چاہا اور پکڑ چکا کہ اس امت میں جس کے قریب جال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کر لیا ہمارے زمانہ میں  
جو زمانہ قادیان میں پیدا ہوا وہی ان میں سے ایک ہے اور دجال وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا عجیب عجیب شعبہ سے دکھلائے گا خدا کی کا دعویٰ کر لیا لیکن مردود  
کا ہوگا یہ باب ایک حالات میں ہے اللہ تعالیٰ چرمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے ایک حدیث میں ہے جو کہ تم میں سے نئے عالم نکلا تو اس سے دور رہے (یعنی جہاں تک اس کے  
اس پاس نہ جائے منہ ۳۔ یعنی اہل جہاد اس بات کے کہ کچھ پاس بیٹھوں کے پہاڑ، پانی کی نہریں ہوں جب بھی وہ اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ اس کو کھائیں اور لکھیں)

۶۶۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ كَافٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَرَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْوَرُ عَيْرِ الْيَمَنِ كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَافِيَةٌ

۶۶۲۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ خَفْصَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى الْأَسْجَلُ حَقٌّ يَنْزِلُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُتَافِقٍ

۶۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَلَهَا يَوْمٌ مِئْذٍ سَبْعَةٌ أَبَوَابُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَبْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو تَيْمُونَةَ سَمِعْتُ هَذَا

(از موسی بن اسماعیل از وہیب از ایوب از نافع) حضرت

امام بخاری کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا دجال دائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں انگور کی طرح پھولا ہوا گالہ

(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از اسحاق بن عبد اللہ

بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال اپنے ٹھہر کے بعد مدینہ کے قریب پہنچے گا، مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور جب تک کافر اور منافق ہیں وہ مدینے سے نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے یہ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والد شمس از

محدث) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑھے گا، اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، ہر دو انے پر دو فرشتے (پہرہ دار) ہوں گے۔

علی بن عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن اسحاق نے بحوالہ صراح

بن ابراہیم روایت کیا کہ ان کے والد ابراہیم نے کہا میں بصرے میں گیا وہاں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا میں نے

راہیہ سابقہ کو یاد دہانا اور عیناً یہی کہنا اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر سب کانچیاں بیٹھ گئے کہ جلیلہ مردود ہے دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے اس سے کہا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ مجھ کو اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دنیا میں بیماریاں ہیں اللہ تعالیٰ ہر بیماریاں سے محفوظ ہے صحیح مسلم کہ روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ اس کو آخر قتل کریں گے، منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ پڑھا) سلمہ ابیاب میں مختلف روایتیں آئی ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کانا کانا نہ دیکھتا ہے عیناً ایک آنکھ اس کی کالی ہوئی اور اختلاف اس پر محمول ہے کہ راویوں کو تحقیق یاد نہ رہا کہ آپؐ داہیں آنکھ کا کانا فرمایا یا بائیں کا بعضوں نے کہا کہ ایک آنکھ کالی اور دوسری پر پھل چڑھ کر رہتا یا ان دونوں کا اثر اٹھاتا تھا جو کہ اس پر خدا کی کاڑھی کیا کرتے ہیں اپنی آنکھ کو درست کرنے سے عاجز رہے ۱۲ ہجری ۳۵ھ کے مسلمان جو جنگیں دیکھیں وہ جانتے ہیں کہ دوسری روایت میں ہے وہ سب ہر دہائی جاگیر کا سوائے کرا و زمین کے ان غنموں کو منہ سے حفاظت کریں گے ۱۲ منہ ۳۵ھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیثیں صحیح ہیں

مَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاسِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمُسْلِمِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مَلَكٌ

۶۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعِزِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَخْبَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنْ رُئِيَ دُكْمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

۶۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْرِ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَكَا تَأْتِيهِ أَطْوَفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سن لی

(از علی بن عبد اللہ از محمد بن بشر از مسعر از سعد بن ابی ہیم از والدش) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا۔ اس زمانے میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (بجہرہ دے رہے) ہوں گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابی ہیم از صالح ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنائے کے لئے) لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے کما حقہ ثنائے الہی بیان فرمائی پھر دجال کے متعلق کہا "میں بھی تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں جیسے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے مگر میں تمہیں اس کی ایسی نشانی بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی وہ (مردود) کاٹا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کاٹا نہیں ہے۔"

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ میں طواف کعبہ کر رہا ہوں اتنے میں ایک شخص گندم گوں سیدھے بالوں والا دکھائی دیا۔ اس

۱۔ دوسری روایت میں ہے بوجہ علیہ السلام کے بعد جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے بوجہ علیہ وسلم نے ڈرایا کہ دجال ایک بڑا عجیب ہے اور اللہ تعالیٰ پر عجیب اور پر نقص سے پاک ہے ۱۷

أَدْمَسَبَطُ الشَّحْرِ يَنْطُفُ أَوْ يَهْرَأُ رَأْسُهُ  
مَاءٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ  
ذَهَبْتُ أَلْتَمِسُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ  
جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنَهُ  
عَيْنَةً طَارِفِيَةً قَالَ هَذَا الدَّخَالُ  
أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيَّ شَبَهًا ابْنُ قُطَيْبٍ  
رَجُلٌ مِّنْ خُرَاعَةٍ -

۶۶۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ  
فِتْنَةِ الدَّخَالِ -

۶۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْبٍ  
أَبُو عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجْوَيْ  
عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّخَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً  
وَنَارًا فَإِذَا دَاخَلَ مَاءً جَادَ وَوَسَّاءُ فَإِذَا دَاخَلَ  
نَارًا ابْتَدَأَ نَارًا مَسْعُورًا أَوْ مَسْمُومًا مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون  
شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام  
ہیں۔ پھر جو میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا  
موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگر لالے تھے آنکھ کافی جیسے  
پھولا ہوا انگور (میں نے پوچھا یہ کون ہے؟) لوگوں نے کہا یہ جال  
ہے اس کی صورت قبیلہ خزاعہ کے عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت  
ملتی تھی (یہ شخص زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا) ۱

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن  
شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز میں فتنہ دجال سے بچنا  
مانگ رہے تھے ۲

(از عبد اللہ از الولد از شعبہ از عبد الملک از ربعی)  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی ہوگا آگ بھی ہوگی  
لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی  
حقیقت میں آگ ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر ابو مسعود انصاری  
رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعِثَ نَبِيًّا إِلَّا  
أَنْذَرَأُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ الْأَرَاكَةُ  
أَعْوَرُ وَأَنْ رَجُلٌ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنْ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَأَقْرِ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ  
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۳۷۸ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ

الْمَدِينَةَ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْدُ  
اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا  
طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِ أَحَدُ ثَمَانٍ  
بِهِ أَكْثَرُ قَالَ يَا بَنِي الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ  
عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ  
بَعْضُ السَّبَاحِ الَّتِي تَقُولُ الْمَدِينَةُ هِيَ  
إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ  
أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَكْثَرُ  
الدَّجَالِ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی  
پیغمبر ایسا نہیں آیا کہ جس نے اپنی اُمت کو کانے دجال سے  
نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کا نا ہوگا اور تمہارا رب کا نا  
نہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس  
نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے

باب دجال مدینہ طیبہ نہ جاسکے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ)

ابن عقبہ بن مسعود) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا طویل واقعہ  
سنایا اس میں یہ بات بھی تھی کہ دجال کے لئے مدینے کے اندر  
جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ ایک شور والی زمین پر نزول کرے  
گا جو مدینے کے قریب ہوگی، اس وقت اہل مدینہ میں سے  
ایک نیک ترین آدمی اس کے پاس جائے گا اور کہے گا  
میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرما گئے تھے۔ دجال اپنے لوگوں  
سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر زندہ کر  
دوں تب تو تم میری (سچائی) کے متعلق کچھ شک نہ کرو گے  
وہ کہیں گے نہیں (شک نہیں رہے گا) چنانچہ دجال اس

لہ یہ دونوں حدیثیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصول گذر چکی ہیں دوسری روایت میں ہے کہ مومن اس کو پھیلے گا خواہ لکھا پڑھ نہ ہو اور کافروں  
پر عسکے گا لکھا پڑھا بھی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی نودی نہ کہا یہ صحیح ہے کہ حقیقت یہ لفظ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے  
اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کا ایسا فرد دیکھ کر وہ دجال کو دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ کافر جیسا زید معاش ہے اور کافر کی عقل پر پردہ  
ڈال دے گا وہ دیکھے گا کہ دجال سما ہے ۱۲

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ قِيُولُ الدَّجَالِ  
 أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ  
 هَلْ تَشْكُرُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا  
 فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا  
 كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ  
 فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَمْلِكُ عَلَيْهِ  
 ۶۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
 عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ  
 مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُ غُورٌ وَلَا الدَّجَالُ  
 ۶۴۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى قَالَ  
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 الْمَدِينَةُ يَا أَيُّهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ الْمَلَائِكَةُ  
 يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَفْرُغُهَا الدَّجَالُ قَالَ وَ  
 لَا الظَّالِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ -

شخص کو مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا تب وہ شخص کہے گا اب  
 تو مجھے اور زیا دہ یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے پھر وہ دجال  
 اسے مارنا چاہے گا تو نہ مار سکے گا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نعیم بن عبد اللہ  
 جمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے رستوں  
 پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ اس میں نہ طاعون آئے گا اور  
 نہ دجال۔)

(از یحییٰ بن موسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ  
 از قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا دجال مدینہ میں آنا چاہے گا لیکن مدینہ  
 کے باہر فرشتوں کو پہرہ دیتے دیکھے گا تو قریب  
 نہ پھٹک سکے گا۔ اسی طرح انشاء اللہ طاعون بھی  
 مدینہ میں نہ آ سکے گا۔)

۱۔ دوسری روایت میں ہے یہ شخص سلمان ہوگا اور لوگوں سے پکا نہ کر کہہ دیگا مسلمانوں ہی وہ دجال ہے جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے دی تھی ایک روایت میں ہے کہ دجال آئے سے اس کو چھوڑا ڈالے گا ایک روایت میں ہے کہ بلوار سے دو تیم کرے گا اور یہ جلا نا کچھ دجال کا کھجور  
 نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے کام کو مجبور نہیں دیتا بلکہ خدا کا ایک فعل ہوگا جس کو وہ اپنے سچے بندوں کو آشنائے کے لئے دجال کے ہاتھ پر نظر کرے گا  
 اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ولی بڑی نشانی یہ ہے کہ بیعت پر قائم ہوا اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف چلتا ہوا اور مرنے کو بھی زندہ کر کے دکھلائے جب  
 بھی اس کو نائب دجال سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے کہ مدینہ ان بلاؤں سے محفوظ ہے



## باب ۳۷۹ یاجوج وما جوج

۶۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَمْعٌ عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَزَعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ لِلْعَرَبِ مِنْ هَوًى قَدِ اقْتَرَبَ فِتْنَةُ الْيَوْمِ مِنْ رَدِّ مِرْيَاجُوجٍ وَمَا جُوجٍ مِثْلَ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِأَصْبَحِيهِ إِلَّا بِهَا مِرْيَاجُوجٌ قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَهَئَكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّا الْخَبَرُ ۶۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَنُ الرَّدُّ مِرْيَاجُوجٍ

## باب یاجوج وما جوج کا بیان

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری)

دوسری سند (از اسماعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ از ام حبیبہ بنت ابی سفیان) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ایک قریب پہنچی ہوئی آفت سے بھونکے والی ہے، آج یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہو گئی ہے آپ نے انگوٹھے اور کلھے کی انگلی کا طعنے بنا کر بتایا، چنانچہ میں نے (زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا) کیا یا رسول اللہ اچھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر بھی ہم تباہ و برباد ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب بدکاری بہت پھیل جائے گی۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از وہیب از ابن طاووس)

از والدش، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کشادہ ہو گئی وہیب نے نوے کا شمار

۱۔ صحیح یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج آدمی ہیں یاقت بن نوح کے اولاد سے ابن مردودہ اور عاکف نے حذیفہ سے مروی نکالا کہ یاجوج و ماجوج دو قبیلے ہیں یاقت بن نوح کے اولاد ہیں ان میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں رہتا جب تک نہ رازا دلا دیتی ہیں دیکھ لیتا اور ان میں جاتی جاتی نکالا دیتوں اور جنوں کے دس حصہ ہیں ان میں نو حصہ یاجوج و ماجوج ہیں ایک حصہ میں باقی لوگ کوئی مشغول ہے یا جوج و ماجوج کے لوگ بھی قسم کے ہیں بعض تو شیشا کی طرح لمبے بعض طویل بعض دونوں میں چار یا پانچ حصے اتنے بڑے کان رکھتے ہیں کہ ایک کو بچھلتے ایک کو اڑھ لیتے ہیں اور عاکف نے ابن عباس سے نکالا یاجوج و ماجوج کے لوگ ایک ایک بالشت اور دو بالشت کے لوگ ہیں بہت لمبے ان میں وہ لوگ ہیں جو تین بالشت کے ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ابن ابی حاتم نے ان کے اشکال اور حالات اور قد و قامت اور کانون کے باب میں عجیب عجیب حدیثیں نقل کی ہیں جن کی سند صحیح نہیں ہیں میں کہتا ہوں جتنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے وہ یہ قدر ہے کہ یاجوج و ماجوج دو قبیلے ہیں آدمیوں کی قیامت کے قریب وہ نہایت ہجوم کریں گے اور ہر پستی میں گھسن آئیں گے اس کو تباہ و برباد کریں گے والدہ اعلم بالصواب

وَمَا جُورَ مِثْلِ هَذِهِ وَعَقْدَ وَهَيْبٍ  
تُسْعِيْنِ۔

کہہ کے بتایا (اس اشارے کا ذکر اوپر ہو چکا)

## کتاب الاحکام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بَابُ ۳۷ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی  
اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ  
وَاُولٰٓئِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

## کتاب الاحکام

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
باب ارشاد الہی اَطِيعُوا اللّٰهَ الْاَذِیَّةَ اللّٰهَ  
رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنۡ قَالَ خَبَرَنَا  
عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ خَبَرَنِي  
اَبُو سَلَمَةَ بَنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا  
هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْهِ سَلَامٌ  
قَالَ مَنْ اَطَاعَنِی فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابوسلمہ  
ابن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری  
اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور  
جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۱۔ ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگ اس شہ میں ہیں کہ جب یا جوح یا جوح آتی ہوتی قوم ہے کہ اس میں کا کوئی شخص اس وقت تک نہیں تاجب تک ہزار آدمی اپنی سہیلیں  
دیکھتا ہے قوم اس وقت دنیا کے ہر حصے میں آیا ہوگا ہر جزیرہ کے گوشے گوشے میں کوئی چھوٹا سا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہوگا اتنا ہزار آدمی اس  
لئے کثیر تعداد میں آتی ہے نظر نہ آتا قیاس سے دور ہے دوسرے اس زمانہ میں لوگ بڑے اونچے اونچے پھاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں ان میں ایسے ایسے دروازے کھاتے ہیں جس میں سے  
رہا ہوا جاتی ہے تو یہ دیوار ان کو کھینچ کر لے جاتی ہے جتنے سے جتنے جیز دنیا میں فوج ہے اس میں بھی باسانی سوار لے ہو سکتا ہے کتنی ہی اونچے دیوار یہ سوالات کے دیکھنے سے اس پر چڑھ سکتے ہیں  
ڈاکٹریٹ سے اس کو دم نہیں مل سکتا ہے۔ ان شہروں کا جواب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیوار اب تک ہو چکا ہو یا جوح یا جوح کور کے ہر حصے کے اندر  
کے زمانہ تک ضرور موجود تھی اور اس وقت تک دنیا میں متعدد املاکات کا ایسا رواج نہ تھا تو یا جوح یا جوح ما جوح وحشی قومیں اس دیوار کی وجہ سے دی جتنے میں کوئی  
تعجب کی بات نہیں رہے کہ یا جوح یا جوح کے کچھ حصے کا نہ مزاج تک وہ چڑا لگتی ہیں نسل سے نہ دیکھ لے رہے ہیں جن کو ہے کہ ابھی وقت تک کا بیان ہو جب تک آدمی کی عمر  
بڑا ہو اور اسل تک ہو کہ اس کی فقی نہ ہمارے زمانہ کا جب عمر انسانی کی مقدار سو برس یا ایک سو بیس برس ہو گئی ہے آخر یا جوح یا جوح بھی انسان ہیں ہماری طرح ان کی عمر بھی گھٹے  
گئی ہوں گی اب یہ جو آئندہ صحابہ اہل بیت سے منقول ہیں کہ ان کے تعداد میں ان کے ایسے ہیں ان کی سند صحیح اور قابل اعتماد نہیں ہیں اور جعفر افہم والوں نے جن  
قوموں کو دیکھا ہے انہی میں سے دو ہی قومیں یا جوح یا جوح ہیں البتہ خوب جانتا ہے کہ وہ کوئی قوم ہیں بعضوں نے قیاس سے دوسرا تا آدمیوں منگل اور  
جاپانی قوموں کیا جو ان جوح کے بعضوں نے انگہ ہزار آدمیوں کو لے کر ان کے قوم کوئی بڑی تعداد کی قوم نہیں دوسرے تا جاپانی جوح یا جوح یا جوح ہو سکتے  
ہیں سہل حدیث میں ہے کہ یا جوح یا جوح کچھ طبع پرے کدڑیں گے تو اس کا پانی تمام کدڑیں گے امام احمد کی روایت میں ہے جس پرے کدڑی کے اس کتابہ کو دیکھنے میں پانی پستے گئے  
اس کوئی جائیں گے مسلم کی ایک روایت میں ہے وہ کہیں گے اب زمین والوں کو تو ہم لادے چکے لادے آسمان والوں کو بھی ہم پھر آسمان کی طرف قریب لے گئے اللہ تعالیٰ اس کو خون سے نہ لے کر  
لوتا دینا ان جزیرہ اور ایسے اہل قائم کی روایت میں ہے وہ کہیں گے اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے ایک حدیث میں ہے کہ وہ زمین کے سب جاندار سانپ جھوٹے کھانے  
جائیں گے اور اسی تو یہی۔ ان کا مقدمہ الجیش شام میں ہو گا تو ساقہ (شکر کا اخیر حصہ) خراسان میں لیکن اللہ کو اور دینہ اور بیت المقدس کو ان سے بچائے کہ گئے ۱۲ منہ

عَصَانِي فَقَدْ عَمِيَ اللَّهُ وَمَنْ أَطَاعَ  
أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَمِيَ أَمِيرِي  
فَقَدْ عَصَانِي -

۶۶۴۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَلَا تَتْلُوهُمْ رَاعٍ وَتَحْكُمُ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
قَالَ مَا أَلَذُّ لِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالتَّوَجُّلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ  
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالسَّرَادُ رَاعِيَةٌ  
عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ رَوْحَهَا وَوَلَدُهَا وَهِيَ  
مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ التَّوَجُّلِ رَاعٍ عَلَى  
مَالٍ سَيِّئٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا تَحْكُمُ  
رَاعٍ وَتَحْكُمُ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ -

کیا، غرض ہر شخص (ایک حد تک) حکومت رکھتا

بَابُ الْأَمْرِ أَوْ مَرَأُونٍ

قریش -

۶۶۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

اسی طرح جس نے میرے مقرر کئے ہوئے حاکم کی اطاعت  
کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی  
کی گویا میری نافرمانی کی۔

(از اسمعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص صاحب رعیت  
(حاکم ہے) اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں  
باز پرس ہوگی چنانچہ بادشاہ بڑا حاکم ہوتا ہے اور اس سے  
اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی لیکن دوسرے لوگ  
بھی اپنے اپنے گھروالوں کے حاکم ہیں ان کے متعلق ان حاکموں سے  
باز پرس ہوگی۔ عورت اپنے خاوند کے گھروالوں کی نگہبان  
ہے اور اس سے بھی گھر کے افراد کے متعلق باز پرس ہوگی۔

اسی طرح کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اس  
سے اس مال کے متعلق باز پرس ہوگی (خیانت یا نقصان تو نہیں  
ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہوگا۔

باب امیر (سردار یا خلیفہ) ہمیشہ قریش

قبیلہ سے ہونا چاہیئے۔

(از ابوالیمان از شعبی از زہری) محمد بن جابر بن مطعم

۱۱۰۱ ہجری نے اس آیت کو لاکھس طرف اشارہ کیا کہ صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ اولی الامر تکم سے بادشاہ اور سردار اور ہر بعضوں نے عالم اور لئے ہیں قسطنطینی نے کہا  
بادشاہوں اور لوگوں کی اطاعت ہی وقت تک واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق حکم دیں جب حق کا خلاف کریں تو ان کی اطاعت واجب نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۰ ہجری  
باب خود ایک حدیث کا لفظ ہے جس کو طبری نے لکھا لیکن وہ چونکہ بخاری کی شرط پر نہ تھے اس لئے اس کو نہ لائے کہ جو دراصل بسلف اور خلف کا ہی قول ہے کہ امامت اور خلافت کیلئے  
قرشی ہونا شرط ہے اور قرشی کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی حدیث سے استدلال کیا کہ انصاری کے دعویٰ کو رد کیا جب وہ کہتے  
تھے کہ ایک امیر انصاری سے ہے ایک قرشیوں سے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر اتفاق کیا گویا صحابہ پر اجماع ہو گیا کہ غیر قرشی کیلئے خلافت نہیں ہو سکتی البتہ خلیفہ وقت کا وہ  
ناک رہ سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفائے راشدین نے اور خلفائے کچھ نہیں امیر اور عباسی نے اپنے عہد میں غیر قرشی لوگوں کو اپنا نائب اور عامل مقرر کیا کج  
حافظ نے کہا حاجی اور مستر لیں اس مسئلہ میں خلافت کیلئے وہ غیر قرشی کی امامت اور خلافت جائز دیکھتے ہیں اس طیب نے کہا ان کا قول التفات کے لائق نہیں ہے جب  
حدیث سے ثابت ہے کہ قریش کا حق ہے اور ہر قرن میں مسلمانوں نے ہی رسول پر عمل کیا ہے قاضی حیا نے کہا سب علماء کا یہی ماننا ہے کہ امام کے لئے قرشی ہونا شرط ہے البتہ اجماعی مسائل میں  
ہے اور خارج اور مستر لیں نے یہ شرط نہیں رکھی ان کا قول تمام مسلمانوں کے خلاف ہے ۱۱ منہ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ  
جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّكَ بَلَغَ مَعْرُوفَةً  
وَهُوَ عِنْدَكَ فِي وَحْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عَمْرِو يُحَدِّثُ أَنَّكَ سَيَكُونُ مَلِكًا يَنْ  
تَحْطَانُ فَغَضِبَ فَقَامَ فَاشْتَمَّ عَلَى اللَّهِ بِمَا  
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّكَ بَلَغْتَ أَنَّكَ  
رَجُلًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُ تَوْنًا أَحَادِيثَ لَيْسَتْ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَاكُمُ  
فَاتِيَاكُمْ وَالْأَمَانَةُ الَّتِي تُنْصِلُ أَهْلَهَا فَإِنَّ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَخْلُفُهُمْ  
أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا أَقَامُوا  
الدِّينَ تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ  
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُكَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ  
۶۶۴۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ هُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بِیَان کرتے تھے کہ وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ  
عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ حدیث  
بیان کرتے ہیں کہ عنقریب ایک شخص قبیلہ قحطان کا بادشاہ ہوگا  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے ہوئے اور خطبہ پڑھنے کیلئے  
کھڑے ہوئے پہلے کماحقہ شائے الہی بیان کی پھر کہنے لگے اما بعد  
مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم میں سے چند لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے  
ہیں جن کا ثبوت اللہ کی کتاب (قرآن) سے نہیں ہے اور نہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ بڑے جاہل  
ہیں تم لوگ ان گمراہ کن آرزوؤں سے بچے رہو میں نے خود آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے یہ امر یعنی خلافت  
اور سرداری قریش ہی میں رہے گی جب تک وہ دین اور  
شریعت کو قائم رکھیں گے اور جو کوئی ان سے دشمنی کر لیا اللہ اسے اوندھے  
منہ (دورخ) میں گرے گا۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن  
حماد نے بھی بخوالہ ابن مبارک از معمر از زہری از محمد بن جبرید از شیبہ  
(از احمد بن یونس از عاصم بن محمد از والدش) ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت  
اور سرداری ہمیشہ خاندان قریش ہی میں رہے گی جب تک

یہ حضرت معاویہ کا کہنا ہے یعنی تھا کہ ابو بکر عبداللہ بن عمر اس حدیث کو آنحضرت سے نقل کرتے تھے اور ابو ہریرہ اور ابن عمر نے بھی اس کو روایت کیا ہے شاید حضرت  
معاویہ کا یہ مطلب ہو کہ عبداللہ بن عمر جو اس حدیث سے سیکھیں کہ اول زمانہ اسلام میں ایسا ہوگا یعنی قحطان کا بادشاہ ہوگا یہ غلط ہے۔ آنحضرت نے ایسا نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ اس  
اور خلافت کو قریش سے خاص رکھا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قحطان کے قریب ایسا ہوگا مگر اس کی ایک غلط فہمی کا یہاں اشارہ ہوگا کہ ۱۲ منہ ۱۲۰ جہنم اور شریعت چھوڑ  
دیئے تو ان کی خلافت بھی ٹٹ جائے گا۔ ایسا ہی ہوگا جب خلفائے عباسیہ دین کی پیروی چھوڑ دی اور شراب خوردگی اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے خلافت ان کے  
خاندان سے نکال لی اس سلسلہ سے اب تک پھر خلافت قرشی لوگوں کو نصیب نہیں ہوئی البتہ یمن یا مغرب اقصیٰ میں حکمرانی ہوئی مگر مدت میں سے ہوئے مگر اب ان کی بھی  
حکومت باقی دوسری قرشی کو خلیفہ نہ رہا اور یہی اہل اسلام کی تباہی کا باعث ہوا ہے ابھی اگر سبب ان کی تباہی قرشی یا بنی فاطمہ کے متقی اور عالم شخص کو اپنا خلیفہ  
بنالیں اور اسے جہان کی سلامتی اس کے تابع حکم دین تو ابھی پھر اسلام بچک جاتا ہے مولانا اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے تیرہویں صدی کے شروع میں اس کا کرنا چاہا تھا اور حضرت  
سیلا صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اللہ کو منظور نہ تھا چند ہی روز میں مولانا صاحب اور شہید صاحب شہید ہوئے سنا قحطان کے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر قرشی خلیفہ  
فقیہ و جواد و بدعت کی طرف لوگوں کو بلائے تو اس سے لڑنا اور اس کا معزول کرنا درست ہے جسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے کے خلاف فروغ کیا تھا ۱۲ منہ ۱۲۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي كَيْسٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ -  
قریش کے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

**باب ۳۶۲** أَجْرَ مَنْ قَضَى  
بِالْحُكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ  
لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ  
هُمُ الْفَاسِقُونَ -

نہیں کرتے وہ فاسق اور گناہ گار ہیں۔

۶۶۴۴ - حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي ثَنَتَيْنِ رَجُلٌ  
أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَسْلَطَةَ عَلَيْهِ هَلَكْتُهُ فِي الْحَقِّ  
وَأَخْرَأَتْهُ اللَّهُ حُكْمَهُ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا  
وَيُعَلِّمُهَا -

**باب ۳۶۳** التَّمَعُّعُ وَالطَّاعَةُ  
لِلْإِمَامِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً

۶۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسٍ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَلَسْتُ

**باب** حکمت کے ماتحت (یعنی حکم الہی کے  
ماتحت) فیصلہ اور احکامات صادر کرنے والے  
کو ثواب۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو لوگ  
اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن محمد از اسمعیل از  
قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک نہ ہونا  
چاہیے البتہ دو شخصوں پر۔ ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے  
(احلال) مال دیا ہے اور وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے  
دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے علم (دین) دیا ہے اور  
وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

**باب** امام کی بات سننا اور فرمانا واجب ہے  
بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ دے۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از ابو الثیاب) حضرت انس  
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حاکم یا سردار کی بات) سنو اور  
مناو اگرچہ جیسی غلام ہی کو سردار یا حاکم بنا لیا گیا ہو

۱۲ منہ ۱۲ در نہ واجب نہیں کیونکہ  
لے بیٹھا اور لوگ رشک کے قابل ہی نہیں ہیں یہ شخص البتہ رشک کے قابل ہیں کیونکہ ان دونوں شخصوں نے دین اور دنیا دونوں حاصل کر لئے دنیا میں نیک نام  
ہوئے اور آخرت میں شاد کام بعضے بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی گزرے ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں عطا ہوئی ہیں ان پر بے حد رشک ہوتا ہے ثواب

جس کا سر منقہ کی طرح چھوٹا ہو یعنی بیوقوف ہو

اسْتَعْبَدَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَتْ رَأْسُهُ زَيْبَةً۔

۶۶۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يُرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا تَكْرِهَهُ فَلْيُصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۶۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاذْأُومِرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از سعد از ابو رجاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے کوئی بُری بات دیکھے تو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھرا لگ ہو کر مڑتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید از تافع) حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر (اپنے امام اور بادشاہ اسلام کی) اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں جب تک گناہ کا حکم لیس نہ دیا جائے، پھر جب (امام یا بادشاہ اسلام کی طرف سے) اسے گناہ (نا جائز کام) کا حکم دیا جائے تو نہ سنے نہ اطاعت کرے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کہ نہ خلافت تو قریشی کے سوا اور کسی کی صحیح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غلیفہ اگر حبشی غلام کو بھی کہیں کا سرور یا حاکم مقرر کیے تو دو گوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۵۷ جماعت سے الگ ہوا اس سے یہ مراد ہے کہ امام اور حاکم اسلام سے الگ ہو کر ہے اس کی اطاعت سے نکل جائے پیچھے خارجیوں نے حضرت علیؓ کی خلافت سے الگ ہونا چاہا ۱۲ منہ ۵۷ جماعت سے الگ ہوا اس سے الگ ہوا ان سے تو الگ ہونا تو جب ہے جیسے قرآن مجید میں ہے فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۲ منہ ۵۷ اس حدیث سے انکی حدیث کی تفسیر ہو گئی کہ جماعت میں وہیں تک شریک رہنا ضروری ہے جہاں تک جماعت خلاف شرع کام کا حکم نہ دے اگر ایسی بات کا حکم ہے تو اس جماعت کو سلام کرنا چاہیے اکیلے ہی وہ کو اپنی زندگی گزارنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر قائم رہنا بہتر ہے ۱۲ منہ ۵۷ احقر کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو حاکم ہے ذاتی نقصان ہوا ہو تو برداشت کر لے اس حق تلفی کے عوض آخرت میں جہنم کا جماعت کو نہ چھوڑے مثلاً کسی کا صلہ سے حکومت نے نہیں دیا یا کم دیا تو یہ اگرچہ ناخوشی کی حالت ہے مگر اطاعت کرنی چاہیے لیکن اگر حاکم یا حکومت گناہ او خلاف شرع ہو سکے حکم دیں یا حکومت غیر مسلم کی ہو تو اس صورت میں نفاذ کرنا فرض ہے اور یہی امت مسلمہ کا اگر مسلمان صرف اس حدیث پر ہی عمل کر لیتے تو آج اس زلیوں حالی میں مبتلا نہ ہوتے۔ المیہ یہ ہے کہ عوام کو انگریز نے یہ تعلیم دی تھی کہ ہر حاکم وقت کی اطاعت نہیں ہے لوگ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں اولی الامر سے ہر حاکم غلط معنی کرتے ہیں۔ بعض علماء و سواد لوگوں کو اپنے دنیوی مفاد حاصل کرنے کے خاطر حاکم وقت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور تمام شرعی و خلاف شرع احکام کی پابندی ضروری قرار دیتے ہیں حالانکہ خلاف شرع احکام میں کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۵۷

۴۶۴۸۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ**

عِيَاثٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ  
الْبَيْهَقِيِّ صَحَّحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرِّكَهُ وَأَمَرَ  
عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ  
يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ  
قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
تُطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ  
لَمَّا جَعَلْتُمْ حَطَبًا لَّوْ قَدْ شَرَّ مَا رَأَيْتُمْ  
وَدَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا  
فَلَمَّا هُمُ أَيْدِي الدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ  
إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا قُبِعْنَا لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَإِذَا مِنَّا النَّارُ  
أَفَنَدَّ خُلُفَاءُ قُبِينِنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَمَلَتْ  
النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا هَآمًا  
خَوْجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ بِالْمَعْرُوفِ

**بَابُ ۳۴۶۳ مِّنْ لِّمَنَ سَأَلَ**

الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ

(از عمر بن حفص بن عیاض از والدش از اعمش از سعد

ابن عبیدہ از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اس کا  
سرور ایک انصاری مقرر کیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ  
ان کی اطاعت کریں (رستے میں اتفاقاً عبد اللہ بن خدا فہان  
لوگوں پر ناراض ہوئے کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا انہوں نے  
کہا بے شک یہ حکم تو دیا تھا عبد اللہ نے کہا تو میں تمہیں  
اٹل حکم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ اور اس میں  
اپنے کو جھونک دو (جل مرو) چنانچہ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں  
آگ سلگائی جب اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے  
کا منہ تکیے لگے کہنے لگے ہم نے جو کفر چھوڑ کر (آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی اتباع کی تو بعض (دوزخ کی) آگ سے بچنے کیلئے  
اب ہم پھر آگ میں داخل ہو جائیں گے اتنے میں آگ خود بخود  
بجھ گئی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا غصہ بھی جاتا رہا پھر یہ واقعہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا اگر یہ لشکر والے اس  
آگ میں گھس جاتے تو کبھی اس میں سے نہ نکلتے (حاکم کی المطاعت  
اس کام میں کرنا چاہیے جو جائز ہو)

**باب** جسے بغیر مانگے حکومت یا کوئی عہدہ

ملے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

اس حدیث کی روایت بھی ہے کہ اس کی سرداری جب کسی نامی کے ساتھ گذرے گی اور جو شخص مانگ کر بھیجے ہو کر حکومت حاصل کرے  
اللہ تعالیٰ اس کی مدد سے رہائے گا بلکہ زمانہ میں مسلمانوں کو ضبط ہو گیا ہے جس کو دیکھتے حکومت اور تعلقات داری کا طالب ہے۔ ارے بھائی! حکومت  
حکومت جسے معاخذہ کا کام ہے وہی مکمل ہے نیز اس طریق ہیں طبیب بنو کثیر بنوا فہید بنو سودا اگر بنو کثیر کا شہ لار بنو کثیر بنو اور بنو کثیر  
اس میں کوئی عارضہ نہ کہو مگر عدالت اور مال کی خدمت ہرگز نہ چاہو اگر بنو کثیر بادشاہ اسلام تم کو ایسی خدمت پر مامور کرے تو اللہ تعالیٰ سے  
مدد چاہو اور اس سے ڈر کر اپنی خدمت ایماندار کے ساتھ دیکھو ۱۲۰۰

۶۶۴۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا  
تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ  
مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا  
عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَلْتَ  
عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفَرُوا  
عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ الذِّمَى هُوَ خَيْرٌ

بَابُ ۴۶۵۰ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ  
وَحَلَّ إِلَيْهَا

۶۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ  
الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ  
فَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ  
إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ  
أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَلْتَ عَلَى يَمِينٍ  
فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الذِّمَى  
هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرُوا عَنْ يَمِينِكَ

بَابُ ۴۶۵۱ مَا يَكُونُ مِنَ  
الْحَرَمِ عَلَى الْإِمَارَةِ

۶۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ

(از عجاج بن منہال از جریر بن حازم از حسن) عبدالرحمان  
بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت اور سرداری مت طلب کر  
کیونکہ اگر مانگنے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ  
اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا  
تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھا  
لے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے  
دے اور جو کام بہتر معلوم ہو وہ کر۔

باب جو شخص مانگ کر حکومت یا عہدہ حاصل  
کرے اللہ تم کی جانب سے اس کی مدد چھوڑی جائیگی۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از یونس از حسن) عبدالرحمان  
بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا اے عبدالرحمان حکومت اور سرداری مت طلب کر کیونکہ  
اگر مانگے سے تجھے حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد  
تجھ سے اٹھالے گا، اگر بغیر مانگے تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ  
تعالیٰ تیری مدد کرے گا، نیز جب تو کسی بات کی قسم کھا لے پھر اس  
کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو جو کام بہتر ہو وہ کرنا اور قسم کا کفارہ  
دے دے۔

باب حکومت اور سردار بننے کی حرمیت  
کرنا منع ہے۔

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری)



حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَكُونُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ  
وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُعَذِّبُ  
الْمُرْمِيَةَ وَيُنَسِّتُ الْفَاطِمَةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ  
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ  
۴۶۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَحَدَّثَنَا  
مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرُّجُلَيْنِ أَمْرُنَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا  
لَا نَقُولُ هَذَا مِنْ سَأَلِهِ وَلَا مِنْ حُضْرِهِ  
بَاب ۳۶۷- مَنِ اسْتَرْجَى  
رَعِيَّتَهُ فَلَمْ يَنْصَحْ -

۴۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عنقریب حکومت  
اور عہدوں کی حرص کرو گے لیکن قیامت کے دن  
اس کی وجہ سے ندامت ہوگی۔ حکومت ایک اتنا  
(دودھ پلانے والی کی طرح) ہے کہ دودھ پلاتے وقت  
تو مزہ ہے اور دودھ چھٹتے وقت تکلیف ہے۔

محمد بن بشار بخاری عبد اللہ بن محمد بن حمران از عبد الحمید از سعید  
مقبری از عمر بن حکم حضرت ابو ہریرہؓ سے ان کا مذکور بالا قول نقل کیا ہے  
(از محمد بن علاء از ابواسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بارگاہ رسالت  
میں اپنی قوم کے دو شخصوں کے ساتھ حاضر ہوا میرے ایک  
ساتھی نے کہا یا رسول اللہ مجھے امیر وقت مامور فرما دیجئے  
دوسرے نے بھی یہی خواہش ظاہر کی۔ تو آپؐ نے فرمایا  
ہم اس شخص کو حکومت نہیں دیتے جو اس کی  
درخواست یا حرص کرے۔

باب جسے حاکم مقرر کیا گیا مگر اس  
نے رعیت کی خیر خواہی نہ کی۔

(از ابو نعیم از ابوالاشہب از حسن بصریؒ علیہ السلام)

۱۔ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ مثال دی ہے آدمی کو حکومت اور سرداری ملنے وقت بڑی لذت ہوتی ہے خوب رو بہرہ لگا لے کر مزہ اڑاتا ہے لیکن  
اس کو بوجھ لینا چاہیے کہ یہ سدا قائم رہنے والی چیز نہیں ایک دن ہمیں ملنے کی قدرتنا مزا نکھایا تھا وہ سب کو کھرا جو جائیگا اور اس رنگ کے سامنے جو سرداری اور  
حکومت جاتے وقت ہوگا یہ خوشی کوئی چیز نہیں ہے عاقل کو چاہیے کہ جس کام کے انجام میں رنگ ہو اس کو تعویذی لذت کی وجہ سے ہرگز اختیار نہ کرے عاقل وہی  
کا کرے جس میں رنگ اور لذت کا نام نہ ہو نہ لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی لذت ہوتی  
ولا قوۃ الا باللہ لعنت خدا دنیا کی حکومت پر سرداری اور بادشاہت و حقیقت ایک عذاب الیم ہے اس لئے عقل مند بزرگ اس سے ہمیشہ بھاگتے رہے امام ابو  
حنیفہؒ نے بارگاہ فی قہد میں رہے مگر حکومت قبول نہ کی دوسری حدیث میں ہے جو شخص عدالت کا حاکم یعنی قاضی (جج) بنایا گیا وہ بن حیرتی ذبح کیا گیا  
لیکن نے ہمیشہ تیار رہے کہ کبھی شخصوں کو وزارت کا عہدہ ملا اور انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا مگر چند ہی سال میں یہ عہدہ ان سے بھج  
گیا اور چھٹتے ہی ان ایسا رنگ ہوگا کہ اس رنگ میں دنیا سے چلتے ہوئے بعضوں نے خودکشی کر لی ۱۲ منہ سالہ تو اس طریق میں دو تیس اچھے طریق کے خلاف  
ہیں ایک تو سعید مقبری اور ابو ہریرہؓ کا یہ حدیث کہ حاکم کا واسطہ ہو تا دوسرے حدیث کو موقوفاً نقل کرنا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عُبَيْدَ  
اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَجِهِ  
الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ إِنِّي  
مُعَذِّبُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْمَأَ  
اللَّهُ رُعْيَاهُ فَلَمْ يَحْطَمْهَا بِصَيْحَةٍ إِلَّا لَمْ يَحْدِ  
رَأْتُهُ الْجَنَّةَ

٤٥٣- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُجَفِّقِيُّ قَالَ زَائِدٌ أَذْكَرُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ  
ابْنَ يَسَادٍ نَعُوذُكَ فَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ  
لَهُ مَعْقِلُ أَحَدُ ثَلَاثِ حَدِيثِنَا سَمِعْتَهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا مِنْ قَالٍ يَلِي رِوَايَتَهُ مَنْ  
الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهْمُ الْوَالِدِ  
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ -

باب ۳۷۸ من شاق شقی  
اللہ علیہ

٤٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَجْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي يُمَيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُكَ صَلَواتَ وَ

ابن زیاد نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں عیادت کی۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رعیت کی نگہبانی پر مقرر کیا ہو مگر وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔ (بہشت میں جانا تو بڑی بات ہے)

(از اسحاق بن منصور از حسین جعفی از زائدہ از ہشام)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم عیادت کے لئے مَعْقِل رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اتنے میں عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آیا۔ مَعْقِل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ نے فرمایا جو بادشاہ یا حاکم مسلمانوں پر حکومت کرتا ہو اور ان کی بدخواہی کرتے کرتے اس پر موت آجائے تو بہشت میں اس پر حرام ہے۔

**باب** جو شخص خلق خدا کو تکلیف دے  
اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے گا۔

کہتے ہیں میں اس وقت موجود تھا جب صفوان بن محرز اور ان کے ساتھیوں کو مجند بنی النضر نے نصیحت کر رہے تھے،

۱۷۔ لیکن ان پر ظلم و تعدی جو ہونے لگا وہ بے لبت نہ کہیے ۱۲ منہ ۱۷ طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی امامہ سے ہوئی ہے طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ یہ عیبہ النثرین زیادہ ایک ظالم سفاح چھوڑ کر اٹھا جس کو معاویہؓ نے حاکم بنایا تھا وہ بہت فخریہ لگا کرتا آخر عبداللہ بن محفل بن سادہ اٹھالی نے اس کو نصیحت کی کہ اگر ان کاموں سے باز رہو آخر تک ۱۲ منہ

جُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُؤْمِرُهُمْ فَقَالَ  
 هَلْ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ  
 سَمِعَ سَمِعَ اللَّهَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ وَ  
 مَنْ يُشَارِقُ كَيْشْفِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 فَقَالُوا أَوْصِيفًا فَقَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا يُنْتَنُ  
 مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ  
 لَا يَأْخُذَ إِلَّا طَبِيبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ  
 أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ فَلْيَفْعَلْ  
 مِنْ دَمِ أَهْرَاقِهِ فَلْيَفْعَلْ قَالَ قُلْتُ  
 لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ  
 نَعَمْ جُنْدَبٌ

لوگوں نے ان سے پوچھا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آپ فرماتے تھے  
 جو شخص لوگوں کو (مقبور، ناموری اور ریا) کے لئے نیک  
 کام کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ریاکاری  
 کا مال لوگوں کو سنا دے گا، اور جو شخص خلق خدا پر سختی کرے  
 گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا۔ یہ حدیث سن کر لوگوں  
 نے کہا ہمیں (مزید) نفعیت فرمائیے! چنانچہ انہوں نے جُنْدَبِ  
 (نے) فرمایا دیکھو آدمی کی پہلی چیز جو عمر نے کے بعد (سڑتی ہے)  
 وہ پیٹ ہے، اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں صرف لقمہ  
 حلال ڈالے (حرام سے بچے) اور جس سے ہو سکے وہ جھڈو بھر  
 لہو بہا کر (قل کر کے) بہشت میں جانے سے اپنے کو روک لے  
 فربری کہتے ہیں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے  
 پوچھا اس حدیث میں یہ قول میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا کس کا ہے؟ آیا جُنْدَبِ رضی اللہ عنہ کا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔

### باب ۶۹۷۹ القضاء والفتی

فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ

يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى

الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ

۶۶۵۶- حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ

ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا

باب راستہ چلتے فیصلے اور فتوے  
 دینا

یحییٰ بن معمر تاہی نے رستے میں فیصلہ کیا  
 نیز شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا یہ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سالم بن

ابی جعد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ

میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مسجد سے باہر جا

رہے تھے کہ ایک شخص نے یہ دریافت کیا یا رسول اللہ قیامت

کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کب

لہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بازار میں فیصلہ کیا مطالب  
 عہ دونوں واقعہ ابن سعد نے طبعات میں وصل کرو ۱۲ منہ

رَجُلٌ حَدَّثَ سَدَّةَ الْمُسْهَبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا فَكَانَ الرَّجُلُ  
اسْتَسْكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرٌ صَبِيحًا وَلَا صَلَوةٌ وَلَا  
لَا صَدَقَةٌ وَلَا لِكُنْى أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ -

باب ۳۷۷ مَا ذُكِرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعَاثٌ -

۶۶۵۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَابِطُ الْبُنَانِيِّ قَالَ  
سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِرَأْسِ  
مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةً قَالَتْ نَعَمْ  
قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَتَيْتُ اللَّهَ  
وَأَصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خَلَوْتُ  
مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَبَاوَدَهَا وَمَضَى فَمَرَّةً

سامان تیار کیا ہے؟ یہ سن کر وہ چپ چاپ سا ہو گیا  
مگر پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے قیامت کے لئے بہت  
زیادہ روزہ نماز صدقہ تو تیار نہیں کیا (صرف فرض روزہ  
نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں) البتہ اتنی بات ہے کہ میں اللہ  
اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا  
تو قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے  
گاہ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان  
نہ تھا۔

(از اسحاق از عبد الصمد از شعبہ از ثابت بنانی) حضرت  
انس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی کسی عورت سے دریافت کیا  
آیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں تو  
کہا وہ عورت ایک قبر کے پاس رو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم وہاں سے گذرے اسے دیکھ کر فرمایا اللہ سے حورو  
اور صبر سے کام لو، وہ کہنے لگی اجی آپ میری مصیبت سے  
بے خبر ہیں آپ جانیے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
آگے تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک اور شخص اس عورت  
کے پاس سے گذرا اور دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے تشریف۔ باب اس سے نکلا کہ آنحضرت کے دروازے پر چلتے چلتے اس کو نہ تو ای سنا یا یہ حدیث اور گزرتی ہے اور بڑی امیر کی حدیث ہے خصوصاً ہم گھر کا ہر دن کے لئے  
جن کے پاس کوئی نیک نہیں ہے اللہ ان سے قنا حبک وحب من حبک ۱۲ منہ ۱۱ حافظ نے کہا کہ ان کی بی بی کا نام اس عورت کا نام معلوم ہوا ۱۲ منہ ۱۱  
حدیث میں غلط فہمی سے پالیتا ہے ان تک دھڑک اور جھنجھکی شرا فی مسلمانوں کو جو اچل چل حب اہلبیت اور حب نبی کا دعویٰ کرتے ہیں اس حدیث سے کوئی غلط فہمی  
ہونی چاہیے جو زانی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور عملی طور پر قطعی فاسق و فاجر بد عقیقہ ہیں وہ بلکہ دشمن دین ہوتے ہیں نیز اقامت شریعت کے لئے کوئی کامیابی  
اور کوشش نہیں کرتے اس حدیث کا مفہوم تو صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ عابد و متقا نہ ہو لیکن فرض نماز روزہ انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور بیعت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور حب الامکان وہ اقامت حکومت الہی کے لئے کوشش کرتا ہو تو وہ انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور بیعت  
فی الجنۃ کا حقدار ہوگا ۱۲ عبد الرزاق -



اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ وَهَبٍ وَكَانَ فِي عَهْدِ اللَّهِ بْنِ  
صَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ  
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ  
ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ  
عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا أَقَالَ  
أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى  
أَفْتِكَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر لوں یہ

**باب ۲۷۶۲** هَلْ يَقْضَى

الْحَاكِمُ أَوْ يَقْضَى وَهُوَ غَضْبَانُ

۶۶۶۰- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ  
قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ  
بِسَمْعِثَانَ أَنْ لَا يَقْضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ  
وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَأَتَى سَمْعِثُ التَّيْمِيُّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى بَيْنَهُمَا  
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ -

۶۶۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا

دوسری سند (از عبد اللہ بن صباح از محبوب بن حسن از  
خالد حذافہ از حمید بن ہلال از ابو بردہ از ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ  
مروی ہے کہ ایک شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی ہو گیا  
(اسے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا)  
اتنے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آچنبچہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
سے دریافت کیا کیا بات ہے؟ (اس کی مشکلیں بندھی ہوئی  
میں) انہوں نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد یہودی ہو گیا  
(مرتد ہو گیا) معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس وقت تک نہ  
بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

**باب غصے کی حالت میں حاکم یا منقہ کو فیصلہ**

یا فتوے دینا درست ہے یا نہیں؟

(از آدم از شعبہ از عبد الملک بن عمر از عبد الرحمن  
ابن ابی بکرہ) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا  
(جو سجستان میں قاضی تھا) جس وقت تو غصے  
کی حالت میں ہو تو فیصلہ مت کیا کر کیونکہ میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے کوئی حاکم دو آدمیوں کا اس وقت  
فیصلہ نہ کرے جب غصے کی حالت میں ہو۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از اسمعیل بن

ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت ابو مسعود

لے ہیں - ترجمہ باب ۲۷۶۲: معاذ رضی اللہ عنہ کے حامل تھے انہوں نے قتل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ منہ  
لے غصے کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگوں کو فیصلہ کرنا منع تھا اور خیال ہے کہ غصے کی حالت میں جو حکم فیصلہ نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ كَيْسِ بْنِ كَعْبٍ  
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ  
رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَتَاخُ  
عَنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ  
وَمَا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا دَأَيْتَ الْيَوْمَ  
صَلَّيْتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا  
فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ قُلُوبًا  
مَّا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ قُلُوبُوجُورًا فَإِنْ فِيهِمْ  
الْكِبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذَا الْحَاجَةِ -

۶۶۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ  
الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّرَ فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
لِيُرَاجِعَهَا ثُمَّ لِيُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ  
يُحْيِضُ فَيُطْهَرُ فَإِنْ بَدَأَ لَمْ يَطْهَرْ فَلَا يَنْكِحُهَا

۳۴۳۳ بَابُ مَنْ ذَاكَ الْفُلَانُ

أَنْ يَكُنْكُمْ بَعْلِيهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ

انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول  
اللہ! سبزا میں صبح کی جماعت میں محض اس لئے  
شامل نہیں ہو سکتا کہ فلاں صاحب نماز کو  
طویل کر دیتے ہیں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
ہم نے کسی وعظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اتنا غصے میں نہیں دیکھا جتنا اس دن غصے ہوئے۔  
پھر فرمایا ”تم میں بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے  
نفرت دلانا چاہتے ہیں۔ یاد رکھو جب تم میں سے کسی کو  
امام بنایا جائے تو وہ مختصر نماز پڑھ لے اس لئے کہ ان میں  
کوئی بوڑھا ہوتا ہے کوئی کمزور اور کوئی ضروری کام پر جانے والا۔“

(از محمد بن ابی یعقوب کرمانی از حسان بن ابراہیم  
از یونس از محمد از سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دے دی، حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
یہ واقعہ سنایا آپ ناراض ہوئے اور فرمایا عبداللہ  
کو رجعت کر لینی چاہیئے۔ عورت کو اپنے پاس رہنے دے  
یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض  
آئے، پھر پاک ہو، بعد ازاں اگر چاہے تو طلاق  
دے دے۔)

باب قاضی کو اپنے ذاتی علم کے موافق

معاملات میں حکم دینا درست ہے بشرطیکہ

۱۔ یہ حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غصے میں جو حکم دینے کی مخالفت اگلے حدیث میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور لوگ  
کے لئے ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصے میں حکم دینا جائز تھا کیونکہ آپ غصے میں بھی حق سے تجاوز نہ کرتے تھے آپ پوری طرح اپنے نفس  
پر قادر تھے کہ کسی اور لوگوں میں یہ بات نہیں ہے ۱۲۱۲

إِذَا كُفِرَ بِكَ وَالْظَّالِمُونَ وَالْظَّالِمَاتُ  
كَمَا قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خَدَايَ  
مَا يَكْفِيكَ وَذَلِكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ  
أَمْرٌ مَشْهُورٌ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ  
أَبِي عَاشَةَ قَالَ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ  
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِي إِلَّا رَضِيَ اللَّهُ  
أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خَبَائِكَ  
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِي إِلَّا رَضِيَ اللَّهُ  
خَبَاءُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْزُّوا مِنْ أَهْلِ  
خَبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ  
مَسْبُوكٌ فَهَلْ عَلَى مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ  
الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكَ  
أَنْ تُطْعِمِيَنَّهُمْ مِنَ الْمَعْرُوفِ

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى  
الْخَطِّ الْمُخْتَوِرِ وَمَا يَجُوزُ مِنْ  
ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَ

بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو (غیر حدود و حقوق  
اللہ میں ذاتی علم پر حکم نہیں دے سکتا)  
اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہندہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تو ابوسفیان  
رضی اللہ عنہ کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو ہندو  
کے مطابق تھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

(از ابو الیمان از شعب ابی الزہری از عروہ) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ  
رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایک وہ زمانہ  
تھا کہ ساری زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کا دلیل خوا  
ہو نا اتنا پسند کرتی تھی جتنا آپ کے گھرانے کو لیکن اب دنیا میں کسی  
خیمے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے والے کے مقابلے میں  
برتر نہیں دیکھنا چاہتی۔ پھر کہنے لگی کہ ابوسفیان بہت  
ہی بخیل مسک آدمی ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر  
میں اس کے مال میں سے اس سے پورے بغیر اپنے  
بال بچوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں اگر حسب  
معمول (قاعدہ کے مطابق) کھلاؤں۔

باب مقرر کردہ خط پر گواہی دینے کا بیان  
(کہ فلاں شخص کا خط ہے) نیز اس مقدمے میں کونسی  
شہادت جائز ہے اور کونسی ناجائز؟ حاکم کا

۱۔ حنفیہ کا یہ قول ہے لیکن دوسرے علماء کے نزدیک معاملات میں بھی قاضی کو اپنے ذاتی علم پر حکم دینا درست نہیں ہے قسطلانی نے کہا  
اگر گواہوں کی گواہی قرینہ عقل یا مشاہدہ کے یا ظن غالب کے خلاف ہو تب اس گواہی پر بالاتفاق حکم دینا درست نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ میں اپنے ذاتی علم پر حکم دیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ ہندو ابوسفیان کی جو رو ہے اس لئے یہ حکم نہیں دیا کہ پہلے گواہ لکھا کہ تو  
کون ہے اور ابوسفیان کی جو رو ہے یا نہیں ۱۲ منہ



کِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ الْقَاضِي  
إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي  
الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ  
الْقَتْلُ خَطَاً فَهُوَ جَائِزٌ  
لِإِنَّ هَذَا أَمَّا بَزْعَبٍ وَ  
إِسْمَاعِيلُ مَا لَا بَعْدَ آتٍ  
ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَا وَ  
الْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ  
عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ  
وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
فِي سِنِّ كِسْرَتٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي  
جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَ  
الْحَاكِمَ وَكَانَ الشَّعْبُ يُحِبُّ  
الْكِتَابَ الْمُحْتَمُوَ عَلَيْهِ مِنَ  
الْقَاضِي وَيُرَوِّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
نَحْوَهُ وَقَالَ مَعُودِيَةُ بْنُ عَبْدِ  
الْكُرَيْمِ الثَّقَفِيُّ شَهْدَتُ  
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ يَعْقُبَ قَاضِي

اپنے نائبوں کو خط لکھتا، ایک ملک کے  
قاضی کا دوسرے ملک کے قاضی کو خط لکھنا  
بعض حضرات کہتے ہیں کہ حاکم جو خطوط  
اپنے نائبوں کو لکھے ان پر عمل ہو سکتا ہے مگر  
حدود شرعیہ میں نہیں ہو سکتا کہیں خط جعلی  
نہ ہو پھر غمزدہ ہی کہتے ہیں کہ قتل خطا میں  
پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی رائے  
میں مالی دعووں کے مانند ہے۔ حالانکہ قتل  
خطا مالی دعووں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت کے  
بعد اس کی سزا مالی ہوتی ہے تو قتل خطا اور  
قتل عمد دونوں کا حکم ایک ہونا چاہیئے (دونوں  
میں خط پر اعتبار نہ کیا جائے) حضرت عمرؓ نے  
اپنے عاملوں کو حدود کے متعلق خطوط لکھے ہیں۔  
عمر بن عبد العزیز نے دانت توڑنے کے مقدمے میں  
خط لکھا۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں ایک قاضی دوسرے  
قاضی کے خط پر عمل کرے بشرطیکہ اس کی مہر اور  
خط کو پہنچاتا ہو تو جائز ہے۔ شعبی ہر شدہ خط کو جو  
ایک قاضی کی طرف سے آئے جائز قرار دیتے تھے عبد اللہ  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے معاویہ بن  
عبد الکرم ثقفی کہتے ہیں میں نے عبد الملک بن یعلیٰ

لے قتل خطا میں دیت لازم ہوتی ہے قرانی دعاوی کی طرح ظہر ۱۲ منہ ۱۵ کا بخاری کے مترادف کا حاصل یہ ہے کہ جو حد مقدمہ کے وقت قتل غمزدہ خطا ہو  
یا عمدائی دعویٰ نہیں جتا جائے اس لئے قتل کا دعویٰ جو حدائی دعویٰ کہلاتا ہے اور مالی دعویٰ دیوانی کا دعویٰ اب یہ کہنا کہ خطا ثابت ہونے کے بعد قاتل سے مال دلایا  
جاتا ہے اس لئے وہ مالی دعویٰ ہی نہیں کہ جس لئے کہ کبھی قتل عمد میں بھی جب وارث دیت پردائی ہو یا میں خود دیت کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ قتل عمد اللہ  
مالی دعویٰ نہیں ۱۲ منہ ۱۵ میں یعلیٰ بن امیر کوڑے کا مقدمہ میں یہ دیکھا تھا بعض نسخوں میں فی الحدود کے بدلے فی الجارود ہے جارود ایک شخص تھا عبد القیس قبیلے کا سردار  
اس نے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر مقدمہ پیش نہ طعون عامل پر یہ گواہی دی کہ وہ شراب پی کر متوالا ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس باب میں قدامت کو لکھا پھر اس کو حد  
لگائی یہ قصہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پہنچا دیت لکھا ہے ۱۵ منہ ۱۵ اپنے عامل ندیم بن حکیم کو ۱۶ منہ ۱۵ اس کو ابو بکر غفاری نے وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے  
وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵



حَتَّى يُلَاحِظَ مَا فِيهَا لَا يَأْتِيَهُ  
يَذَرُ لَعَلَّ فِيهَا جُورًا وَ  
قَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ إِنَّمَا  
أَنْ تَقْدُوا صَاحِبَكُمْ وَرَأَا  
أَنْ تَوَدَّ نَوَاجِرُ وَ قَالَ  
الرُّهُيُ فِي شَهَادَةٍ عَلَى  
السَّرَاقَةِ مِنْ دَرَاءِ السَّيْرِ  
إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا  
فَلَا تَشْهَدْ -

۶۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ بْنَ دَعْبَانَ  
ابْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ إِيَّاهُمْ  
لَا يَقْرَأُونَ كِتَابًا إِلَّا فَخْتُمْ مِمَّا فَتَخَذَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ  
فُضَّةٍ كَانِي أَنْظُرَ إِلَى وَبُصْبِهِ وَنُقُشُهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -

بَابُ مَتَى كَيْسْتَوْجِبُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہود خیبر کو خط بھیجا یا تو اس شخص کی  
(عبداللہ بن سہل کی) دیت دو جو تمہاری  
بقی میں مارا گیا ورنہ جنگ کے  
لئے تیار ہو جاؤ۔

زہری کہتے ہیں اگر عورت پردے  
کی آڑ میں ہو اور تو اسے (آواز وغیرہ  
سے) پہچانتا ہو جب تو اس پر گواہی  
دے سکتا ہے ورنہ نہیں۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے رومیوں کو خط مبارک لکھنا چاہا تو صحابہ کرام نے عرض  
کیا، رومی لوگ اس خط کو (پڑھتے ہیں یعنی) قابل اعتماد  
سمجھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، چنانچہ آپ نے چاندی کی مہر  
بنوائی، آج بھی مجھے اس کی چمک محسوس ہو رہی ہے اس  
کا کدہ یہ تھا "محمد رسول اللہ"۔

باب قاضی بننے کے لئے کیا کیا شرطیں

اے لیکن امام مالک نے وصیت نامہ پر گواہی کرنا جائز رکھا ہے گواہ کو اس کے معنوں کا علم نہ ہو اسی طرح ہند کتاب پر حن بھری کے  
اثر کو داری ہے اور ابو قتادہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جب تک عورت اپنا  
منہ گواہ کو نہ دکھائے اس پر گواہی دینا درست نہیں کیونکہ آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ صحیح ہے اور اسی طرح مالکی  
شریعت میں عورت کا منہ دونوں ہتھیلیاں ستر نہیں رکھی گئی ہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً قاضی یا گواہ کے سامنے منہ کھولنا درست ہے ۱۲ منہ  
۱۱ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خط پر عمل ہو سکتا ہے اور قاضی کا خط مالکیہ کے نزدیک حجت ہے اس پر عمل ہو یا نہ ہو طحاوی نے کہا اور تمام  
فقہاء نے امام مالک کا خلاف کیا ہے کیونکہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہو سکتا ہے ابن بطال نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ گواہ کو صرف اپنا خط دیکھ کر گواہی دینا  
درست نہیں جب اس کو وہ مہر یا پاد نہ ہو ۱۲ منہ ۱۱ اسے ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

الرَّجُلُ الْقَضَاءُ وَقَالَ أَحْسَنُ  
أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحَكَمِ مَنْ أَتَيْتُمُ  
الْهُوَى وَلَا يَخْشَوُ النَّاسَ وَلَا  
يَشْتَرُوا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَمِمَّنْ  
قَرَأَ آيَادَ أَوْدَانَ جَعَلْنَا لَكَ  
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمُ  
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ  
الْهُوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ  
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ  
سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ  
شَدِيدٌ بِمَا كَسَبُوا يَوْمَ  
الْحِسَابِ وَقَرَأَ آتَانَا  
التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ  
يُخْلِكُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ  
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا  
وَالرَّجَاءُ يَكُونُ الْأَحْبَابُ رَبَّنَا  
اسْتَحْفِظُوا أَسْمَاءَ عَوَامٍ  
كِتَابَ اللَّهِ وَكُنُوا عَلَيْهِ  
شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُ النَّاسَ  
وَأَخْشَوْنَ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي  
ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام  
سے یہ عہد لیا ہے (ان پر لازم کیا ہے) کہ  
خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں کا ڈرنے  
رکھیں (کہ حق فیصلہ کرنے سے کوئی ناراض ہو جائے  
گا) آیات الہی کے عوض دنیاوی چند روزہ سامان  
حاصل نہ کریں۔ پھر انہوں نے یہ آیت (سورہ جن)  
پڑھی اے داؤد ہم نے تجھے زمین کا حاکم بنایا تو  
الضاف کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا کر اور خواہشات  
نفس کی پیروی نہ کر اس لئے کہ خواہشات نفس  
تجھے راہ خدا سے ہٹا دیں گی جو لوگ راہ خدا سے  
بھٹک جائیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا کیونکہ  
وہ یوم حساب سے غافل ہو گئے۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ  
آیت بھی پڑھی بے شک ہم نے تورات نازل کی  
اس میں ہدایت اور روشنی ہے، جس کے مطابق  
وہ اسرائیلی انبیائے کرام جو حضرت موسیٰ سے  
کے بعد آئے اور مشائخ و علمائے یہودیوں کے  
مقدمات کے فیصلے اور احکام دیتے رہے۔ یہ  
اس وجہ سے کہ انہیں کتاب اللہ کا نگہبان بنایا  
گیا تھا اور وہ شاہد تھے۔ یہودیوں! لوگوں سے  
مت ڈرو، مجھ سے ڈرو میری آیات کے عوض

لے شائع کیا کہ قضا کی شرط یہ ہے کہ آدمی مسلمان، سنی، پرہیزگار، مکلف، آزاد اور مستند دیکھتا ہو تو کافر یا مانا یا مجنون یا غلام یا لڑکی یا عورت یا خبیث یا فاسق ہیرو یا  
گنہگار یا اندھے کی قضا درست نہیں ہے  
شیافعیہ کے نزدیک قضا کے لئے مجتہد جزائمی ضروری ہے یعنی قرآن اور حدیث اور نسخ اور رسوخ کا عالم ہونا  
اخراج قضا کے صحابہ اور تابعین سے واقف ہونا اور ہر مقدمہ میں لٹری کی کتاب کے قواعد کی کتاب میں نہ ملے تو حدیث کے موافق اگر حدیث میں بھی نہ ملے تو صحابہ  
کے اجماع کے موافق اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو جس کا قول قرآن و حدیث کے زیادہ موافق دیکھیں اس پر حکم دیں۔ عہد ۱۷۰۰ھ (البنین) نے حلیۃ الاولیاء میں اصل کیا ۱۲۳۱ھ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا وَلَيْسَ هُمْ  
الْكَافِرُونَ وَقَدْ آوَدَ وَيْلَهُمْ  
رَأَيْتُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفِثَتْ  
فِيهِ عَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لَعَنِكُمْ مِمَّنْ  
شَهِدْتُمْ فَقَهْمُسَاهَا سَلِيمٌ  
وَكَلَّا أَتَيْنَا حُكْمًا وَعَلَّمْنَا قَدْ  
سَلِمْتُمْ وَلَمْ يَكُنْ دَاوُدَ  
وَلَوْ لَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ  
أَمْرِ هَذَيْنِ لَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا  
فَلْيَكُونُوا فَاتَةً أَشْخَى عَلَى هَذَا  
بِعَلِيمٍ وَعَدَ لَهُمْ مَا يَرْجُون  
وَقَالَ مَرَارِحُمْ بَنُ زُهْرٍ  
قَالَ لَنَا عَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
حَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي  
مِنْهُمْ خَصْلَةٌ كَانَتْ فِيهِ  
وَصَبَةٌ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا  
حَلِيمًا عَفِيفًا مَلِيحًا عَالِمًا  
سَوَّاهُ عَنِ الْعِلْمِ

باب ۳۷۷ رَدُّ الْحُكْمِ

وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَكَانَ قَدْرُهُ

چند روزہ دنیاوی سامان حاصل نہ کرو یعنی رشوت  
کھا کر خلاف شرع فیصلے نہ کرو اور جو لوگ خدا کے  
نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی کافر ہیں  
صن بھری رح نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت بھی پڑھی اے  
پیغمبر ﷺ الصلوٰۃ والسلام داؤد اور سلیمان کو یاد کر جب  
دونوں ایک کھیت یا باغ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں  
کچھ لوگوں کی بھریاں لڑتے کیونکہ چتر گئیں تھیں، ہم ان دونوں  
پیغمبروں کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے اس مقدمے کا ٹھیک  
فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو فیصلے کرنے کی  
صلاحیت اور سمجھ دی تھی اور علم عطا کیا تھا غرض سلیمان کی  
اللہ تعالیٰ نے تعریف کی لیکن داؤد پر بھی ملامت نہ کی اگر قرآن میں  
اللہ ان پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں سمجھتا ہوں تاہم لوگ تباہ  
ہو جاتے مگر اللہ نے سلیمان کی ظلم کی بنا پر تعریف کی اور  
داؤد کو اجتناب کی بنا پر چند قرار دیا۔ ہر احکم بن رزق کہتے ہیں ہم  
عربی علیہ السلام نے بیان کیا کہ قاضی کیلئے پانچ باتیں ضروری ہیں کسی ایک کی کمی سے  
عیب (دھوکا دہ اوصاف یہ نہیں فہم کھلے علم، عقیف (پاکدامن)  
متقی پرہیزگار ہر حرام کاموں اور بدکاری سے پاک ہو مصیبت حق و الفتن  
پکا اور مضبوط ہو ایسا عالم جو علی باتوں میں دوسرے علم سے متقی کرنا ہے نیز ملامت کی

باب حکام اور عمال کی تنخواہیں

شرح (قاضی کو نہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف

لے کس لئے کہ قاضیوں سے اکثر رائے ادا اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۱۷ اتفاق کرنے میں اس کو کسی کا ڈر بہاں تک کہ بادشاہ کا بھی ڈرتے ہو اگر قضا  
کا عہدہ جاتا رہے تو چار دنے جانا رہے عمارت کی کوئی نہ ہو دوسرے سب لوگوں کو اپنے مقابل نہ سمجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا  
میں ایک کو ایک سے جوہد کو عالم پیدا کیا ہے تو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنا چاہیے جو بات چیت میں معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بے دریغ پوچھ کر دریافت کرے  
۱۲ منہ ۱۱۷ چھوڑ دے علماء کا بھی قول ہے کہ حکومت اور قضا کی اجرت لینا درست ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر قاضی محتاج ہو تو بے اجرت نہ لے کر قضا کی اجرت  
قبول کرے اگر بالدار جو تو افصلی یہ ہے کہ اجرت نہ لے ۱۲ منہ

الْقَاضِي يَأْخُذُكَ الْقَضَاءُ  
أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ  
الْوَصِيُّ بَعْدَ رِعْمَالِيَةِ أَكَلِ  
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

سے مقرر رہتے) قضاء کی تنخواہ لیتے تھے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
جو شخص میت کا وصی ہو وہ اپنی محنت کے  
مطابق یتیم کے مال میں سے کھا سکتا ہے  
حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی بیت المال میں سے تنخواہ لی۔

۶۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّائِبُ  
ابْنُ كَيْزِيدٍ بِنُ أَخْتِ نُسَيْرَانَ حَوَاطِبِ بْنِ  
عَبْدِ الْعَزِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِ  
أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ  
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أَحَدِّثْ أَنَّكَ تَكُنِي  
مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا قَادًا أُعْطِيَتْ  
الْعِمَالَةُ كِرْهَتَهُمَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ  
مَا تُؤَيِّدُ إِلَيَّ ذَلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَهْرَاسًا  
أَعْبُدُ أَقَاتًا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ  
عُمَا لِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ  
لَوْ تَفَعَّلَ خَيْرًا لَكُنْتُ أَدَدْتُكَ الَّذِي أَرَدْتُ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْطِيَنِ الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِيَهُ أَفْقَرُ الْبَرِّ  
مِثْقَى حَقِّي أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا فَقُلْتُ أَعْطَى

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سائب بن  
یزید پسر خواہر نمر از حوایط بن عبد العزی) عبد اللہ  
ابن سعدی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے  
عہدِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا ہے تو عام لوگوں کے کاموں  
میں سے (جیسے تحصیلداری، قضا، وغیرہ) ایک خدمت  
بجالاتا ہے، جب اس کی تنخواہ تجھے دی جاتی ہے تو  
لینا پسند نہیں کرتا ہے میں نے کہا ہاں یہ بات صحیح ہے۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے تیرا کیا مطلب ہے؟  
میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گھوڑے غلام لونڈی (طرح  
کے مال، عنایت فرمائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں فی سبیل اللہ  
مسلمانوں کی خدمت بجالاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا  
ایسا مت کریں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے  
میں ایسا ہی کرتا چاہا تھا (کہ اپنی خدمت کی اجرت نہ لوں) جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دے رہے تھے میں کہہ رہا تھا یہ  
دیتے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک خدمت کے عوض)

۱۔ اس کو عبد الرزاق اور شعب بن مظہر نے وصی کیا کہ ہر وق قضا کی تنخواہ نہیں لیتے تھے اور شرح لیا کرتے تھے ۱۲ منہ سے وہی بقاضی کا بھی قیاس ہو  
سکتا ہے اس کو رزن ابی شیبہ نے وصی کیا ۱۳ منہ سے جبہ خلیفہ جوئے اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصی کیا ۱۲ منہ سے مگر شیعیں نے وصال نہ وقت تمام  
نہ ہوئی تنخواہ واپس کر لیتے کہ حکم دیا اور وارثوں نے عہدِ خلافت میں ہی ہوئی تمام رقم بیت المال میں جمع کرادی یہ ان کا کمال تقویٰ تھا ہر حال ان کا زندگی میں  
میں تنخواہ لینا اس بات کا بغور ہے کہ عہدہ پر تنخواہ لینا درست ہے ۱۲ عبد الرزاق

أَفْتَرَأَ إِلَيْهِ مَتَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ قَتَمُوهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَتَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَالْأَفْلَاكُ تُتْبِعُهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطَاهُ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مَتَّى حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطَاهُ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مَتَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ قَتَمُوهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَتَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعُهُ نَفْسَكَ.

**باب ۳۴۴** مَنْ قَضَى وَ  
لَا عَنَ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا عَنَ  
عُمَرَ عِنْدَ مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى

مجھے کچھ روپیہ دینا چاہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ نے فرمایا انہیں لے مالدار بن جا رہے تیرا جی چاہے تو فقیروں کو خیرات کر دے نیز تیرے پاس جو مال (خدا کا بھیجا ہوا) بغیر تیری تمنا اور سوال کے آجائے تو اسے لے لے اور جو مال اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑ۔

(اسی سند سے) زہری سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عنایت فرماتے تو میں کہتا اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے، ایک بار آپ نے مجھے کچھ رقم دی میں نے عرض کیا اسے دیکھئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے آپ نے فرمایا لے لے اور مالدار بن جا اور (بھرا کر) تجھے ضرورت نہیں، تو خیرات کر دے۔ دنیا کا مال جو بغیر تمنا اور بغیر مانگے تیرے پاس آئے اسے لے لے اور جو (اس طرح) نہ آئے اس کے پیچھے مت لگ۔

**باب** مسجد میں فیصلے کرنا اور لعان کرنا۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس لعان کر لیا۔ شریح قاضی شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں قضا کا کام کیا۔

لہ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمدہ روایت بتلائی جو حضرت عمرؓ کو بھی نہیں سوجھی تھی یعنی حضرت عمرؓ اس مال کو نہ لیتے صرف عاقلین کر دیتے تو اس میں اتنا فائدہ نہ تھا جتنا لے لینے میں اور پھر اللہ کی ماہ میں خیرات کہنے میں کیونکہ صدقہ کا ثواب بھی اس میں حاصل ہوا حقیقتیں ہونی فرماتے ہیں کہ بعض وقت مال کے رد کرنے میں بھی نفس کو ایک خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم ایسے بے پرواہوں کو لوگ روپیہ لاتے ہیں اور ہم واپس کر دیتے ہیں اگر نفس میں یہ بات پیدا ہو تو فوراً لے لینا چاہیے اودے لینے کے بعد پھر دوسرے موقع پر ممتا جوں کو خیرات کرنے سے رضی تصوف میں اصل الاصول یہ ہے کہ نفس کو مومن نہ ہونے سے یہ ظالم جو بات کہے اس کے خلاف کرے ۱۲ منہ

سُرُجُهَا وَالشَّعْبِيُّ وَيَعْنِي بَنُ  
يَعْمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَى مَرَوَانَ  
عَلَى زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ بِالسَّبِينِ  
عِنْدَ الْمُنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَ  
زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي  
الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

۶۶۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُكَ الْمُتَلَحِّثِينَ وَآكَاءَ ابْنِ  
خُصَّ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا -

۶۶۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ  
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ  
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْمُنُهُ  
فَتَلَاَعَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ -

باب ۳۷۷۸ من حکم فی  
المسجد حتی إذا آتی علی حد  
أمر أن یخرج من المسجد  
فیقام وقال عمر أخرجاک  
من المسجد ویل کر عن علی  
نحوک -

مروان نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے  
پاس قسم کمانے کا حکم دیا۔ حسن بصریؒ اور زراره  
بن اوفیٰ دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر  
قضاء کا کام کیا کرتے رہے۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری) سہل بن سعد کہتے  
ہیں میں اس وقت موجود تھا جب میاں بیوی دونوں لعان  
کر رہے تھے، اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی، پھر لعان  
کے بعد، دونوں میں جدائی کر دی گئی۔

(از یحییٰ از عبد الرزاق از ابن جریج از ابن شہاب) قبیلہ بنی  
ساعدہ کے ایک صاحب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
ایک انصاریؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر  
عرض کیا اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے پاس (ناجانہ حالت  
میں) کسی مرد کو دیکھے تو قتل کر دے؟ پھر دلیا ہوا کہ اس نے  
اور اس کی بیوی دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ اس  
وقت میں موجود تھا۔

باب حد کا مقدمہ مسجد میں سُننا، حد لگانے  
کے وقت مجرم کو مسجد کے باہر لے جانا۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مجرم کو  
مسجد کے باہر لے جاؤ (اور حد لگاؤ)۔



۶۶۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَدَيْتُ  
فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَدْبَعَا  
قَالَ أَيْبَاكَ جُنُودٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ بِهِ  
فَارْجُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ  
سَمِعَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيهِمْ  
رَجَعَهُ بِأَمْرٍ رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَ  
ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الرَّجْوِ-

(از یحییٰ بن بکیر از لایث از عقیل از ابن شہاب از ابوالسلمہ  
وسعد بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ  
اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے، عرض کیا یا رسول اللہ  
میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (وہ  
دوسری طرف سے آیا اور یہی کہا) جب چار بار اس نے اقرار کیا  
تو آپ نے اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں۔ اس نے کہا نہیں  
چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (باہر) لے جا کر سنگسار  
کر دو۔

ابن شہاب نے (اسی سہم) کہا مجھ سے اس شخص نے  
بیان کیا جس نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا  
وہ کہتے تھے میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس  
شخص کو عید گاہ میں سنگسار کیا۔

اس حدیث کو یونس بن یزید، معمر اور ابن جریر نے بحوالہ زہری از ابوالسلمہ از جابر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا۔  
باب ۳۷۹ مَوْعِظَةُ الْأَمِيَامِ  
لِلْخُصُوفِ۔

۶۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَبْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَكْبَرُ  
وَأَقْلَمُ تَحْتِمْهُمْ إِلَى وَلَعَلَّ يَعْصَمَكُمْ أَنْ  
يَكُونُوا أَحْسَنَ مِنْ بَعْضِ مَنْ بَعْضُ فَاقْضُوا حَقَّ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام از ابوالسلمہ از زینب بنت ابی سلمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں (لوازم بشریت  
رکھتا ہوں) تم آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے  
ہو اور کبھی تم میں سے ایک فریق (مدعی یا مدعا علیہ) بحث

ملہ قرآن میں کی روایت عقیل کے خلاف ہے عقیل نے اس کو ابو ہریرہ سے  
کہ بہت فصاحت اور خوش تقریری سے بحث کرتا ہے ۱۲ منہ

مَا أَسْمَعُ مِمَّنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَيْكًا  
فَلَا يَأْخُذُكَ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

کرنے میں دوسرے فریق سے زیادہ چالاک ہوتا ہے،  
اور میں اس کی بحث سن کر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں (مجھے علم  
غیب نہیں) اب اگر میں کسی فریق کو (ظاہری رویدادیں) اسکے بھائی کا کچھ حق دلا دوں تو (دگویا) میں اسے دینے کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں

بَابُ ۳۸۸ الشَّهَادَةُ تَكُونُ

عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ  
أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِحُكْمِهِمْ وَقَالَ  
نُصْرَةُ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ الْإِنْسَانُ  
الشَّهَادَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ الرَّبَّ عَلَى  
أَشْهَدُ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ  
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ تَوَدَّيْتِ  
رَجُلًا عَلَى حَدِّ زَنَا أَوْ سَرَقَةٍ وَ  
أَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ  
شَهَادَةٌ رَّجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ  
صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ تَوَلَّى آتُ  
يَقُولُ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِهِ  
اللَّهُ لَكَ تَبَّتْ أَيْهَ الرَّجُلِ يَمِينِي  
وَأَقْرَمَ مَا عَزَّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْتَ آتِيًا  
فَأَمَرَ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ

بَاب اگر قاضی خود عہدہ قضا حاصل ہونے

کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اس  
کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے؟

شرح قاضی کو فہ سے ایک شخص نے کہا آپ اس  
مقررے میں گواہی دیجئے انہوں نے کہا تو بادشاہ کے پاس  
جا کر فریاد کرو ہاں میں تیری گواہی دوں گا۔

عکرمہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ

سے دریافت کیا اگر تو خود اپنی آنکھ سے کسی کو زنا یا چوری

کا جرم کرتے دیکھے اور تو امیر ہوا حاکم ہو تو کیا اسے حد

لگا دے گا؟ عبدالرحمن نے کہا نہیں) حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے کہا آخر تیری گواہی ایک مسلمان کی طرح ہوگی

یا نہیں؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک

آپ صحیح کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

اگر لوگ یوں نہ کہیں کہ عمرؓ نے اللہ کی کتاب میں

اپنی جانب سے اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم

مصنف میں اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔

۱۔ یعنی بڑی شبہاء اور واقعیت کے بلحاظ اس شخص اختلاف ہے اور امام بخاری کے نزدیک صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کو خود دیکھے علم یا گواہی پر فیصلہ کرنا درست نہیں

بلکہ ایسا مقصود بادشاہ وقت یا دوسرے قاضی کے پاس رجوع کر کے اور اس قاضی کو ملش دوسرے گواہوں کے دلائل گواہی دے ۱۲ منہ

۲۔ اس کو ثوری اور ابن الاثیر نے وصل کیا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم تھا کہ الشقیفہ و

الشیخہ اذ اذ دنیا کا رجحان تھا کہ لا یتقوا اللہ وقرآن کی آیت ہے عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا جب آپ کو معلوم ہے تو پھر مصنف میں شریک کر دیجئے اس وقت حضرت عمرؓ

نے فرمایا کہ گویا اس وقت خلیفہ امداد شاہ ہوں مگر معاملات میں عرضیری گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جب تک دوسرا کوئی گواہ میرے سامنے نہ ہو اور میری گواہی

ایک مسلمان کی گواہی کی مثل ہے ۱۲ منہ

عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ مَا مَعَهُ

وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقْرَمَ مَرَّةً عِنْدَ

الْحَاكِمِ رُجِعَ وَقَالَ الْحَكَمُ

أَرْبَعًا -

ما عن اسلمی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے سامنے چار بار زنا کا اقرار کیا آپ نے اسے

سنگسار کرنے کا حکم دیا یا اور یہ منقول نہیں ہوگا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہوگا

حامد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر زانی حاکم کے سامنے ایک بار بھی اقرار کر لے تو وہ سنگسار کیا جائیگا

حکم بن عتیہ کہتے ہیں جب تک چار بار اقرار نہ کر لے سنگسار نہیں ہو سکتا۔

۶۶۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ

أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ حَنْثَيْنِ مَنْ لَهَ بَيْتُهُ عَلَى قَتِيلٍ

تَتَلَّهُ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُبْتُ لِأَتُوسَّيْتِي

عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَر أَحَدًا أَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ

ثُمَّ بَدَأَ لِي فَعَزَّزْتُ أَمْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ

جُلَسَائِهِ سَلِّحْ هَذَا الْقَتِيلَ لَنِي يَذْكُرُ

عِنْدِي فَأَرَضِيَهُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا

لَا تُعْطِهَ أَصْلَبُهُ مِن قُرَيْشٍ وَقَدْ عُمُ اسْدَا

مِنْ أَسْبَابِ اللَّهِ يُعَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از قتیبہ از لایث از یحییٰ از عمر بن کثیر از ابو محمد مولى ابو

قتادہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حنثین کے دن یہ حکم دیا جو شخص کسی کافر

کے مار ڈالنے پر کوئی گواہ پیش کرے تو اس معتزل کافر کا سامان

اس سامان قاتل کو ملے گا۔ چنانچہ یہ سن کر میں اسکا کہ جس کافر

کو قتل کیا تھا اس کے قتل کرنے کے متعلق کوئی گواہ تلاش کروں

لیکن کوئی گواہ نہ ملا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا اچھا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر تو کروں چنانچہ میں نے آپ سے

ذکر کیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! شخص

(ابو قتادہ) جس کافر کے قتل کرنے کا رعبی کر رہا ہے اس مقتول

کافر کا ہتھیار تو میرے پاس موجود ہے آپ اسے مجھ سے راضی کرنا

دیجئے کہ وہ سامان میرے پاس رہنے دے، یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے کہا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایک

چٹرا یا بچی کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے ایک شیعہ کو محروم کر دیں

۱۔ ایک دوسرا مسئلہ امام بخاری نے اس باب میں بیان کر دیا یعنی اگر مدعی علیہ حاکم کے سامنے اقرار کرے تو حاکم کو اس کے اقرار کی بنا پر فیصلہ صادر کرنا درست

ہے یہ ضرور نہیں کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کے سامنے اقرار کر لے جمہور علماء کا یہی قول ہے اس حدیث کو لا کر امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے جمہور کا مذہب ثابت کیا اور

اور ان لوگوں کا رد کیا جو ایسی حالت میں گواہوں کو بلا نا اور مدعی علیہ کے اقرار پر ان کو گواہ کرنا ضرور جانتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے دھم کیا ۱۲ منہ

۱۳ اس مسئلہ کا ذکر ابو بکر کتاب الحدود میں ہو چکا ہے ۱۴ منہ ۱۵ اسے بھی ابن ابی شیبہ نے دھم کیا ۱۶ منہ ۱۷ پچھنے نسخوں میں قاذو ہے مٹی ہے جس

صورت میں یہ کلام اسی شخص کا جو کا جس کے پاس سامان تھا مطلب یہ ہے کہ ابو قتادہ کو راضی کر دیجئے کہ اس کا سامان میرے ہی پاس رہنے دیں

مجھے ہی دے دیں ۱۳ منہ

جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔

كَادَهُ اِلَى فَاسْكَرْتُمْ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَا لِي  
تَاثَلْتُكَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ قُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ اِلَى وَقَالَ اَهْلُ الْحِجَازِ  
اَتُحَاكِمُ لَا يَقْضِي بَعْلِيهِ شَهِيدًا لَكَ فِي وَلَا يَنْتَهِي  
اَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ اَقْرَبْتَهُمْ عِنْدَ رَاخِصَةٍ فِي مَجْلِسِ  
الْقَضَاءِ قَالَهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى  
يَدْعُو شَاهِدَيْنِ فَيُخْبِرُهُمَا اَقْرَابَهُ وَقَالَ بَعْضُ  
اَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ اَدْرَاهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَطُّ  
بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَ  
قَالَ اَنُحَدِّثُ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ رَأْيَهُ مُؤْتَمَرًا  
وَرَأْيَا يُسَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ  
فَعِلْمُهُ اَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
يَقْضِي بَعْلِيهِ فِي الْاَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے آخر اس شخص کو حکم دیا اس نے وہ سامان مجھے دے دیا، میں نے  
اس کے عوض ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی  
امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں عبد اللہ بن صالح نے (مجھے)  
کہا انہوں نے لیرث بن سعد سے یہی حدیث روایت کی اس میں  
یہ عبارت ہے پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھے دلا دیا

اہل حجاز امام مالک وغیرہ کہتے ہیں قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا اور  
نہیں خواہ اس معاملہ پر عہدہ قضا حاصل ہونیکے بعد گواہ ہوا ہو یا اس سے  
پہلے اور اگر عدلی علیہ اس کے سامنے مجلس قضا میں اقرار کرے جب بھی بعض  
لوگ کہتے ہیں کہ قاضی کو اس اقرار کی بنا پر فیصلہ کرنا درست نہیں یہاں تک کہ  
دو گواہ بلائے اور انہیں اس کے اقرار پر گواہ بنائے۔ بعض عراقی  
مستشرق (امام اعظم وغیرہ) کہتے ہیں اگر قاضی مجلس قضا میں کوئی بات

سننے یا دیکھے تو اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے لیکن مجلس قضا کے علاوہ کسی فریق سے کوئی بات سننے تو اس کی  
بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک دو گواہ یہ گواہی نہ دیں کہ اس فریق نے ایسا کہا تھا۔ دیگر بعض عراقی حضرات

۱۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے شخص کے اقرار پر وہ سامان ابو قتادہ کو دلا دیا اور اس کے اقرار پر اس نے گواہ ہو کر اپنے  
۲۔ لیکن قول ابو قتادہ کی حدیث سے اور نیز ماعز الجمالی کی حدیث سے رد ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ خواہ مجلس قضا میں یا غیر مجلس قضا میں ۱۲ منہ ۱۵ امام شافعی کا بھی یہی  
قول ہے کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے۔ امام مالک کہتے ہیں اگر یہ مانا نہ دیا جائے تو اس میں ڈاڑھے بعض قاضی بے ایمان ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو جھجک دیتی  
جو اپنے علم کی بنا پر بھٹا دیں گے اور سزا دیں گے امام شافعی سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا اگر یہ معاش قاضی دنیا میں نہ ہوتے تو میں نے کتنا کہ قاضی کو اپنے  
علم کی بنا پر فیصلہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۵ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے واضح پہلو کو بیان کر دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی بھی  
دلجوئی منظور کی جس کے پاس ہتھیار تھا، اگر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رضامند نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابو قتادہ کو دلاتے جیسے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے کہنے کے بعد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی کو دلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ اگر کوئی حقدار قاضی ہو تو دوسرے کو اپنا مال غنیمت سے کتنا  
بے غور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے میں قضا و ثنابت نہیں ہوتا بلکہ صرف یہ کہ آپ نے دونوں صحابیوں کی دلجوئی کی جبکہ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے صرف حقدار کی حمایت کا اور دوسرے صحابی کے خلاف بھی کوئی غلط بات نہیں کی صرف یہ کیا کہ اس کی خواہش کو پورا ادا کیا یا نہ ہونے دیا یا نہ  
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فیصلہ فرمائے کیونکہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ مقتول کا مال دوسرے شخص کو دینے پر رضامند نہ تھے اگر وہ  
رضامند ہوتے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حمایت کے باوجود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیتے کہ میں اگرچہ حقدار ہوں لیکن اپنے بھائی کی خواہش پر ایشارہ  
کرنا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عبد الرزاق

فَذِهِهَا وَقَالَ اللَّهُ لَا يَتَّبِعُ لَهَا أَكْرَبُ أَهْلًا  
فَعَنَّا بِعَلْبِهِ دُونَ مِلَّةٍ غَيْرَ مَعَنَا أَنْ عَلِمَتْ  
أَكْثَرُ مَنْ شَهِدَ دَعَا غَيْرَهُ وَلَكِنْ فِيهِ تَعَرُّضًا  
لِتَهْتِكَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَرَأْيَا أَنَا لَهُمْ  
فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ التَّحِيُّنَ عَلَيْهِمْ فَكُنْ  
الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ

(۱۱) ابو یوسف وغیرہ رحمہم اللہ کہتے ہیں قاضی جو بیان سنئے اس کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کیونکہ قاضی کی ایمانداری اور دیانتداری پر اکتفا کیا گیا ہے اس لئے گواہی لینے سے بھی تو یہی مقصد ہے کہ امر حق واضح ہو جائے۔ پھر قاضی کا علم تو گواہی سے بھی بڑھ کر ہے۔ بعض اہل عراق (امام اعظم والیوسف رحمہم اللہ) کہتے ہیں قاضی کو دیوانی مقدمات میں اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے،

دوسرے (فوجداری) مقدمات میں درست نہیں۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں حاکم کو اپنے علم پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے جیسے دوسرے کسی شخص کے علم پر، اگرچہ قاضی کا علم قوت میں دوسرے کی شہادت سے زیادہ ہے لیکن اس میں بدگمانی کا ڈر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند فرمایا ہے جیسے آپ نے فرمایا یہ صغیہ (میری بیوی) ہے۔

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حِجْزٍ فَلَمَّا رَجَبَتْ أَنْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِم رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از برہم از ابن شہاب) امام حضرت زین العابدین رحمہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت صغیہ بنت حُجی (رات کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رٹنے کو آئیں آپ مسجد میں مقفل تھے جب وہ لوٹ کر جانے لگیں تو آپ (گھر تک انہیں پہنچانے کو) ان کے ساتھ گئے رستے میں دو انصاری ملے آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا یہ صغیہ بنت حُجی (میری زوجہ) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ آپ نے فرمایا

سَلَامٌ عَلَى هَذِهِ وَفَصَّاصُ وَغَيْرَ ۱۲ منہ ۱۳ تو اگر حاکم یا قاضی نے کسی شخص کو ناپسند یا چوری یا خون کرتے دیکھا تو صرف اپنے غم کی بنا پر مجرم نہ سمجھتا ہے بلکہ باقاعدہ شہادت سے ثبوت نہ ہوا امام احمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کہتے ہیں قیاس تو یہ تھا کہ ان سب مقدمات میں بھی قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا جائز ہوتا لیکن میں قیاس کو چھوڑ دیتا ہوں اور احسان کے دوسرے یہ کہتا ہوں کہ قاضی ان مقدمات میں اپنے علم کی بنا پر حکم نہ دے مگر ہم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں کیا تو تعلق اور پہچان اور قضا کا حال ہو گیا ہے دوسرے نگاہ زلنے میں بعض قاضی بدعاش ہوتے تھے لیکن ہم مسلمان تو رحمت تھے مسلمان تھے مگر تو قوی ہوتے تھے کہ عدالت ڈرنا ملکاب تو قاضی ایسے لوگ کہ جلتے ہیں جو مسلمان بھی نہیں ہیں اور گناہ کی حکومت میں تو ایسا کہ جانتے ہر تعجب نہیں ہوتا لیکن انہیں ہے کہ اسلامی حکومت میں جو حکم قاضی مقرر کرتے ہیں حیدرآباد میں ہندو اور پارسی اور نصرانی قاضی بنائے گئے ہیں ایسے ہی دوسری اسلامی مملکتوں میں غیر مسلموں کو قاضیوں کا عہدہ تفویض کیا جانا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ اسلامی حکومتوں میں قضا کا عہدہ مکے لئے بالاتفاق مسلمان ہونا شرط ہے جب اہل سے عہدہ قضا پر مہیج نہ ہو تو اب قاضی کے علم فیصلہ ہونا یہ تو اس کی ضرورت ہے اس لئے ہمارے زمانہ میں یہ قول محتاج ہے کہ قاضی کو کسی معاملہ میں دیوانی ہو یا فوجداری اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور اگر قاضی خود کو قضا میں گمراہ ہو تو ایسا مقدمہ کسی دوسرے قاضی کے پاس رجوع کیا جائے اور یہ قاضی دوسرے گمراہوں کی طرح اس کے پاس جا کر گواہی دے تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو ۱۲ منہ ۱۳ قاسم بن علی بن یحییٰ بن عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ نے ۱۲ منہ ۱۳ حدیث اور بھی گزر چکی ہے اور آگے ہی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے بہت تکرار کیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی پیدا کرنے کو بڑا اہلنا جب تو ان دو صحابوں سے فرما دیا کہ نہ عورت کو فی غیروہت نہیں ہے مگر صغیہ میری بیوی ہے۔ حافظ قسطلانی نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ قاسم کے اس اثر کو

۱۲ منہ ۱۳ حدیث اور بھی گزر چکی ہے اور آگے ہی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے بہت تکرار کیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں بدگمانی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی پیدا کرنے کو بڑا اہلنا جب تو ان دو صحابوں سے فرما دیا کہ نہ عورت کو فی غیروہت نہیں ہے مگر صغیہ میری بیوی ہے۔ حافظ قسطلانی نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ قاسم کے اس اثر کو

ابْنُ أَدْمَ بْنَ جَعْفَرٍ الدَّوْدِيُّ عَنْ شُعَيْبٍ وَابْنِ  
مُسَافِرٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَاسْتَعْقُ بْنُ يَحْيَى  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ لَعْنَى ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ  
صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے زین العابدین م سے انہوں نے ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

**باب ۳۷۸۱** آمُرُ الْوَالِيَ إِذَا

وَحَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ

أَنْ يَتَّعَا صَبَا

۶۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَ

مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَيْسَ

وَلَا تُعَيِّرُوا وَكَيْفَرُوا وَلَا تُنْفِرُوا وَ

تَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ

بِأَرْضِنَا الْبَيْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَوَامٌ

وَقَالَ الْفَصْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ

هُوَوْنٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدش از جد سعید (ابو موسی اشعری) از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

**باب ۳۷۸۲** إِنْ جَاءَكَ الْحَاكِمُ

لَمْ يَرْدِكَ رَأْيُكَ وَلَا رَأْيُ أَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا رَأْيَ

عَامٍ مِنْ حَاكِمٍ أَوْ غَيْرِهِ فَكُلُّكُمْ سَاحِقٌ

نَدْبُولُ كَمَا جَاءَ الْبَيْتُ عَامَ دَعْوَتِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا  
پھرتا ہے۔

اس حدیث کو شعیب، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر

ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے بھی زہری سے روایت کیا کہ

انہوں نے ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

**باب ۳۷۸۳** إِنْ جَاءَكَ الْحَاكِمُ

أَكْرَمُ مَا شَاءَ رَأْيُكَ وَلَا رَأْيَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا رَأْيَ

عَامٍ مِنْ حَاكِمٍ أَوْ غَيْرِهِ فَكُلُّكُمْ سَاحِقٌ

نَدْبُولُ كَمَا جَاءَ الْبَيْتُ عَامَ دَعْوَتِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حاکم مین

بنا کر بھیجا اور فرمایا دیکھو تم دونوں لوگوں پر آسانی کرتے رہنا

سستی نہ کرنا، خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا اور دونوں مل کر رہنا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

یا رسول اللہ ہمارے ملک میں ایک رشہد کا شراب بنا کرتا

ہے جسے بیع کہا جاتا ہے (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے

فرمایا جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے رشہد کا ہو یا

کس اور چیز کا

اس حدیث کو انضر بن سہیل، ابو داؤد طیالسی، یزید

ابن ہرون اور وکیع نے بھی بحوالہ شعبہ از سعید بن ابی بردہ از

والدش از جد سعید (ابو موسیٰ اشعری) از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

**باب ۳۷۸۴** إِنْ جَاءَكَ الْحَاكِمُ

أَكْرَمُ مَا شَاءَ رَأْيُكَ وَلَا رَأْيَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا رَأْيَ

عَامٍ مِنْ حَاكِمٍ أَوْ غَيْرِهِ فَكُلُّكُمْ سَاحِقٌ

نَدْبُولُ كَمَا جَاءَ الْبَيْتُ عَامَ دَعْوَتِ مُحَمَّدٍ

الدَّعْوَةُ وَقَدْ أَحْبَابَ عُثْمَانُ

عَبْدُ اللَّهِ الْخُزَيْمِيُّ بْنُ شُعْبَةَ

۶۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَعْقُبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي

مُصَوِّرٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكِّرُوا الْعَرَبِيَّ

وَأَرْحَبُوا الدَّاعِيَ۔

بَابُ ۳۷۸۳ مَدَائِدِ الْعَمَلِ

۶۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي

أَسَدٍ يُقَالُ ابْنُ الْأَكْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا

قَامَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدَيْتُ لِي

فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

الْمُنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمُنْبَرُ

فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

الْعَامِلِ نَبْعَتُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا لَكَ

وَهَذَا لِي فَمَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بغیرہ بن شعبہ کے

غلام کی دعوت قبول کی یہ

(از مسند از مکمل بن سعید از سفیان از منصور از ابوالول)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قید ہو جائے اسے قید

سے بھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کر دے

باب احکام کے پاس تحفے آنا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از عروہ) ابو حمید

سامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی اسد کے ایک شخص ابن اکبیتہ کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر

بھیجا جب واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے

لگا یہ مال تو زکوٰۃ کا آپ کا اور مسلمانوں کا ہے (اور یہ

مال مجھے بطور تحفہ موصول ہوا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے، سفیان راوی کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں

کی پھر فرمایا یہ تحصیل داروں کا کیا حال ہے ہم انہیں زکوٰۃ

وصول کرنے کیلئے بھیجتے ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو

کہتے ہیں یہ مال آپ کا ہے، یہ مال ہمارا ہے ہمیں بطور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی دعوت میں آئے لیکن روزہ وار تحفے تو برکت کی دعا دیکر چلے آئے اس کو ابو محمد بن صالح نے زوائد البر والعدل میں المبادک میں

یہ سند صحیح و اصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ کافروں کو خدیہ وغیرہ دیکر ۱۲ منہ ۱۲ خصوصاً ولیمہ کی دعوت اس کو قبول کرنا بعضے شافعیہ نے واجب کہا ہے ابن بطال نے

امام مالک سے نقل کیا تاہم کوئی دعوت قبول نہ کرے صرف ولیمہ کی دعوت قبول کرے میں کہتا ہوں امام مالک نے ابن فضال کے لئے یہ مکرہ دکھا ہے کہ جو کوئی

ان کو دعوت دے اس کی دعوت میں چلے جائیں ۱۲ منہ ۱۲ حاکم کو کسی رعیت کا یہ یا تحفہ قبول کرنا ناجائز ہے البتہ امام ابیادشاہ کی اجازت سے قبول کر سکتا ہے

۱۳ منہ ۱۳ یہ منہ ہمزہ و سکون تا و کسرا و موحودہ و تشدید یا و تحتانی اور بعضے نسخ میں لکھیہ ہے یہ منہ لام و سکون تا و کسرا و تشدید یا ۱۲ منہ ۱۲ کوئی

کوئی ایک پیسہ بھی بن مرفوع نہیں دیتا اسی حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ قاضی یا حاکم کو اس شخص کا تحفہ لینا درست ہے جو مجدد ملنے سے پہلے بھی اس کے

پاس تحفہ بھیجتا رہتا لیکن مجدد ملنے کے بعد جو لوگ تحفہ بھیجیں ان کا تحفہ نہ لینا چاہئے ۱۲ منہ





صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ  
فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَرَبِيعَةُ  
وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ.

### بَابُ ۳۷۸۵ الْعُرْقَاءُ لِلنَّاسِ

۴۶۷۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَبْدِ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ  
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ الْأَعْمَقَ  
وَالْإِسْوَزِيَّ مَخْرُومَةَ أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَذِنَ  
لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي غَنَاقِ سَبْتِ هَوَازِنَ إِيَّايَ  
لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مَتَى لَمْ يَأْذَنْ  
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ الْيَتَا عُرْقًا وَكُمُ  
أَمْرُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْقًا وَهُمْ  
فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَلَبُوا وَأَذَنُوا

### بَابُ ۳۷۸۶ مَا يَكُونُ مِنْ

ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا اخْرَجَ

قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ -

۴۶۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ

ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت  
زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
میں شامل تھے۔

### بَابُ نَقِيبٍ يَأْسِرُ دَارَ بَنَانَا

(از اسماعیل بن ابی اویس از اسماعیل بن ابراہیم  
از عماد موسیٰ بن عقبہ از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)  
مروان اور مسور بن مخزومہ دونوں صحابیان کہتے ہیں  
کہ جب مسلمانوں نے جنگ حنین کے بعد ہوازن کے قیدی  
آزاد کرنے کی اجازت دے دی تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے جانوں کہ کس نے اجازت  
دی ہے کس نے اجازت نہیں دی کیونکہ ہزار ہا مسلمان  
وہاں موجود تھے لہذا تم لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار ہم  
سے بیان کریں گے کہ تم لوگ راضی ہو کہ نہیں۔ چنانچہ یہ  
سُن کر سب لوگ لوٹ گئے اور ان کے تعبیوں (نمائندوں) نے اُن  
سے گفتگو کی، بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے  
اور آپ کو اطلاع دی کہ لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ہے۔

### بَابُ بَادِشَاهِ كَسَلْتَنِي تَوْخُوشَامَد

کمرتا اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا منع ہے۔

(از ابو نعیم از عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن  
عمر محمد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں، چند لوگوں نے حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہم لوگ اپنے بادشاہ وقت

۱۔ اس کو وجہ یہ کہ حضرت سالم بن عبد اللہ نے قرآن مجید کے بڑے قاری تھے جیسے دوسری حدیث میں ہے قرآن پانچ سو سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود وادرم مولیٰ ابی ذر غنم اور  
ابی بن کعبہ اور عواذ بن جبل۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے وہ لٹائی آنچے وجہ پوچھی میں نے کہا ایک قاری  
کو نہایت عمدہ طور سے قرآن پڑھتے سنایا میں نے آپ کو دیکھا یا نہ دیکھا تو وہ سالم بن مولیٰ ابی ذر غنم کے آپ نے فرمایا اللہ کا حکم ہے کہ ان کی مریت میں ایسا شخص بنایا ۱۲ منہ

نَدُّعِلَ عَلَيَّ سُلْطَانَنَا فَتَقُولُ كَمَا مُمْ خِلَافَ مَا  
نَعْمَكُمُ إِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا  
نَعُدُّ هَذَا إِتْفَاقًا -

۶۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنََّّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو  
الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِيَهُمَا الْوَلَدُ بِوَجْهِهِ وَ  
هُمَا لَا يَرَوْنَ بَوَاحِجَهُ -

### باب ۳۷۸ الفصاء على الغائب

۶۶۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ هُنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَأَحْتَا جُرْأَتُ  
أَخَذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ  
وَوَلَدُكِ بِالْمَعْرُوفِ -

کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو وہاں سے  
نکلنے کے بعد نہیں کرتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا اسی خصلت کو ہم نفاق سے موسوم کرتے تھے۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از عمر اک)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
سب میں ہر آدمی ہے جو ایک کے سامنے کچھ ہے اور  
دوسرے کے سامنے کچھ یعنی دو رخہ (دو غلا) ہے۔

### باب یک طرفہ فیصلہ کرنا۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از ہشام از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان ایک  
بخیل آدمی ہے اور مجھے اس کا روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑتی  
رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو اتنا روپیہ لے سکتی ہے جتنا دستور کے  
مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

۱۲ منہ ۳۷ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے اندازنے کی اجازت مانگی آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کیا بڑا آدمی ہے  
جب وہ اندر آیا تو اس سے کشتادہ پیشانی طے تو یہ نفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے اس سے ملنے کے بعد اس کے حق میں تعریف کا کوئی کلمہ نہیں کہا را اخلاق و مروثے  
ملنا تو یہ دوست دشمن کے ساتھ ہونا چاہیے ۱۲ منہ ۳۷ مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ میں جا کر ان کی تعریف کرے اور دوسرے فرقہ میں جا کر ان کی برائی بیان کرے  
قسطلانی نے کہا اگر کچھ کی نیت دوجا معنوں کو ملا دینے کی ہوا اور سلاموں میں ملامت کر دینے کی قلیہ موقع پیامت بنانے میں قیامت نہیں بلکہ اچھا ہے ۱۲ منہ ۳۷ یہی مطلب  
کی غیبت میں اس قسم کا فیصلہ خیر سے مطلق جائز نہیں رکھا لیکن مالک اور شافعی  
نہیں لہذا اگر غائب مجرم پر جوہر کے گواہ پیش ہوں تو صرف مال کی بگڑی ہی جائیگی نہ تھلائے کی علماء نے کہا ہے ایسی صورت میں لازم ہے کہ عائشہ علیہا السلام یا کذا وادی  
جائے اگر وہ غائب ہو تو یکطرفہ فیصلہ صادر کیا جائے ۱۲ منہ ۳۷ آخر بلای چون کہ وہاں سے کھلاؤں خود کیا کھلاؤں وہ تو خرچ کرے کہ نہیں جاتا ۱۲ منہ ۳۷ ظاہر ہے کہ آنحضرت  
نے مجرم ابو سفیان کی غیبت میں دیا تو قضا و علی الغیب ثابت ہوئی بعضوں نے کہا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ قصہ کہیں نہ تھا اور ابو سفیان دران  
موجود تھا ہم کہتے ہیں کہ میں موجود ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ جب آنحضرت ہونے ہندہ کو یہ اجازت دی اس وقت بھی ابو سفیان اس مجلس میں حاضر تھا تو مالک  
بخاری کا استدلال صحیح ہے مگر ان منہ کی ایک روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابو سفیان اس وقت بھی موجود تھا جب ہندہ نے یہ گفتگو کی اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے  
کہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہو ۱۲ منہ

بَابُ ۳۴۸ - مَنْ قَضَىٰ لَهُ  
بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُكَ فَإِنَّ  
قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجِلُّ حَرَامًا  
وَلَا يُجَرِّمُ حَلَالًا -

۹۶۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ  
أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
سَمِعَ حُصَيْنَةَ بِنْتَ مَجْرَبٍ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ  
فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِ الْحَصَمُ  
فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ  
فَأَحْسِبْ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ  
فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا  
هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ  
لْيَتْرُكْهَا -

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُروَةَ بِنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عَلَيْهِ بِنْتُ

بَاب اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے مسلمان بھائی  
کا مال (ناحق) دلا دے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کے فیصلے  
سے نہ حرام حلال ہو سکتا ہے نہ حلال حرام۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از  
ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ) ام المومنین  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک بار اپنے دروازے پر جھگڑا ہونے کی آواز سنی، چنانچہ آپ  
باہر تشریف لائے اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں، میرے پاس ایک  
مقدمہ آتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کسی کی بحث  
دوسرے سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اس کے  
مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، پھر جس کسی کو دین ظاہری بیانات پر  
بھروسہ کر کے (دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں، وہ اسے لے یا  
چھوڑ دے (اختیار ہے) درحقیقت دوسرے کا حق دوزخ کا  
ٹکڑا ہے (جو کوئی چالاک سے لے جاتا ہے)

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عقبہ بن ابی وقاص  
نے (جو بحالت کفر مرا تھا اسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
دندان مبارک شہید کیا تھا) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص

لے تو اگر کسی نے جوڑے گواہ یا طلاق یا مال و اسباب یا حقوق پر قائم کر دیئے اور قاضی بحق مدعی فیصلہ کر دیا تب بھی مدعی کو عدا اللہ وہ لینا درست  
نہ ہوگا قطعاً نہ لے کر لین مجتہدین کے اختلافی مسائل میں قاضی کے قضا باطناً بھی نافذ ہو جائے گی مثلاً اگر حنفی قاضی ایک شافعی ہمسایہ کو حق شفعہ دلا دے  
تو مدعی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ

إِنِّي وَفَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ  
 أَبِي وَقَّاصٍ ابْنِ ابْنِ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ هَوِيَّ  
 فَأَمَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَكَ  
 سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدُ  
 إِلَيْكَ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ  
 أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِ وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ  
 قَتَسَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ  
 أَخِي كَانَ عَهْدًا إِلَيْكَ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ  
 زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِ وَلِيدَةَ عَلَى  
 فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ  
 لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ أَتَحْبِبِينَ مِنْهُ لِمَا  
 رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعَلَّتْ بِهَا قَمَارَاهَا حَتَّى  
 لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی کہ زعمہ کی لونڈی کا جو بیٹا ہے وہ  
 میرے لطف سے ہے تو اسے لے لینا۔ چنانچہ جس سال  
 مکہ مکرمہ فتح ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو لے لیا  
 اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اور میرا بھائی مجھے اس کی وصیت  
 کر چکا ہے۔ عبد بن زعمہ اُٹھے اور کہنے لگے (نہیں) یہ تو میرا  
 بھائی ہے مجھے اس کی وصیت کر چکا ہے، کیونکہ میرے  
 باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ عرض دونوں بکے بعد دیگرے  
 (جھگڑتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرا بھتیجا  
 ہے، بھائی نے مجھے لینے کی وصیت کی تھی سعد بن زعمہ بولے  
 (حضرت) یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا  
 ہے۔ چنانچہ آپ کے فیصلہ کیا عبد ایہ بچہ تیرا ہے (تیرا بھائی  
 ہے) پھر فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو  
 اور زنا کرنے والے کے لئے پتھروں کی ستر ہے، باوجود اس فیصلے کے  
 آپ نے اُم المؤمنین حضرت سودہ بنت زعمہ سے فرمایا تو اس  
 سے پردہ کر (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) کیونکہ آپ نے دیکھا  
 اس (لڑکے) کی صورت عنتیہ سے ملتی تھی۔

### باب ۳۸۹۹ الْحُكْمُ وَالْبَيْتُ

۶۶۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ كَثِيرٍ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفِيْنُ بْنُ

### باب کنوئیں کے متعلق فیصلہ کرنا

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از سفیان از عیسیٰ  
 از ابی داؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سبحان اللہ امام بخاری کے بار یک فہم پانچ فریق انہوں نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ اگر قاضی کی قضا ظاہر اور باطن دونوں  
 طرح نافذ ہو جائی تو جب آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بچہ زعمہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ سودہ کو اس سے  
 پردہ کرنے کا حکم کیوں دیتے جب پردے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قضا کے قاضی سے باطنی اور حقیقی امر نہیں بدلتا تو ظاہر میں وہ  
 سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی پھر مگر حقیقتہ اور عند اللہ بھائی نہ ٹھہرا اور اسی وجہ سے پردے کا حکم دیا ۱۲ منہ

مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَخْلِفُ عَلَى يَدَيْنِ صَبْرٍ يَقْطَعُ مَا لَوْ وَ  
هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَهُ الَّذِينَ  
يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ الْآيَةَ فَحَبَاءُ  
الْأَشْعَثِ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِي  
نَزَلْتُ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بَيْتٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا  
بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ إِنْ  
يَخْلِفْ فَتَزَلْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ  
بَعْدَ اللَّهِ الْآيَةَ -

اُڑا لے گا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ان الذين يشترون بعهد الله

بَابُ ٢٤٩ الْقَضَاءُ فِي

قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرٍ سَوَاءٌ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ

شِيرْمَةُ الْقُنَّاءِ فِي قَلِيلٍ

المَالُ وَكَثِيرٌ سَوَاءٌ

٤٤٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ

ابن الزبير أن زنب بنت أبي سلمة أخبرته

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی قسم کھائے جس سے اس کا حق ثابت ہو جائے حالانکہ وہ قسم جھوٹی ہو اس طرح وہ کسی دوسرے شخص کا مال مار ڈالے (حق تلفی کرے) تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا، بعد ازاں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْفِیْنَ بَعْدَ اللّٰهِ اَلّٰیہ (سورہ آل عمران) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن قیس آپؐ نے کہا یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے، ہوا یہ تھا کہ مجھ میں اور ایک دوسرے شخص میں ایک کنوئیں کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا پھر تو تیرا مدعی علیہ قسم کھائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو قسم کھا کر میسر ا

**باب** ناسق مال اُڑانے میں جو وعید

ہے وہ تھوڑے اور زیادہ دونوں مالوں کو شامل ہے

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ابن شبرمہ (قاضی

کوفہ نے کہا دعویٰ تھوڑا ہی رہتا ہے سب کا فیصلہ

یکساں ہے۔

دراز البو الیمان از شعیب از زهری از عروه بن زبیر از زنیب

ام سلمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور

علیہ وسلم نے اپنے گم کے دروازے پر کچھ جھگڑا سوتے

۱۷ یعنی دونوں میں بارگناہ ہے جیسے ایک لاکھ روپے کسی کا ناحق اٹالینا ایسے ہی ایک پیر بھی ناحق اٹالینا ۱۲ منہ ۷۷ یعنی ہر ایک کا حکم ایک ہے یا بڑے یا چھوٹے ہر ایک دعوای کے فیصلہ کرنے کا ایک ہی طریق ہے بلکہ بعضے وقت چھوٹے سے دعوئی میں وہ مشکلات یا پیچیدگیاں آن پڑتی ہیں جو بڑے دعوئی میں نہیں پڑتیں ملاحظہ نہ کیا ہوا چھوٹا مقدمہ لگا نہیں ملا لیکن دعویٰ نہ کیا اس کو سفیان ثوری نے اپنی حاشیہ میں ابن شبریم سے نقل کیا ۱۲ منہ

عَنْ أَهْلِهَا أَمْرُ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَهُ خِمَازًا مِنْ عِنْدِ بَابِهِ  
 فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَنَا بَشَرٌ وَأَنْتُمْ  
 يَا تَبَنِي الْأَخْصَمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ  
 أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْبَىٰ لَهُ بِذَلِكَ وَ  
 أَحْسَبُ أَنَّ صَادِقٍ قَسَمَ قَضَيْتُ لَهُ  
 بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ  
 فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا

باب ۳۴۹۱ بَيْعُ الْإِمَامِ عَلَى

النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ تَعْيُورِ بْنِ الْحَقَامِ

۴۶۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ مُمَارٍ حَدَّثَنَا هَمْدٌ

ابْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ

كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ

أَمْصَايَةِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرِهِ لَمْ يَكُنْ

لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِمِائَتَيْنِ وَمِائَةِ

وَرُحْمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِمِائَتَيْنِ إِلَيْهِ -

باب ۳۴۹۲ مَنْ لَمْ يَكْتَرِدْ

لِطَعْنٍ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْمَوْتِ

حَدِيثًا -

سنا تو باہر تشریف لا کر ارشاد فرمایا! میں بھی بہر حال انسان  
 ہوں، میرے پاس لوگ مقدمات لاتے ہیں اور ان میں سے  
 ایک فزق اپنی بلاغت سے اپنے ثبوت فراہم کرتا ہے اور میں  
 سچا جان کر اس کے حق میں حکم دے دیتا ہوں مگر وہ شے  
 جس کے متعلق میں فیصلہ دوں وہ اس کے لئے آگ کے  
 ٹکڑے کی مثل ہوتا ہے خواہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔

باب حاکم ربے وقوف یا غائب لوگوں کی

جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام نعیم بن

نحام کے ہاتھ فروخت کر دیا یہ حدیث آگے آرہی ہے

(از ابن نمیر از محمد بن بشر از اسماعیل از سلمہ بن کہیل از

عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے اپنے

غلام کو مدبر کر دیا۔ اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی

جائیداد نہ تھی، آپ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم پر بیچ کر

یہ روپیہ اس شخص کے پاس بھیج دیا۔

باب کسی شخص کے سردار بنائے جانے

پر نادانی سے لوگ طعنہ کریں اور حاکم ان کے

طعنے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۔ حالانکہ حدیث میں مرنے والے کے بیچے کا ذکر ہے مگر غیر منقولہ جائیداد کا اس پر قیاس کر لیا ہے یہ ابو ندکور جس نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تھا درحقیقت  
 سفیر کے حکم میں تھا کیونکہ اور کوئی جائیداد نہیں رکھتا تھا اس حالت میں اس کا اپنے غلام کو مدبر کر دینا عداقت پر مبنی تھا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی یوں کہہ  
 دیا تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ ۱۳ ان کا قرض ادا کرنے کے لئے یا اور کسی غرض سے ۱۲ منہ

۶۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَطْعَنَ فِي إِمَارَتِهِ  
وَقَالَ إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ  
كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ  
قَبْلِهِ وَآيَمَ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفَتَا إِمَارَةٍ  
وَإِنْ كَانَ لَيَمُنُّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ  
هَذَا لَيَمُنُّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ۔

جو مجھے محبوب ہیں

بَاب ۳۹۳۔ أَلَا لَيْتَكُمْ تَخْتَمَمُ

وَهُوَ الَّذِي تَمُ فِي الْخُصُومَةِ

لَدَا عَوَجًا۔

۶۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ بن دینار)  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم  
کے نصاریٰ سے لڑنے کے لئے) ایک فوج روانہ کی، اس کا سردار  
اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ اب لوگوں نے اسامہ  
رضی اللہ عنہ کے سردار بنائے جانے پر طعن شروع کر دئے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (منبر پر چڑھ کر) فرمایا لوگو اگر تم اسامہ  
کے سردار ہونے پر طعن کرتے ہو (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس  
سے پہلے تم اس کے باپ کے سردار بنائے جانے پر طعن کر  
چکے ہو حالانکہ وہ بخدا سرداری کے لائق تھا تمہارا طعن لغو  
تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے بہت محبوب ہیں اب  
اس کا یہ بیٹا اُسامہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے ہے

باب عادی جھگڑالو کا بیان

الذاتخم جو ہمیشہ لڑتا جھگڑتا رہے لڑ کے

معنی نیزہ بن، کجی (یہ لفظ سورہ مریم میں ہے)

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از ابن جریر از ابن ملیک) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں بُرا وہ شخص ہے جو لڑاکا جھگڑالو

۱۔ حالانکہ اس فقرہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مسدد سے کیا صحابہؓ شریک تھے ۱۲ منہ ۱۳ کہ بڑھے بڑھے ملوک ہوتے ہوئے آپ نے ایک چھوٹے کو سردار بنایا حالانکہ  
آپ کا کوئی فعل مصلحت اور عدل اندیشی سے خالی نہ تھا۔ ہوا یہ تھا کہ اسامہ کے والد حضرت زید بن حارثہ ان دومی کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے،  
آپ نے ان کے بیٹے کو اس لئے سردار بنایا کہ وہ اپنے باپ کے ایسے والوں سے بڑے جوش کے ساتھ لڑیں گے دوسرے یہ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے دل کو تلخ ہوئی  
۱۴ منہ ۱۵ کہ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹا بنایا تھا جب وہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو ایک اکوڑا بیٹا اسامہ چھوڑ گئے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ان کو بے انتہا چاہتے تھے یہاں تک کہ ایک دن بران کو بھلائے تھے اولاد کا دن پر حضرت ام حسن کو اندر ملتے تھے یا اللہ میں ان دونوں سے  
محبت کرتا ہوں تو میں ان دونوں سے محبت کروں حدیث کے یہاں لانے سے یہاں یہ فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لفظ طعن و  
تشنیع پر کچھ خیال نہیں کیا اولاد اسامہ کو سرداری سے ملو کہ نہیں کیا اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ حضرت عمرؓ نے اپنی کونہ کی بے مصلحت کلمات پر سعد بن ابی وقاص کو کیوں  
معزول کر دیا کیونکہ زمانہ اور ہر موقع کی مصلحت جدا کا نہ ہوتی ہے اگر سعد کی شکایت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کی تو بے مصلحتی سے بھلائی ہو سکتی  
فتنے یا نسا کے خطرے کے پیش نظر مصلحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا علیحدہ کر دیا تھا اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کسی فتنہ و فساد کا اللہ  
نہ تھا۔ پھر مایہ اہرام وقت اور حاکم کے رائے کی طرف مفعول ہے ۱۲ منہ

ہو (آئے دن دنگا فساد کرنے والا ہو)

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَا خَصِيمٍ -

باب ۳۷۴ اِذَا قُضِيَ الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ -

باب اگر حاکم کا فیصلہ ظالمانہ ہو یا علماء کے خلاف ہو تو وہ رد کر دیا جائے گا۔

۶۶۸۷ - حَدَّثَنَا قَعْبُدُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُثْمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَسْرًا وَحَدَّثَنَا

نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ

ابْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِيمَةَ فَلَمْ

يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا

صَبَاكَ صَبَاً فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ

وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرُهُ

فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ

فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ

رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَدْ كُنَّا ذَٰلِكَ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَتِيكَ بِمَا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

مَرَّتَيْنِ -

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رحمہ کو بھیجا۔

(از نعیم از عبد اللہ بن مبارک از معمر از زہری از سالم)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف (دعوت اسلام دینے کے لئے بھیجا) ان لوگوں کی زبان سے صاف طرد پر یہ نہ نکلا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل دیا دین بدل دیا۔ لیکن خالد نے انہیں قتل کرنا شروع کیا اور ایک ایک قیدی ہم میں سے ہر شخص کو دے کر یہ حکم دیا کہ اپنے اپنے قیدی کو قتل کر دو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے تو قسم کھالی میں کبھی اپنے قیدی کو نہیں مازوں کا اور جو شخص میرا ساتھ دے وہ بھی نہ مارے غرض (جب ہم واپس ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپؐ یہ دعا کرنے لگے یا اللہ خالد بن ولید نے جو کیا میں اس سے بیزار ہوں، دوبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا کی یہ

اہلہ مطلب ہی تھا کہ اگرچہ یہ مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ لے کر خالد کا غلط فیصلہ آپؐ نے رد کر دیا اور خالد کو سزا دی کہ نہ وہ مجھے اور حاکم سے اور مجھ سے اور حاکم سے غلطی کرے تو اس پر تادان لازم نہیں آتا مگر عبد اللہ بن عمرؓ نے جو خالد کا غلط حکم نہ سنا اس سے صاف ثابت ہوا کہ حاکم کا جو حکم خلاف شرع ہو اس کی تعمیل نہ کرنا چاہیے اور اپنے اس حاکم کو نرمی سے سمجھایا جائے کہ تیرا حکم خلاف شرع ہے اس کو واپس لے لے اگر وہ کسی طرح نہ مانے اور اپنی رائے پر جھانپے تب اللہ سے مدد مانگ کر اس کی بیعت حاکم سے لڑنا اور اس کو معزول کرنا چاہیے ۱۳ منہ



## باب ۴۹۹ الزام آمیز بات

قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ۔

۶۶۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ حَدَّثَنَا  
 حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ مِمَّنْ دِينِي  
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِدِيِّ قَالَ كَانَ  
 قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو قَبِيلَةٍ ذَٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْر ثُمَّ أَتَاهُمْ  
 يُصَلِّمُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ مَلُوءَةُ الْعَصْرِ  
 قَاذَنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ  
 فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى  
 قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ مَرَّةً فِي الصَّلَاةِ الَّتِي  
 يَكُونُ فِيهَا وَقَامَ الْقَوْمُ قَالَ وَكَانَ  
 أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ  
 حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيفَ لَا يُسْكِنُ  
 عَلَيْهِ اتَّفَعَتْ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ خَلْفَهُ قَامَ وَمَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمْنَهُ وَأَوْمَأَ  
 بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ كَيْتَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ  
 يَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ تَقَدَّمَ

## باب امام دیا بادشاہ کا لوگوں میں صلح

کرنا۔

(از ابوالنعمان از حماد از ابو حازم مدنی) سہل بن سعد  
 ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگ  
 آپس میں لڑ پڑے، اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو ملی تو آپ نماز ظہر کے بعد ان میں صلح کرانے تشریف لے  
 گئے، اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا را آپ ابھی واپس نہ آئے  
 بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سے نماز پڑھانے کو کہا چنانچہ وہ امامت کے لئے آگے بڑھے نماز  
 شروع کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آئے جب نماز  
 شروع ہو چکی تھی، آپ صنفیں چیر کر اس صف میں شریک ہوئے  
 جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف میں)  
 سہل کہتے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر (عین نماز میں) دستک دینا  
 شروع کیا (حضرت ابو بکر کو اطلاع دینے کیلئے تالی بجائی) مگر  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی وہ جب نماز شروع کرتے تو نماز سے فراغت  
 تک کسی طرف خیال نہ کرتے جب دستک پر دستک ہوتی بند نہ  
 ہوئی تو انہوں نے نگاہ پھیر کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان کے پیچھے کھڑے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ  
 کیا (عین نماز میں) کہ نماز پڑھائے جاؤ آپ نے ہاتھ سے اشارہ  
 کیا اپنی جگہ رہو، لیکن انہوں نے ذرا سی دیر پھر کر اللہ کا شکر کیا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت ایسا فرمایا (مجھے امامت کے لائق  
 سمجھا) بعد ازاں اٹھے پاؤں صنف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے یہ آپ کے لئے جائز تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں کہ صفوں کو چھڑ کر آگے کے صف میں چلا جائے بعضوں نے کہا ہر امام اور بادشاہ کو ایسا کرنا درست ہے اور اذنی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کھلتے وقت بلال سے فرما گئے تھے اگر نماز کا وقت آجائے اور میں لوٹ کر نہ آؤں تو رکوع سے کہیو وہ نماز پڑھائیں گے ۱۲ منہ

خاص لوگوں میں ملاپ کرنے کے لئے تشریف لے گئے ۱۲ منہ

فَمَلَأَ اللَّهُ صُلْبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا بَا بَكْرُ مَا مَنَعَكَ إِذَا أُمِمْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيَّتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُؤَمِّرَ الْقَبِيضَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا دَابَكْتُمْ أَمْرَ فَلْيَسْمِعِ الرِّجَالُ وَلْيَصْفِ النَّسَاءُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَقُلْ هَذَا الْخَوْفُ غَيْرَ حَتَّى دِيَا بِلَالٌ مُرَّيَا بَا بَكْرُ

**باب ۳۷۹۶ يَسْتَحِبُّ لِلنَّكَاتِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا**

۶۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّامِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِيَقْتُلَ أَهْلَ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عَسَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَوْجَبَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحْزَرَ الْقَتْلَ بِقُرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ الْقُرْآنُ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ

یہ حال دیکھ کر آگے بڑھ گئے آپ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابوبکر میں نے تمہیں اشارہ بھی کیا جب بھی تم اپنی جگہ نہ چھوڑے نماز نہ پڑھائی، انہوں نے عرض کیا بھلا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ مناسب ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ام بنے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا سنو جب نمازیں کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آجائے تو موسیٰ بن النضر اور عورتیں سنا لیں۔ ابوعبد اللہ (بخاری) نے فرمایا یہ الفاظ نہیں کہے مگر حماد نے کہ اسے بلال تو ابوبکر کو حکم دے۔

**باب ۳۷۹۷ (تخریر کنندہ) کو ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیے۔**

(از محمد بن عبید اللہ البرثانی از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبید بن سباق) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یمامہ کی لڑائی (مسئلہ کذاب کے ساتھ) ہوئی (اور اس میں بہت سے قاری شہید ہوئے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے (میں گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ عمر میرے پاس آئے کہتے ہیں جنگ میں قاری قسران بڑی تعداد میں شہید ہو گئے ہیں مجھے اندیشہ ہے اگر دوسری لڑائی میں بھی قاری شہید ہو جائیں تو کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ نہ اٹھ جائے ہم میری رائے یہ ہے کہ تم قرآن کو (ایک معصف) میں جمع کرنے کا حکم دے دو، یہ سن کر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بھلا میں ایسا کام کیسے کروں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمر رضی اللہ عنہ برابر مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ

لے کیوں کر اس وقت تک قرآن لوگوں کے سینے میں تھا کہ کچھ لکھا جاتا تھا مگر متفرق جابجا قطعوں میں سب ایک معصف میں جمع نہ تھا ۱۲ منہ کا ہر قول سے صاف بھٹکا ہے کہ صحابہؓ کو دین کی اس بات کے کرنے میں تاویل ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا پس جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؓ نے نہ کیا ہر وہ مجلس میلاد یا عرس یا سویم یا جہلم یا نایات اور فاتحہ وغیرہ ان میں سے مسلمانوں کو ضرور تاویل ہونا اور اگر ان باتوں کو بدعت سمجھ کر ان سے باز رہیں تو مستحق ثواب ہوں گے نہ قابل ملامت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے ۱۲ منہ معصف اس میں دین کی بڑی حفاظت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ

يُورِاجِعْنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي  
 لِذَلِكَ شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرُو دَرَأَيْتُ فِي  
 ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُو قَالَ زَيْدٌ قَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ وَرَأَيْتُكَ رَجُلًا شَابًا عَاقِلًا لَا  
 نَسِيْهِكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ  
 فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَلَّفْنِي  
 نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ  
 عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفْنِي مِنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ  
 كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
 هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُجِيبُ مُرَاجَعَتِي  
 حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ  
 لَهُ صَدْرِي بَكْرُو عُمَرُو دَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ  
 الَّذِي رَأَيْتُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ  
 مِنَ الْعُسْبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّحَافِ صَدْرُ  
 الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ أَيْسُورَةَ التَّوْبَةِ لَقَدْ  
 جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَىٰ آخِرِهَا  
 مَعَ خُزَيْمَةٍ أَوْ آتَىٰ خُزَيْمَةً فَأَلْحَقْتُمَا  
 فِي سُورَتَيْهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي  
 بَكْرٍ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ  
 عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ  
 عُبَيْدِ اللَّهِ اللَّحَافُ يَعْنِي الْخَرْقَ -

اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈال دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سچ کہتے  
 ہیں اور ان کی میری رائے ایک ہوگی۔ زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم ایک جوان عقلمند آدمی بنیں تمہیں  
 جھوٹا نہیں سمجھتے (یعنی ایماندار ہی ہیں) اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے زمانے میں بھی قرآن لکھا کرتے تھے، تم قرآن کی (مختلف جگہوں  
 پر) تلاش کر کے اسے جمع کرو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر ابو  
 بکر رضی اللہ عنہ مجھے ایک پہاڑ منتقل کرنے کے لئے کہتے تو وہ بھی  
 مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا یہ کام مجھ پر سخت گذرا اور میں نے  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں سے عرض کیا آپ دونوں  
 ایسا کام کیوں کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہت عمدہ ہے اور برابر  
 مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے  
 دل میں بھی وہی ڈال دیا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دل  
 میں ڈالا تھا، میری رائے ان کی رائے کے مطابق ہوگئی آخر میں  
 نے قرآن کی تلاش شروع کی ہر جگہ سے جمع کرنا شروع کیا کہیں  
 کھجور کی چھریوں پر کہیں پرچوں پر کہیں چوڑے پتھروں پر (یا  
 ٹھیکریوں پر) مجھے لکھا ہوا ملا، اور لوگوں کو زبانی یاد تھا  
 سورہ توبہ کی آخری آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ  
 خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ابْنُ ابْنِ خُزَيْمَةَ کے پاس (رکھی ہوئی) ملی (اگرچہ یاد  
 بہتوں کو تھی) اب یہ مصحف جو تیار ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زندگی  
 بھران کے پاس رہا پھر جب اللہ نے انہیں اٹھا لیا تو عمر رضی اللہ  
 عنہ کی زندگی بھران کے پاس رہا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی بیٹی ام کلثوم  
 حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں  
 حدیث میں لِحَافُ کے لفظ سے ٹھیکریاں مراد ہیں۔

## باب ۳۷۹ کتاب النکاح

إِنِّي عَمَلٌ لَهُ وَالْقَامَةِ إِلَى الْمَاءِ

۶۶۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلِیْهِ وَحَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْلِیْ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ

سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ أَخْبَرَكَ هُوَ وَ

رَجُلَانِ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابْنَ سَهْلٍ وَخَيْصَةَ خَوْجَاءَ إِلَى خَيْبَرَ

مِنْ جَمْعِ أَصَابِهِمْ فَأَخْبَرَ خَيْصَةَ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطَرِحَ فِي قَفَرٍ أَوْ عَيْنٍ

كَأَنِّي يَهُودٌ فَقَالَ أَتُكْمُ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ

قَالُوا مَا قَتَلْنَاكَ وَاللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى

قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَهُمْ وَأَقْبَلَ

هُوَ وَآخُوهُ خَوْصَةَ وَهُوَ كَبِيرٌ مِنْهُ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَكَرَهُمْ بِحُكْمِهِ

وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَمَّدٍ كَبِيرٌ بِرِيْدٍ

السِّنِّ فَتَحَكَّمُوا خَوْصَةَ ثُمَّ تَحَكَّمُوا خَيْصَةَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَنْتُمْ قِدْرٌ وَأَصَابَكُمْ وَامَّا أَنْتُمْ فَمَا

يُحَرِّبُ فَكُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَكُتِبَ مَا قَتَلْتُمُوهُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۸۰ امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو

اور قاضی کا اپنے عیال کو لکھنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از البلیلی)

دوسری سند از اسماعیل از مالک از البلیلی بن

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل از سہل بن ابی حاتم البلیلی کو سہل

اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے اطلاع دی کہ عبد اللہ

ابن سہل اور خبیصہ بن مسعود دونوں تنگ دستی اور بھوک کی وجہ سے

خیبر کی طرف روانہ ہوئے (تاکہ وہاں سے کچھ کھجوریں لے کر آئیں جب

وہاں پہنچے (اور الگ الگ ہو گئے) تو خبیصہ کو اطلاع آئی کہ عبد اللہ

بن سہل کو کسی نے قتل کر کے پانی کے چشمے میں ڈال دیا ہے۔ یہ حال

دیکھ کر خبیصہ (خیبر کے) یہودیوں کے پاس گئے اور ان سے کہنے

لگے خدا کی قسم تم ہی لوگوں نے اس کا خون کیا، انہوں نے انکار کیا

کہنے لگے خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا۔ آخر خبیصہ (خیبر سے)

لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آئے ان سے یہ واقعہ بیان کیا، پھر وہ

ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل یہ تینوں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میٹھنے نے چاہا میں گنگو شروع کروں کیونکہ

وہی عبد اللہ کیساتھ خیبر گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دے جو

عمر میں بڑا ہے پہلے اسے بولنے دے تب حویصہ نے (جو عمر میں سب سے بڑے

تھے) گنگو کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودی تمہارے ساتھی

(عبد اللہ) کی دیت دیں ورنہ انہیں لڑائی کا الٹی میٹم دیا جائے پھر آپ

نے یہودیوں کو اس مقدمے کے متعلق لکھا انہوں نے جواب میں

یہ لکھا کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ آپ نے حویصہ، خبیصہ اور

عبد الرحمان سے فرمایا اب تم لوگ قسم کھاؤ کہ یہودیوں نے

اسے مارا ہے تو تمہارے ساتھی کا خون ان پر ثابت ہو جائے

گا۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر سہزدیوں سے قسم لی جائے گی (کہ ہم نے اسے نہیں مارا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہیں! آخر عبداللہ کی دیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سواوشنیاں دیں۔

سہل کہتے ہیں یہ سب اوشنیاں ہمارے گھر میں لائی گئیں (مجھے یاد ہے) ان میں سے ایک اوشنی نے مجھے لات ماری تھی یہ

**باب** کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کی دریافت کے لئے بھیج سکتا ہے؟

يَحْوِيَمَةَ وَفَيْصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْلَفُوا  
وَتَسْتَعْمُونَ دَرَمًا حِكْمًا قَالُوا لَا  
قَالَ أَفْتَخَلِّفَ لَكُمْ هُودًا قَالُوا لَيْسُوا  
مُسْلِمِينَ قَوَدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةٌ نَاقَةٌ حَتَّى  
أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ قَرَكْنَتُنِي  
مِنْهَا نَاقَةٌ۔

**باب ۹۸۸** هَلْ يُجْوزُ لِلْحَكَمِ  
أَنْ يُرْعَى رَجُلًا وَحْدَهُ لِلتَّحْقِيقِ  
فِي الْأُمُورِ۔

۶۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحَدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعٍ  
ابْنِ خَالِدٍ الْجُمَحِيِّ قَالَا جَاءَنَا عُرَابِي فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ  
فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَأَقْضِ بَيْنَنَا  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْاُ عُرَابِي إِنَّ ابْنِي  
كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَقْضِ بِي مَرَاتِهِ  
فَقَالُوا ابْنِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَقَدِيتُ  
ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٌ  
ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنْ سَأَلْتَ  
عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جونی رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان  
کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا  
یا رسول اللہ! اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ فرمائیے  
یہ سن کر اس کا حریف کھڑے ہو کر کہنے لگا بے شک پس کہا یا رسول اللہ  
اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے جھگڑے کا فیصلہ فرمائیے! اب  
وہ اعرابی کہنے لگا یا رسول اللہ مقدمہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس شخص  
کے یہاں مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا  
لوگ مجھ سے کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار کئے جانے کے قابل ہے  
میں نے سوکیریاں اور ایک لونڈی دیت میں دے دی اور اپنے  
لڑکے کو بری کر لیا۔ بعد ازاں یہ مسئلہ علمائے دین کے سامنے  
رکھا تو انہوں نے کہا تیرا بیٹا (سنگسار نہ ہوگا) سو کوڑے کھائے گا

لہ کا فرہیں ان کو قسم کھانے میں کیا پاک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے اور پھر قسم کھالیں گے ہم نے نہیں مارا ۱۲ منہ ۱۵۰ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ  
حدیث میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے اپنے نائب کو لکھا یا امین کو بعضوں نے کہا حبیب یہودیوں کو لکھا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا تھے تو اپنے نائب یا امین  
کا جواز بطریق اولیٰ ممکن آیا بعضوں نے کہا آشنا آپ نے جو غلط بھیجا تھا وہ کسی ایک خاص یہودی کے نام ہوگا جو اس کے خیر کے یہودیوں کا سردار ہوگا وہی گویا نائب کے  
عمل ہوگا ۱۲ منہ ۱۵۰ یعنی بطور حاکم کے نہ بطور نگران کے کیونکہ ایک شخص کی نگاہ ہی پر قاضی کو کوئی حکم دینا جائز نہیں ۱۲ منہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا يَا بَيْتُكِ مَا يَكْتَابُ اللَّهُ أَمَّا الْوَلِيدُ وَ  
الْعَمُّ فَزِدْ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَدُّ  
مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا  
أُنَيْسُ لِرَجُلٍ قَاعِدٌ عَلَى أُمِّ آةٍ هَذَا  
فَارْجُمُهَا فَعَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ قَرَجَمَهَا  
أُنَيْسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبُ اسْمِهِ عَمْرُو بْنُ قَابِ بْنِ  
زَيْدِ بْنِ

**باب ۳۷۹۹ تَرْجُمَةُ الْأَعْمَامِ**  
وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ  
وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ  
قَابِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَابِ بْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرًا أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ  
حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ وَأَقْرَأْتُهُ  
كَتَبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَالَ  
عَمْرُو وَعِنْدَكَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللَّهِ  
وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هَذَا  
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ

ایک برس کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں  
بکریاں اور لونڈی اپنی واپس لے لے، تیرے بیٹے پر سو کوڑے  
پڑیں گے، ایک برس کے لئے جلا وطن ہوگا آپ نے (اُنیس رضی  
اللہ عنہ سے فرمایا) اسے اُنیس تو کل اس دوسرے شخص کی بیوی  
کے پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر۔ چنانچہ  
اُنیس رضی اللہ عنہ صبح کو اس عورت کے پاس گئے (اس عورت نے زنا کا اقرار کیا تو اُنیس نے) اسے سنگسار کر ڈالا۔

**باب** حاکم کے سامنے ترجمان یا مترجم کا رہنا  
نیز کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

خارجہ بن زید بن ثابت، فرید بن ثابت سے روایت  
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہودیوں  
کی تحریر سیکھنے کا حکم دیا تو زید آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے خط جو آپ یہودیوں کو دکھواتے تھے لکھتے اور یہودی  
کے خطوط جو آپ کی خدمت میں آتے زید رضی وہ  
پڑھ کر آپ کو سناتے تھے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عبدالرحمن بن حاطب  
سے) کہا یہ لونڈی (ثوبیہ) کیا کہتی ہے؟ اس وقت  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ  
عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے

لے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا اور انیس کے سامنے اس کے اقرار کا وہی حکم تھا جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
اقرار کرتے اگر انیس گواہ بنا کر بھیجے گئے ہوتے تو ایک شخص کی گواہی پر اقرار کیے ثابت ہو سکتا ہے حافظہ کیا امام بخاری نے یہ باب لا کلام محمد کے اختلاف کے  
طرف اشارہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ قاضی کسی شخص کے اقرار پر کسی حکم نہیں لے سکتا جب تک دو عادل شخصوں کو جو قاضی کی مجلس میں رکھتے ہیں اس کے اقرار پر  
گواہ نہ بنائے اور جب وہ دونوں اس کے اقرار پر گواہی دیں تب قاضی ان کی شہادت کی بنا پر حکم دے ۱۱ من ۱۲ جب وہ ثقہ اور عادل ہوں مالک کا یہی قول ہے لا  
ام الا بواحدین اور امام احمد بھی اس کے قائل ہیں امام بخاری کا بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن شافعی نے کہا جب حاکم فریقین یا ایک شخص کی زبان نہ سمجھتا ہو تو وہ شخص عادل  
بجور مترجم کے ضروری ہیں جو حاکم کو اس کا بیان ترجمہ کر کے سنائیں ۱۲ من ۱۳ ان کو امام بخاری نے تائید میں وصل کیا کہتے ہیں زید بن ثابت ایسے ذہین تھے کہ سب سے  
کی خدمت میں یہودی کی کتاب پڑھتے تھے اور بکثرت اس سے حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ کاروں کی زبان اور یہودیوں کی کتاب درست ہیں خصوصاً جب یہود سے  
کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا مجھ کو یہودیوں سے لکھو لے میں اطمینان نہیں ہوتا ۱۲ من

فَقُلْتُ أَخْبِرْكَ بِصَاحِبِهَا  
الَّذِي مَنَعَهَا وَقَالَ أَبُو  
جَنَرَةَ كُنْتُ أَسْرَجُ مَبِينٍ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَدُ  
لِلْحَاكِمِ مِنْ مُسْتَرْجِعِينَ

۶۶۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ  
قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَنَاهُ قُلْ لَهُمْ  
إِنِّي سَأُثَلِّ هَذَا فَإِنْ كَذَبْتَنِي فَلَذُنُوكُ  
فَدَكَرْنَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لَتَرْجُمَنَاهُ قُلْ  
لَهُ إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ  
مَوْضِعَهُ قَدْ حَقَّ هَاتَيْنِ -

میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہے یہ

بَابُ مَحَاسِبِ  
الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ -

۶۶۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

تھے (انہوں نے) (عبدالرحمن بن حاطب نے) کہا کہ یہ  
کہتی ہے کہ فلاں غلام نے مجھ سے زنا کیا ہے  
الوجہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما  
اور عوام کہ درمیان ترجمان کا کام کیا کرتا بعض لوگ  
(امام محمد اور امام شافعی) کہتے ہیں حاکم کے سامنے ترجمہ  
کرنے کے لئے کم سے کم دو مترجموں کا ہونا ضروری ہے۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ  
از ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ ہر قل (بادشاہ روم) نے انہیں قریش کے اور کئی سواروں  
کے ساتھ بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ  
میں اس شخص (یعنی ابوسفیان سے) کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا  
ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور  
مکمل حدیث روایت کی (جو کتاب کے آغاز میں گذر چکی ہے) آخر میں  
مہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا اس شخص (یعنی ابوسفیان) سے کہہ  
اگر تو نے جو بیانات دئے وہ سچے ہیں (اس پیغمبر کا یہی حال ہے)  
تو وہ عنقریب اس ملک کا بھی مالک ہو جائے گا جو اس وقت

باب حاکم اعلیٰ کا اپنے عمال سے محاسبہ  
کرنے کا۔

(از محمد از عبید از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت ابو حمید  
ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ملہ حاملہ ہوں اس کو عبد الرحمن اور سمیع بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵ یہ حدیث ادیب کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۳۵ تو ترجمہ کو انہوں نے  
شہادت پر قیاس کیا یہاں سے ان لوگوں کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں امام بخاری نے بعض الناس کے لفظ سے امام ابو حنیفہ کی تحقیق کی ہے کہ بعض الناس کوئی حقیر کا کلمہ  
نہیں اگر تحقیق کا کلمہ ہوتا تو امام شافعی کے لئے کیونکر حتمال کرتے ۱۲ منہ ۵۵ یہاں یہ اعتراض ہو لے کہ ہر قل کا فعل کیا محبت ہے وہ تو کافر تھا لہذا فی اس کا جواب  
یوں دینے کے کہ ہر قل کافر ہو مگر اس پیغمبر کی کتابوں و زبان کے حالات سے خوب واقف تھا تو اگر باقی شریعتوں میں بھی ایک ہی ترجمہ کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا جاتا تھا بعض  
نے کہا ہر قل کے فعل سے عزم نہیں بلکہ ابن عباس نے جو اس امت کے عالم تھے اس قصے کو نقل کیا اور اس پر یہ اعراض نہ کیا کہ اس شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا تو مسلم بخاری  
کہ وہ ایک شخص کی ترجمہ کافی سمجھتے تھے ۱۲ منہ ۵۵ اور جو یہ کہی روایت انہوں نے کیا یا جو وہ ان سے منقول کر سکتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتَيْبَةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهْلًا جَلَسَتْ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَا هَذَيْنِ فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلْتُ رَجُلًا لَا مَنَاسِكَ عَلَى أُمُورِ مَسَا وَلَا فِي اللَّهِ فَيَا فَيَ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَمَهْلًا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَا هَذَيْنِ إِنْ كَانَ صَادِقًا قَالَهُ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بَعْدَ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهُ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَلَا فَلَا عَرَفَنَّا مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رِغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَبْعُوهُمُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِئِهِ أَلَا هَلْ جَلَسْتُ

عبداللہ بن اُتبیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے تحصیلدار مقرر کیا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا (یعنی زکوٰۃ کا) مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا اور پھر یہ تحفہ تجھے ملتا (تب ہم مانتے) چنانچہ آپ کھڑے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا اما بعد میں تم لوگوں میں سے بعض افراد کو عامل (حاکم) بنانا ہوں اور وہ خدمات ان سے لیتا ہوں جن کا والی اور سرپرست اللہ تعالیٰ نے مجھے بنایا ہے، جب وہ واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو آپ کا ہے (بیت المال کا ہے) اور یہ مجھے بطور تحفہ ملا ہے بھلا اگر وہ سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا پھر یہ تحفہ اس کے پاس آتے تو خیر۔ خدا کی قسم زکوٰۃ کے مال میں سے اگر کوئی شخص کوئی چیز لے گا، ہشام راوی نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے ناحق تو وہ قیامت کے دن اسے لاوے ہوئے آئے گا یا دیکھو میں اسے پہچان لوں گا۔ اگر اس وقت اونٹ لے کر آئے گا تو وہ بر بڑا رہا ہوگا، یا اگر گائے لے ہوئے آئے گا تو وہ بھی خاص آواز نکال رہی ہوگی، یا ایک بکری لے ہوئے آئے گا تو وہ میں میں کر رہی ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے سفیدی بغل دیکھ لی اور فرمایا سنو میں نے تمہیں (خدا کا حکم) پہنچا دیا

باب امام (بادشاہ یا حاکم) کا خاص مشیر  
(یعنی رازدار دوست)

باب ۳۸ بطانة الإمام  
وَأَهْلُ مَشُورَتِهِ الْبُطَانَةُ



اللَّهِ خَلَامٌ-

۶۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ خَلِيفَةً إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمُنْكَرِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمَعْرُوفِ قَالَ سَلِمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ شَهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الرَّهْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَسِينٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّرِ حَدَّثَنِي مَهْفُوزٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

از اصح ابنا بن وهب از يونس از ابن شهاب از ابوسلمه حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی یا اس کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ ہوں، ایک رفیق تو اسے اچھی باتیں کرنے کا مشورہ دیتا ہے ان کو رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق بری باتیں کرنے کا مشورہ اور ترغیب دیتا ہے لیکن جسے اللہ بری باتوں سے بچائے وہ بچا رہتا ہے۔

سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو بحوالہ یحییٰ بن سعید الثمالی از ابن شہاب روایت کیا۔ نیز اس حدیث کو ابن ابی عتیق اور موسیٰ نے بحوالہ زہری از ابن شہاب روایت کیا۔ شعب بن ابی حمزہ نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (موقوفاً) نقل کیا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بحوالہ زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بحوالہ ابوسلمہ از ابوسعید خدری موقوفاً نقل کیا کہ یہ ابوسعید کا قول ہے۔

عبد اللہ بن ابی جعفر نے بحوالہ صفوان بن سلیم از ابوسلمہ از ابویوب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

ملہ مطلب یہ ہے کہ جو شیطان پرکاشا جاتا ہے مگر وہ اس کے دامن میں نہیں آتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو معصوم رکھنا چاہتا ہے باقی دوسرے خلیفے اور بادشاہ بھی بڑا دشمن کے دامن میں نہیں جلتے ہیں اور بڑے کام لگنے لگتے ہیں بعضوں نے کہا ایک رفیق سے فرشتے اور دوسرے رفیق سے شیطان مراد ہے بعضوں نے کہا نفس امارہ اور نفس مطمئنہ ۱۳ منہ ۱۴ اتفاقاً ہی روایت کو امام احمد نے اور دوسرا ذیل کی حاشیہ کو امام لسانی نے وصل کیا ان دونوں نے راوی حدیث ابو ہریرہ کو موقوفاً روایا اور اوپر کی روایت میں ابوسعید سے ۱۵ منہ ۱۶ سلیمان بن بلال کی روایت کو بحال نے وصل کیا، ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقیق کی روایت کو ہمیشہ نے وصل کیا، عبد الرحمن بن ابی جعفر کی

## باب ۳۸۰۲ کَيْفَ يَبَايِعُ

أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُ

۶۶۹۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ فِي الْمَشْطِ وَالْمَكْرَةِ وَأَنْ لَا

نُتَازِعَ الْأُمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ تَقُومَ أَوْ تَقُولَ

بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كُوفَةً لِرَجُلٍ -

۶۶۹۶- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

يُحْفَرُونَ الْمُخَدَقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَاتِ

الْخَيْرَ خَيْرَ الْأَخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

وَالْمُهَاجِرَةِ - فَأَجَابُوا

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَاتِ دِمَائِنَا أَبَدًا

۶۶۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا بَايَعْنَا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ -

## باب ۳۸۰۳ امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت

لے؟

(از اسماعیل از مالک از یحییٰ بن سعید از عبادہ بن ولید)

از والدش) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان امور پر

بیعت کی تھی کہ خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنیں گے اور مانیں گے اور جو شخص سروری

کے لائق ہوگا اس کی سرداری قبول کریں گے اس سے جھگڑانہ

کریں گے اور جہاں کہیں رہیں گے وہاں حق پر قائم رہیں گے یا

حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں ہم کسی طاعت کرنے والے کی طاعت نہیں کریں گے

(از عمر بن علی از خالد بن حارث از محمد بن حضرت انس رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو سروری کے

وقت تشریف لائے دیکھا تو مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے

ہیں آپ نے یہ اشعار پڑھے - ترجمہ اے اللہ حقیقی بھلائی آخرت

والی ہے، پس انصار و مہاجرین کو بخش دے -

صحابہ کرام نے جواباً یہ اشعار پڑھے -

ترجمہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت جہاد کی ہے

جب تک زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن دینار)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم جب آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرتے تھے کہ آپ کا حکم سنیں گے

اور مانیں گے، تو آپ فرماتے ہاں کہو جہاں تک ممکن ہو گا یعنی

(حتی الاستطاعت) یعنی جہاں تک ہو سکے گا -

۶۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ اجْتَمَعَ  
النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ  
أَقْرَبُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدُ  
الْمَلِكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ  
وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنِّي  
بِفِي قَدْ أَقْرَأْتُ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۶۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ  
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ  
الطَّاعَةِ فَلَقْنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَ  
التَّحْمِيلِ بِحَقِّ مُسْلِمٍ.

۶۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَا بِأَيْمَنِ النَّاسِ  
عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيَّ أَقْرَبُ  
بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدَ الْمَلِكِ  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ

(از مسدد از یحیی از سفیان) عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں میں  
اس وقت موجود تھا جب لوگوں نے عبد الملک بن مروان پر  
اتفاق کر لیا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیعت کا خط اس  
مضمون کا لکھا میں اللہ کے بندے عبد الملک بن مروان کا حکم  
سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں، اللہ کی شریعت اور  
اس کے رسول کی سنت کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکے  
گا اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں۔

(از یعقوب بن ابراہیم از سیم از ستیاری از شیعی) حسبر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سمع والطاعت پر بیعت کی تو آپ نے مجھے یہ کلمہ سکھایا فرمایا میں  
کہہ اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میں نے اس امر پر بھی  
آپ سے بیعت کی کہ ہر مستکمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

(از عمرو بن علی از یحیی از سفیان) عبد اللہ بن دینار کہتے  
میں جب لوگوں نے عبد الملک بن مروان سے بیعت لی تو عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے یوں خط لکھا اللہ کے بندے  
امیر المؤمنین عبد الملک بن مروان کو معلوم ہو کہ میں اللہ کی شریعت  
اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق تیرا حکم سننے اور ماننے  
کا اقرار کرتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے  
بھی یہی اقرار کرتے ہیں۔

عبد اللہ بن دینار کی شہادت کے بعد ۱۲۷ منہ ۱۱۵۰ ہوا کہ جب یزید خلیفہ مروان عبد اللہ بن دینار نے اس کی بیعت نہیں کی یزید کے مرتبے ہی عبد اللہ بن دینار نے خلافت کا  
عہدہ لیا اور مروان یزید بن معاویہ خلیفہ ہوا کچھ لوگوں نے عبد اللہ بن دینار سے کچھ لوگوں نے معاویہ بن یزید سے بیعت کی لیکن یہ معاویہ تین ماہ تک خلافت  
نہیں کر سکا اور مروان خلیفہ بن بیضا چڑھا کے بعد وہ بھی مر گیا اور یزید بن عبد الملک کو خلیفہ کر لیا عبد الملک نے حجاج بن یوسف ظالم کو عبد اللہ بن دینار سے اپنے  
کے لئے یہ کہہ دیا کہ جب حجاج غالب رہا اور عبد اللہ بن دینار شہید ہوئے تو آپ سب لوگوں کا اتفاق عبد الملک پر ہو گیا اس وقت عبد اللہ بن عمر نے اپنے بیٹوں  
سمیت اس سے بیعت کر لی عبد اللہ بن عمر کے بیٹوں کے نام یہ ہیں عبد اللہ، ابوبکر، ابوالعبیدہ، بلال اور عمر سب صنفیہ بنت ابی عبیدہ کے لہجے سے تھے اور  
عبدالرحمن ان کے ماں علقمہ بنت ناضی بنی اور سالم، عبد اللہ اور حمزہ ان کے ماں لوتیہ بنی تھی اس طرح زیدان کی بھی ماں لوتیہ بنی تھی ۱۲ منہ

رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِي قَدْرٍ  
أَقْرَبُوا إِلَيْكَ -

۶۷۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ كَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ  
قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَبِي شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ  
قَالَ عَلَى الْمَوْتِ -

۶۷۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
ابْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ خُزَيْمَةَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا  
فَقَسَّوْا وَوَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ  
بِالَّذِي أَنَا فِسْكُمْ عَلَى هَذِهِ الْأُمُورِ وَلَكِنِّي  
إِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فِجَعًا  
ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَبَّيْنَا وَلَوْ أَعْبَدَ  
الرَّحْمَنُ أَمْرَهُمْ فَمَا لَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا آمِنَ النَّاسِ  
يَتَّبِعُ أَوْلِيَاءَكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطِئُ عَقِبَهُ  
وَمَا لَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَ  
بَلَاكَ اللَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ  
الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ  
قَالَ الْمُسَوَّرُ طَرَفَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ  
هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى

(از عبد اللہ بن مسلمہ از حاتم) یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں  
نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت  
کی تھی؟ انہوں نے کہا (جہاد و قتال کرتے ہوئے) مرجانے اور  
شہید ہو جانے پر (یعنی تمام عمر قتال و جہاد فی سبیل اللہ کریں گے)  
(مذ عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ از مالک از زہری از  
حمید بن عبد الرحمن) مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ (شہادت کے وقت) جن چھ آدمیوں کو خلافت کے  
لئے نامزد کر گئے تھے وہ سب جمع ہوئے انہوں نے مشورہ کیا  
(کون خلیفہ بنے) آخر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
مجھے خلافت کی کوئی خواہش نہیں لیکن اگر آپ کہیں تو میں آپ  
صاحبان میں سے کسی کو خلافت کے لئے منتخب کر سکتا ہوں (میری  
راے پر انحصار کر لو) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ عبد الرحمنؓ کو  
اختیار دے دیا کہ وہ جسے چاہیں چن لیں) اب سب لوگ عبد الرحمن  
رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہو گئے، ایک آدمی بھی ان باقی آدمیوں  
کے ساتھ نہ رہا، نہ ان کے پیچھے چلتا تھا اور جسے دیکھو وہ راتوں  
کو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مشورہ کر رہا ہے (کے خلیفہ بنانا  
چاہئے) مسور بن خرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس  
کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو تھوڑی  
رات گئے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف  
لائے، دروازہ کھٹکھا یا میں سوئے ہوئے جاگ اٹھا، مجھ سے  
فرمالے گئے تم سو رہے ہو میں اس رات (یا ان تین راتوں)

اَسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَرَاكَ نَائِمًا  
فَوَاللّٰهِ مَا اَكْتَعَلْتُ هَذِهِ الثَّلَاثَ اللَّيْلَةَ  
بِكَثِيرٍ نَوْمٍ اَنْطَلِقُ فَاَدْعُمُ الرَّبِّيَّ وَ  
سَعْدًا اَدْعُوْتُهُمَا لَهٗ فَنَشَا وَرَهْمَا  
ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ اِدْعُنِي عَلَيَّ اَدْعُوْتُهُ  
فَنَاجَاهُ حَتَّى اَبْهَاثَ اللَّيْلَ ثُمَّ قَامَ  
عَلَيَّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَبَعٍ وَقَدْ  
كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَغْشَى مِنْ عَلَيَّ شَيْئًا  
ثُمَّ قَالَ اِدْعُنِي عُثْمَانُ اَدْعُوْتُهُ فَنَاجَاهُ  
حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُوَدَّنُ يَا صَبِيحُ  
فَلَمَّا مَلَى النَّاسُ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ  
اُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنْبَرِ فَارْسَلْ اِلَى  
مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَ  
الْاَنْصَارِ وَارْسَلْ اِلَى اَمْرَاءِ الْاَجْنَادِ  
وَكَانُوا اَوْ اَفْوَاتِلَكَ الْحُجَّةَ مَعَ عُمَرَ  
فَلَمَّا اجْتَمَعُوا نَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّي قَدْ  
نَظَرْتُ فِيْ اَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ اَرَهُمْ  
يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى  
نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ اُبَا يَعْلَقَ عَلِيُّ  
سُنَّةَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالتَّحْلِيْقَتَيْنِ  
مَنْ بَعْدِهِ فَيَا بَعْدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

میں کچھ زیادہ نہیں سویا جاؤ زیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاصؓ کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں انہیں بلا لایا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے رہے پھر مجھے بلایا اور کہا جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بھی بلا لایا۔ آدھی رات تک ان سے سرگوشی کرتے رہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے اٹھے تو نہیں یہی امید تھی کہ عبدالرحمان اپنی کو خلیفہ منتخب کریں گے مگر بات یہ تھی کہ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے دل میں ذرا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ اندیشہ تھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا ان سے اس وقت تک سرگوشی ہوتی رہی کہ صبح کی اذان ہوگئی۔ اذان کے وقت دونوں جُدا ہوئے جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھی اور یہ چھ حضرات منبر کے پاس جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے تمام مہاجرین و انصار جو مدینہ میں حاضر تھے اور جتنے فوجوں کے سردار وہاں موجود تھے، نیز جو اتفاق سے اس سال حج کے لئے آئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا سب کو بلا بھیجا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت تشہد پڑھا اور کہنے لگے ”علی رضی اللہ عنہ آپ بُرا نہ ماننا میں نے سب لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کی (میں کیا کروں) وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے“ پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں تم سے اللہ کے دین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے بعد

لہ عبد الرحمن یہ دہتے تھے کہ حضرت علی کے مزاج میں ذرا سختی ہے اور عام لوگ ان سے خوش نہیں ہیں ان سے خلافت سنبھلتی ہے یا نہیں ایسا نہ ہو کوئی فتنہ کرا ہو جائے لیکن کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج شریف میں غرور و خشوع طبعی بہت تھی عبدالرحمن کو یہ ڈر ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام اچھ طرح سے چلے گا یا نہیں چنانچہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے یہ گزارش اور خوش طبعی کی نسبت کہا اِنَّا الَّذِي اَحْرَكَ اِلَى الْمَدِينَةِ ۱۲ مہرہ مسلم ہوا تمام صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چاہتے تھے تو تمام صحابہ کو خیانت سے مشورہ کرنا شیعوں کی بہت بڑی غلطی ہے عبدلرزاق

وَبَايَعَهُ النَّاسُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ خَلِيفُونَ (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے بیعت کر لی اور جتنے انصار و مہاجرین اور سردارانِ افواج اور عامۃ المسلمین وہاں موجود تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

### باب ۳۸۰۳ مِنْ بَايَعِ مَرْثِيَّ

۴۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تَبَايَعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ فَبِئْسَ الْقَائِي

### باب ۳۸۰۴ بَيْعَةُ الْأَعْرَابِ

اور جہاد پر بیعت کرنا۔

۴۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابًا بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعَكٌ فَقَالَ أَرَقُلْنِي يَبْعَثْنِي قَائِي ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَرَقُلْنِي يَبْعَثْنِي قَائِي فَنَزَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَرِهَا وَتَنْصَعُ طَبْعُهَا۔

### باب ۳۸۰۳ دو بار بیعت کرنا۔

(از ابو عامر از یزید بن ابی عبید) سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حدیبیہ کے مقام شجرہ بیعت رضوان کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا سلمہ! کیا تو بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلی بار ہی بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا دوسری بار پھر بھی ہے۔

### باب ۳۸۰۴ اعراب (دیہاتیوں) کا (اسلام

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے بخارا گیا اس نے کہا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار کیا پھر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار فرمایا آخر وہ مدینے سے نکل کر اپنے جنگل کی طرف چل دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ بھٹی کی طرح ہے پلیدہ حسین (میل گھیل) کو دو کر دیتا ہے اور خالص پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے۔“

سہ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کر لی ہر الہی سچا کہ پہلے حضرت عثمان خلیفہ ہوں اور اخیر میں علی رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے اگر حضرت علیؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی خلافت مل جاتی جیسے آپ اس کا ہلے تھے مگر حق تعالیٰ جل شانہ کو ان چاروں بزرگوں کو خلافت کا شرف یکے بعد دیگرے دینا منظور تھا وہاں ہر اللہ مفعولاً ۱۲ منہ ۱۱۰۰ سہ سہ ہر کوئے بڑے بہادر اور لڑنے والے شخص تھے خصوصاً تیرہ لاکھ اندی اور دو لاکھ میں اپنا نظریہ نہیں رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ان سے دو بار بیعت لی ۱۲ منہ ۱۱۰۰ سہ بے شک آپ کا فرمانا صحیح ہے مدینہ طیبہ ایسا ہی شہر ہے جیسے لوگ دلوں میں نہیں پاتے خود بخود نیک کر چل دیتے ہیں مدینہ میں وہی لوگ اقامت کرتے ہیں جو نیک اور صالح ہوتے ہیں۔ اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موقتنا ببلد رسولک ۱۲ منہ

## باب نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا

(از علی بن عبد اللہ از عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی الیوب از ابو عقیل از زہرہ بن معبد) عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دیکھا تھا کہتے ہیں کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تھیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے (عبد اللہ بن ہشام) سے بیعت کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ ابھی بچہ لیجئے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت دی۔

عبد اللہ بن ہشام کا دستور تھا کہ وہ اپنے سب گھر والوں کی طرف سے ایک بھری قربانی کیا کرتے تھے۔

## باب بیعت کے بعد اس کا فسخ کرنا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر مدینے میں اسے بخار آنے لگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے! آپ نے انکار کیا پھر دوبارہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا آخر وہ مدینے سے نکل گیا تو آپ نے فرمایا مدینہ میں کسی کے مثل ہے پلید اور میل کچیل کو چھانٹ

## باب ۲۸۰ بَيْعَةُ الصَّغِيرِ

۶۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَتُ مُحَمَّدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَلِينَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَسَمَّيْنَاهُ وَأَمَّا لَمْ وَكَانَ يُصْعِقُ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ جَنَاحِ أَهْلِهِ.

## باب ۲۸۱ مَنْ بَايَعَهُ ثُمَّ

اسْتَقَالَ النَّبِيَّ

۶۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَارَ بَنِي أَبِي رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَلَيْكَ بِأَمْدَانِهِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِي بَيْعِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ

۱۷ یہاں سے یہ لاکر نابالغ کو بیعت صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ ہی سنت ہے کہ ہر ایک گھر کی طرف سے عید الاضحیٰ میں ایک بکری قربانی کی جائے سالہ گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کافی ہے اب یہ حرمات ہو گیا ہے کہ بہت سی بکریاں قربانی کرتے ہیں یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور صرف فرقہ کے لوگوں نے ایسا کرنا اختیار کر لیا ہے جیسے کتاب الامعیہ میں گند چکا ہے حافظ نے کہا کہ عبد اللہ بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ

ڈالتا ہے اور ستمرا خالص مال رکھ لیتا ہے۔

فَقَالَ أَقْلَبُ بَيْعَتِي قَابِي فُجُورِ الْأَعْرَابِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تُنْفِي خَبَرَهَا  
وَتَنْصَعُ طَيْبَهَا

باب ۳۰۷۰ مَن بَايَعَ رَجُلًا  
لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا -

۶۷۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي  
حَنْزَلَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ  
أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلٍ مَاءٍ بِالْطَّرِيقِ  
يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ  
إِمَامًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ  
مَا يُرِيدُ وَلَوْ لَهُ وَالْأَلَمُ نَفِ لَهُ وَرَجُلٌ  
يُبَايِعُ رَجُلًا يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَيُخْلَفُ  
بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا أَوْ كَذَا أَفْصَدَ قَةً  
فَأَخَذَهَا وَكَمْ يُعْطَى بِهَا -

باب محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت  
کرنے والا شخص۔

(از عبدان از ابو حمزہ از ابو اعمش از ابو صالح) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہ  
کرے گا نہ انہیں رگنا ہوں (سے) پاک صاف کرے گا، بلکہ انہیں  
دردناک عذاب ملے گا۔ ایک تو وہ شخص جس کے پاس رستے  
میں بے ضرورت پانی ہو اس کی مزدوریات سے زیادہ) پھر بھی وہ  
مسافر کو نہ ڈے۔ دوسرے جو شخص محض دنیا کمانے کی غرض سے  
کسی امام (بادشاہ حاکم) سے بیعت کرے اگر اسے دنیا کا دوسرے  
پیسہ دے تب تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے تیسرے  
وہ شخص جو بعد نماز عصر بازار میں کچھ سامان فروخت کرنے کے  
لے کھلے اور کھلے چھوٹی قسم کھائے کہ اس مال کی مجبانی قیمت ملتی تھی اور اس کی قسم کے  
انتہا پر کوئی وہ سامان خریدے حالانکہ وہ چھوٹا ہوا اسے اتنی قیمت نہیں ملتی تھی بلکہ

ملہ جس کو پانی کی امتیاح ہو معاذ اللہ کسی سخت دلی اور قساوت قلبی سے بزرگوں نے تو یہ کیا ہے کہ رتے وقت بھی خود پانی نہ پیا اور دوسرے بھائی مسلمان کے پاس بھی  
دیا چنانچہ جنگ یرک میں میں بہت سے صحابہ شریک تھے ایک جند، بیان کرتے ہیں میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جو زخمی ہو کر گر پڑا تھا پانی لے کر گیا۔ اتنے میں اس کے پاس  
ایک اور مسلمان زخمی پڑا تھا اس نے پانی مانگا میرے بھائی نے اسے سے کہا پہلے اسے پلاؤ جب میں اس کو پلانے گیا تو ایک اور زخمی نے پانی مانگا اس نے اسے سے کہا اس کے  
پاس لے جاؤ مگر جب تک میں پانی لے کر اس کے پاس پہنچا وہ میان حق ہو گیا لوٹ کر آیا تو وہ شخص بھی گر چکا تھا جس کے پلانے کے لئے میرے بھائی نے کہا تھا آگے بڑھا  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا بھائی بھی گر چکا تھا رضی اللہ عنہم جب او فی مسافر کو پانی نہ دینے کی یہ سزا ہو تو خیال کر لینا چاہیے کہ جن اشتعیا و نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے نفرت دیا کا پانی بھوک دیا اور ان کو پیسا شہید کیا ان کو کتنا عذاب ہو گا  
کسی روایت میں تین آدمی اور میں ایک اور بھلا حرام کار دوسرے چھوٹا بادشاہ تیسرے مفروہ فقیر ایک روایت میں چھ آدمی انار لٹکانے والا دوسرا غیرات  
نہیکہ احسان جیلانے والا تیسرا چھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا مذکور ہے ایک روایت میں قسم کھا کر کسی کا مال چھین لینے والا مذکور ہے ۱۲ منہ



## باب ۳۸- بَيْعَةُ النِّسَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۴۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ وَ

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَبُو دَرْدِيسٍ الْخَوَزَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ

ابْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي تَحْلِيلِ

تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا

وَلَا تَكْفُرُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

وَلَا تَأْتُوا بِهَمَتَيْنِ تَفْتُرُونَهُ بَيْنَ يَدَيْكُمْ

وَأَرْجُلَكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ

فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ

أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَوْقَبَ بِهِ فِي

الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ

ذَلِكَ شَيْئًا فَاسْتَرَهَ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ

إِنْ شَاءَ عَاقِبَتُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ

فَبَايَعْنَا عَلَى ذَلِكَ-

۶۴۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

## باب عورتوں سے بیعت لینا۔

۱ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

(دوسری سند - از یث از یونس از ابن شہاب  
از ابودردیس خولانی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے  
تھے ہم مجلس میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم  
سے فرمایا تم مجھ سے ان امور پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ  
کسی کو مت شریک کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی  
اہلداد کا خون ناحق نہ کرو گے، اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان  
بہتان تراش نہ کرو گے معروف (اچھی بات) میں نافرمانی نہ کرو گے  
پس جو شخص ان شرائط کو پورا کرے اس کا اجر اللہ دے گا  
اور جس سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے  
(ماسوائے شرک کے) پھر دنیا میں اس کی سزا مل جائے (اس  
پر حد لگ جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی  
اگر سزا نہ ہو، اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اس کا گناہ چھپائے رکھے،  
تو (قیامت کے دن) اللہ کو اختیار ہوگا چاہے اسے عذاب  
دے چاہے معاف کر دے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرطوں پر آپ سے بیعت کی  
(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی

لہ اکثر گناہ اتقاد کیا ہیں اس لئے انہی کا بیان کیا بعضوں نے کہا یہ مراد ہے جسے کہتے ہیں بیکسبت ایک کم اور پاؤں کا ذکر  
محض تاکید کے لئے ہے بعضوں نے کہا میں اس کی بیکسبت سے مراد ہے آخر اس پر پہلے قلم کیا جاتا ہے آدمی میں اس کی نیت کرتا ہے پھر وہ ان کے نکالنے کے لئے  
کہ یہ ظاہر اس حدیث کا تعلق ترمیم باب سے ہے نہیں آتا مگر ظاہر بخاری کی بیکسبت یعنی اللہ اکبر یہ ہے کہ یہ شرطیں سورہ معقہ میں قرآن شریف میں عورتوں کے باب میں مذکور  
ہیں یا آیتھا النبی اذا ساءلك المؤمنون ميثما يعترفنك على ان لا تشركن شيئا اھمیریت تک تو امام بخاری نے عبادہ کی حدیث بیان کی کہ اس آیت کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف  
یوں مذکور ہے کہ عبادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان شرطوں پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے چوری نہ کریں گے اخیر  
آیت تک ۱۲ سنہ

قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالنِّكَاحِ هَذِهِ  
الَّذِي لَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا  
مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ مِثْلُهَا -

۶۷۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ  
أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكُنَّ  
بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّسَاءِ فَقَبَضَتْ  
امْرَأَةً مِثْلَ يَدِهَا فَقَالَتْ فَلَا تَدْرِي أَمَعَدْتَنِي  
وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَبْعِدَ مَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا  
فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَقَّتْ امْرَأَةً  
إِلَّا أَمَرْتُ سَلِيمًا وَامْرَأَةً عَلَاءَ وَابْنَةَ أَبِي  
سَبْرَةَ امْرَأَةً مَعَاذَ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ  
وَامْرَأَةً مَعَاذَ -

کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی بیعت لیا  
کرتے اس آیت کے مطابق (جو سورہ ممتحنہ میں ہے) لَا يُشْرِكُنَّ  
بِاللَّهِ شَيْئًا (الخ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی (غیر) عورت کے ہاتھ سے  
نہیں لگا، البتہ اس عورت کو آپ نے ہاتھ لگایا جو آپ کی بیوی  
یا لونڈی تھی یہ

(از مسددا ز عبد الوارث از الیوب از حفصہ بنت سیرین) اُم  
عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیعت کی تو آپ نے ہمیں سورہ ممتحنہ کی یہ آیت سُنائی بَايَعُنَا  
اَنْ لَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا الخ نیز ہمیں میت پر نوحہ کرنے (رونے  
پینے) سے منع فرمایا۔ ایک عورت نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ  
کھینچ لیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ فلاں عورت نے میری میت میں  
میری مسد کی تھی (میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا) میں چاہتی ہوں  
اس کا بدلہ دوں (پھر نوحہ سے توبہ کر لوں) آپ نے اس سے کچھ  
نہیں فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر ان شرائط کو اُم سلیم  
اُم علاء، ابوسبرہ کی بیٹی یعنی معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ

کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سوا اور کسی عورت نے پورا نہیں کیا ہے

باب ۳۸۰۹ مَنِ عَمِلَتْ بَنِيَّةً

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ

باب بیعت توڑنا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح میں) فرمایا اے

اے نبی! اور یہی کہ روایت میں ہے ابوسبرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ سے بیعت کر لی تھی آپ نے فرمایا  
میں عورتوں سے بیعت نہیں کرتا بخیر میں سلام نے اپنی تفسیر میں بھی سے نکالا کہ عورتیں کپڑا رکھ کر بیٹے کا ہاتھ تھا شہین بیٹی بیعت کے وقت ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس سے بیکار ہے کہ عورتیں  
بھی بیعت کے وقت آپ سے ہاتھ ملائیں مگر کپڑا رکھ کر ملائی تھیں لیکن بلا و راست ہاتھ نہیں ملائی تھیں۔ بعضوں نے کہا ہاتھ کھینچنے سے مراد یہ ہے کہ بیعت کا طریقہ  
قبول کرنے میں اس نے توقف کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ نسائی کی روایت میں صاف یوں ہے آپ نے فرمایا جا اس کا بدلہ کرنا وہ گئی اور پھر آئی اور آپ سے بیعت کی شاید یہ  
نوحہ اس کی وجہ سے ہو گا جو قطعاً حرام ہے یا بار اجازت خاص ہو سے اس عورت کے لئے ہو گئی بیٹھے والی کیا یہ قول ہے کہ نوحہ حرام نہیں ہے مگر نوحہ میں جا بیعت کے افعال حرام  
ہیں جیسے کپڑے بھارتا منہ یا بدن کو چونا خاک اٹھانا بعضوں نے کہا اس وقت نوحہ حرام نہیں ہوتا تھا قطعی نے کہا صحیح یہ ہے کہ پہلے نوحہ جائز تھا پھر مکہ و منیہ  
ہذا پھر مکہ و منیہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ راویوں کو شک ہے کہ ابوسبرہ کی بیٹی وہی معاذ کی جود تھی یا معاذ کی جود اس کے ساتھ مافظ نے کہا صحیح داؤ عطف کے  
ساتھ ہے کہ معاذ کی جود ام عمرو بنت خلاد تھی ۱۲ منہ

[illegible]

رسول جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو شخص بیعت کر کے اپنا اقرار توڑ دے وہ اپنا آپ نقصان کمرے گا۔ اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا اسے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر دے گا۔

۱۱۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِ قَالَ  
 سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ  
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ يَا يُعْنَى عَلَى الْإِسْلَامِ  
 فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ  
 الْعَدُوُّ فَعَبُّوا مَا فَقَالَ أَقْبَلْنِي  
 فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ  
 تَنْفِي خَبَرُهَا وَتَنْصَحُ طَبِيعُهَا -

بَابُ الثَّمَانِيَةِ فِي اسْتِغْلَافِ

کو خلیفہ بنا یا جانا۔

٢٤١٢ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ  
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَسِيمَ بْنَ  
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَا إِلَهُ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ قَسْتُغْفِرُكَ  
وَأَدْعُو لَكَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

(از یحییٰ بن یحییٰ از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از قاسم  
 ابن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں  
 بے "سر پہٹا جاتا ہے" یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اگر ایسا ہوا (تو میرے سامنے مرغی) اور میں زندہ رہا تو تیرے لئے  
 میں مغفرت کی دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا  
 بے مصیبت خدا کی قسم میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے  
 ہیں میں مر جاؤں تو آپ اسی دن شام کو دوسری عورت سے

وَأَتُكَلِّمُهُ وَاللَّهُ إِلَيَّ لَا ظُلُمَ لَكَ تَحِبُّ  
مَوْتِي وَكَوْكَانَ ذَاكَ لَطَلْتُ أَخْرَ  
يَوْمِكَ مَعْرَسًا بِبَعْضِ أَرْوَاجِكَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَلْ أَنَا وَإِنِّي لَأَسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ وَأَوَدُّ  
أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَإِنَّهُ فَأَعْهَدَ  
أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَمُوتَ أَوْ يَمُوتَ  
ثُمَّ قُلْتُ يَا بِي اللَّهُ وَيَدُ قَوْمٍ مُؤْمِنُونَ  
أَوْ يَدُ قَوْمٍ مُؤْمِنُونَ -

ہونے دیں گے (اس لئے بنانا اور خلیفہ بنانا بیکار ہے)

۶۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ  
أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ  
اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ  
وَلَا أَنْتَ لَوْ قَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ  
مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ  
وَدِدْتُ أَنْ يَمُوتَ مِنْهَا كِفَاً

شادی کر لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں میں  
کہتا ہوں میرا سر پھٹا جاتا ہے (آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا  
کہ میں پہلے وصال کر جاؤں گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت  
عرصے تک زندہ رہیں گی) میں نے یہ ارادہ کیا کہ ابو بکر اور ان  
کے بیٹے کو بلا بھیجوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادوں ایسا  
نہ ہو (میرے وصال کے بعد) لوگ کچھ اور کہنے لگیں کہ ہمیں خلافت  
ہمارا حق ہے) یا تمنا کرنے والے کچھ اور تمنا کریں (خود خلیفہ بننا  
چاہیں) پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اللہ تعالیٰ کو خود ابو بکرؓ  
کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں ہے نہ مسلمان اور کسی کو خلیفہ

(از محمد بن یوسف از سفیان از ہشام بن عروہ از والرش)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ کسی خلیفہ متعین نہیں کر جاتے؟  
انہوں نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ متعین کر جاؤں (تو یہ بھی ممکن ہے)  
جو شخص مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ متعین کر گئے تھے اور اگر میں  
کسی کو خلیفہ متعین نہ کروں (مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دوں تو یہ بھی ہو سکتا  
ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نہیں بنا گئے جو مجھ سے بہتر  
تھے۔ پھر لوگوں نے ان کی تعریف شروع کی، انہوں نے کہا کوئی تو واقعی دل  
سے میری تعریف کرتا ہے کوئی مجھ سے ڈر کر، میں یہی غنیمت سمجھتا ہوں

لہ دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے مرض موت میں فرمایا عائشہؓ اپنے باپ ابوبکرؓ کی کو بلا لے تاکہ میں ان کے لئے کھ دوں یعنی ابوبکرؓ کی خلافت کچھ دنوں تک  
آخر میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان لوگ ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت نہیں مانتے اس حدیث میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت اللہ اور اہل  
اور مرضی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھی اور جو لوگ ایسے پاک نفس خلیفہ کو قاصب اور ظالم جانتے ہیں وہ خود ناپاک اور پسید ہیں ۱۲ منہ ۱۳ سبحان اللہ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کی امتیاط انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا مسلمانوں کی رائے یہ چھوڑا اور ابوبکر صدیق خلیفہ کر گئے  
تو وہ ایسے بستے چلے جس میں دونوں کی پیروی ہوجاتی ہے یعنی کچھ مشورہ پر چھوڑا کچھ مقرر کر دیا انہوں نے چھ آدمیوں کو جو اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے میں ابوبکر  
ان چوبیس سے کسی کی تعین مسلمانوں کی رائے پر چھوڑی گویا دونوں سنتوں پر عمل کیا دوسرے تقویٰ شجاری دیکھ کر عشرہ مبشرہ میں سے سعید بن زید بھی زندہ تھے  
مگر ان کا نام کم نہ لیا اس خیال سے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ رشتہ رکھتے تھے۔ ہائے حضرت عمرؓ کی طرح مسلمانوں میں کون ایسے نفس اور مدادوں اور منصف پیدا  
ہو اے ان کا ایک ایک کام ایسا ہے جو ان کی فضیلت پر چلانے کے لئے کافی ہے اور انہوں نے انہوں پر چلنے کے لئے فرما دیا کہ ان کا نظریہ اسلام میں نہیں ہونا چاہئے یہ ۱۴  
۱۵ اگر کسی شخص خلافت کو رغبت کے ساتھ چاہتا ہے کہ اس سے ڈرتا ہے کہ وہ خلافت بڑے مراعظہ کا کام ہے ۱۶ منہ

لَا دِي وَلَا عَلَيَّ وَلَا أَحْتَمِلُهَا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا | کہ خلافت کے مقدمے میں بری ہو جاؤں نہ مجھے ثواب ملے نہ عذاب

میں نے خلافت کا بوجھ اپنی زندگی بھر اٹھایا اب مرتے ہوئے یہ بوجھ میں اپنی گردن پر نہیں اٹھاتا یہ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری) حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دوسرے دن انہوں نے ارشاد فرمایا پہلے خطبے میں تو انہوں نے کہا تھا کہ آنحضرت کا وصال نہیں ہوا جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن اُڑا دوں گا) انہوں نے تشہد پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے کوئی بات نہیں کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے تو یہ اُسیہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک زندہ رہیں گے کہ ہم سب دنیا سے اٹھ جائیں گے آپ ہم سب کے بعد وصال فرمائیں گے۔ خیر اب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور باقی رکھا ہے (قرآن) جس کے ذریعے تم راستہ پاتے رہو گے۔ اسی نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی راہ بتلائی اور دیکھو (مسلمانو) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق ہیں ثانی اثنین اذھما فی الخار تمام مسلمانوں میں انہیں خلافت کا زیادہ حق ہے۔ اٹھو اور ان سے بیعت کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ اس وقت سنا یا جب مسلمانوں کا ایک گروہ پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر چکا تھا (لیکن وہ خاص بیعت تھی) یہ عام بیعت منبر پر (وصال کے دوسرے دن) ہوئی۔

اسی سند سے زہری نے بحوالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس روز ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بل کر یہیں کہتے رہے۔ اٹھئے منبر پر تشریف لائے (آخر وہ منبر پر

۶۷۱۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ اُخْرًا جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدَا مِنْ يَوْمِ تُوِّفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَابُوبَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَ مَا يَرِيْدُ بِذَلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرَهُمْ فَاِنْ يَكُ فَعَبْدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَادَّعَى اللَّهُ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ بَيْنَ اَظْهَرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدٰى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارَآ اَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَانِي اَمْتَيْنِ وَائِهٖ اَوْلٰى الْمُسْلِمِيْنَ بِأُمُوْرِكُمْ فَمَقُومُوْا فَبَايَعُوْهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ هَٰذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِرَآئِيْ بَكْرٌ يَوْمَئِذٍ اَصْعَدَ الْمُنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتَّى صَعِدَ



## باب ۳۸۱

۶۴۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ

أَسْمَعْهَا فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

## باب ۳۸۲ إخراج الخمر

وَأَهْلُ لَرِيْبِ مِنَ الْبُيُوتِ

بَعْدَ الْبُعْرِفَةِ وَقَدْ أَخْرَجَهُ عُمَرُ

أَخْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

۶۴۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ

هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطِّ يَحْتَطَبُ ثُمَّ أُمَرَ

بِالْمَلُولَةِ فَيَمُودَنَّ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ جَلَاءُ قِيَوْمٍ

النَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُخْرِفَ

عَلَيْهِمْ بَيُوتُهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ

يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرَقًا سَمِيمًا أَوْ

## باب

(از محمد بن شنی از غندر از شعبہ از عبد الملک) حضرت

جابر بن سرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (میری امت میں) بارہ امیر

(سرور) ہوں گے۔ اس کے بعد ایک کلمہ فرمایا مگر میں وہ نہ

سن سکا، میرے والد سرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ آپ نے

فرمایا تھا یہ سب قریش میں سے ہوں گے!

## باب جھگڑا اور فسق و فجور کرنے والوں کو جب

ان کا علم ہو جائے گھروں سے نکلوا دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق

کی بہن کو گھر سے نکلوا دیا جب انہوں نے نوحہ کیا تب

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ

ارادہ کیا کہ بھڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کی اذان دینے کا

اذان ہونے کے بعد میں ایک شخص سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے

اور میں خود (جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں) کے گھروں پر

جا کر جلا دوں۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے اگر ان لوگوں میں سے (جو جماعت میں نہیں آتے) کسی کو

یہ معلوم ہو جائے کہ اسے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے گوشت

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ دن برابر عزت سے سچا کارہ خلیفوں کے زمانے تک ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے یہ دین برائے قائم رہے یہاں تک کہ تم یہاں

خلیفے ہوں گے اور سب پر امت اتفاق کہے گی یہ بارہ خلیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گذر چکے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر عمر بن عبدالعزیز تک سب وعدہ

شخص حاکم ہوئے ہیں ان میں دو کا زمانہ بہت قلیل رہا ایک معاویہ بن زبیر مدینہ مروان کا ان کو نکال ڈالا تو تیسری بارہ خلیفہ ہوئے ہیں جنہوں نے بہت زور شور سے خلافت

کی عمر بن عبدالعزیز کے بعد پھر زمانہ کارنگ بل گیا ادنا نام حسن رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر کو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے مگر اکثر لوگ تو جمع ہو گئے تھے

ان دونوں عاصیوں کی خلافت حق اور صحیح ہے امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ ایام مراد ہیں ۱۰۔ اپنے بھائی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات

۱۱۔ اس کو سحاق بن راجویہ نے اپنے مستند میں وصل کیا ۱۲۔ امت

مِمَّا تَرَيْنَ حَسَنَتَيْنِ لَشَيْءٍ مِنَ الْعِشَاءِ  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ يُوسُفُ قَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مَا  
مَا بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ مِثْلُ مِلْسَةٍ  
وَمِصْنَاةِ الْيَوْمِ حَقْنُوهَا

**باب ۳۸۳** هَلْ لِلْإِمَامِ  
أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَآهْلَ  
الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ  
وَالزِّيَارَةِ وَتَحْوِيهِ

۶۷۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ  
اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ قَبْلَ  
بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ  
مَالِكٍ قَالَ لَبَّائِي خَلَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ  
قَدْ كُودِيتُهُ وَتَمَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا  
فَلَبَّيْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَ  
أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

کی ایک موٹی ہڈی یا بجری کے دوا چھ کھڑکیں گے تو عشاء کی  
جماعت میں (حالانکہ وہ رات کو ہوتی ہے) ضرور شریک ہو۔  
محمد بن یوسف نے بحوالہ یونس از محمد بن سلیمان کہتے ہیں  
کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مرماۃ وہ گوشت ہے جو بجری  
کے کھروں میں ہوتا ہے یہ منساۃ اور میضاۃ کے وزن پر ہے۔

**باب** کیا امام کے لئے یہ روا ہے کہ مجرموں اور  
گنہگاروں کو اپنے پاس آنے اور بات کرنے سے  
ممانعت کر دے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن  
بن عبد اللہ بن کعب بن مالک) عبد اللہ بن کعب بن مالک جو اپنے  
والد کعب کو ان کے نابینا ہو جانے کے بعد لے کر چلا کرتے کہتے  
میں میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے وہ واقعہ سنا جب وہ غزوہ  
تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گئے تھے۔  
کعب رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ سنایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سب مسلمانوں کو منع کر دیا ہم سے کوئی بات تک نہ کرے  
ہم نے پچاس راتیں اسی طرح بسر کیں پھر آپ نے ارشاد  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی ہے بلکہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب التَّبَيُّنِ

بَاب مَا جَاءَ فِي

التَّبَيُّنِ وَمَنْ تَمَقَّى الشَّهَادَةَ

۶۷۲۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَا

رَجُلًا لَيَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَفُوا بَعْدِي

وَلَا أَحَدٌ مَّا أَحْبَبَهُمْ مَّا تَخَلَّفْتُ

وَلَوْ دُرْتُ أَبِي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ

أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ -

۶۷۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْصَمِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدُرْتُ

إِنِّي لَأَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإُقْتَلُ ثُمَّ

أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ

أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ هُنَّ ثَلَاثَا أَشْهُدُ بِاللَّهِ

بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَيْرِ

## کتاب آرزوؤں کا بیان

باب شہادت کی آرزو کرنا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب از ابوسلمہ و سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ بعض لوگوں کو میرے ساتھ غزوات میں شامل نہ ہو کر گھروں میں رہ جانا ناگوار گذرتا ہے اور میں ان کے لئے سواریاں مہیا نہیں کر سکتا تو میں فوج کے ہر دستے کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتا اور میری تو یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے یہ آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں پس مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ راوی کہتے ہیں میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کلمہ تین بار کہتے تھے۔

باب نیک کام (جیسے خیرات وغیرہ) کی آرزو

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أَحَدٌ ذَهَبًا

۶۷۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ تَمِيمٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ قَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامٍ

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أَحَدٌ ذَهَبًا

لَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدِيَانِي عَلَى ثَلَاثٍ وَعِنْدِي

مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ بِي فِي رَأْصِهِ فِي دِينٍ

عَلَيَّ أَحَدٌ مَنْ يَقْبَلُهُ -

بَابُ ۳۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ

مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ -

۶۷۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ

مَا سَقْتُ الْهَدْيَ وَلَكَلْتُ مَعَ النَّاسِ

حِينَ خَلَوُا -

۶۷۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَسُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

كُرْنَا - أَخْبَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِشَادُ الْغَمِيرِ

پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہونا۔

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از مہام) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری آرزو یہ

ہے کہ میں تین دن نہ گذر نے دوں، سب خسر چ کر ڈالوں ایک

اشرفی بھی جسے کوئی لینا قبول کرے نہ رہنے دوں (بلکہ دے

ڈالوں) البتہ کسی کا قرض مجھ پر ہو اس کے ادا کرنے کے لئے رکھ

چھوڑوں تو یہ اور بات ہے یہ

بَابُ ۳۸۷ أَخْبَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِشَادُ الْغَمِيرِ

مجھے پہلے سے معلوم ہونا جو بعد میں معلوم ہوا۔

(از یحییٰ بن کثیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر مجھے اپنا حال پہلے سے معلوم ہونا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں

اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (غیرہ کر کے) دوسرے لوگوں

کی طرح جب انہوں نے احرام کھولا میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

(از حسن بن عمر از یزید از حبیب از عطاء) حضرت جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں (حجۃ الوداع میں) ہم

میں پہلے درستی یہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے کہ کل کے لئے کچھ نہ رکھ چھوڑے جو دہرے یا مال متاع آئے وہ غریب اور مستحقین کو فرما دینا تقسیم کرنے کے لئے کوئی شخص غنا نہ لے لے لئے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ دہرے پہلے اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اس کو روک دینا نہیں گئے بلکہ دنیا دار کہیں گے ایک بزرگ کے پاس دیکھ آیا انہوں نے پہلے چالیسواں حصہ اس میں سے رکھ لیا پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیئے اور کہنے لگے میں نے رکھ لیا تو اب حال کرنے کے لئے پہلے چالیسواں حصہ نکالا اگر سب اکابر لگے خیرات کر دیتا تو اس شخص کو اسے محروم نہ بنا دیتا یا اس بہت سے مشائخ اور درویش، ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیا داران سے بھرتی نہیں ہوتے ان کو اپنے نہیں دینا کہتے ہرے شرم نہیں آتی وہ تو سارے لوگوں کی طرح مال و دولت اکٹھا کرتے ہیں ان کو کہا جن پاس ہو کر کا لقب دینا چاہیے نہ کشادہ دہی کا ۱۲

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبَيْنَا يَا نَحْمُ وَ قَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَهَيْلَ إِلَّا مَا كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَحَدٌ مِّنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَكْتُ مِمَّا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَطُوقُ إِلَى مَنًى وَذَكَرُوا حَدِيثًا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ لَا أَتَى مَعِيَ الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْجِي جَنَرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذِهِ خَاصَّةٌ قَالَ لَا بَلْ لَا بَدَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهُوَ خَائِفٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَسَّكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرُ فَانْزَلُوا الْبَطْنَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْتَطِفُونَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَاقُ بِحِجَّةٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہا اور مکہ میں ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے ہم اپنے حج کو (جس کی نیت کر چکے تھے) عمرہ میں تبدیل کر دیں اور احرام کھول دیں البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ احرام نہ کھولے (جب تک حج سے فارغ نہ ہو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، وہ کہنے لگے میں نے تو احرام باندھے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی غرض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا وہ کہنے لگے کیا ہم منا میں بحالت جنابت جائیں (یعنی جماع پر کچھ دن نہ گزرے ہوں) یہ سن کر آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات معلوم ہوتی جواب معلوم ہوتی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا مگر قربانی کے جانور میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں بھی (منہاری طرح) احرام کھول دالتا اور سراقہ بن مالک بن جثم (اس حجۃ الوداع میں) آپ سے اس وقت ملے جب آپ بڑے شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ (یہ حج کو عمرے میں تبدیل کرنا) خاص ہم لوگوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہنچیں تو حالفہ نہ تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ حج کے سب کام (دوسرے حاجیوں کی طرح) ادا کریں، صرف بیت اللہ کا طواف اور نماز نہ پڑھیں جب تک طہارت نہ ہو جائے۔ خیر جب لوگ حج سے فارغ ہو کر محصب میں اترے (مدینہ کو جانے لگے) تو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ لوگ تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لے کر واپس ہو رہے ہیں اور میرا تو فقط حج ہی ہوا چنانچہ آپ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہا تم انہیں تنعم میں لے جاؤ (عمرہ کرا لاؤ) انہوں نے ذوالحجہ

قَالَ لَمْ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَتَطَلَّقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْمَرَتْ عُمَرَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ آتَانِهَا الْحَجَّ -

کے مہینے ہی میں حج کے بعد عمرہ کیا۔

**باب ۳۸۱** قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ كَذَا وَكَذَا

۶۷۲۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَيْتَ رَجُلًا صَاحِبًا مِنْ أَصْحَابِي يَخْرُسُفِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السَّلَامِ قَالَ مَنْ هَذَا أَقِيلَ سَعْدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَخْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَذَا أَيْتَتْ كَيْلَةَ يَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرَّ وَجِيلٌ فَأَجْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۳۸۱** تَمَتَّى الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

**باب ۳۸۱** أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا كَاشَ الْيَسَا هُتَا -

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از یحیی بن سعید از ابن عامر بن ربیعہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی (نیند اچاٹ ہو گئی) آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک نجت شخص اس رات میری نگہبانی کرے (پہرہ دے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون؟ جواب ملا سعد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ میں نے آپ کے خزانے کے آواز سنی ہے

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ جب نئے نئے مدینے میں آئے (اور بخاری میں مبتلا ہوئے) تو یہ اشعار پڑھتے تھے۔ (ترجمہ کاش میں ایسے جنگل میں یہ رات گزارا جبکہ اگر مرداؤں اور جلیل گھاس چھلنی لگے ہیں۔ میں نے (بلالؓ کا) یہ واقعہ آنحضرتؐ سے بیان کیا۔

**باب ۳۸۱** قُرْآنِ اور علم کی تمنا۔

۱۔ اس حدیث کی پہلی بحث کتاب الحج میں گذری ہے ۱۲۴۱ منہ ۲۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ شروع شروع میں مدینہ میں تشریف لائے تھے دشمنوں کا هجوم تھا آپ کی دعا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول ہوئی ۱۲ منہ ۳۔ بلال یہ شعر پڑھتے ہیں ان کے کلام میں کاش کا لفظ تھا تو اب کا مطلب ثابت ہو نہ حدیث کتاب الحجۃ میں موصول گذری ہے ۱۲ منہ

۶۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسَدُوا لِدَا فِي أَشْتَكِي

رَجُلٍ إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ الْفَرَانُ فَهُوَ يَتْلُوهُ إِنَّمَا

الْبَيْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ وَمَا أَوْتَى

مَّا أَوْتَى هَذَا الْفَعْلُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ

إِنَّمَا اللَّهُ مَا لَا يُفْقَهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ

أَوْتَيْتُ مِثْلَ مَا أَوْتَى لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

ہے اگر مجھے بھی اس طرح مال و دولت ملتا تو میں بھی

۶۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

بِهَذَا۔

بَابُ ۳۸۱۹ مَا يَكْرَهُ مِنَ

الْقَمِيِّ وَقَوْلُ اللَّهِ وَلَا تَتَمَتَّعُوا

مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى

بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا

اَكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا

اَكْتَسَبْنَ وَإِنَّمَا لِلَّهِ مِنَ

فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا

عَلِيمًا

۶۷۲۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

النَّضْرِ بْنِ أَسْنٍ وَ قَالَ قَالَ أَسْنٍ وَ لَوْ لَ

أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از اعش از ابو صالح) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کسی پر رشک کرنا اچھا نہیں مگر وہ شخصوں پر ایک تو اس

پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے وہ رات اور دن

کے اوقات میں (حسب توفیق) پڑھتا ہے (مطالعہ کرتا ہے) اس

پر کوئی شخص رشک کرتے ہوئے یہ کہہ سکتا ہے کاش مجھے بھی یہ

نعمت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کیا کرتا دوسرا قابل رشک وہ شخص

ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (حلال) دولت دی ہے وہ اسے نیک امور

میں جن میں خرچ کرنا چاہئے خرچ کرتا ہے اس پر کوئی شخص اس طرح رشک کر سکتا

اس طرح (نیک مصارف میں) خرچ کرتا جیسے یہ شخص کر رہا ہے۔

(از قتیبہ از جریر) یہی حدیث منقول ہے۔

باب ممنوع تمنائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ نے جو تم میں

سے کسی کو دوسرے سے زیادہ (مال) دیا ہے تو

اس کی ہوس نہ کرو۔ مرد اپنی کمائی کا ثواب حاصل

کریں گے عورتیں اپنی کمائی کا۔ اللہ تم سے اس

کا فضل طلب کرو (لوگوں کو ہوس کرنے کی کیا

ضرورت ہے) بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (ہر ایک کی

حالت سے واقف ہے اسنے جتنا جسے دیا ہے اس میں حکمت ہے)

(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص از عاصم) انظر بن النس

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو میں موت کی

آرزو کرتا۔



الْكَرَابِ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ

كَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْتَنَا  
وَلَا قَهَرْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
فَانْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا  
إِنَّ الْأُمْلَىٰ وَرَبَّنَا قَالَ الْمَلَأُ  
قَدْ بَعَّوْا عَسَلَيْنَا  
إِذَا آرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا  
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ -

بَاب ۳۸۲ كِرَاهِيَةِ التَّمَنِّي

لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْوَجُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ

سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ

ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَتْهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ

بَاب ۳۸۲ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ

۵

اے خدا اگر تو نہ بھیجتا تو نجات کیسے ملتی (نہ  
ملتی) نہ ہمسہ مناز زکوٰۃ ادا کرتے۔ ہمسہ پر  
تسکین نازل کرتے۔ بلاوجہ یہ دشمن ہمسہ پر  
جسڑھائی کر آئے ہیں، جب یہ لوگ  
فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمسہ ان کی  
بات نہیں سنتے۔ آپ بلند آواز سے یہ اشعار  
پڑھ رہے تھے۔

باب دشمن سے مٹھ بیٹھ ہونے کی آرزو  
کرنا منع ہے۔

اسے اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
انہوں نے آنحضرتؐ سے نقل کیا (کتاب المجاہدین گذر چکی ہے)

(از عبد اللہ بن محمد از معاذ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ

بن عقبہ) سالم ابوالنضر جو عمر بن عبید اللہ کے غلام اور منشی تھے

کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر بن نبید اللہؓ کو

ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا اس میں یہ متن تھا آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مٹھ بیٹھ ہونے کی آرزو

نہ کرو (اگر میرے جائے تو اسے قتل دیکھاؤ) اللہ سے نافرمانی طلب

کیا کرو۔

باب نو (اگر) کا لفظ کہنا کہاں درست ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد - لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ -

۱۔ میں تم پر طاقت نہ کرتا ۱۲۔ اس کا معنی غالی اس روایت میں متروک ہے۔ بارہویں پارے میں گذر چکا ہے۔ تو میرا اس کا یہ ہے۔ یا اذان جوامعہ لفظی میں تو نے  
ہم کو نجات ۱۲۔ ام بخاری نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ مسلم نے جو ابوہریرہ سے روایت کی کہ اگر تم کو نہ تھا شیطان کا کام کھولتا ہے اور لسانی نے جو روایت کا  
جب تم کو نہ تھا تو میں نہ کر اگر میں ایسا کرتا اگر میں ہوتا ملک میں کہہ لکھ کی تقریر میں یوں ہی تھا اس نے جو چاہا وہ کیا تو ان دو باتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر تم کو نہ تھا  
مطلقاً منع ہے اگر ایسا ہوتا تو اسے رسول کے حکام میں اگر تم لفظ کیوں آتا بلکہ ان دو باتوں کا مطلب یہ ہے کہ ایسی تدبیریں نہ بناناں جو کہ خدا کی مشیت سے غافل ہو کر لگے  
مگر کہنا منع ہے ۱۲۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّكَاوَيْنِ  
الْقُسَيْمِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
الْمَلَأُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْدَادٍ  
أَيُّ النَّبِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا امْرَأَةً مِّنْ غَيْرِ  
بَيْتِنَا قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ -

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ قَالَ  
أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ  
فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَفَدَ  
النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ  
يَقُولُ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى  
النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيُّضًا عَلَى أُمَّتِي  
لَا مَرْتَهَبُ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ  
الصَّلَاةَ فَبَاءَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
رَفَدَ الذَّرَّاءَ وَالْوِلْدَانَ فَخَرَجَ وَهُوَ مَسْمُومُ  
الْمَاءِ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَرَوْكَ تَوَدَّ  
لَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ  
عَطَاءُ بْنُ كَيْسٍ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرُو  
فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
يَمْسُرُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ  
أَنِ اشْتَقَى عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ رَأْسُهُ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابوالزناد) قاسم بن محمد کہتے

ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا واقعہ بیان  
کیا تو عبد اللہ بن شداد نے دریافت کیا کیا یہ وہی عورت تھی  
جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر  
میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا؟  
انہوں نے جواب دیا نہیں یہ دوسری عورت تھی جس کی بدکاری  
عمیاں ہو گئی تھی (مگر قاعدے کے مطابق ثبوت نہ تھا)

(از علی از سفیان از عمرو بن دینار) عطاء بن ابی رباح  
کہتے ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء  
پڑھنے میں تاخیر فرمائی، آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عرض کیا  
یا رسول اللہ نماز پڑھا ئیے، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔  
چنانچہ آپ (حجرے سے) باہر تشریف لائے، آپ کے سر  
مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (غسل کر کے باہر  
تشریف لائے) فرمانے لگے اگر میری امت پر یا یوں فرمایا لوگوں  
پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئے) انہیں یہ نماز  
پڑھنے کا حکم دیتا۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میری امت کا لفظ فرمایا تھا  
(اسی سند سے) ابن جریر نے بحوالہ عطاء از ابن عباس رضی اللہ  
عنہما روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز (یعنی  
نماز عشاء) میں دیر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے کہنے لگے کہ  
یا رسول اللہ عورتیں اور بچے سو گئے، یہ سن کر آپ باہر تشریف  
لائے اپنے سر کی ایک جانب سے پانی پونچھ رہے تھے فرمایا  
اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے، اگر میری امت پر شاق نہ  
ہو عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہم سے عطاء  
نے بیان کیا، اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں



لَوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشْفَى عَلَى أَهْلِي وَقَالَ  
رَبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَا  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا لیکن عمرو بن لولہ نے کہا آپ کے سر سے پانی نہ نکلا تھا۔ ابن جریج کی روایت  
میں یوں ہے آپ صبح کی ایک جانب سے پانی پونچھ بیٹھے تھے اور کہتے ہیں آپ  
نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ ابن جریر کہتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میری امت پر  
شاق نہ ہوتا تو اس نماز کا (افضل) وقت تو یہی ہے براہیم بن منذر بخوالہ معن بن  
عیسیٰ از محمد بن مسلم از عمرو بن دینار از عطاء بن ابی رباح از ابن عباس از آنحضرت (یہی حدیث نقل کرتے ہیں)

۶۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَوْلَا أَنْ أَشْفَى عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُهُمْ

(از یحییٰ بن یحییٰ بن بکر از لیث از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اپنی امت پر میں اس بات کو دشوار  
محسوس نہ کرتا تو انہیں مسواک کا حکم دے دیتا (واجب  
کر دیتا)

بِالسَّوَالِ

۶۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
حُمَيْدٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَاصِلَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الشَّهْرَ  
وَوَاصِلَ أَنَسٍ مِنَ النَّاسِ قَبْلَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّ بِي  
الشَّهْرُ لَوَاصِلْتُ وَصَالَ الرَّيْدُ الْمُتَعَبِّقُونَ  
تَعَقُّبُكُمْ إِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ  
يُطَوِّعُنِي رَبِّي وَيُسْقِيْنِي تَابِعَهُ سَلَامَةُ  
ابْنُ مَعْلُومَةَ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عیاش بن ولید از عبد العلی از حمید از قاطب از انس)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ماہ رمضان کے آخری حصے میں آٹھ پہرے روزے  
رکھے، دوسرے چند لوگوں نے بھی ایسا کیا، اس کی اطلاع  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، آپ نے فرمایا اگر رمضان  
کا مہینہ کچھ دن اور رہتا (عید کا چاند نہ ہو جاتا) تو میں اتنے  
آٹھ پہرے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس کو  
چھوڑ دیتے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا مالک  
کھلاتا پلاتا رہتا ہے۔

حمید کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن مغیرہ نے  
بھی بخوالہ ثابت از انس از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا

لے بعض نسخوں میں اتنی عبادت زیادہ ہے تاہم سلیمان بن مغیرہ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظ نے کہا یہ غلطی ہے ۱۲ سنہ  
۱۲ سنہ یعنی جو عبادت میں خلاف سنت تعداد اور سختی کرا چاہے ہیں ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ یعنی حقیقت بہشت کا کھانا پانی تو اس صودت میں آپ کا وصال  
ظاہری ہو گا نہ حقیقتہً یا کھانے پینے سے مجازی معنی مراد ہے یعنی وہ قوت مجرودیتا رہتا ہے جو تم کو کھانے پینے سے محال ہوتی ہے ۱۲ سنہ



حَدَّثَنَا عَنْهُمُ بِأَنَّهَا هِلَالِيَّةٌ قَاخَافَ  
أَنْ تُكْرَفَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي  
الْبَيْتِ وَأَنْ أَفْصَحَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ -

۶۷۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْوَيْلَانِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا آمِنًا الْأَنْصَارُ

وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ

الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ

وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شُعْبِ الْأَنْصَارِ -

۶۷۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ

يُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ

أَمْرًا آمِنًا الْأَنْصَارُ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ

وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ

أَوْ شُعْبَهَا تَابِعَهُ أَبُو الْوَيْلَانِ عَنْ أَبِي

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّعْبِ

زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گذرا ہوتا اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ  
یہ لوگ اسے ناپسند سمجھیں گے تو میں طیم کو خانہ کعبہ میں شامل  
کر لیتا اور اس کا دروازہ نیچا زمین پر لگاتا ہوں۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر میں نے مکے سے مدینے میں ہجرت نہ کی

ہوتی تو میرا شمار بھی انصاروں میں نہ ہوتا اور مجھے انصار

سے اتنی محبت ہے) اگر لوگ ایک رستے پر چلیں اور انصار

دوسرے رستے یا گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ ولا رستہ

اختیار کروں۔

(از موسیٰ از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد بن تیمیم)

عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا فرد ہوتا۔

نیز اگر لوگ ایک رستے یا گھاٹی میں چلیں (اور انصار دوسرے

رستے یا گھاٹی میں) تو میں انصار کی گھاٹی اور رستے کو اختیار

کروں۔ عباد کے ساتھ اس حدیث کو ابو التیاح نے بھی حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس میں گھاٹی کا لفظ ہے کرتا بالغازی میں یہ حدیث منقول ہے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھا ایک مشرقی ایک مغربی عبداللہ بن زید نے اپنی خلافت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها سے سن کر جیسا منشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسی طرح کہہ کر بتا دیا مگر خدا سبحان ظالم سے سمجھے اس کی سختی نے عبداللہ بن زید کی منہ سے یہ

کہہ کر ڈرا کر جیسا جاہلیت کے زمانے میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کعبہ میں دو دروازے ہوتے تو احقر کے وقت کبھی راحت نہ ہوتی ہوا آتی اور نکلتی نہ تھا اب

ایک ہی دروازہ ہے اور دشمنان بھی نہ دروازہ لوگوں کا ہجوم داخل کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اور گرمی اور گرمی کے واسطے نماز بھی

اچھی طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی ۲۔ منہ ۳۔ میں بھی ایک انصاف گنا ما اس حدیث سے انصار کی فضیلت بیان کرنا مقصود

ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا خاندان یا نسب بدل دیتا کیونکہ یہ حرام ہے اور قطع نظر اس کے آپ کا خاندان اور نسب تو

سارے عرب میں عمدہ اور افضل اور اعلیٰ تھا ۴۔ اس باب میں امام بخاری نے ان حدیثوں کو جمع کیا جن میں اگر کا لفظ ہے (بقیہ بر صغیر آمد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب أخبار الآحاد

باب ۳۸۳۳ مَا جَاءَ فِي

إِسْبَارَةِ خَيْرِ الْوَالِدِ الصَّدُوقِ فِي  
الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَ  
الْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ  
اللَّهِ تَعَالَى فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ  
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا  
فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا  
إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَلَيْسَ  
الرَّجُلُ طَائِفَةً لِّقَوْلِهِ  
تَعَالَى وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا أَقْبِلُوا  
أَقْبِلُوا رَجُلَانِ دَخَلَ فِي  
مَعْنَى الْآيَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

## کتاب - خبر واحد کا بیان

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان

نماز، روزے، فرائض تمام احکام میں عمل  
ہونا۔ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ میں فرماتے ہیں ایسا  
کیوں نہیں کرتے ہر فرقے میں سے کچھ لوگ نکلیں  
تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس پر اپنی قوم  
کو ڈرائیں تاکہ وہ تباہی سے بچے رہیں۔ ایک شخص  
پر بھی طائفہ کا لفظ صادق آتا ہے جیسے (سورہ حجرات  
کی) اس آیت میں فرمایا اگر مسلمانوں کے دو طائفے  
لڑیں اور اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں  
جو آپس میں لڑیں (گویا ایک ایک شخص بھی طائفہ ہوا)  
اور (اس سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانوں  
(جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق  
خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اور اگر خبر واحد  
مقبول نہ ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص

(بمقتضی سابقہ) تو مسلم ہوا کہ اگر مگر کہنا مطلقاً نہیں ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے اگر مگر ہے بجاوہ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب تک کہ  
کاراہ کرے اور اس پر قدرت ہو تو اسے کوڑے اس میں اگر مگر نہ نکالے دوسرے جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی قدرت پر اور اس کے احکام  
سے جس میں بھی اگر مگر نہ نکالنا اور اس میں اگر مگر ہم ایسا کرتے تو یہ آفت نہ آتی، منع ہے کیونکہ اس میں نقصان نہ آئے۔ اعتمادی اور اس میں تدبیر پر بھی وسوسہ نکلتا ہے  
۱۱۳۱ (حواشی متعلقہ صفحہ ۱۱۳۰) جن کو اصطلاح مجتہدین میں خبر واحد کہتے ہیں اکثر صحیح حدیثیں اس قسم کی ہیں کہ ان کو ایک یا دو صحابہ یا ایک  
یا دو تابعینوں نے روایت کی ہے خبر واحد کا جب راوی سچا اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قول کتنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو  
ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ  
صحابی کا قول بھی حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابلے میں ترک کر دیں گے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو جزائے خیر دے وہ سچے اور صحیح اہل سنت  
کے پیشوا تھے ۱۲۸۲ اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے کیونکہ طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعضے فرمیں کہ یہی آدمی

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسْتَمِعُوا مِنْهُمْ كَاسْمِ اللَّهِ  
أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِمِثْلِهَا وَ  
كَيْفَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْرًا وَاحِدًا  
بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ  
مِّنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ -

۶۷۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُوَيْسَ  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَخْزُومٍ  
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ  
شَبَابًا مُتَقَارِبُونَ فَأَقْبَمْنَا عِنْدَهُ عَشِيرَةً  
لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَقِيقًا فَلَمَّا طَلَعَ أَكَاظِمُ شَتَاهِنَا  
أَهْلَنَا أَوْ قَدْ أَهْتَفْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَوَكُّفِ  
بَعْدَ نَاقَا خَبَرْنَا عَنْهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى  
أَهْلِيكُمْ فَأَقِمُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ  
وَمُرُوهُمْ وَذَكَرُوا شَيْءًا أَحْفَظَهَا  
أَوْ لَا أَحْفَظَهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي  
أُصَلِّي فَإِذَا أَحْضَرَتِ اللَّيْلُ فَلْيُؤَدِّنْ  
لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ -

۶۷۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

کو حاکم بنا کر اگر اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں  
بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول  
جائے تو دوسرا حاکم اسے مسنون طریقے پر لگا دے۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از الیوب از ابو قلابہ) مالک

ابن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم چند نوجوان ہم عمر راہنی  
قوم کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے بیس راتیں آپ کے مہمان رہے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نہایت نرم دل تھے آپ جب یہ سمجھے کہ ہم اپنے گھروں  
کو جانا چاہتے ہیں تو دریافت فرمایا کہ تم لوگ (گھروں میں)  
کس قسم کے عزیز چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے بیان کیا۔ آپ نے  
فرمایا اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہیں جا کر رہو اور اپنے  
لوگوں کو تعلیم اسلام دو، فرائض واجبات نیک اعمال کا حکم دو  
ابو قلابہ کہتے ہیں مالک بن حویرث نے اور کئی باتیں بیان

کیں جن میں سے کچھ یاد میں کچھ یاد نہیں۔ آپ نے فرمایا  
جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہنا  
اور جب نماز کا وقت آجائے اس وقت تم میں سے ایک  
شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

(از مسدد از یحییٰ از ابی عثمان) ابن مسعود رضی

لہ اس آیت سے صاف عدا ہے کہ اگر نیکو اور مستحب شخص کوئی خیر لائے تو اس کو مان لینا جلیبے اس میں تمہیں ہی ضرورت نہیں کیونکہ اگر اس کی خبر کا بھی یہی  
حکم ہو جو بدکار کی خبر کا ہے تو نیکو کار اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا ابن کثیر نے کہا آیت سے یہ بھی نکلا کہ ناسخ اور بدکار شخص کی روایت کی جوتی  
حدیث تحت نہیں اسی طرح مجہول الحال کی ۱۲ منہ سے او اس کی غلطی ظاہر کرے اگر خیر واحد قبول کے لائق نہ ہوتا تو ایسے شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجتا یا  
ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک ہستہ پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ جوتے ۱۲ منہ سے ترجیح باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے  
ایک شخص اذان دے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اور نماز پڑھ لینا درست ہے آخر یہ خبر واحدہ ہے ۱۲ منہ

الْجُمُعِيَّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا نُبِلَ مِنْ سُكُورِهِ  
فَاتَّهَ يَوْمَئِذٍ أَوْ قَالَ يُتَادَى لِتَرْجِعَ  
قَاتِئَكُمْ وَمِنْهُ نَأْتِيَكُمْ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ  
أَنْ يَقُولَ هَكَذَا أَوْ جَمَعَ يَحْيَى كَقِيهِ  
حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا أَوْ مَدَّ يَحْيَى إِصْبَعِيهِ  
السَّابِتَيْنِ -

۶۴۳۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ بَلََا يُتَادَى بِلِيلٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا  
حَتَّى يُتَادَى ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

۶۴۳۴ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ  
خَمْسًا فَقِيلَ أَرَيْدُكَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا  
ذَاكَ قَالُوا أَصَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَبَّلَ مَجْدُودِي  
بَعْدَ مَا سَلَّمَ -

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان  
سن کر سحری کا کھانا بند نہ کیا کرو کیونکہ وہ اذان اس لئے  
جلدی دیتے ہیں کہ جو شخص نماز شب میں کھڑا ہے وہ (ذرا  
آرام یا کھانے پینے کے لئے) لوٹ جائے اور جو سو رہا ہے وہ  
(تہجد کے لئے) جاگ اٹھے اور فجر (صبح صادق) اس طرح  
(لمبی دھار کی) نہیں ہوتی۔ یحییٰ بن سعید نے اپنی دونوں ہتھیلیاں  
ملا کر بتایا جب تک اس طرح سے روشنی نہ ہو جائے۔ یحییٰ  
نے کہنے کی دونوں انگلیوں کو بچلا کر بتایا

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن مسلم از عبد اللہ  
بن دینار) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا بلال تورات رہے ہی اذان کہہ دیتے ہیں  
تم اس وقت تک کھاپی سکتے ہو جب تک عبد اللہ ابن مکتوم  
اذان دے

(از حفص بن عمر از شعبہ از حکم از ابراہیم از علقمہ) حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں (جب سلام  
پھیرا) تو لوگوں نے کہا کیا نماز بڑھ گئی (چار سے پانچ رکعتیں  
ہو گئیں) آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا  
آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں چنانچہ آپ نے سلام کے بعد  
(سجدہ سہم) دو سجدے کئے

۱۔ یعنی جوڑے آسان کے کتابت کثرت پھیل ہوئی ۱۳۸۳ھ ترجمہ اب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صرف ایک شخص بلال یا عبد اللہ بن مکتوم کی اذان کو  
کافی سمجھا ۱۳۸۴ھ اگرچہ اس روایت کی تطبیق ترجمہ اب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں کچھ آدمی علوم ہوتے ہیں لیکن امام بخاری  
نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی خمسین روایت کیا اس میں  
صیغہ مفردوں ہے قال صلیت خمسًا تو اب کی مطابقت مائل ہو گئی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا حافظ نے کہا  
اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۳۸۵ھ

۶۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اسْتِثْنَيْنِ فَقَالَ  
لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَمْ كَسَيْتَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ  
فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ  
أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ  
مِثْلَ سَجُودٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ  
كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودٍ ثُمَّ رَفَعَ -

۶۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءَ فِي صَلَاةِ  
الصُّبْرِ إِذْ جَاءَهُمْ أَيْتٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
الْبَلِيَّةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ  
الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ  
وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَأُوا  
إِلَى الْكُعْبَةِ -

۶۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

(از اسماعیل از مالک از ایوب از محمد بن سیرین) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین رضی اللہ عنہ  
نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز (خدا کی جانب سے) کم کر دی  
گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین  
سچ کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں تب آپ نے کھڑے  
ہو کر مزید دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام (ایک طرف) پھر پھر اللہ اکبر  
کہہ کر حسب معمول ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے  
سے سر اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ ویسا ہی کیا پھر  
سر اٹھایا۔

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ صبح کی نماز مسجد  
قبا میں پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا  
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور آپ  
کو (نمازیں) کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے یہ سنتے ہی  
(عین نمازیں) انہوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے  
منہ شام کی طرف تھے چنانچہ گھوم کر کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

(از یحییٰ از وکیع از اسرائیل از ابواسحاق) براء بن

لہ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیوں کہ آپ نے ذوالیدین اکیلے ایک شخص کا بیان منظور کر لیا اور دوسرے لوگوں سے پوچھا تو کیا وہ مضبوطی کے لئے  
اگر کئی شخص کی خبر قابل لحاظ نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ دیتے ۱۲ منہ ۱۳ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد  
قبا والوں نے عمل کیا ۱۲ منہ ۱۳ صحابہ کرام میں باہمی جذبہ اعتماد اس قدر مضبوط تھا کہ نماز ہی میں ایک شخص کے کہنے پر منہ پھریا صحابہ  
کرام کی شان ہی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۴ عبد الرزاق -

عَنْ إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ  
قَالَ لَمَّا قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى فَوَبَّيْتُ الْمُقَدِّسِينَ  
سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا  
كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَتَى  
اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَرَى تَقْلُبَ وَجْهَكَ فِي  
السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا  
فَوَجَّهَ فَوُجَّهَ الْكُعْبَةِ وَصَلَّى مَعَ رَجُلٍ  
الْعَصْرِ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ  
الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ كَيْشْ هَذَا أَتَى صَلَّيْ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَنْخَرُوا  
وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ

۴۰۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْإِنْصَارِيَّ وَأَبَا  
عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ  
شَرَابًا مِنْ قَصِيصٍ وَهُوَ تَنْزِيلُ خُبَّارِهِمْ  
أَبِي فَقَالَ إِنَّ الْخُبَّارَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ  
أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجُودَارِ  
فَاكْبُرْهَا قَالَ أَنَسُ فَقُمْتُ إِلَى مِصْرٍ

عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے مگر آپ کی خواہش یہ تھی کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت نازل کی، ہم آپ کا آسمان کی طرف متواتر منہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں آپ جو قبلہ پسند کرتے ہیں ہمیں وہی عنایت کریں گے (غرض کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا) ایک شخص نے آپ کے ساتھ نماز عصر پڑھی (جو کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھی گئی) پھر انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے اس کا گذر ہوا (جو نماز عصر بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے) رکوع میں تھے اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا، یہ سنتے ہی رکوع ہی کی حالت میں وہ کعبہ کی طرف پھر گئے

(ازیحییٰ بن قزعة از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ثواب حرام ہونے سے پہلے) ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کعبہ کی شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا بیشک شراب حرام قرار دے دی گئی، چنانچہ اسی وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا انس اٹھ اور شراب کے یہ سب منکے توڑ ڈال۔ انس کہتے ہیں میں ایک ہاون دستہ لے کر اٹھا اور نیچے کی طرف اس سے مار مار کر سب منکے توڑ ڈالے (شراب بہ گیا)

لے یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن صحیحی مارث یعنی مس قبلتین کا ہے یعنی ۱۰ ایاتوں میں ظہری نماز مذکور ہے اور اگلے حدیث کا واقعہ دوسرے روز کا ہے قیام کعبہ تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ ۱۱ مطابقت باب یہ ہے کہ خبر واحد پر اعتبار کیا ۱۲ منہ



لَنَا قَفَرٌ بَيْنَهُمَا يَا سَفْلَهُ حَتَّى افْتَكِرْتُ۔

۶۷۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ

صَلَةَ عَنْ حَدِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هُلَّ لِنَجْرَانٍ لَا يَبْعَثُ

إِلَيْكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَتَّى آمِنِينَ فَاسْتَشْرَفَ

لَهَا أَهْلَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ۔

۶۷۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلْبَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنٌ هَذِهِ

الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

۶۷۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى

ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَخْنَمٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ

الْبَصَايِدِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ

مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَدَاغَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ بن حجاج از ابوالسحاق از صلہ)

حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک ایسے

امین کو بھیجوں گا جیسا کہ امین ہونا چاہیے یعنی انتہائی دیانتدار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام منتظر رہے دیکھیں آپ

کسے بھیجتے ہیں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کو بھیجا۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از خالد از ابوقلابہ) حضرت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہر امت کا ایک امین (معتقد علیہ) شخص ہوتا ہے اور

اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از یحییٰ بن سعید از

عبد بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں ایک انصاری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

سے غیر حاضر رہتا تو میں حاضر رہتا اور جوابات آپ کی سنتا

یا دیکھتا اسے مطلع کر دیتا، اس طرح میں جب کبھی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ (انصاری)

موجود رہتا اور جوابات آپ کی سنتا یا دیکھتا اس سے مجھے

مطلع کر دیتا۔

مجبور نہیں ہوں کہ اسے یا انصاری کو ہر بار ساتھ بھیج دوں۔ ۱۲ منہ سکھایا انصاری اور انصاری میں خود دیکھ کر کہہ دے گا وہ سے صحابہ کرام

انصاری سے مکران کا درجہ اس خاص صفت میں بہت بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ حیا و شرم میں اور حضرت علیؑ کا شجاعت میں

رضی اللہ عنہم بہت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَنِّي بِمَا يَكُونُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا  
فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا دَوَّ  
أَنْ تَدْخُلُوهَا فَقَالَ الْخُرُونِ إِسْمَا  
فَرَوُكْنَا مِنْهَا فَدَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا  
لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
وَقَالَ لِلَّذِينَ لَمْ يَدْخُلُوا لَمْ يَدْخُلُوا فِي مَعْصِيَةِ  
إِسْمَا الطَّاعَةِ فِي الْمَعْرُوفِ

۶۴۵۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ  
حَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از زید بن سعد بن عبیدہ  
از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار لشکر کا سردار ایک شخص کو متعین  
فرما کر روانہ فرمایا اس نے وہاں پہنچ کر آگ روشن کی اور لشکر  
کو حکم دیا کہ اس میں کود پڑیں، بعض تو ان میں سے تیار ہو گئے  
اور بعض نے کہا ہم تو آگ سے محفوظ رہنے کے لئے ہی اسلام  
لائے ہیں، چنانچہ بارگاہ نبوت میں یہ اطلاع ہوئی آپ نے  
آگ میں کودنے کا ارادہ کرنے والوں سے فرمایا اگر تم لوگ نہیں  
کود پڑتے تو قیامت تک اس میں جلتے رہتے رقبہ میں ہی عذاب  
ہوتا رہتا (تھا) اور جو لوگ نہیں کودنا چاہتے تھے ان سے فرمایا  
اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے  
اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شرع کے موافق ہو (تھا)  
(از زہیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والدش  
از صالح از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابو  
ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شخص حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکرار پیش کیا  
دوسری سند (از ابو الیمان از شعیب از زہری از  
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) حضرت ابو ہریرہ رضی

لہ یہ حدیث اور کتاب التہذیب میں اول کے ساتھ گند چکی ہے یہاں اس لئے لاف کہ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلنا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس  
کی خبر یا عطا کرتے اور وہ ان کی خبر پر عطا کرتا ۱۲ منہ ۱۳ باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا چاہیے بادشاہ جو بادشاہ سب چھپرے ہوتا یا بادشاہ  
حقیقی اللہ ہے یہ دنیا کے جھوٹے بادشاہ کو یا گھڑیوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا کر سکتے ہیں بہت بڑا تو دنیا کی چند روزہ زندگی نہیں گئے وہ بھی جب بادشاہ حقیقی چاہے گا  
وہ ایک بال بھی ان سے بڑا نہیں ہو سکتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جان نثار یاقوت میں سر دے لیا طاعت  
کا حکم دیا حالانکہ وہ ایک شخص ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بعض صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسنا چاہا ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سر دے لیا طاعت کرنے کا حکم دیا تھا ۱۲ منہ ۱۳

قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ  
 ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيَّنَّمَا  
 لَحْنٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَفْضَلُ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ مَخْصَمُهُ فَقَالَ  
 مَدِّ قِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ لِي بِكِتَابِ  
 اللَّهِ وَأَذِنَ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ  
 عَسِيفًا عَلَى هَذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ  
 فَوَلَّى بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي  
 الرَّجْمَ فَأْتَدَيْتُ مِنْهُ مِائَةً مِنَ الْغَنَمِ  
 وَوَلَيْدَةً ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي  
 أَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمَ وَارْتَمَا عَلَى ابْنِي  
 حَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ الَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَهْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ  
 فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ حَلْدُ  
 مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا  
 أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَعْدَّ عَلَى مَرَأَةٍ  
 هَذَا أَقْرَبَ اعْتَرَفْتَ فَأَرْجَاهُ فَعَدَّ عَلَيْهَا  
 أُنَيْسٌ فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا -

کہتے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر  
 تھے، اتنے میں ایک اعرابی آکر کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ  
 کتاب کے مطابق اس کا فیصلہ فرما دیجئے پھر اس کا صریح  
 کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کتاب کے مطابق  
 اس کا فیصلہ فرما دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ مقدمہ کی  
 تفصیل بیان کروں، آپ نے فرمایا بیان کر۔ عرض کیا یا رسول  
 خدا میرا بیٹا اس کے پاس ملازم تھا اس نے اس کی بیوی  
 کے ساتھ زنا کیا، لوگوں نے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار کیے جانے کے  
 قابل ہے چنانچہ میں نے سو بھجریاں اور ایک لونڈی اسے دیکر  
 اپنے بیٹے کو چھڑا لیا بعد ازاں میں نے علماء سے مسئلہ دریافت  
 کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کی بیوی سنگسار کی جائے گی اور  
 تیرے بیٹے پر سو درے پڑیں گے، ایک سال کے لئے جلاوطن  
 بھی کیا جائے گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تفصیل  
 سن کر فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم  
 دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کرتا ہوں اور  
 وہ یہ کہ بھجریاں اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے  
 پر سو درے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن بھی ہوگا  
 آپ نے اُنیس (۲۰) سے فرمایا اے اُنیس صبح اس دوسرے  
 شخص کی بیوی کے پاس جا کر پوچھا اگر وہ زنا کا اقرار کرے  
 تو اسے سنگسار کر ڈال، اُنیس صبح کو اس عورت کے پاس  
 گئے، اس عورت نے زنا کا اقرار کیا، اُنیس رضی اللہ عنہ نے  
 اسے سنگسار کر ڈالا۔

۱۔ باب کی مطابقت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص واحد انیس کو حکم دیا اس نے حکم شرعی یعنی جیم جاری کیا بعضوں نے کہا آپ نے ہر فرقہ کی ہوا کرتی تہا تھا بات قبول کی کہ تصدیق  
 فرمائی اہم این قسم نے فرمایا تیرا واحد انیس کی ہے ایک یہ کہ قرآن سے موافق ہر دو دیکر یہ کہ اس میں قرآن کی تفصیل ہوتی ہے کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے ہر حال میں اس  
 کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین الیہ اطاعت کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا مہم حکم دیا پس اگر شرعاً واحد ہی قابل قبول ہو جو قرآن سے موافق ہے

## بَابُ ۲۸۲۲ بَعَثَ النَّبِيُّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّبِيعَ طَلِيعَةً

وَحَدَّةً -

۶۷۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَنْتَدَبَ الرَّبِيعُ ثُمَّ

نَدَبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ الرَّبِيعُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ

فَأَنْتَدَبَ الرَّبِيعُ فَلَمَّا فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ

حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الرَّبِيعِ قَالَ سُفْيَانُ

حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَنُوتُ

بِأَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ

يُحِبُّهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ

فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ

بَيْنَ أَحَادِيثِ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ

لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الشُّرُوفَ يَقُولُ يَوْمَ قَرْيَةَ

فَقَالَ كَذَّاءُ حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَتَاكَ

جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ

يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَكْتَسَمُ سُفْيَانُ -

## بَابُ أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَازِيرَ

كُوفَارٍ كِ خَيْرَ لَانِي كِي لِي تَنَاهِي جِي نَا .

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن منکدر) حضرت

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو بلایا تو سب سے

پہلے زبیر حاضر اور تیار ہوئے۔ پھر بلایا تو وہی پہلے آئے

سہ بارہ بلایا تو وہی پہلے آئے، تین بار ایسا ہی ہوا آخر

آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق

زبیر ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو

محمد بن منکدر سے یاد کیا اور محمد بن منکدر سے ایوب سختیانی

نے کہا اے ابو بکر (یہ محمد بن منکدر کی کنیت ہے) آپ جابرؓ

کی نقل کردہ احادیث لوگوں کو سنائیے لوگوں کو یہ بات بہت

پسند ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث آپ سے سنیں انہوں

نے اس محفل میں بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

یہ حدیث بیان کی ہے لے لے در لے لے (چار بار احادیث بیان

کیں ان میں کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

علی بن مدنی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان

نور کی اس حدیث میں یوں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنی قریظہ کے دن ایسا فرمایا لوگوں کو بلایا تو پہلے زبیرؓ آئے

میرے سامنے بیٹھو محمد بن منکدر نے یہی لفظ کہا خندق کے دن پھر سفیان بن عیینہ نے کہا خندق کا اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی تھا اور مسکرائے۔

لے بنی قریظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی خبر لانے کے لئے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے جب بنی قریظہ کا

معامہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیونکہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک جاری رہی تھی باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیلئے

ایک شخص زبیر کو خبر لانے کے لئے بھیجا اور ایک شخص کی خبر قابل اعماد بھی ۱۲ منہ

بَاب ۳۸۵ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فَإِذَا أَذِنَ

لَكُمْ وَاحِدٌ جَازٍ -

۶۷۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي

عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَ فِي

مُحِيطِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

اِئْذَنْ لَّهُ وَكَبَّرَ بِالْحِجَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ

ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اِئْذَنْ لَّهُ وَكَبَّرَ

بِالْحِجَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ اِئْذَنْ

لَّهُ وَكَبَّرَ بِالْحِجَّةِ -

انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے

۶۷۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ

عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ

وَعَلَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَسْوَدٌ عَلَى رَأْسِ لَدَّرَجَةٍ فَقُلْتُ قُلْ

هَذَا أَعْمَرُ بْنُ النُّحَاطِ فَإِذْنِي -

بَاب ۳۸۵ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فَإِذَا أَذِنَ

لَكُمْ وَاحِدٌ جَازٍ -

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابو عثمان)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تم

پہرہ دو (بغیر اجازت کوئی نہ آئے) اتنے میں ایک شخص آئے

اجازت طلب کی آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے اور

جنت کی بشارت سنا دے۔ وہ شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ان کے لئے بھی)

آپ نے فرمایا انہیں بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری

سنا دے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ نے فرمایا

(از عبد الغریز بن عبد اللہ از سفیان بن بلال از یحییٰ)

از عبید بن حنین از ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت عمر رضی

کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا۔ آپ بالا خانے پر تشریف فرما تھے، ایک حبشی غلام بیٹھی

پر دربان کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا جا کر عرض

کر کہ عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہے چنانچہ آپ نے اجازت

دی

ملہ جمہور کا یہ قول ہے کہ نہ کہ آیت میں کوئی قید نہیں کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں بلکہ اذن کے لئے شخص غیر عادل کا بھی اجازت دینا کافی ہے کیونکہ

ایسے سالوں میں جوڑے بولنے کا دستور نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے ایک شخص یعنی ابویہ کی اجازت کو کافی سمجھا

۱۴ منہ یہ خبر سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ۱۲ منہ ۱۳ منہ تو ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ

## باب ۳۸۶ مَا كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ

مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا

بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابَةٍ إِلَى

عَظِيمٍ بَصْرَى أَنْ يُدْفَعَهُ إِلَى

قَيْصَرَ

۶۷۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

بِكِتَابَةٍ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يُدْفَعَهُ

إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يُدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ

إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ كِسْرَى مَرْفَقَهُ فَحَسِبَتْ

أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدْ عَا عَلِيمُ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَرِّقُوا

كُلَّ مَمْرُقٍ -

## باب آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد وگئیے

نائب اور قاصد بھیجتے ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلبی کو اپنا خط دے کر

رئیس بصری کی طرف بھیجا تاکہ وہ قیصر روم کے پاس

پہنچا دے یہ

رازیجی بن بکیر ازلیث از یونس از ابن شہاب از

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسرلی کے

نام بھیجا، آپ نے عبد اللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط رئیس

بحرین کو پہنچا تاکہ وہ کسرے کے پاس پہنچا دے چنانچہ جب

یہ خط کسرلی کے پاس پہنچا اس نے پڑھ کر بھاڑ ڈالا۔

زہری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے اس

حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایرانوں کے لئے بد دعا دی الہی انہیں سب بالکل ٹکڑے ٹکڑے

کر دے یہ

اس کا نام عارث بن ابی شمر تھا ۱۲۱ھ میں ۱۱۵ھ اور عاظم بن ابی بلتعہ کو خط لکھ کر قوقس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خطاب تک ہو جو دے اس کی کتب میں ہیں

اس کتاب میں شامل ہوئی ہیں اور شجاع بن ابی شمر کو بلقار کے حاکم کے پاس بھیجا ۱۲۱ھ میں خط لکھ کر لے کر دے ان کی حکومت کا نام و نشان نہ ہے چنانچہ ایسی ہی ہزاروں

دالوں کی سلطنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بالکل نیست و نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسیوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں ہیں دوسروں کی حالت

ہیں ان کی شہزادان تک قید ہو کر سلماؤں کے تصرف میں آئیں اس سے بڑھ کر اور دنیا کی ذلت ہو گئی کسری پھر و ناک چھوٹے سے ٹکڑے زمین کا بادشاہ ہو کر دماغ

رکتا تھا کر پورہ کار عالم کے محبوب کا خط جو انکے گھر پر رکھنا تھا اس نے حقیر جان کر پھاڑ ڈالا جس کی سزا یہ تھی۔ دنیا کے بادشاہ در حقیقت طاعت ہیں معلوم نہیں اپنے نہیں

کیا سمجھتے ہیں کہو جسے تم دے یہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا مل سکتی ہے جو جو دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے تو انوں بادشاہوں کے تاک کے کڑے پھرتے جاتے

ہیں اور اب زمانہ ایسا آ رہا ہے کہ کوئی ان جاہل بادشاہوں کو ایک کوئی جلا بھی نہیں پوچھنے کا عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے ۱۲۱ھ

۶۷۵۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِنُ  
فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ  
أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ  
لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلَيْتَمَ

بَابُ ۳۸۴ وَمَاةُ التَّوْبَةِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَوَدَّ الْعَرَبِ  
أَنْ يُبَكِّعُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ قَالَ  
مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

نقل کیا (یہ حدیث موصو! گزر چکی ہے)

۶۷۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ  
أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي جُبَيْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُتَعَدُّ فِي  
عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّهُ وَفَدَّ عَبْدِ الْقَيْسِ  
لَنَا أَقْوَارَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رُبْعُهُ قَالَ  
مَوْحِبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا  
وَلَا نَدَاهِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارٌ مُضَرٌّ فَمَرَرْنَا بِأَمْرِ

(از مسدد از یحییٰ از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی اسلم کے ایک  
شخص سے عاشورے کے دن فرمایا لوگوں میں یہ منادی  
کر دے آج جس نے کچھ کھالیا وہ بقیۃ دن کچھ نہ کھائے  
(احترام کرے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی  
نیت کرے بلکہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
عرب کے اہل بیویوں کو یہ حکم دینا کہ جنہیں تم اپنے  
مملکت میں چھوڑ آئے ہو انہیں (دین کی باتیں) پہنچا  
دینا۔ اسے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے

(از علی بن جعد از شعبہ)

دوسری سند (از اسحاق از نصر از شعبہ) ابو جمرہ کہتے ہیں ابن  
عباس رضی اللہ عنہا مجھے اپنے پلنگ پر بٹھالیتے ایک بار  
مجھ سے کہنے لگے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا  
تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا قبیلہ ربیعہ  
سے (قبیلہ عبد القیس اس کی شاخ ہے) آپ فرمایا مریض  
(خوش آمدید) تم نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ بلکہ

۱۔ ترجمہ باب اس صہ نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے اپنی مقرر کیا ۱۲ منہ ۱۲ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے دنہ ذلیل ہوتے قید ہوتے ۱۲ منہ  
۲۔ ہم ہر وقت آپ کے پاس آ نہیں سکتے ۱۲ منہ

تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَتُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَكَلَهُمْ عَنْ  
فَسَاوَا عَنْ الْأَشْرِبَةِ فَهَذَا هُمْ عَنْ  
أَرْبَعٍ وَأَمْرُهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمْرُهُمْ بِالْإِيمَانِ  
بِاللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ  
بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ  
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَرَأَى سَاءَ الزَّكَاةَ وَأَطَقَ  
فِيهِ مِصَاوِدَ مَصَنَاتٍ وَتَوَلَّوْا مِنْ الْمَغَائِمِ  
الْحُمْسَ وَتَهَا هُمْ عَنِ الدُّنْيَاءِ وَالْخَنَائِمِ  
وَالْمُزَقَّتِ وَالْتَقْيَرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُفَكِّرُ  
قَالَ احْفَظْهُنَّ وَأَبْلِغْهُنَّ مَنْزِلَهُنَّ  
آپ نے انہیں کہہ دے کہ برتن سبز لکھی، رال کے برتن اور گریڈی ہوئی لکڑی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا بعض روایات میں  
نیز فرمایا رمضان کے روزے لکھنا، مال غنیمت کا پانچواں حصہ داخل کرنا۔ نیز  
آپ نے یہ بھی

### باب ۳۸۲ خیر المرأة الواحدة -

۶۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ  
لِالشَّعْبِيِّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ  
ابْنَ عَمْرِو قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ

(از محمد بن ولید از محمد بن جعفر از شعبہ) ثوبہ عنبر کی کہتے ہیں  
مجھ سے عامر بن شعبی نے کہا آپ کو معلوم ہے امام حسن بصری  
رحمہ اللہ کتنی احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل)  
نقل کرتے ہیں؟ میں تو دو داڑھائی برس عبد اللہ بن عمر شریک  
صحبت میں رہا میں نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا صرف یہی حدیث سنی کہ

لہ کر ان میں کھانا پینا کیسا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کا شرط کئی بار اور کنگڑی ہے تو مجھ پر اب اسی فقرے سے نکلتا ہے کہ اپنے ملک والوں کو پہنچا دو کوئی مذکر نام  
ہے ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسروں کو پہنچا سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اگر یہ محدث ثقہ ہو تو وہ بھی واجب القبول ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ہر وقت (۱۲) مشکل ہے



وَرَضِيفَ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَحْمِيرٍ أَدْنَاهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ زَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَحْمِيرَ مَضِيَّكَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوْ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَدَّثَ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَاكٌ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ جن میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک گوشت کھانے کو تھے کہ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ (ام المؤمنین) بھی تھیں (رضی اللہ عنہا) نے پکار کر کہا یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر وہ رک گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ گوہ حلال ہے یا یوں فرمایا اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ جانور میری خوراک نہیں (مجھ سے) کے کھانے سے کچھ نفرت آتی ہے) لہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الاعتصام

باب ۲۸۹ الاعتصام  
بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ -

۶۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَاسِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ مِسْعَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَاسِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعَمْرٍو يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں  
قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کرنا

باب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر  
ستحقی سے عمل پیرا ہونا۔

(از حمیدی از سنیان از مسعودی وغیرہ از قیس بن مسلم) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا امیر المؤمنین آپ کے قرآن میں الیوم اکملت کم دینکم والیہ ایک آیت ہے اگر یہ آیت یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزل کو یوم عید مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔

لہ شبیہ کا مطلب یہ ہے کہ من بعدی حدیث بیان کرنے میں بہت حیرت کہتے ہیں حالانکہ وہ تابعین ہیں اور صحابی ہونے پر بہت کم حدیثیں بیان کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ وغیرہ شاید سنیان لفظ راہوں کی کو نام احمد نے اس حدیث کو انہی کے طریق سے نکالا ۱۲ منہ

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان بن عیینہ نے  
بحوالہ مسعر از قیس از طارق روایت کی ہے۔

نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا  
لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِنْدَ أَقْصَى عُمْرٍ  
إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا يَوْمَ تَزَلُّ هَذِهِ الْأُمِّيَّةُ  
تَوَلَّتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ مَجْمُوعَةٍ سَمِعَ  
سُفْيَانُ مِسْعَرًا وَمِسْعَرُ قَيْسًا وَقَيْسٌ  
طَارِقًا۔

(از یحییٰ بن یحییٰ بن جبکر قال  
حدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَكْبَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُمَرَ الْغَدَّاجِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ  
وَأَسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَأَخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَكَ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ  
وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ  
رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا إِلَيْنَا هَدَى  
اللَّهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۲۔ حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَكِرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَكْبَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُمَرَ الْغَدَّاجِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ  
وَأَسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَأَخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَكَ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ  
وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ  
رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا إِلَيْنَا هَدَى  
اللَّهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رہو تم سیدھا راستہ حاصل کر لو گے یعنی وہ راستہ جو اللہ نے اپنے رسول کو بتایا ہے

لے تو اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں یعنی عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہ دو نصائی اور عیدیں بھی ہی دن آگئی تھیں اس سے پیشتر کبھی ایسا نہیں  
ہوا تھا ۱۲۔ حدیث میں عن ابن عمر کے ساتھ روایت تھی اس لئے امام بخاری نے سنن میں اس کی تصریح کر دی اس حدیث کی مناسبت باب سے یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان جنایا کر میں نے آج تمہارا دین پورا کر دیا اپنا احسان تم پر پورا کر دیا جب ہی ہو گا کہ امت اللہ اور رسول کے احکام پر قائم  
رہے قرآن و حدیث کی پیروی کرتی رہے ۱۳۔ اگر قرآن کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث ہی دین  
کی پہلیں ہیں چر مسلمان کران دونوں کو کھانا مانیٹے کھجکے پچھنا اور انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا ضرور ہے جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن یا حدیث کے موافق  
نہ ہو وہ بھی اللہ کا ولی اور قرب بند نہیں ہو سکتا اور قرآن میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے مسلمانو! جو کچھ  
رکھو موت سر نہ پکڑی ہے اور آخرت میں یہ دو رکھنا اور اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہونا ہے ایسا نہ ہو کہ تم دلائل شریعت کو اور اس وقت کی شریعت کی کھفائے نہ  
دگی۔ ویکسیر بھی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلاوے والی اور تمہارا بے پناہ دے لئے ایک عمدہ دستاویز ہے

۴۷۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَمَّ نَحْنُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْكِتَابَ -

۴۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْهَمَّالَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُغْنِيكُمْ أَوْ تَعَشَّكُمْ بِإِسْلَامٍ وَوَيْحٌ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۷۴۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأَقْرَبَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَمَا اسْتَطَعْتَ بَاب ۳۸۳۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَاجِعِ

الْكَلِمَةِ ۴۷۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

(از موسی بن اسماعیل از وہیب از خالد از عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یوں دعا کی یا اللہ! اسے قرآن کا علم دے۔)

(از عبد اللہ بن صباح از معتمر از عوف از ابو الہمال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تمہیں غنی یا عظیم الشان بنا دیا) ورنہ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تم ذلیل و محتاج تھے۔

(از اسماعیل از مالک از عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد الملک بن مروان کو ایک خط لکھا، اس میں عبد الملک کی بیعت قبول کرنے کا ذکر کیا اور لکھا میں حتی الامکان آپ کے ان احکام کو سنوں اور تسلیم کروں گا جو اللہ کی شریعت اور سنت رسول کے مطابق ہوں گے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

”مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔“

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہے کہ اس ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے لیے عالم ہونے خصوصاً علم تفسیر میں توفیق دے گا۔ ۲۔ منہ سے کچھ نکلے تو وہ بے نظیر ہے۔ ۳۔ اس عبارت زیادہ ہے یَنْظُرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْإِسْلَامِ وَجَوَابِ كِتَابِ الْإِسْلَامِ کہیں ہے ان کو کہیں یہ کتاب ہم (اکم بخاری) کی ہے۔ ۱۲۔ منہ سے کچھ نکلے اور با دلیل جوتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے غیر الکلام بالقرآن۔



لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ أَهَلُّ  
تَقَاتِي مِنْ قَبْلِكَ وَيَقْتَدِي  
بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ  
كُنْتُ أَحِبُّهُمْ لِنَفْسِي وَلِرِجْوَانِي  
هَذِهِ الشَّيْءُ أَنْ يَتَعَلَّمُوا هَا  
وَكَيْسًا لَوْ أَعْنَاهَا الْقُرْآنُ أَنْ  
يَتَفَقَّهُوهُ وَكَيْسًا لَوْ أَعْنَاهُ وَدُّوا  
النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَلْفٍ

دعا یہ بھی ہوتی ہے) "اے پروردگار ہمیں پرستگاروں کا  
پیشوا بنا دے" مجاہد کہتے ہیں امام سے مراد یہ ہوتی کہ  
ہم اسلاف کی پیروی کریں اور ہماری پیروی اخلاف  
کریں۔ ابن عوفؓ کہتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جنہیں  
میں خاص طور پر اپنے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے  
لئے پسند کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ سنت رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم (حدیث قولی فعلی) سیکھیں اور علماء سے  
پڑھتے اور پوچھتے رہیں۔ دوسرے قرآن کو سمجھ کر پڑھیں  
اور علماء سے قرآن کے مطالب کی تحقیق کرتے رہیں تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذکر نہ کریں مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هَمْدٍ فِي حَدِّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ  
جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ  
جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا فَقَالَ  
هَبْنِي أَنْ لَا أَدْعُرَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَرَ  
بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ كُلُّ  
مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ  
صَاحِبُهَا قَالَ هُمَا الْمَرَانُ يَقْتَدِي بِهِمَا

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از واصل) حضرت  
ابو وائل کہتے ہیں میں ایک دن شیبہ بن عثمان (جو کعبہ  
کے کلید بردار تھے) کے پاس اس مسجد (مسجد حرام) میں بیٹھا  
تھا وہ کہنے لگے جہاں تم بیٹھے ہو وہیں (ایک دن) حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے میں چاہتا ہوں  
کہ کعبہ میں جو اشرفیاں اور روپے (بطور نذرانہ اللہ کے آتے ہیں  
وہ ایک نہ چھوڑوں سب مسلمانوں میں تقسیم کروں۔ میں نے  
ان سے کہا آپ ایسا نہیں کر سکتے انہوں نے پوچھا کیوں؟ میں  
نے کہا اس لئے کہ آپ سے پہلے جو دو حضرات تھے انہوں نے

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اعمش از زید بن  
وہب) حدیفہ بن یحیٰی رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم سے آنحضرت

۱۔ اس کو زید بن عمرو نے کتاب السنۃ میں وصل کیا ۱۲۷ھ ۲۔ مطلب میں جو ذکر کے ۱۲۷ھ غیبت نہ کریں یا مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کی طرف  
بلاتے رہیں وعظ و نصیحت کہتے رہیں یہ دوسرا ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں وہی عمر النّاس الیٰ خلیفہ جو ۱۲۷ھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ھ ۳۔ بلکہ اس روئے کو کعبہ ہی کے لئے چھوڑ دیا کہ وہاں کی مرمت اور دوستی وغیرہ میں صرف ہر ۱۲۷ھ ۴۔ اسے فریاد اور بری  
نے وصل کیا ۱۰۷ھ

فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ  
يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ  
فِي جَنْدَرٍ قُلُوبٍ لِلرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ  
فَقَرَأُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ ایمان داری (دیانت داری)  
آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر نازل ہوتی ہے  
(آدمی کی فطرت میں داخل ہے) قرآن بھی (آسمان سے)  
نازل ہوا۔ پھر لوگوں نے اسے پڑھا اور سنت نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا مطلب سمجھا (تو قرآن و  
سنت دونوں سے اس امانت و دیانت فطری کو پوری قوت حاصل ہو گئی)

۶۷۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ  
مُثَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مُثَرَّةَ الْهَمْدِيِّ يَقُولُ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ  
اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمَالُ مَوْرُئِدَاتِهَا وَ  
إِنَّ مَا تُوعَدُ وَنَ لَا يَكُفُّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُخْجَرِينَ -

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عمرو بن مژہ از مرہ  
ہمدانی) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمام  
کلاموں سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (قرآن حکیم) اور  
سب طریقوں سے عمدہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا طریقہ ہے اور سب کاموں میں اچھے کام وہ ہیں جو  
(دین میں) نئے نکالے جائیں (یعنی بدعات) اور جن باتوں کا  
(آخرت میں) تم سے وعدہ ہے (حشر و نشر و عذاب قبر وغیرہ)  
وہ سب واقع ہونے والی ہیں اور تم خدا سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔

لہ قرآن کی تفسیر حدیث شریف ہے بغیر حدیث کے قرآن کا صحیح مطلب معلوم نہیں ہوتا جتنے گمراہ فرقے اس امت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں قرآن کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو  
چھوڑ دیتے ہیں اور چونکہ قرآن کی بعض آیتیں گول مل ہیں ان میں اپنی رائے کو دخل دیکر گمراہ ہو جاتے ہیں لے لے مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن کو حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور حدیث  
حدیث کے موافق ہوں کہ اختیار کریں اللہ کے فضل و کرم سے اس آخری زمانہ میں جب طرح طرح کے فرقے مسلمانوں میں نمودار ہوئے ہیں اور دجال و شیطان کے نائب ہر گز گمراہی ہے جس کے عام  
مسلمانوں کا ایمان بچانے کیلئے قرآن کی ایک تفسیر اور صحیح تفسیر یعنی تفسیر مروجہ القرآن متب کرنا واجب ہے کسی کے ساتھ قرآن کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے اور ان دجال اور  
شیطان پھیلنے سے پہلے تفسیر بچا سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب دوسری نوع حدیث میں جاہل کی کل بدعت ضلالت اور حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے من احدث من امرنا لانا لیس نہ  
قبول اور عوام میں بن ساریہ کی حدیث میں ہے ما کم و محدثات الامور فان کل بدعت ضلالت اس کو کہنا ماجر اور احکام اور ایمان حبان نے صحیح کہا کا حفظ نہ کیا بدعت شرعی وہ ہے جو میں  
میں بھی بات نکالی جائے جس کی اصل شرع میں نہ ہو یا کسی بدعت مذموم اور قبیح ہے جس کی انت میں بدعت مہربانی بات کو کہتے ہیں اس میں بعض بات اچھی ہوتی ہے بعض بری اما شافعی نے  
کہا ایک بدعت محمود ہے جو سنت کے موافق چودہویں مذموم جو سنت کے خلاف ہوا واما کما یقول فی من احدث من امرنا لانا لیس نہ کہنا ہے کام و قسم کہ چہ ایک تودہ جو کتا ہے سنت  
اور کما یقول فی من احدث من امرنا لانا لیس نہ کہنا ہے کام و قسم کہ چہ ایک تودہ جو کتا ہے سنت  
ہیں اور انہوں نے ان باب میں حیران کنہ رسائل اور کتب میں تصنیف کی ہیں اور بہتر رسالہ لانا لیس نہ کہنا ہے کام و قسم کہ چہ ایک تودہ جو کتا ہے سنت  
ناجیب ہے جسے علم صرف اور کما یقول فی من احدث من امرنا لانا لیس نہ کہنا ہے کام و قسم کہ چہ ایک تودہ جو کتا ہے سنت  
سنت میں جیسے قدریہ میں مشہر کے بدعات بعضے مباح ہیں جیسے مصافحہ نماز نماز عصر کے بعد اور کھانے پینے کی لذتیں وغیرہ بعضے مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں

۶۷۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُضِيَتْ  
بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۶۷۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ

حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمْرِو  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتٍ  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَمَى قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَمَنْ يَأْمَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ  
وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَمَى -

۶۷۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ خَبَّانٍ  
وَأَشْيَى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْثَدَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعُوتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ  
وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لَصَاحِبِكُمْ  
هَذَا امْتِلَاقًا ضَرَبُوا لَهُ امْتِلَاقًا فَقَالَ  
بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ  
الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا

(از مسدد از سفیان از زہری از عبد اللہ) حضرت

ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے آپ نے  
فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال بن علی از عطاء بن

یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تمام لوگ (ایکے  
ایکے) جنت میں داخل ہو جائیں گے مگر جو میری نافرمانی  
کمرے (وہ داخل نہ ہوگا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! نافرمانی کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے میری  
بات سنی (اطاعت کی) وہ بہشت میں جائیگا نہ ماننے والا دوزخ میں جائیگا۔

(از محمد بن عبادہ از یزید از سلیم بن حیان از زید بن سلیم

کی تعریف کی) از سعید بن میناء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں (نہند میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
فرشتے آئے ایک کہنے لگا وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کیا ہوا  
ان کی آنکھ بظاہر سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے۔

پھر کہنے لگے اس پیغمبر کی ایک مثال ہے تو وہ مثال اس کے لئے

بیان کرو۔ ایک کہنے لگا (مثال سے کیا فائدہ؟) وہ سو رہے ہیں

دوسرے نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار ہے، پر

انہوں نے کہا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ ایک گھرنایا

سمجھ کھانا تیار کر لیا اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لئے بھیجا

جس نے دعوت دینے والے کی بات سنی وہ گھر میں آیا کھانا

مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا  
مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَحَابَ الدَّاعِيَ  
دَخَلَ الدَّارَ وَكُلَّ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ  
لَمْ يُحِبَّ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلْ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ  
مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوا أَرَأَوْهَا لَهُ يَفْعَلُهَا  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
إِنَّ الدَّاعِيَ قَائِمٌ وَالْقَلْبُ يَقْطُنُ فَقَالُوا  
قَالُوا أَرَأَيْتُمْ وَالِدَ الدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ بَغَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ بَغَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْبَى بَيْنَ النَّاسِ تَابِعَةٌ قُتِيْبَةٌ  
أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ بَنِي أَبِي  
هَرَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۴۷۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ  
عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَآءِ اسْتَقِيمُوا  
فَقَدْ سَبَقْتُكُمْ سَبْقًا بَعِيدًا إِنْ أَنْتُمْ  
يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا -  
۴۷۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھایا اور جس نے اس کی بات نہ سنی وہ نہ گھرایا نہ کھانا کھایا  
پھر کہنے لگے اس مثال کی شرح تو بیان کرو تاکہ یہ بخیر رہے  
سمجھ لیں اس پر ایک فرشتہ بولا (کیا فائدہ؟) وہ تو سو  
رہے ہیں دوسرے نے کہا بھائی (کہہ تو دیا کہ) ان کی آنکھ  
(بظاہر) سو رہی ہے مگر دل بیدار اور ہوشیار ہے -  
چنانچہ اس فرشتے نے کہا گھر سے مراد بہشت ہے دعوت  
دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے)  
پس جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور  
مافی اس نے اللہ کی بات سنی اور مافی اور جس نے حضرت محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مافی اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی بات نہ مافی  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اچھے کو برے سے جدا کرنے والے ہیں  
محمد بن عباد کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید، ابو الیث از خالین بن  
مصری از سعید بن ابی ہلال از جابر بن روائت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے پھر یہی حدیث نقل کی -

(ابو نعیم از سفیان از اعمش از ابراہیم از ہمام) حذیفہ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں اے قراء تم استقامت اختیار کرو تو سبقت حاصل  
کر جاؤ گے۔ اگر تم (قرآن و سنت کے علاوہ) دائیں بائیں لستے  
کو اختیار کیا تو یقیناً انتہائی گمراہ ہو جاؤ گے۔

(از ابو کریم از ابواسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میری اور مجھے جو کچھ خدا نے دے کر مبعوث فرمایا ہے

۱۔ یعنی ان لوگوں سے کہیں افضل نہ ہو جو تمہارے بعد آئیں گے۔ یہ ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں فقہ مسیوقہ یا مسیوقہ معروف ہو لیکن اگر مسیوقہ مجہول یعنی فقہ مسیوقہ ہو تو ترجمہ ہوگا  
تم حدیث اور قرآن پر جم جاؤ کہ دوسرے لوگ حدیث اور قرآن کی پیروی نہ کریں تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں یعنی دو نکل گئے ہیں ۱۲ منہ ۵۰ دوسرے لوگوں کی رائے پر جاؤ گے ۱۳ منہ





وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ  
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ  
الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ تَوَمَّعُونِي عَقَالًا  
كَأَنَّا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِقَاتِهِمْ عَلَى مَنَعِهِ فَقَالَ عُمَرُ  
قَالَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ نَزَّحَ  
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ  
وَقَالَ لِي ابْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنَّا قَالُوا هُوَ أَحَقُّ

اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے البکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جواب دیا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک رسی (جس سے جانور باندھتے ہیں) روک لی جو آنحضرتؐ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جو میں نے غور کیا تو سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے قتال کے لئے البکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر کیا ہے اور انہی کی رائے حق ہے۔

ابن بکر اور عبد اللہ بن صالح نے بحوالہ لیث اس

حدیث میں بجائے عقال کے عنافا روایت کیا۔ (یعنی بکری کا بچہ) وہی زیادہ صحیح ہے۔

۶۷۷۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَارِئٍ عَيْنِيَّةُ بْنُ  
حِصْنٍ حَدَّثَنِي عَنْ بَدْرِ بْنِ فَزْلٍ عَنْ أَبِي  
أَخِيهِ الْحَرِّ بْنِ قَيْسٍ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ  
النُّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْفَرَّاءُ  
أَحْبَابَ فَجَلَسَ عُمَرُ وَمُشَاوَرَتُهُ كَمَا نُوَادُّ  
شَبَابًا فَقَالَ عَيْنِيَّةُ لِي أَبِي أَخِيهِ يَا ابْنَ

(ابن اسماعیل از ابن وہیب از یونس بن ابی شہاب

از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عثمان) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر (مدینے میں) آیا اور اپنے بھتیجے حمر بن قیس بن حصن کے پاس قیام کیا۔ حمر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرب اور مشیر وہ لوگ ہوتے کہ جو قرآن کے قاری (یعنی عالم) ہوتے جو ان ہوں یا بوڑھے۔ ایک بار عیینہ نے حمر سے کہا بھتیجے تمہیں امیر المومنین کے پاس وجاہت اور عزت حاصل ہے مجھے بھی ان کے پاس اجازت

لے نماز پڑھیں زکوٰۃ دے دوں میرے رفیق ہیں ۱۲ھ میں ۱۲ھ میں نماز سلامتی جس کا حق ہے ۱۲ھ میں زکوٰۃ میں بکری کا بچہ تو بھی آجاتا ہے مگر یہ زکوٰۃ میں نہیں دی جاتی بعضوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت کی تو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو وہ شخص زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ ایک بکری لے کر آیا کہنا کہ اسے لے لیتے اس طرح کہ یا کسی بھی نماز زکوٰۃ میں دی جاتی ہے ۱۲ھ میں عیینہ بن حصن آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سلمان ہو گیا تھا پھر جب طلحہ اسدی نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو عیینہ بھی اس کے متقدمین میں شریک ہو گیا البکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں طلحہ پر سلمانوں نے حملہ کیا وہ تو بھاگ گیا لیکن عیینہ قید ہو گیا اس کو مدینہ میں لے آئے البکر نے اس سے کہا قید کر اس سے تو یہ کہ ۱۲ھ میں ۱۲ھ میں سلمان اللہ علیہ وسلم کی قدحانی حب ہیں ہوتی ہے جب بادشاہ اور رئیس عالموں کو متعجب تھے میں علم ایسی ہیں تو بچہ کہ جو ان میں ہوا بوڑھے میں ہر طرح اس سے افضل ہے ہوتا ہے ایک جوان عالم دربار مدینہ میں اس سب سے کہیں زائد ہے جو کم بخت جاہل ظالم ہو (یعنی محمدؐ آئندہ)

أَخْبَىٰ هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ قَسَاؤُنَ  
لِي عَلَيْهِ فَقَالَ سَأَسْتَأْذِنُكَ عَلَيْهِ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَسَاؤُنَ لِعَيْنَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ  
قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا  
الْجَزَلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ  
عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرُّ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ  
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ  
وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ  
فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا  
عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ.

۶۷۷۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ الْمُثَنَّى عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا  
قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَ الشَّمْسُ  
وَالنَّاسُ فَيَاؤُمُ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَصَلِّيُ  
فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ قَامُوا رُتَّ بَيْدِهَا خَوَّ  
السَّمَاءُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ أَيْسَهُ  
قَالَتْ بَرَأْسُهَا أَنْ لَعَمْرُكَ لَمَّا أَنْصَرَفَ رَسُولُ

ملائک کر لے چلو۔ خُرنے کہا اچھا میں اجازت لوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں پھر خُرنے عیینہ کو لانے کی اجازت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) لی۔ عیینہ جو نبی پہنچا تو کیا کہنے لگا ابن خطاب نہ تو آپ ہمیں بے شمار دولت دیتے ہیں نہ انصاف کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ (بے بُنیا و گفتگو) سن کر غصے ہوئے اور قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں، خُرنے عرض کیا امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا معافی کا شیعہ اختیار کر، اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں کی گفتگو سے چشم پوشی کر خُرنے جو نبی یہ آیت پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے حرکت ہو گئے (سہم گئے) ان کی عادت مبارکہ تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے یہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از شہام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی دیکھا تو وہ نمازیں پڑھ رہی تھیں لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے نماز ہی میں ان سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا (کیا آفت آئی جو ایسے پریشان ہیں) انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگیں سُبْحَانَ اللَّهِ میں نے کہا کیا اللہ کی قدرت کی کوئی نشانی ہے (یا عذاب کی نشانی ہے) انہوں نے سر کے اشارے سے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جہاں اذیتیں تھیں وہاں علم کی قدردانی بھی بدرجہ اتمال۔ ان میں حتیٰ اب ہلکے زمانے کے بادشاہوں کو دیکھو عالموں کی قدردانی کو عالموں کے جانی دشمن اور مالی پرست میں جہاں کہ عالم کا نام ستا میں اس کو نکلوایا موقوف کیا دلیل کیا اور جاہلوں کے لئے ذنات عدالت مال سب صیغے کھلے ہوئے ہیں جنسی توان و توان پلاتی ہے جو کہتے ہیں جہاں آدمی عالم جہاں پھر وہاں کے جہاں کا حسن اولیاست کے اہل عہدوں کے لائق نہیں رہتا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ پیرا) ۱۲ بیان اللہ عزوجل نے لوگوں کو سزا دینے کے لئے اذیتیں دیں۔ عیینہ بن حصین اگر ذرا ہی علم رکھتا ہوتا تو ایسی بے ادبی اور بدتمیزی کی بات منہ سے نہ نکالتا۔ حرمین قیس جو عالم تھے ان کی دوسرے میں جاہلیہ کی عزت میں بڑھ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے وہ انکھا تا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے ۱۲ منہ

اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْدُ اللَّهِ وَأَشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَكُمْ أَرْكَرُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا أَحَقُّ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ يَحْيَىٰ أَلَيْسَ أَتَقْتَتُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُونَ أَوْ الْمُسْلِمُونَ لَا أَدْرِي أَتَىٰ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيَقُولُ ثُمَّ مَهَلِكًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُؤَقِّنٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُونَ أَوْ الْمُرْتَابُونَ لَا أَدْرِي أَتَىٰ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ

کہ تو صاحب ایمان و یقین ہے اور منافق یا شکلی اس سوال کے جواب میں جو فرشتے کریں گے کہے گا لا ادری میں نہیں جانتا میں نے لوگوں سے جیسے سنا وہی کہہ دیا راوی کہتا ہے معلوم نہیں منافق یا شکلی میں کون سا لفظ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے

۶۷۷۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَوْنِي مِمَّا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُوءِ الْإِيحَادِ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا تَهَيَّيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَلَا دَأَا مَرَجُكُمْ بِأَمْرِ فَاؤُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ

ہاں۔ بہر حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز خسوف سے) فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا دنیا و آخرت کی کوئی چیز باقی نہ رہی جسے آج میں نے اس جگہ نہ دیکھ لیا ہوٹلی کہ جنت و جہنم کو بھی دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ قبر میں تم لوگوں کا امتحان ہوگا اتنا سخت امتحان جتنا دجال کے سامنے ہوگا۔ پس جو شخص مومن ہے یا مسلمان ہے۔ فاطمہ کہتی ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ اسماء نے کونسا لفظ کہا (مومن یا مسلم) وہ کہے گا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تع کے واضح دلائل اور معجزات لے کر ہمارے پاس آئے، ہم نے ان کا کہنا مان لیا، ان پر ایمان لائے۔ فرشتے اس سے کہیں گے تو نیک ہے آرام سے قبر میں سو جا، ہمیں تو پہلے ہی علم تھا

کہ تو صاحب ایمان و یقین ہے اور منافق یا شکلی اس سوال کے جواب میں جو فرشتے کریں گے کہے گا لا ادری میں نہیں جانتا میں نے لوگوں سے جیسے سنا وہی کہہ دیا راوی کہتا ہے معلوم نہیں منافق یا شکلی میں کون سا لفظ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بات کا ذکر تم سے نہ کروں وہ مجھ سے مت پوچھو (بلا ضرورت سوالات مت کرو) اس لئے کہ سابقہ امتیں اسی (بے فائدہ) پوچھنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بنا پر تباہ ہو چکی ہیں، جب کسی کام سے تمہیں منع کروں تو اس سے بچے رہو اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجا لاؤ

باب بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے

۱۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں اس سے پوچھیں گے یا کون کون سے ۱۲ منہ ۱۷۔ حدیث کتاب العلم و کتب الکوفہ میں گذر چکی ہے اس باب کا مطلب اس فقرے نکلتا ہے کہ ہم نے ان کا کہنا مان لیا ان پر ایمان لائے ۱۸ منہ ۱۹۔ اور جب نہ پوچھنے کو تو اٹھ نہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے کام پر مجبور کر گیا یا خلق میں نوالہ ایک گیا یا فی نہیں کر شراب سے اتار لیا ۲۰ منہ

كَثْرَةُ السُّؤَالِ وَكَثُفُ مَا لَا  
يَعْنِيهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَا  
تَسْأَلُونَا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ  
تُبَدِّلْ لَكُمْ نَسُوكُمْ

۶۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ  
الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْطَمَ  
الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَن سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ  
يُحَرِّمْ فَحَرِّمْ مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ -

۶۷۸۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عُقَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ  
يُحَدِّثُ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا  
لَيَالِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ قَائِسٌ ثُمَّ فَقَدُوا  
صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ  
بَعْضُهُمْ يَكْتُمُخُمْ لِيُخْرِجَهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا دَالَ  
بِكُمْ الْإِذْيَ رَأَيْتُمْ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتَّى تَخْرُجُوا

بے فائدہ سختی اٹھانا اور وہ باتیں بنانا جن میں کوئی  
فائدہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مسلمانو ایسی  
باتیں نہ پوچھو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری  
حسوس ہوں یہ

(از عبد اللہ بن یزید مقرئ از سعید از عقیل از ابن شہاب  
از عامر بن سعد بن ابی وقاص) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں  
مجرم ترین وہ شخص ہے جو ایک بات (خواہ مخواہ) پوچھے وہ حرام  
نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام کر دی جائے یہ

(از اسحاق از عقان از وہیب از موسیٰ بن عقبہ از  
ابو النصر از لہر بن سعید) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی  
گھیر کر ایک حجرہ بنالیا اور رمضان کی راتوں میں اس میں نماز  
(تراویح) پڑھتے رہے کئی لوگ بھی جمع ہونے لگے (وہ آپ کے  
پیچھے نماز پڑھا کرتے) ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ  
سُنی تو سوچا کہ آج غالباً آپ سو گئے یہ خیال کر کے بعض لوگ  
نے (اطلاعاً) کھانا شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف  
لائیں آپ نے فرمایا میں تمہارے حال سے واقف ہوا میں  
اس خیال سے نہ نکلا مبادا یہ نماز تم پر فرض ہو جائے  
پھر تم اسے بھانہ لا سکو۔ لوگو تم یہ نماز اپنے گھروں میں

۱۔ اور بعضوں نے اس ممانعت کو عام رکھا ہے ہر زمانے کے لئے اور کہا ہے جب تک کوئی مادہ واقع نہ ہو تو خواہ مخواہ فرہنگی سوالات کرنا منع ہے بعضوں نے  
کہا یہ ممانعت زمانہ وحی سے خاص تھی کیونکہ اس وقت یہ ڈر تھا کہ اس سوال کی وجہ سے وہ سے حرام نہ ہو جائے ۱۲ منہ ۱۷ گوسوال تحریم کی علت نہیں مگر سب  
اس کی حرمت کا حکم سوال کے بعد اتنا تو گویا سوال ہی اس کی حرمت کا باعث ہوا ۱۲ منہ

أَنْ تَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَكُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا  
قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا آيَاتِهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِهِمْ  
فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَوةٍ الْبُرْءُ فِي بَيْتِهِ  
إِلَّا الصَّلَوةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

۶۷۸۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ  
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءٍ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا  
عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي  
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي  
قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنِي ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَأَلْتُ  
مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَمْرُؤُا يَوْجِبُهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ  
الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ

۶۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ  
وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُخَايَرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ  
مُعَوِيَةُ إِلَى الْمُخَايَرَةِ أَكْتُبُ إِلَيْكَ فَاسْمَعْتُ

یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ (افضل نماز وہی ہے جو گھر میں ہو۔  
صرف فرض نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔)

(از یوسف بن موسیٰ از ابواسامہ از برید بن ابی بردہ)

از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے چند باتیں ایسی  
دریافت کیں جن کا پوچھنا آپ کو ناگوار گذرنا جب لوگ برابر  
سوالات کرتے رہے (باز نہ آئے) تو آپ خفا ہوئے فرماتے لگے  
(اچھی بات تو یوں ہی سہی) اب پوچھتے جاؤ! اتنے میں  
ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟  
آپ نے فرمایا تیرا باپ عذافہ تھا۔ پھر دوسرا شخص اٹھا  
اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے  
فرمایا تیرا باپ سالم تھا؟ شیبہ بن ربیعہ کا غلام۔ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے جب غصے کے تیور دیکھے تو عرض  
کیا ہم لوگ بارگاہِ خداوندی میں (آپ کو غصہ  
دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از عبد الملک) حضرت وریاد

کاتب مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معویہ رضی  
اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا ”آپے کوئی  
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو مجھے لکھ

لے یا جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے جیسے عیدین گہن کی نماز وغیرہ یا تکریم المساجد کہ وہ خاص مسجد کی تعلیم کے لئے ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے  
کہ ان لوگوں کو مسجد میں اس نماز کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے نفس پرستی کی آپ نے اس سے باز رکھا معاذیہ و اکسنت کی پیروی افضل ہے اور خلاف سنت  
عبادت کے لئے سختی اٹھانا قییدیں لگانا کوئی عمدہ بات نہیں ہے ۱۳ مہ ۱۵ کسی نے یہ پوچھا میری اذان میں اس وقت کہاں ہے کسی نے پوچھا کیا مت کب لگے گا  
کسی نے پوچھا کیا ہر سال حج فرض ہے ۱۳ مہ

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ يَتَى اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ  
لَا مَانِعَ لِيَا أَعْطَيْتَ وَلَا يُنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكُتِبَ  
إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَتَمَنَّى عَنْ قَبْلِ وَقَالَ وَ  
كَثُرَتْ السُّؤَالُ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ وَكَانَ  
يَتَمَنَّى عَنْ عُمُقِ الْأَمْهَاتِ وَهُوَ دِ السَّنَاتِ  
وَمَنْعٍ وَهَاتِ -

۶۷۸۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ قَالَ يُهَيِّئْنَا عَنِ التَّكْلِيفِ  
۶۷۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَرَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ  
ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ حِينَ رَأَتْ الْقَامِسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ  
فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ السَّاعَةَ

بھیجئے انہوں نے جواب میں لکھوایا۔ ”آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِيَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
مُعْطَى لِيَا مَتَّعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“  
یہ بھی لکھوایا کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے فائدہ  
گفتگو بہت سوالات کرنے اور مال و دولت کو  
صانع کرنے، ماں کی نافرمانی (یا ستانے)، لڑکیوں کو  
زندہ درگور کرنے، دوسروں کا حق نہ دینے اور (بے فروغ)  
مانگنے سے منع فرماتے تھے۔“

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ کے پاس تھے تو ہمیں تکلیف سے منع کیا گیا۔  
(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری) انس  
ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
زوال شمس کے بعد باہر تشریف لائے اور نماز ظہر  
پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت  
کا ذکر کیا۔ فرمایا قیامت سے پہلے کئی اہم امور ہیں پھر فرمایا  
جو پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ سکتے ہو، خدا کی قسم جب تک میں

۱۷۸۴

۱۷۸۴ ام بخاری نے کہا عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں مسیحیوں کو مار ڈالتے پھر اللہ نے ان کو حرام کر دیا ۱۲ منہ ۱۷ یعنی سختی اور تشدد اپنانے اور بے فائدہ  
ایک بات کہ بچے لگ جائے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷  
یہ بات پڑھی و تحقیق کہہ ۱۷ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷ یعنی بچے کے جانے کے بعد ۱۲ منہ ۱۷  
کہنے لگے لے عمر کا مال کے بیٹے کو تکلف ہے اگر مجھ کو یہ معلوم نہ ہو اب کیا چیز ہے تو کیا نقصان ہے ۱۲ منہ ۱۷ آپ کو یہ خبر بھی تھی کہ چند منافق لوگ آپ کو تنگ

وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ  
 قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ  
 عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ  
 بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَسْأَلُ  
 فَأَكْثَرُ النَّاسِ لُبَّكَاءَ وَأَكْثَرُ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي  
 قَالَ أَسْأَلُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ  
 مَدْحِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ حَقَّامٌ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ قَالَ  
 ثُمَّ أَكْثَرُ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي قَالَ  
 فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا  
 بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ  
 فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حِينَ قَالَ عُمَرُ لَكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَى وَالْأَذَى نَفْسِي  
 بِمِدَّةٍ لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
 أَنْفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَاظِ وَأَنَا أُصْرَقُ  
 فَلَمْ أَرَ كَالَهُ فَمِنْ الْخَيْرِ وَالْقَسْرِ  
 ۶۷۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 قَالَ أَخْبَرَكَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا

اس جگہ ہوں گا حیات تم دریافت کرو گے میں بتاؤں گا۔  
 انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر لوگ بہت رولے لگے  
 (آپ کے غصے سے ڈر گئے کہیں عذاب نہ نازل ہو) اور آپ  
 بار بار یہی فرماتے رہے خوب سوالات کرو دریافت کرو۔ آخر  
 ایک شخص اٹھا پوچھنے لگا یا رسول اللہ میرا مقام کیا ہوگا؟  
 فرمایا دوزخ۔ پھر عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول  
 اللہ! میرا (حقیقی) باپ کون تھا؟ (لوگ اور کچھ بتاتے ہیں)  
 آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا پھر آپ بار بار یہی فرماتے  
 لگے پوچھے جاؤ سوالات کرتے رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے (آپ کا غصہ) دیکھ کر (ادب سے) دوزانو ہو بیٹھے اور کہنے  
 لگے ہم اپنے پروردگار کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے  
 اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی  
 ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے  
 (آپ کا غصہ جاتا رہا) جب آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کی یہ بات سنی۔ اس کے بی فرمایا تم خوش نہیں (یا یوں فرمایا  
 اولی یعنی تم پر افسوس) قسم اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری  
 جان ہے ابھی بہشت اور دوزخ (کی تصویریں) دونوں میرے  
 سامنے اس دیوار کے عرض میں دکھائی گئیں اس وقت میں نماز پڑھ  
 رہا تھا میں نے آج کے دن کی طرح نہ کبھی کوئی اچھی چیز دیکھی یعنی  
 بہشت) نہ بُری چیز (یعنی دوزخ)

(از محمد بن عبد الرحیم از روح بن عبادہ از شعیبہ از

موسٰی بن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لہ شاید شخص منافق ہوگا حافظ نے کہا شاید صحابی نے اس کا نام عمدًا بیان نہیں کیا تاکہ اس کا پردہ چھپا رہے ۱۲ منہ ۵ دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ  
 اٹھ آگے پاؤں چلے ہیں اتنا زیادہ ہے اور قرآن کے امام ہونے سے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مداف کرنے کا براہِ مہجہ کہتے رہے یہاں تک  
 کہ آپ خوش ہو گئے ۱۲ منہ ۵ ایک اور شخص نے پوچھا میں کہاں جاؤں گا کیا بہشت میں؟ آپ نے فرمایا میں بہشت میں (طبرانی) ۱۳



شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَسْرِ قَالَ  
سَمِعْتُ أَسَرَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوهُ فَلَدَنِي  
وَنَزَلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا  
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُوا اللَّهَ  
۶۷۸۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَدَّاعٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَسَرَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُلْهَمَ النَّاسُ  
يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ  
كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ-

۶۷۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ  
مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِأَمْدِيْنَةٍ وَهُوَ  
يَتَوَخَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَبَرَّ يَنْفِرُونَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ  
بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ  
فَقَامُوا أَرَاكُمُ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبَرْنَا

کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ  
نے فرمایا فلاں شخص اور یہ آیت (سورہ مائدہ کی) نازل  
ہوئی ”اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق نہ دریافت  
کرو کہ اگر بیان کی جائیں تو تمہیں بُری محسوس ہوں۔“

(از حسن بن صباح از شبایہ از ورقاء از عبد اللہ  
ابن عبد الرحمن) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ برابر سوالات  
کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے اللہ تو ہر چیز کا خالق  
ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسیٰ بن یونس از اعمش  
از ابراہیم از علقمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
مدینے کے ایک کھیت میں آپ کے ساتھ تھا آپ ایک  
کجور کی چھڑی ٹیکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودی ملے  
اور وہ (آپس میں) کہنے لگے ان (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) سے  
پوچھو کہ روح کی کیا حقیقت ہے؟ بعضوں نے کہا نہ پوچھو  
ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو۔ آخر  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگئے اور کہنے لگے  
ابوالقاسم بیان تو کیجیے کہ روح کیا چیز ہے؟ آپ ایک گڑی

۱۔ معاذ اللہ یہ بیان ان کے دلوں میں دوسرے دلوں کا دوسری روایت میں ہے جب ایسا دوسرے آئے تو اعمش نے اللہ پر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ محمد اللہ محمد  
یہ روایت طرف متوکل اعمش نے اللہ پر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد اللہ محمد  
سمجھ جائیں گے کہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں جو کہ کسی پیغمبر کی حقیقت بیان نہیں کی اگر یہ بیان نہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ہیں اس پر بعضوں نے کہا نہ پوچھو  
اس لئے کہ اگر انہوں نے بھی روح کی حقیقت بیان نہ کی تو ان کی پیغمبری کا ایک ادھیڑ پھٹا ہوگا اور تم کو ناگوار گذرے گا ۱۲ منہ

عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ  
أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَاخَرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ  
الرُّوحُ ثُمَّ قَالَ وَلَيْسَ لَوْلَاكَ عَنِ الرُّوحِ  
قُلُ الرُّوحِ مِنْ أَمْرِ دَلِيٍّ -

دیکھئے! روح میرے مالک کا حکم ہے۔

باب ۳۸۳۳ - الرَّقِيقَةُ بِأَفْعَالِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۷۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُقَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ  
النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّيَّاهُ  
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِيَّيَّ  
لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا أَفَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

باب ۳۸۳۴ - مَا يَكْرَهُ مِنَ  
التَّعَتُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ

تک خاموش (آسمان کی طرف) دیکھتے رہے، میں سمجھ گیا کہ آپ  
پر وحی نازل ہونے ہی ہے اور پیچھے سرک گیا یہاں تک کہ وحی  
موقوف ہوگئی پھر آپ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت  
سنائی لوگ تجھ سے روح کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہہ

باب ۳۸۳۵ - أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كِي بِرِدِي كَرْنَا -

(از ابونعیم از ابوسنیان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے)  
سونے کی ایک انگلی بنوائی لوگوں نے بھی (آپ کی اتباع میں)  
سونے کی انگلیاں بنوالیں، آپ نے فرمایا میں نے سونے  
کی انگلی بنوائی (تو تم سب نے بنوالیں) چنانچہ آپ نے  
اتار کر اسے پھینک دیا اور فرمایا اب میں کبھی نہیں پہننے  
کا۔ یہ دیکھا تو سب نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے انگلیاں  
اُتار ڈالیں۔

باب ۳۸۳۶ - كِي امْرِي تَشْدُو وَرُخْتِي كَرْنَا يَا عَلِي  
بَاتٍ مِثْلَ (بے موقع) جھگڑا کرنا دین یا بدعات

لہ روح کی حقیقت میں حضرت آدم سے لیکر تا اس دم ہزاروں حکیموں نے غور کیا اور اب تک اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی ایسے غریب کے حکیم روح کے پیچھے پڑے ہیں لیکن  
ان کو بھی اب تک پوری حقیقت دریافت نہ ہو سکی پلٹنا تو معلوم ہو گیا کہ بیشک روح ایک جوہر ہے جس کی صورت ذی روح کی صورت کی سی ہوتی ہے مثلاً آدمی کی روح  
اس کی صورت پر کتنے کی روح اس کی صورت پر اور یہ جوہر ایک لطیف جوہر ہے جس کا ہر جزو جسم حیوانی کے ہر جزو میں سما جاتا ہے اور جوہر شدت لطافت کے اس کو نہ ٹپکتے ہیں نہ بندہ لگتے ہیں  
روح کی لطافت اس درجہ ہے کہ شیت میں سے بھی پار ہو جاتی ہے عالا کثر ہوا اور پانی اور دوسرے اجسام لطیفہ اس میں سے نہیں بخل سکتے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ کچھ روح کو اپنی  
ذات متعاسر کا ایک ذوق اس دنیا میں رکھتا ہے تاکہ جو لوگ صرف محسوسات کو لگتے ہیں وہ متوجہ ہو کر کچھ کچھ حقائق اپنے حوزوں اور مشورل دیر درکار کو بھی مانیں کیونکہ روح جو  
سے انکار کرنا چاہتا ہے ہر کدھی جانتا ہے کہ ساتھ ہی دھرم میں خدا کی عطا ہے یہ یہ کام کئے جیسے حالانکہ اس ساتھ ہی اس میں کام نہ کچھ ارباب کیا یہاں تک کہ اس کا  
کوئی جزو قائم نہ رہا پھر وہ چیز کیا ہے جو نہیں بدلی اور جس پر میں کا اطلاق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کا جگر دکھانے کے لئے روح کی حقیقت پوشیدہ کر دی یہ جو جزو کو کسی اتنا  
ہی بتلایا گیا کہ وہ پھر وہ دکان کا اپنے حکم ہے مثلاً ایک آدمی کہیں کا جا کہ ہو تعلق دار یا تحصیل دار یا کچھ ملک پر اس کی موت کی کا حکم بادشاہ کے پاس سے صادر ہو جائے تو یہ جوہر  
شخص ہی رہتا ہے جو پہلے تھا اس کی کوئی چیز نہیں بدلتی لیکن موت کی آمد اس کو تعلق دار یا تحصیل دار یا کچھ ملک نہیں کہتے آخر کیا چیز اس میں سے جاتی ہے وہی حکم بادشاہ کا جاتا  
ہے اور روح ہی پھر وہ دکان کا ایک حکم ہے یعنی حیات کی صفت کا ظہور ہے جہاں یہ حکم رکھ گیا حیوان مرگا اس کا جسم و طو سب لیا جی رہتا ہے ۱۲ سنہ پہلے سے تھوہر باب (تھوہر باب)

وَالْعُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدْعِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ  
لَا تَعْلَوْا فِي دِينِكُمْ وَلَا  
تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

۶۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَأْيِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا أَرَأَيْتَ كُؤُوسُ  
قَالَ إِنْ كُنْتُ مِثْلَكُمْ رَأَيْتُ تُطْعِمُونِي  
رَبِّي وَيَسْقِيَنِي فَلَمْ يَنْتَهِوا عَنِ الْوَصَالِ  
قَالَ فَوَاصِلٌ مِنْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوْا  
الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لِرُدِّ شِكْمِكُمْ  
كَالْمُسْكِلِ لَهُمْ

۶۷۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ

میں غلو کرنا (حد سے بڑھ جانا) منع ہے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے اہل کتاب  
اپنے دین میں حد سے زیادہ مت بڑھو۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا صوم وصال (بغیر سحری روزہ) مت رکھا کرو لوگوں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا  
میں تمہاری طرح نہیں، میں تورات کو اپنے پروردگار کے پاس  
رہتا ہوں وہ مجھے کھلا بلا دیتا ہے صحابہ کرام صوم وصال رکھنے  
سے باز نہ آئے چنانچہ آٹھ دن یا دو دن یا دو رات پر صوم وصال  
رکھے پھر اتفاق سے عید کا چاند ہو گیا، آپ نے فرمایا اگر ابھی  
نہ چاند ہوتا تو میں اور اسی طرح کے روزے رکھتا گویا انہیں  
تنبیہ کرنا مقصود تھا۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابیرہم)

(بقیمہ حاشیہ صفحہ سابقہ) نکلتا ہے جعفر کا انگوٹھی کو پہننا یا نہ پہننا دین کے فرائض یا وجبات یا مہذوبات میں سے نہ تھا مگر اس کے باوجود صحابہ کرامؓ کو کاندھ اٹھاتے  
اور جھٹولتے اور علیہ وسلم سے حد نہ عقیدت اتنا کہ تھا کہ وہ جھٹولتے ہر عمل پر نظر رکھتے تھے اور کسی کی پیروی کرتے تھے آج کل کے لوگوں کی طرح وہ کسی کام کے کہنے اور نہ  
کرنے کے باوجود دریافت نہیں کرتے تھے، اس (حواشی متعلقہ صفحہ ۱۷۸) پہلے جیسے یہود نے حضرت علیؓ کو گھٹایا یہاں تک کہ انکی پیغمبری سے بھی انکار کیا اور انہیں  
نے چڑھایا یہاں تک کہ قتل بنا دیا وہ دونوں باتیں غلو ہیں غلو ہی کو کہتے ہیں کہ ایک مہر مسجد کو فرض بنا دیا یا عیاد کو حرام کو نہ کرنا یا حرام کو نہ کرنا کہ یہاں یہ مسلمانوں میں بھی  
ہے اللہ رحم کرے ۱۲ منہ گویہ روایت باب کے مطابق نہیں ہے مگر اب بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف دلیل  
نہ کہہ کر میں اتنی طرزا کہ پہنچ کر نہ والے اپنی سختی چھوڑ دیتے اس حدیث سے یہ نکلنا ہے کہ یہ عبادت اور ریاہنت اسی طرح دین کے سب کاموں میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و لوپ کی سنت کی پیروی کرنا ضروری ہے اس میں زیادہ ثواب ہے باقی کہیں میں غلو کرنا یا حد سے بڑھ جانا مثلاً ساری رات جاگئے رہنا  
یا ہمیشہ روزہ رکھنا یہ کچھ افضل نہیں ہے کیا تم نے دہ مرتبہ نہ چاہی ہر روز روزہ و صدق و صفا و لیکن میرے لئے یہ صفت ہے اسی طرح یہ جو بعض مسلمانوں نے  
عادت کر لی ہے کہ دل سے مکرہ کام کو دیکھا تو اس کو حرام کہہ دیا یا سنت یا مستحب یا فرض واجب کی طرح سختی کی یا حرام یا مکروہ کام کو شرک قرار دے دیا اور لوگوں  
کو شرک بنا دیا یہ طریقہ خوب نہیں ہے اور غلو میں داخل ہے وَلَا تَقُولُوا هَذَا اِحْکَامٌ وَلَا هَذَا اِحْکَامٌ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْكِتَابُ ۱۲ منہ

غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا  
 الرَّعْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ التَّمِيمِيُّ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 مَنبَرٍ مِّنْ أَجْرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ  
 مُّعَلَّكَةٌ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ  
 يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ  
 فَتَشْرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْتَانُ الْإِدِيلِ وَإِذَا  
 فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ حَيْثُ رَأَى كَذَا فَمَنْ  
 أَحَدٌ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ  
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ  
 الْمُسْلِمِينَ وَاحِدٌ لَا يَسْخِي بِهَا أَدْنَاهُمْ  
 فَمَنْ أَخْفَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ  
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْقًا  
 وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَآلِي قَوْمًا يَغِيرُ  
 آذُنَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُ  
 وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْقًا  
 وَلَا عَدْلًا

۶۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الرَّعْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ابن یزید (ی) یزیدی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں  
 اینٹوں کے منبر پر (کھڑے ہو کر) سنایا تو اس وقت آپ کے  
 پاس تلوار تھی اس میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا کہنے لگے خدا کی قسم  
 ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاتی  
 ہو البتہ یہ ایک کاغذ ہے، پھر اس کاغذ کو کھولا تو اس میں  
 اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا کہ دیت میں اتنی عمر کے  
 اونٹ دئے جائیں، نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بنو  
 طیبہ کی زمین غیر سے لے کر یہاں (نور) تک حرم ہے  
 جو شخص اس جگہ نئی بات (بدعت) نکالے اس پر اللہ، فرشتوں  
 اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض  
 قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں  
 کا ذمہ (عہد) ایک ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان اس میں کام کر  
 سکتا ہے۔ چنانچہ جس نے مسلمانوں کا ذمہ توڑا اس پر  
 اللہ فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ  
 نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل، اس میں یہ بھی تھا  
 جس نے اپنے مالکوں کو چھوڑ کر اور کسی کو آقا بنایا تو اس پر  
 اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اللہ  
 تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از مسلم از

مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت

ابو باب کا مطلب یہی ہے نکلا اور گے حدیث میں اس جگہ کی قید ہے کہ یہ حدیث کا حکم ہر جگہ ایک ہے دوسری روایت میں یوں ہے اس میں یہ بھی تھا کہ جو اللہ کے سوا  
 اور کسی کا تعظیم کے لئے ذکر کرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی زمین کا نشان چولے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
تَرَحَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَيَّدَ اللَّهُ  
وَأَخْبَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْسَوَامَا  
يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ قَوْلُ اللَّهِ إِيَّايَ  
لَا عَلَمَ لَهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً  
۶۷۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ كَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَبْرَانِ أَنْ يَهْلِكَمَا  
أَبُو بَكْرٍ وَعُمرُ لَمَّا قَدِمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدُ بَنِي عُيَيْنٍ أَشَارَا أَحَدُهُمَا  
بِأَنَّا قَرَعُ بْنُ حَابِسٍ لِحُظَيْتِي أَرَحِي بَنِي عُيَيْنٍ  
وَأَشَارَا الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ  
إِنَّمَا آرَدْتُ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا آرَدْتُ  
خِلَافَكَ قَدْ تَفَعَّيْتُ أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْزَلْتُ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى  
قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ  
الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ  
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا (مثلاً افطار یا نکلنا)  
اس کی اجازت دی، بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا  
اختیار کیا۔ اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی  
آپ نے (خطبہ ارشاد فرمایا) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا  
بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں ایک کام کرتا ہوں وہ اس  
سے بچتے ہیں، خدا کی قسم میں ان سب لوگوں سے زیادہ اللہ  
تعالیٰ سے واقف اور ان سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں  
(از محمد بن مقاتل از داوید بن کاف عن عبد اللہ بن ابی ملکہ)  
کہتے ہیں یہ دو بہت نیک انسان یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما  
ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے (لیکن اللہ نے بچالیا)، ایک بار ان کا  
واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی تمیم کے  
قاصد آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کسی کو ہمارا سردار مقرر فرما  
دیجئے) تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک (عمرؓ) نے یہ کہا  
اقرع بن حابس خطلی کو جو بنی مجاشع میں سے تھا سردار بنا دیجئے  
اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے کسی اور کو (عقبا بن سعید  
ابن زدارہ کو) سردار بنانے کی رلئے دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر  
رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے ”آپ مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں“  
عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”میں میری نیت اختلاف کی نہیں“  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونوں کی آوازیں بلند  
ہوئیں۔ آخر (سورہ حجرات کی) یہ آیت نازل ہوئی ”مسلمانانہ  
نبی! صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند مت کیا کرو الا اللہ“

۱۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۲۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۳۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۴۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۵۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۶۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۷۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۸۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۹۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔  
۱۰۔ اس کو دینی درجہ کا سمجھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو تو کسی کو عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ هَكَذَا بِشَاحِنَا

كَأَخِي النَّسْرَارَ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْرِهَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت کو ان کی بات سنانی نہ دیتی تو آپ دوبارہ دریافت فرماتے تھے۔ ابن زبیر نے اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ وہ اس آیت کے نزول کے بعد کس طرح گفتگو کرتے تھے۔

۶۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَوْضِعٍ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ

أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ

النَّاسَ مِنَ الْجُكَّاءِ فَمَرُّعَبَرٌ فَلْيُصَلِّ فَقَالَ

مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ

عَائِشَةُ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ

الْجُكَّاءِ فَمَرُّعَبَرٌ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَعَلَتْ

حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ مَوَاجِبُ يُوسُفَ

مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ

حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ

مِنْكَ خَيْرًا۔

منك خیراً۔

۱۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں جھگڑا کرنے کا ذکر ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عورتوں دونوں اولیت کے باب میں جھگڑا ہے جسے کسی حکام بنایا جائے یہ ایک عام کی

بات تھی ۱۲ یعنی ۱۵۵ تم نے بھڑکا کر مجھ سے ایک بات کہلوائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر غصہ کرایا یہ حدیث کتاب المصلوۃ میں مذکور ہے اس باب میں

اس لئے لائے کہ اس سے اختلاف کرنے کی یا بار بار ایک ہی مقدمہ میں عرض کرنے کی جھگڑا کرنے کی بجائی نکلتی ہے ۱۲ منہ ۵۵ اگر صحابہ کا عقیدہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ہوتا کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہاں آپ پوچھتے کیوں تھے کیا کہا ۹ استفہام کیونکہ کہتے تھے نیز ابن زبیر کا بھی یہی حال

اللہ علیہ وسلم کے متعلق علم الغیب کا عقیدہ نہیں تھا ورنہ وہ سخی یُسْتَفْهِمُہُ کا لفظ نہ کہتے ۱۲ عبد الرزاق

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں عبد اللہ بن زبیر کہتے تھے کہ اس آیت

کے نزول کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت کو ان کی بات

سنانی نہ دیتی تو آپ دوبارہ دریافت فرماتے تھے۔ ابن زبیر نے اپنے نانا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ

نہیں بتایا کہ وہ اس آیت کے نزول کے بعد کس طرح گفتگو کرتے تھے۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از اولاد الشہداء المؤمنین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے عرض الموت میں یہ حکم دیا "ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں" میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ ابوبکرؓ (بڑے نرم طبع آدمی ہیں) وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے

(تو آپ کی یاد میں) روتے روتے ان کی آواز بھی نہ نکل سکے گی (میں نے عرض

اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ آپ نے بھر بھی حکم دیا ابوبکرؓ رضی اللہ

عنہ سے کہو نماز پڑھائیں چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا

اب تم عرض کرو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے ان

کی آواز تک نہیں نکلیں گی عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے

غرض حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم

تو یوسف علیہ السلام کے زمانے والی عورتیں ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو

وہ نماز پڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن

کر ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں "مجھے تم سے کچھ بھلائی پہنچے

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

یہ نہیں ہو سکتا"

۶۷۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَوْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِيِّ  
قَالَ جَاءَ عُمَيْرٌ إِلَى عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَحَدَّ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا  
فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلَّ إِلَيَّ عَائِشَةُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ  
فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ  
وَعَابَ فَرَجَعَ عَائِشَةُ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسْأَلَةَ  
فَقَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا تَبِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَاءً وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
الْقُرْآنَ خَلْفَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ  
اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا قَدْ عَابَ هُمَا فَتَقَدَّ مَا  
فَتَلَا عَنَّا ثُمَّ قَالَ عُمَيْرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتَهُمَا فَفَارَقَهُمَا وَ  
كَلِمَ يَا مَرْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِفِرَاقِهَا فَجَعَلَتْ لِسْنَتُهُ فِي الْمَثَلَةِ عَيْنَيْنِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُونِي  
حَتَّى جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَّةٍ  
فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عومیر کی بیوی کے متعلق) یہ بھی فرمایا کہ دیکھنا اگر اس کا بچہ سرخ رنگ ، پست قد یا ہنسی کی طرح پیدا ہو  
تو سمجھوں گا کہ عومیر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اگر سیاہ رنگ ، موٹی آنکھوں والا بڑے

(ابو آدم بن ابی الیاس از محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذؤب)

از زہری، سہل بن سعد شاعر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عومیر  
عائشہ بن عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھنے لگا بتائیے اگر کوئی  
شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو (ناجانہ حالت میں) دیکھے  
تو کیا کرے اسے مار ڈالے تو تم (قصاص میں) مار ڈالو گے۔  
عائشہ! آپ ایسا کیجئے میرے لئے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھیں چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے  
ایسے سوالات کو ناپسند اور معیوب قرار دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے  
واپس آکر عومیر سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے  
سوالات کو ناپسند کیا (اور جواب نہیں دیا) عومیر نے کہا بخدا  
میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر پوچھوں گا۔  
چنانچہ عومیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اللہ تعالیٰ پہلے ہی  
عائشہ رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد آیات لعان نازل کر  
چکے تھے۔ آپ نے عومیر سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے  
متعلق قرآن میں آیات نازل کی ہیں۔ پھر آپ نے عومیر اور  
ایسی بیوی کو بلوایا، ان میں لعان کرایا۔ لعان کرنے کے بعد عومیر  
نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اب اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو  
گویا پہلے میں نے اس پر تہمت لگائی ہے، غرض عومیر نے اسے جدا  
کر دیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑنے کا حکم نہیں  
دیا۔ بعد ازاں لعان کرنے والوں میں دو رجاری ہو گیا کہ لعان  
ہوتے ہی میاں بیوی الگ الگ ہو جاتے ہیں (آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے) عومیر کی بیوی پر تہمت لگائی اور اگر سیاہ رنگ ، موٹی آنکھوں والا بڑے

سرن والا بچہ پیدا ہو تو سمجھوں گا عو کر سچا ہے چنانچہ اس عورت کا بچہ اسی مکروہ صورت کا (جن مرد سے بدنام ہوئی تھی) اسی صورت کا پیدا ہوا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از عقیل) ابن شہاب کہتے ہیں مالک ابن اوس نصری سے پہلے اس حدیث کا کچھ حصہ محمد بن جبر بن مطعم بھی مجھ سے بیان کر چکے ہیں پھر میں مالک بن اوس کے پاس گیا، ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا ایک بار میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یرفانامی آیا اور کہنے لگا آپ سے عثمان بن عفان، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم ملنا چاہتے ہیں اجازت مانگ رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آنے دو وہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اس کے بعد پھر میرا آیا اور کہنے لگا آپ سے علی بن ابی طالب اور عباس رضی اللہ عنہما ملنا چاہتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت دی (وہ بھی آئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے امیر المؤمنین میرا اور اس ظالم (حضرت علی) کا فیصلہ کر دیجئے دونوں صاحبان نے آپس میں سخت گفتگو کی، حاضرین یعنی عثمان وغیرہ کہنے لگے ہاں بہتر ہے امیر المؤمنین ان کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں کو راحت نصیب ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیکر (فراہم کر) میں نہیں اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں تمہیں یہ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر و کائنات وراثت نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے حاضرین

اَسَحَمَ اَعْيَنَ ذَا اَلَيْتَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْاَمْرِ الْمَكْرُوۡهَ۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ لَقِيتُهُ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى ادْخُلْتُ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَعُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ الزُّبَيْرِ وَ سَعْدٍ لَيْسَتْ اذُنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَ اجْلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَ عَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَنْتَبَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا وَ آخِرُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ ائْتِدُوا أَنْتَدُّكُمْ بِاَللّٰهِ الَّذِي بِيَدِهِ تَقُومُ السَّمَاۗءُ وَ الْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرُثُ مَا تَرَكْنَا مَدَقَّةً يُّرِيدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ

۱۔ یہ حدیث عثمان کے باب میں گذر چکی ہے ترجمہ بالاس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت نے ایسے حالات کو برپا جانا ان پر عیب کیا ۱۲ منہ سلم کی روایت میں بھی ہے کہ حضرت عباس نے اپنے چچے حضرت علی کے بارے میں سخت لفظ کے حضرت عباسی بزرگ تھے انہوں نے شدت اور غصے کی راہ سے جیسے اپنے چچوں پر کیا کرتے ہیں یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس کا یہ طلب نہیں کر سنا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی سمجھتے تھے ۱۲ منہ سلم رات دن کے لئے یکمتر سے بے نیابت ۱۲ منہ



قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عِيسَى وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُخَدِّقُكُمْ عَنْ هَذَا الْأُمُورَاتِ اللَّهُ كَانَ حَقًّا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بَقِي لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَكَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ حَاصِلُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا أَحْتَا ذَهَادُ وَتُكْمُ وَلَا أَسْتَا شَرَهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمْ وَبَقِيَ فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعِيسَى وَعَبَّاسٍ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ مَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا

نے کہا بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں حضرات حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا میں تم دونوں کو پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب تم سے اس معاملے کی پوری حقیقت بیان کرتا ہوں یہ جو مال میں بغیر لڑے بھڑے ہاتھ آئے وہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کو دیا تھا دوسرے کو نہیں دیا تھا۔ چنانچہ (سورہ حشر میں) فرماتے ہیں مَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ الْآيَةَ تویہ مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا مگر آپ نے اسے بھی اپنے اوپر خرچ نہیں کیا نہ اپنی ذاتی جائیداد بنایا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی لوگوں میں تقسیم کیا تقسیم کے بعد یہ بچ رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اپنی بیویوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے اور باقی جو رہتا وہ بیت المال میں (مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لئے) شامل کر دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے میں تمام حاضرین کو خدا کی قسم دیتا ہوں سچ کہنا تمہیں یہ معلوم ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر علیؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما سے کہا تمہیں خدا کی قسم یہ معلوم ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کیا (ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے) وہ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کارپرداز) ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 أَنْتُمْ حِينَئِذٍ قَائِلٌ عَلَى عَلِيٍّ وَعَلِيَّاسِ  
 تَوْعَمَانِ أَنْ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا أَوَاللَّهِ  
 يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ  
 تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ  
 فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبِضْتُمَا  
 سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مِمَّا عَمِلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
 ثُمَّ جِئْتُمَا نِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ  
 وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتُمَا  
 نَسَا لُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَ  
 وَأَنَا فِي هَذَا أَيْسَا لُنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ  
 مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا  
 إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْتَ عَلَيَّكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَ  
 مِيثَاقُهُ تَعْمَلَانِ فِيهَا مِمَّا عَمِلَ بِهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 مِمَّا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَمِمَّا عَمِلَتْ  
 فِيهَا مَنْدُوكِيَّتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي  
 فَقُلْتُمَا أَدْفَعُهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا  
 إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ  
 دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ  
 نَعَمْ قَائِلٌ عَلَى عَلِيٍّ وَعَلِيَّاسِ فَقَالَ  
 أَشَدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا

(انہی مصارف میں خرچ کرتے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے) بعد ازاں حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے تم دونوں اس وقت یہ سمجھتے ہو کہ ابوبکر اس معاملے میں خطا وار ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں حق پر ہے اور ایمان دار تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دنیا سے اٹھالیا (میں خلیفہ ہوا) میں نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کا ولی ہوں میں نے دوہرے تک اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس فے کا تصرف کرتے تھے ویسے ہی کرتا پھر تم دونوں مل کر میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی ایک ہی بات تھی تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا۔ عباسؓ آپ کے اپنے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک طلب کیا اور علیؓ آپ بھی آئے اپنی بیوی کا ترک ان کے والد سے طلب کیا میں نے تم سے یہ کہا (یہ جائیداد تو تقسیم نہیں ہو سکتی) تم چاہتے ہو تو (اس کا اہتمام) انظام تمہارے قبضے میں دے دیتا ہوں لیکن اس شرط سے آپ پر اللہ کا عہد پیمان کہ اس جائیداد کی آمدنی میں سے وہی تمام کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے اور جو میں اپنی خلافت کے آغاں سے اب تک کرتا رہا ورنہ اس جائیداد کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرو آپ نے کہا اسی شرط پر یہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیجئے چنانچہ میں نے اسی شرط پر آپ کے حوالے کر دی حاضرین! تمہیں خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے انہیں یہ جائیداد سپرد کر دی یا نہیں؟ حاضرین نے کہا بیشک صحیح ہے حضرت عمرؓ پھر حضرت

بِذَلِكَ قَالَا لَعَنَهُمَا قَالَ أَفَتَلُمَسَانِ مِثْلِي  
قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ قَوْلَ الَّذِي يَأْذُنُهُ تَقْوَمُ  
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَآ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً  
غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّمَاءُ قَانَ حُجْرَتَا  
عَنْهَا قَادَ قَعَاهَا إِلَى قَانَا كَيْفِيَّتُهَا

علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کیوں تمہیں خدا  
کی قسم ہی شرط پر میں نے تمہیں یہ جائیداد سپرد نہیں کی؟ انہوں  
نے کہا بے شک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر اب اس کے سوا اور کیا  
فیصلہ مجھ سے کرانا چاہتے ہو، اس ذات کی قسم جس کے حکم سے

زمین و آسمان قائم ہیں میں اس فیصلے کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قیامت تک نہیں کر سکتا، البتہ یہ ہو سکتا  
ہے اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالے کر دو میں اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔

**باب ۳۸۲** اِثْمُ مَنْ اَوْعَدَ

رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

۶۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشٌ

قَالَ قُلْتُ لِمَ لَسِ أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَعَنَ مَا

بَيْنَ كَذَّآلَى كَذَّآلَى يَفْقَطُ شَجَرُهَا مَنْ

أَحْدَثَ فِيهَا حَدًّا فَفَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

وَالسَّلَاسِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَائِشٌ

فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَوْ

مُحَمَّدًا

**باب** بدعتی کو پناہ دینے والے پر گناہ

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ

داؤد بن اسحاق بن اسماعیل از عبد الواحد عامر بن سلیمان کہتے

ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے مدینے کی زمین کو بھی حرم قرار دیا؟ انہوں نے کہا ہاں یہاں

(غیر) سے لیکر وہاں (غیر) تک آپ نے فرمایا اس جگہ کا درخت

کوئی نہ کاٹے اور جو شخص یہاں بدعت پیدا کرے اس پر اللہ فرشتوں

اور تمام انسانوں کی لعنت۔

عامر نے بحوالہ موسیٰ بن انس یہ حدیث بیان کی اس میں

اتنا زیادہ ہے یا بدعت نہ لگانے والے کو جگہ دے (وہاں رکھے)

لہ جہاں اور بغدادیوں خلافت کے کام دیکھا ہیں ۱۲۷۱ھ میں یہ حدیث اور کئی دیگر احادیث کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے تابعین  
نے حضرت علیؓ اور عباس رضی اللہ عنہما کے تنازع اور اختلاف کو برکھجا جب تو حضرت عمرؓ سے کہا کہ ان دونوں کا فیصلہ کر کے ان کا کام دیکھئے ۱۲۷۱ھ میں جلاویج کے باب  
میں موصول گذر چکی ہے اور نیز باب الجوی میں ۱۲۷۱ھ میں سادہ اللہ بدعت سے آنحضرتؐ کو کوئی نفرت تھی کہ فرمایا جو کوئی بدعتی کہنے پاس آتا رہے مگر دے اس پر جہانت

## باب ۳۸۳۶ مَا يَذْكُرُونَ

ذَمُّ الرَّاْيِ وَتَكْلُفُ الْقِيَّاسِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ وَلَا تَقْفُ لَا تَقْفُ  
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

۶۷۹۸ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ثَلَيْبٍ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَفَهِمَةً  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ إِلَّا أَنْ  
أَعْطَاكُمْوهَا اخْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَنْزِعُ عَنْهُ  
عَنْهُمْ مَعَ قَبْضِ لُغَمَاءٍ يَعْلَمُهُمْ فَيَبْغِي  
نَاسٌ جَهَالٌ يَسْتَفْتُونَ فَيَقْتُونَ بِرَأْيِهِمْ  
فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ  
رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَحَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ  
يَا ابْنَ أَخِي أَنْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَشِئْ  
لِي مِنْهُ الْكَفَى حَدَّثَنِي عَنْهُ فَحَبَسْتُهُ  
فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَمَا حَوَّاهُ حَدَّثَنِي  
فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَحَبَسَتْ فَقَالَتْ  
وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ۔

## باب ۳۸۳۷ دین کے مسائل میں رلئے پر عمل کرنے

نیز بے ضرورت قیاس کرنے کی مذمت۔  
ارشاد الہی ہے اس بات کے پیچھے نہ لگو  
جس کا تمہیں علم نہیں۔

(از سعید بن ثعلبہ از وہب از عبد الرحمن بن شریح وغیرہ)

از ابوالاسود) عروۃ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص حج کے  
لئے آئے تھے، ہم سے ملے، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت)  
کے قریب، ایسا نہیں کرے گا کہ علم کے کرحین لے (بھلا دے) بلکہ اس  
طرح اٹھالے گا کہ علما ہر جائیں گے، ان کے ساتھ علم بھی چلا جائے گا  
پھر چند لوگ جاہل رہ جائیں گے، ان سے کوئی مسئلہ دریافت  
کرے گا تو ابی بنی ملے سے بیان کریں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے  
اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا (ابنی خالہ) سے بیان کی، اتنے میں عبد اللہ بن عمرو  
پھر حج کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے  
بھانجے دوبارہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور جو  
حدیث ان سے سن کر تو نے مجھ سے بیان کی اسے دوبارہ ان سے  
سن کر خوب یاد کر لے چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے دوبارہ  
مجھے اس حدیث کو اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار بیان کیا تھا  
میں نے آکر حضرت عائشہ کو اطلاع دی، انہیں تعجب ہوا فرمایا کہ  
خدا کی قسم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث کو خوب یاد رکھا۔

۱۔ یہ حدیث کے ساتھ قیاس کرنے کی یعنی قیاس میں کسی کے خلاف ایک بار تک علت کو لینا جاری شریعت میں ان باتوں کو سمجھانی نے پسند نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کتاب اور  
سنت پر عمل کرتے رہے جس میں کتاب و سنت کا حکم نہ ملا اس میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ بھی سیدھے سادے طور سے اور پیچیدہ وجہوں سے ہمیشہ پرہیز کیا ترجیح باب میں  
ملنے کی مذمت سے وہ ہی لئے مراد ہے جو بعض ہوتے ساتھ دی جائے ۱۲ منہ ۱۳ باوجود اس کے کہ وہ مسئلہ حدیث و قرآن میں موجود ہو گا ۱۴ منہ ۱۵ کہ اتنی مدت کے  
بعد بھی حدیث میں ایک لفظ کا فرق نہیں کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ایک زمانہ ایسا آسکتا ہے جس میں کوئی مجتہد نہ ہو جو ہر کام ہی کو لیکن متاثر نہ ہو اس کو جائز  
نہیں رکھا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کو وہ میری ۱۶ منہ ۱۷ کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جب تک اللہ کا حکم یعنی قیامت آئے ۱۸ منہ

۶۷۹ ۴ **حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا**

أَبُو حَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْمَشَ قَالَ  
سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صَفِيْنَ  
قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَحْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
اتَّهَمُوا أَرْبَعَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي  
يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ أَرُدَّ  
أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَرَدَدْتُهِ وَمَا وَضَعْنَا سِوْفَتَنَا عَلَى  
عَوَاتِقِنَا إِلَى أَنْ يُقْطِعُنَا إِلَّا أَنَّهُلَنْ  
بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ  
وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صَفِيْنَ وَ  
بُكِّسْتُ صَفُونُ -

**بَابُ ۷۸۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ**

مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ  
مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ  
فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَكُمْ يَجِبُ  
حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ  
يَقُلْ يَرَأِي وَلَا يَقِيَامِي

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش) میں نے ابو وائل سے  
پوچھا آپ جنگ صفین میں موجود تھے انہوں نے کہا ہاں میں  
نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے (اسی جنگ میں) سنا  
دوسری سند (از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از اعمش  
از ابو وائل) سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگو! (ابو وائل  
اپنی رائے کو دین کے معاملے میں غلط سمجھو میں نے (صلح حدیبیہ  
میں) خود کو دیکھا جب ابو جندل رضی اللہ عنہ (زنجیروں  
میں جکڑے ہوئے) آگے تھے اگر مجھے بھی کچھ گنجائش ہوتی تو میں  
اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا۔  
پہلے ہم نے جب بھی کسی مہم میں اپنی تلواریں اپنے کندھوں میں  
رکھیں تو ان تلواروں کی بدولت ہمیں ایک سہولت میسر ہوتی  
جسے ہم جانتے تھے۔ البتہ یہ ایک ایسی مہم ہے (کہ پہلی سی  
کیفیت اس میں نہیں)

(اعمش کہتے ہیں ابو وائل نے کہا میں صفین میں موجود  
تھا اور صفین کی جنگ بڑی جنگ تھی (مسلمان آپس میں کٹ مٹتے)

**بَابُ ۷۸۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ**  
مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ  
مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ  
فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَكُمْ يَجِبُ  
حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ  
يَقُلْ يَرَأِي وَلَا يَقِيَامِي

۱۔ جب آپ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کو قریش کے حوالے کر دیا میں قریش سے باز آیا لیکن حکم رسول کے سامنے ہم لوگوں نے کچھ دم نہ مارا ۱۲۔ منہ  
کلمہ یعنی جنگ صفین میں ہم مشکل میں گرفتار ہیں دونوں طرف غلط پانے دلائل پیش کیے ہیں ۱۳۔ منہ ۱۴۔ ام بخاری نے کہا اتھموا را کیم جو پہل کے  
کلام میں ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر مسئلہ میں جب تک کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہ ہو تو اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو اور دل پر فتویٰ نہ دو بلکہ کتاب و  
سنت پر غور کرے ہیں اس کا حکم نکالوا بن علیہ نے کہا لائے مذہم سے وہی رائے مراد ہے کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر آدمی قیاس پر عمل کرے ۱۵۔ منہ

لَقَوْلِهِ تَعَالَى يَمَّا آتَاكَ اللَّهُ  
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُبُّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ

۶۸۰۰ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**  
**حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَرِّكِ يَقُولُ**  
**سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّضْتُ**  
**فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يَعُودُنِي وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَا شِئَانِ فَأَتَانِي**  
**وَقَدْ أُنْغِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفْتَتُ**  
**فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَيْمًا قَالَ سُفْيَانُ**  
**فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي**  
**كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَمَا آجِبُنِي بِقَوْلٍ**  
**حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْهَيْرَاثِ .**

**بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ**  
**مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا**  
**عَلَّمَهُ اللَّهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا**  
**مَثِيلٍ .**

ارشاد الہی ہے اللہ جیسے آپ کو بتائے اس  
کے مطابق حکم دے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ریح  
کیا چیز ہے، آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میرے پاس  
آئے، میں بے ہوش پڑا تھا۔ آپ نے وضو کیا، اور وضو کا  
پانی مجھ پر ڈالا، مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
(راوی سفیان نے کچھ یوں کہا اے رسول اللہ، دونوں کا منہم  
ایک ہے) میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ آپ نے جواب  
نہ دیا، حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے  
مردوں، عورتوں کو انہی باتوں کی تعلیم دیتے جو اللہ تعالیٰ  
نے آپ کو سکھائی تھیں۔ باقی رائے و تمثیل آپ نے  
نہیں سکھائی۔

لہ و یَسْتَلْزَمُكَ عَنِ الرَّوْحِ یہ حدیث ابھی موصولہ گذر چکی ہے ۱۲۸۰ حدیث سے آپ کا سکوت نکلا وحی اترنے تک لیکن یہ فرمان کہ میں نہیں جانتا ریح کی روایت میں ہے ایک شخص نے آپ سے پوچھا کون سی مگر افضل ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا اور وطنی اور حاکم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا حدیث کا نہ کرنے والوں کا کفارہ ہیں یا نہیں مہلے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشکل مقامات میں سکوت فرمایا لیکن آپ ہی نے اچھا امت کو قیاس کی تعلیم فرمائی ایک عورت سے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو قرض ادا کر لے یا نہیں اس نے کہا ہاں مرد و ادا کر لے آپ نے فرمایا تو اللہ کا حق مرد و ادا کر لے اگر چاہے عین قیاس ہے اور امام بخاری کا یہ مطلب نہیں کہ باطل قیاس نہ کرنا چاہیے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا قیاس جو اصول شرعی کے خلاف ہو یا کسی دلیل شرعی پر مبنی نہ ہو صرف ایک خیالی بات ہونے کرنا چاہیے یہ مسئلہ علماء کا اجتماع ہے کہ قرض موجود ہوتے ہوئے قیاس جائز نہیں اور جو شخص حدیث کا خلاف کرے مالا نکہ وہ دوسری حدیث سے اس کا (تعلیم صحیح آئندہ)

۶۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجُلُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمَ مَا قَاتِيكَ فِيهِ نَعْلَمُ مَا مِمَّا عَلَيْكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْعَلِي فِي يَوْمٍ نَزَا أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا أَفَاجْعَلُ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّتْهُنَّ مِمَّا عَلَيْهِ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا رَحَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِمَّنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْنَنُ قَالَ فَاعْلَمْتَهَا مَوْتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاتْنَيْنِ وَاتْنَيْنِ

بَاب ۳۸۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۶۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى

(از عبد اللہ بن مونس) ابو عوانہ از عبد الرحمن بن الاحمر عن ابی صالح عن ابی سعید (ذکر ان) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کی تمام احادیث تو مردوں نے ہی اکٹھی کر لی ہیں یا دکر لی ہیں) ایک دن تو ہم عورتوں کے لئے بھی مقرر فرمائیے اس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں تاکہ ہمیں بھی وہ باتیں آپ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائیں۔ آپ نے فرمایا مٹھیا ہے فلاں دن فلاں جگہ تم جمع ہو جایا کرو (چنانچہ وہ حسب تعین جمع ہوئیں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ نے آپ کو سکھائی تھیں وہ انہیں سکھائیں۔ پھر فرمایا دیکھو جو عورت اپنے تین بچوں کو (اللہ کے پاس) آگے بھیج چکی ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے دوزخ سے آٹا اور اس کی بچا کا سبب بن جائیں گے۔ ایک عورت عرض کرنے لگی یا رسول اللہ اگر دو بچے بھیجے ہوں تو اس عورت نے دو کا لفظ دوبار کہا آپ نے فرمایا "اور دو اور دو اور دو بھی"

بَاب ۳۸۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

(از عبید اللہ بن مونس) از اسمعیل از قیس)

(بقیہ صفحہ ۳۲۵) معارضہ بکر ہر روز اس کی نسخ کا دعویٰ کرنے اس کی سند میں قدر کیسے قواس کی عدالت جاتی رہے گی وہ لوگوں کا امام کہاں ہو سکتا ہے اعلیٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ تو سر آنکھوں پر ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف قولوں میں سے کوئی قول نہیں لیں گے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی ایک چیز کا حکم دوسری چیز کی شکل قرار دینا اور جو علت جامعہ کے جس کو قیاس کہتے ہیں ۱۴ منہ (محاشی متعلقہ صفحہ ۳۲۴) باب ۳۸۳ مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ مانی نے کہا اس قول سے کہ وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہوں گے کیونکہ یہ اگر بغیر خدا کے بتلائے قیاس اور رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا ۱۵ منہ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْمَعْدِيَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ نَزَلَ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ -

۶۸۰۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْمَعْدِيَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ نَزَلَ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ -

باب ۳۸۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا -

۶۸۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ قَوْكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِهِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيَلْبِغْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ ایسا (دنیا میں) موجود رہے گا جو (باطل پر) غالب ہوگا تا آنکہ قیامت قائم ہو جائے وہ اس وقت تک غالب رہے گا۔

(از اہل الاثرین و دہب از یونس از ابن شہاب) تحفہ کہتے ہیں میں نے مغویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کی بھلائی کرنا چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عنایت کرتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا اللہ ہے۔ اور اس امت کا کام برابر قائم ہوگا یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا حکم آجائے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا تمہارے کئی فرقے بنائے"۔ (سورۃ النعام)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت (سورۃ النعام) نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ قَوْكُمْ (کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ) اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیج دے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں "أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ" (یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب بھیج دے)) سن کر فرمایا "اے اللہ میں تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں" لیکن

۱۔ یہ دوسری حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت بدترین خلق اللہ پر تمام ہوگی کیونکہ یہ بدترین لوگ کہے گئے ہیں گے اور وہ گروہ دوسرے تمام میں ہوگا یا اس حدیث میں اللہ سے یہ ارادہ ہے یہاں تک کہ قیامت قرعہ ان پہنچے تو قیامت سے کچھ پہلے ان قرعہ والے غلاموں کے اندر سے مجھے لوگ وہ جانیں گے مجھے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی ۱۲ امت ۱۵ معلوم ہوا اسلام کا دین قیامت تک قائم رہے گا



بَعْضُكُمْ بِأَسْبَغُ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ | جب یہ آیت نازل ہوئی اَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقُ  
بَعْضُكُمْ بِأَسْبَغُ | یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بیڑا

دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دونوں باتیں (ان  
پہلی دو باتوں کی نسبت) سہل اور آسان ہیں۔

**باب ۳۸۴** مِنْ هَبَّةٍ أَهْلًا  
مَعْلُومًا بِأَصْلِ مُبِينٍ قَدْ  
بَيَّنَّ اللَّهُ حُكْمَهُمَا لِيُذْهِقَ  
السَّاعِلُ

**باب** ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح  
سے تشبیہ دینا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان  
کر دیا ہے تاکہ دریافت کرنے والا سمجھ جائے۔

(اذا صبغ بن فرج ازا بن وہب الزیونس ازا بن شہاب  
از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ ایک کمرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا  
میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ بچہ جنابے جسے میں اپنا نہیں سمجھتا  
(دل میں اگرچہ زبان سے انکار نہیں کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم نے اس سے دریافت فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا  
ہاں اپنے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ کہنے لگا سرخ ہیں آپ نے  
فرمایا کوئی خالی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں ہے آپ نے فرمایا پھر  
یہ خالی رنگ کہاں سے آیا؟ (جب ماں باپ دونوں سرخ تھے)  
کہنے لگا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا  
شاید تیرے بچے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔ غرض  
آپ نے اسے یہ اجازت نہ دی کہ وہ اس بچے کے متعلق بول  
کہے کہ ”یہ بچہ میرا نہیں ہے“

**۶۸-۵ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ**  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا آتَى رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي  
وَكَلَّتْ عَلَامًا أَسْوَدَ وَآتَى أَفْكَوْشَةَ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا  
أَلَوْنَهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ  
أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا كُورًا قَالَ فَآتَى  
ثَوْرِي ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرُوتُ  
تَزْعَمُهَا قَالَ وَلَعَلَّ هَذَا عَرُوتُكَ تَزْعَمُهَا  
يُرْخِصُ لَكَ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ -

لہ یہ حدیث تفسیر سورہ انفاس میں گزر چکی ہے مگر قورقہ سے پتھروں یا ارش کا مذاق مراد ہے اور عروتی تختی آدج کل کھڑے سے زلزلہ اور دھنسا مراد ہے۔ اس  
سے ہی کو قیاس کہتے ہیں باب کی دونوں حدیثوں سے قیاس کا حراز کھلایا لیکن ابن مسعود نے یہاں سے اور عامر شعمی اور ابن مسعود نے فقہاء میں سے قیاس کا انکار کیا ہے  
باقی تمام فقہاء نے قیاس کے جواز پر اتفاق کیا ہے جیس کہ احادیث مراد و جہود صحابہ و تابعین میں منقول ہے اور اوپر جو امام بخاری نے لائے اور قیاس کی مذمت بیان کی ہے اس سے  
راوی قیاس ہے جو فاسد روایتیں قیاس صحیح شرط کے ساتھ وہی جب حدیث اندر قرآن میں وہ نہ ملے مراعت کے ساتھ نہ لے اکثر علمائے جافز کو کہ ہے اور بعض اس کے کام چلنا

۶۸۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
إِنَّ ابْنِي تَذَرْتُ أَنْ تُحْبَجَ فَمَاتَتْ قَبْلَ  
أَنْ تُحْبَجَ أَفَأَحْبَجُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجَّتْ  
عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ دَيْنٌ أَكُنْتُ  
فَاضِيئَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا الَّذِي  
لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَقَافِ -

باب ۳۸۲۲ مَا جَاءَ فِي

إِسْمِ هَذَا الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ وَمَنْ أَلَمَ  
يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ  
هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَدَامَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَبَّ  
الْحُكْمُ حِينَ يَقْبَضُ بِهَا وَ  
يُعْلَمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قَبْلِهِ  
وَمُسْأَوْدَةَ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ  
أَهْلَ الْعِلْمِ -

۶۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ دَيْسَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي  
أَنْتَيْنِ رَجُلٍ إِتَاهَهُ اللَّهُ مَا لَا يَسْتَطِيعُ

(از مسدد از ابو عوانہ از ابوبشر از سعید بن جبیر) ابن

عباس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں ایک عورت نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری  
ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی  
کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس  
کی طرف سے حج کر۔ یہ بتا اگر تیری ماں پر قرض ہو تو لو دا  
کرے گی؟ اس نے کہا بے شک ادا کروں گی؟ آپ نے  
فرمایا "تو سچ اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ اس کا حقدار  
ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے لہذا اللہ کا بھی قرض ادا کرو

باب قاضیوں کو کوششوں کے ساتھ

اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دینا چاہیے کیونکہ  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو لوگ خدا کے نازل کردہ  
قوانین کے مطابق حکم اور فیصلے نہ دیں وہی لوگ  
ظالم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم و  
حکمت والے کی تعریف فرمائی جو علم و حکمت کے مطابق  
قضاء و فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے نیز  
اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بناتا خلفائے راشدین  
اہل علم کے مشورے سے حکومت کے کام اور مقدمات  
کے فیصلے سرانجام دیتے تھے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے۔

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسماعیل از

قیس) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس دو شخص  
قابل رشک ہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے مال و دولت  
عنایت کی اور وہ اچھے کاموں میں اس کے ہاتھ سے خیر

عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخِرُ مَا أَنَا اللَّهُ  
حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا -

۶۸۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعْوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ عَنْ أُمِّهِ مِنَ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي  
يُفَرِّقُ بَطْنُهَا فَتَلْقَى جَنِيًّا فَقَالَ أَتَيْكُمْ  
سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيهِ شَيْئًا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِيهِ عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ  
حَتَّى تَجْعَلِي بَيْنَهُمَا خُرُوجًا فِيمَا قُلْتُ فَخَرَجْتُ  
فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ  
فَنَشَهَدُ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ  
تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرَّةَ  
عَنِ الْمُعِيرَةِ -

بَاب ۳۸۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ شَيْعَنَ سَنَ  
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ -

۶۸۰۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي

کراتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا  
فرمائی وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

(از محمد از ابو معویہ از ہشام از والدش) مغیرہ بن شعبہ  
کہتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا  
”اگر کوئی شخص حاملہ عورت کے پیٹ پر مارے اور اس کا بچہ  
گم پڑے تو اس کے متعلق کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کوئی حدیث سنی ہے؟“ میں نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے  
انہوں نے کہا بیان کرو میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے اس میں غلام یا  
لونڈی دینا لازمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم بری  
نہیں ہو سکتے جب تک کہ اس حدیث پر کوئی دوسرا گواہ نہ  
لاؤ چنانچہ میں باہر آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے۔  
انہیں ساتھ لایا انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے  
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے آپ فرماتے  
تھے اس میں ایک بردہ خواہ غلام ہو یا لونڈی دینا ضروری ہے  
ہشام بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد  
از والدش از عروہ از مغیرہ روایت کیا

بَاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
”تم لوگ (مسلمان) سابقہ امتوں کے طریقوں پر  
چل پڑو گے“

(از احمد بن یونس از ابن ابی ذر از سعید بن جبیر)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت

لدینی دین کا علم قرآن اور حدیث کا ۱۲۸۱ حصہ ترجمہ ابی اس سے ملا کہ حضرت عمرؓ غلیظہ وقت تھے مگر انہوں نے دوسرے صحابہ سے یہ سنا لیا جو صحابہ یہ اعتراض نہ کر سکا کہ  
حضرت عمرؓ نے ہر مذہب کا بیان قبول نہ کیا تو خبرواحد کہہ کر حجت ہو گئی مالا نکہ وہ حجت ہے جسے ادھر گلا رہا کہ کیونکہ حضرت عمرؓ نے مزید احضار اور تفسیر کی گئی  
دوسری گواہی طلب کی نہ اس لئے کہ شر و احسان کے اس حجت نہ تھی کہ کہ محمد بن مسلمہ کی شہادت کے بعد بھی یہ خبر واحد ہی رہی ۱۲۸۱ حصہ ۱۵ سے صحابی نے یہ سنا لیا ۱۲۸۱ حصہ



(از مُمیدِی از سفیان از اعمش از عبد اللہ بن مُرہ از

مسروق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلمًا (ناحق)  
قتل کیا جاتا ہے اس کے گناہ ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام  
کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (جس نے اپنے بھائی  
ہابیل کو قتل کر دیا تھا) کیونکہ قتل کی بنیاد اور رسم اسے قائم  
کی تھی۔ بعض اوقات سفیان راوی نے اس حدیث میں یہ  
لفظ **مِنْ دَمِهَا** یعنی اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ۔

۶۸۱۱ - **حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ شَنَا**

**سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ**  
**قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ**  
**نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ**  
**الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ**  
**دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَقَى الْقَتْلَ أَوَّلًا**  
**لِنَظَرٍ مِنْ دَمِهَا** یعنی اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ۔

**تَمَّ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ**

**الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى**

اللہ کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ تمام ہوا اب تیسواں پارہ خدا چاہے تو شروع ہوگا۔



# تیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ۳۸۴ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَفَظَ  
عَلَى اتِّفَاقٍ أَهْلُ الْعِلْمِ وَمَا  
أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَحْرَمَانِ مَكَّةَ وَ  
الْمَدِينَةَ وَمَا كَانَ يَهْتَمُّ  
مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْفَاءَ  
وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
الْمُنَبِّرِ وَالْقَبْرِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
علماء کو اتفاق کی ترغیب دینا۔  
علماء مکہ و مدینہ کا اجماع۔ مدینے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مہاجرین انصار  
کے متبرک مقامات، آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
سلم کے نماز پڑھنے کا مقام، آپ کا منبر  
اور قبر اقدس کا بیان۔

۳۸۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ السَّكَنِيِّ أَنَّ أَحْرَمَ بَنِي أَبِي نَعْمَانَ رَسُولُ

(از اسماعیل از مالک از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن  
عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک ایرانی  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی

لہ اشرف علماء کا یہ قول ہے کہ اجماع جب معتبر ہو تا ہے کہ تمام جہان کے مجتہدین اسلام میں مسئلہ پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف نہ ہو اور امام  
مالک نے اہل مدینہ کا اجماع بھی حجت رکھا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی حجت ہے مگر حافظ نے کہا  
امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع حجت ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح دی جائے گی جس پر  
اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں۔ بعض لوگوں نے اہل بیت اور خلفائے اربعہ کا اتفاق بعضوں نے آخر اربعہ کا اتفاق اجماع سمجھا ہے مگر صحیح  
کا وہی قول ہے کہ ایسے اتفاقات اجماع نہیں ہو سکتے جب تک تمام جہان کے مجتہدین اسلام اتفاق نہ کریں۔ امام شوکانی نے کہا اجماع کا دعویٰ  
ایک ایسا دعویٰ ہے کہ طالب حق کو اس سے کچھ حق نہ ملتا چاہیے۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَی الْاِسْلَامِ قَاصِدًا  
الْاَعْرَابِ وَعَلَى الْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِ  
اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ  
یَا رَسُوْلَ اللہِ اَقْلَبْنِیْ بِیْعَتِیْ قَا بَی رَسُوْلِ اللہِ  
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ جَاءَ فَفَالَ  
اَقْلَبْنِیْ بِیْعَتِیْ قَا بَی ثُمَّ جَاءَ فَفَالَ اَقْلَبْنِیْ  
بِیْعَتِیْ قَا بَی فَجَوَّزَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ  
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَقْبَا الْمَدِیْنَةِ  
مَا لَکِیْرِ تَنْفِیْ حَبِشَہَا وَتَنْصَعُ طِیْبَہَا۔

۶۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُرْسَى بْنُ اِسْمَاعِیلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدِ  
اللہِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ  
أُحَرِّقُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ  
أَخْرَجَتْ جَبَّهًا عَمْرُقًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
يَمْنِي لَوْ شِئْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاكَ  
رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ  
عُمَرُو بْنُ الْقَوْمِ الْعَشِيَّةَ فَأَحْدَثَ دَهْوًا  
الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يُغْصَبُوا هُمْ

اتفاقاً وہ اعرابی مدینے میں مبتلا ہو گیا وہ حجر  
خدمت ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے  
آپ نے اذکار کیا۔ دوبارہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میری  
بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے اذکار کیا وہ اعرابی سہارہ  
آکر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے اذکار کیا  
آخر وہ مدینہ سے نکل کر اپنے جنگل کو چلا گیا، تب آپ  
نے فرمایا مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح میں کچیل کو چھانٹ ڈالتا  
ہے اور خالص اور پاکیزہ چیز کو رکھ لیتا ہے۔

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از معمر از زہری از  
عبد اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے  
ہیں میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا،  
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) آخری  
جمع کیا تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے بن  
عباس کاش تم (آج کے دن) امیر المؤمنین کے پاس  
ہوتے، ہوا یہ کہ ایک شخص ان کے پاس آکر کہنے لگا،  
فلاں شخص کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ انتقال کر جائیں تو  
ہم فلاں شخص سے بیعت کر لیں گے یہ سن کر امیر المؤمنین  
نے فرمایا آج سہ پہر کو کھڑے ہو کر خطبہ بناؤں گا اور ان لوگوں  
کو ڈراؤں گا جو (عام مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں۔

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب مدینہ سب شہروں سے افضل ہوا تو وہاں کے علماء کا اجتماع ضرور معتبر ہوگا کیونکہ مدینہ میں  
بڑے اور بدکار لوگ نہ رہے تھے وہاں کے علماء سب اچھے اور نیک اور صالح ہی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حیات باہر ملک سے ورنہ بعد آپ کی وفات کے بہت سے علما نے مدینہ سے نکل گئے اور دوسرے ملکوں میں جا کر رہے جیسے حضرت علی اور ابن  
سعد و اور ابو موسیٰ اور ابو ذر اور عمار اور عذیرہ اور عبادہ بن صامت وغیرہم رضی اللہ عنہم ۱۲ منکر یہ بعضوں کا ذاتی رلے غلط ہے کیونکہ جو صحابہ بعد  
میں دوسرے شہروں میں رہنے لگے یہ ہرگز ان کو مدینہ نے اس اعرابی کی طرح نہیں نکالا اس لئے یہ حدیث مدینہ کی فضیلت میں قیامت تک کے لئے ہے ۱۲ علیہ السلام  
ظہور ہندو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ ۱۲ منکر یہ باطنی حیثیت سے زیادہ باطن بناتے ہیں جیسا کہ اندر ہی بات حضرت عمر کا مطلب یہ ہے کہ خلافت میں رہنے دینے ۱۲ حق تمام  
مسلمانوں کو ہے میں جس جگہ لوگ اتفاق کریں اس سے بیعت کرنا چاہیئے یہ کلمات کے کرم فلاں سے بیعت کریں گے فلاں سے بیعت کریں گے اس کی ہر توثیہ ہر توثیہ



قُلْتُ لَا تَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْتَمِعُ دَعَاءُ  
النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ  
لَا يَنْزِلَ لَوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلَّ  
مُطِيرٍ فَامْهَلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ  
الْهَجْرَةِ وَدَارَ السُّكْنَى فَتَخْلَصَ بِأَعْيَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَمْهَاتِ جَرِينٍ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا أَمَقَالَكَ  
وَيَنْزِلَ لَوْهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَا قُوَّةَ مِنِّي فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَوْ مُدَّةٍ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ فَقَالَ  
إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ بِالنُّحَى وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ  
فِيمَا أَنْزَلَ آيَةُ الرَّجْرِ

۶۸۴- حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ قُوبَانِ  
مُسْتَقَانٍ مِنْ كَثَّانٍ فَتَمَحَّطُ فَقَالَ بَعْ  
بَعْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَحَّطُ فِي الْكَثَّانِ لَقَدْ  
رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَا أَخُوفُهُمَا بَيْنَ مَنَابِرِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَحْجَرَةِ عَائِشَةَ  
مَنْشِيئًا عَلَى قِيحِي الْحَبَابِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى  
عُنُقِي وَيُرِي آتِي مَجْشُونٌ وَمَا بِي مِنْ

میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے یہ حج کا موسم ہے  
یہاں ہر قسم کے لوگ جمع ہیں یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس  
میں جمع ہو جائیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی بات  
کا مطلب غلط نہ اڑتے پھریں آپ توقف فرمائیے جب  
آپ مدینے میں پہنچیں جو ہجرت اور سنت نبوی کا مقام ہے  
وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین  
اور انصار خالص ایسے لوگ ملیں گے جو آپ کا کلام یاد رکھیں گے  
اور اس کا مطلب بھی درست بیان کریں گے۔ امیر المؤمنین نے  
کہا خدا کی قسم مدینے پہنچتے ہی سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اب جو ہم مدینے پہنچے  
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آتے ہی خطبہ دیا اے لوگو اللہ  
تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر  
قرآن بھیجا اس قرآن میں آیت رجم بھی تھی۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب) محمد بن سیرین  
کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے  
تھے اس وقت ان پر کتان کے دو کپڑے گيرو سے رنگے ہوئے  
تھے۔ انہوں نے اس کپڑے سے ناک صاف کی۔ خود ہی  
کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کو دیکھو کتان (جیسے قیمتی کپڑا)  
سے ناک صاف کرتا ہے (ایسا مالدار ہو گیا) میں نے ایک  
وہ زمانہ بھی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان (جہاں اب مضرب  
نبوی ہے) یہ ہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی آنے والا آتا تو اپنا پاؤں

۱۔ اس روایت کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں موشی کی فضیلت مذکور ہے کہ وہ دارالسنّت ہے یعنی حدیث شریف کا گھر ہے تو وہاں کے  
علماء کا اجماع یہ نسبت اور شہر والوں کے اجماع کے زیادہ معتبر ہو گا۔



الرُّبَيْعُ إِذْ فُتِحَ مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِي مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ  
فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَلِّيَ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّكَ فِي بَيْتِي  
أَنْ أُدْفِنَ مَعَ صَاحِبِي فَقَالَتْ إِي وَآلِلَهُ  
قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ  
الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُهُمْ  
بِأَحَدٍ أَبَدًا -

ساتھ (بقیع میں) دفن کر دینا، اور حجرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن نہ کرنا، میں نہیں چاہتی کہ آپ کی دوسری ازدواج مطہرات سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں یہ (اسی سند سے) ہشام بن جوالہ والدش روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کی انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم میں اجازت دیتی ہوں۔ عروہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ کرام جب حضرت عائشہ سے اس کی اجازت طلب کرتے تو وہ فرماتیں نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن ہونے کی اجازت نہیں دوں گی۔

۶۸۱۸ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ مَالٍ أَخْبَرَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشُّهُسَ مُوْتَفِعَةً وَزَادَ اللَّيْلُ عَنْ يَمِينِهِ وَبَعْدَ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَصْبَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ -

(از ایوب بن سلیمان از ابوبکر بن ابی اویس از سلیمان بن بلال از صالح بن کیسان از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے پھر آپ (بعد نماز عصر) ان گاؤں میں تشریف لے جاتے جو مینے کی بلندی پر واقع ہیں۔ وہاں جب پہنچ جاتے تو آفتاب اس وقت تک بلند ہوا کرتا ہے

۶۸۱۹ - حَدَّثَنَا الْقُسَيْمُ بْنُ مَالٍ عَنْ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ الشَّامِيَّ ابْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیٹ نے بھی اس حدیث کو بحوالہ یونس روایت کیا اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ گاؤں مدینے سے تین چار میل دور ہیں۔ (از عمرو بن زرارہ از قاسم بن مالک از جعید) سائب بن یزید کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع ایسا تھا جیسے ستمہارے وقت کا ایک مُد اور تہائی مُد پھر صاع کی مقدار بڑھ گئی۔

۱۔ لوگ کہیں کہ وہ بقیع میں دفن ہیں یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ان کا درجہ بہت بڑا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ۱۲ منہ ۱۳ منہ ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ مدینہ کے غنہ محاذ میں کو عوالی کہتے ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے ہیں تو وہ متبرک مقامات میں سے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ انہوں نے زہری سے اس کو امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

مَدَّ اَوْ ثَلَاثًا بِمَدِّ كَوْمِ الْيَوْمِ وَقَدْ يَنْدَفِقُ فِيهِ

۶۸۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ

فِي مَكْنِيَا لَهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ

وَمِدَّتِهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ-

۶۸۲۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى

ابْنُ عَقَبَةَ عَنْ قَانِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ

جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنِيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا

قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَانُ لِحُورِ عَدْنِ

الْمُسْجِدِ-

۶۸۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَوْلى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ

ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ

يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ

مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

تَابِعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

امام بخاری کہتے ہیں قاسم بن مالک نے حید بن عبد الرحمن سے سنا ہے کہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی

طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو دعائی فرمایا اے اللہ ان

کے پیانوں میں برکت عطا فرما ان کے صاع و مدہ میں برکت

عطا فرما۔

(از ابراہیم بن منذر از ابو ضمیرہ از موسی بن عقیقہ از نافع)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنہوں

نے زنا کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چنانچہ دونوں

مسجد کے قریب اس مقام پر سنگسار کئے گئے جہاں جنائے

رکھے جاتے ہیں۔

(از اسماعیل از مالک از عمرو غلام مطلب) انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (منفر سے واپسی پر) حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ

وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت

کرتے ہیں، یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا

میں مدینہ کو دونوں پتھر لیے کناروں کے درمیان حرم

مقرر کرتا ہوں۔

یعنی عربین و ایرانیوں کی خلافت میں وہ چارہ لاکھ گنیا مالک دخل اور نہائی دخل عراقی کا ہوتا ہے۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ

ما وجودیکہ عن عبد العزیز کہ خلافت میں صاع کی مقدار پڑھ گئی لیکن احکام شرعی میں جیسے صدقہ فطر وغیرہ ہے اسی صاع کا اعتبار رہا جو اہل مدینہ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ منہ ۱۲ باب کہ مطابقت اس طرح سے کہ مسجد کے قریب یہ مقام متبرک ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وہیں کھڑے ہو کر چنانے کی نماز پڑھتے تھے ۱۲ منہ

سَلَّمَ فِي أَحَدٍ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا مگر اس میں حرف کوہ اُحد کا

٦٨٢٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَاسِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ بَيْنَ حَدِّهِمَا الْمَسْجِدَ فَمَا  
يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمُنْبَرِ مَسْرُ السَّابِقَةِ -

٤٨٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْ بَيْتِي رَوْضَةٌ وَمِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْ بَيْتِي إِلَى حَوْضِي

قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَتِ الَّتِي ضَمَرْتُ مِنْهَا  
وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ  
وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوُدَاعِ إِلَى  
مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ  
فِي مَن سَأَلَنِي

٤٨٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ  
ثَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ

انس بن مالک کے ساتھ اس حدیث کو سہیل بن سعد نے بھی انھن

لڑ ہے (یہ دعاء کو نہیں یہ روایت پہلے مطلقاً گزر چکی ہے)  
(از ابن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم) سہل فی اللہ  
عنہ سے مروی ہے کہ مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر کے درمیان  
صرف ایک بھری نکل جانے کے برابر فاصلہ تھا۔

(از عمر بن علی از عبد الرحمان بن مہدی از مالک از حبیب بن عبد الرحمان از حفص بن عاصم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رکھا جائے گا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھوڑا دوڑ کرائی چنانچہ جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کر لئے گئے تھے ان کی دوڑ حقیاع سے ثنیۃ الوداع تک کرائی گئی اور جو شرط کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے شرط کے گھوڑے دوڑائے تھے۔

(از تفتیبہ از لیث از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما)  
دوسری سند (از اسحاق از عیسیٰ و ابن ادريس از

أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي  
غَدِيكَةَ عَنْ أَبِي حَتَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
ابْنِ عُمرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمرَ عَلَى مِنْبَرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا لَسَّائِمُ  
ابْنُ يَزِيدٍ سَمِعَ عُمرَ بْنَ عَفَّانَ خَطْبَنَا  
عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-  
۶۸۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
ابْنُ حَسَّانٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ  
لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْبُرْكُنُ فَكُشِرَ فِيهِ جَمِيعًا-

۶۸۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبَادُ بْنُ عَمِّيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عاصِمُ الْأَحْوَلُ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِ  
النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَقَتَّتْ شَهْرًا يُدْعَوُ عَلَى  
أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ-

۶۸۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُوَيْدٌ عَنْ أَبِي

ابن ابی غنیہ از ابو حیان از شعبی) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے  
میں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے منبر پر سنا ہے

(از ابوالیمان از شعبی از زہری) سائب بن یزید نے  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر  
پر خطبہ پڑھتے سنا۔

(از محمد بن بشار از عبد الاعلیٰ از ہشام بن حسان از ہشام  
ابن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے یہ ایک ہی باٹی تھی  
جاتی تھی ہم دونوں ساتھ ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل  
کرتے۔

(از مسدد از عباد بن عباد از عاصم احول) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے مدینے والے گھر میں بھائی چارہ  
کرا دیا، نیز آپ ایک مہینے تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے  
جس میں بنی سلیم کے چند قبائل کے لئے بدعا ہوتی تھی بٹے

(از ابوکریب از ابواسامہ از بزید) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
مدینے پہنچا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے کہنے

۱۷۰ یہ حدیث مختصر ہے اور کتاب الاثر میں تفصیل سے گزر چکی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا شراب وہ ہے جو عقل کو چھپا لے ۱۷۱  
۱۷۲ جنہوں نے قاریوں کو دغا سے اراد لایا تھا۔ یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۷۳

بُرْدَةً قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَكَلِّفَنِي عَدُوُّ  
 اللَّهِ بَنِي سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ  
 فَأَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّيَ فِي  
 مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَ  
 أَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ -

۶۸۳۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
 أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي  
 ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي الْخَلَّةِ  
 أَبْتُ مِنْ رَوْحٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّيْتُ فِي  
 الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَخَلَّ عُمَرُ وَحَاجَّهُ وَ  
 قَالَ لَهُ رُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
 عُمَرُ فِي حَجَّةٍ -

۶۸۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ قَرْنًا لِرَاهِلِ بْنِ جَدٍّ وَالْحُفَّةَ لِرَاهِلِ  
 الشَّامِرِ وَذَا الْحُلَيْفَةَ لِرَاهِلِ بْنِ دَنَّةٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ هَذَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لگے میرے ساتھ گھر چلو میں نہیں اس پیالے میں پلاؤں گا  
 جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیایا ہے اور تم اس جگہ  
 نماز بھی پڑھنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی  
 تھی، یہ سن کر میں ان کے ساتھ گیا، انہوں نے مجھے ستوپلائے  
 اور کھجوریں کھلائیں اور ان کی (گھریلو) مسجد میں نماز پڑھی یہ

(از سعید بن ربیع از علی بن مبارک از یحییٰ بن ابی کثیر  
 از عمر بن ابی بن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر عن  
 رضی اللہ عنہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 رات کو خدا کی جانب سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسوقت  
 میں عقیق میں تھا فرشتے نے کہا اس وادی مبارک میں نماز  
 پڑھئے اور کہئے میں عمرہ وحج (دونوں) کی نیت کرتا ہوں۔  
 ہارون بن اسماعیل کہتے ہیں ہم سے علی بن مبارک  
 نے بیان کیا۔ (بھی یہی حدیث نقل کی) اس میں یہ عبارت ہے  
 کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔)

(از محمد بن یوسف از سفیان از عبد اللہ بن دینار ابن  
 عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نجد والوں کا میقات قرن، شام والوں کا حنظل  
 اور اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ مقرر کیا۔  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے ان تین مقامات  
 کے لئے تو میں نے خود سنا ہے اور دوسرے شخص

۱۔ عقیق ایک میدان ہے مدینہ کے باہر یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے کہ آپ ہجرت کے نویں سال حج کے لئے چلے جب اس میدان  
 میں پہنچے جس کا نام عقیق تھا تو یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَبَلَّغْنِي آتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَلَا هَلْ لِيَمَن يَلْسَمُ وَذَكَرَ الْعَرَأُ  
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

۶۸۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ أَرَى وَهُوَ فِي مَعْرَسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ  
فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَبْطَاءَ مُبَارَكَةٍ

باب ۳۸ قول الله تعالى  
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۶۸۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَدَعَمَ رَأْسَهُ  
مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فِي  
الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَ

کے ذریعے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اہل یمن کامیقات  
یلمکم مقرر فرمایا۔ ابن عمرؓ کے سامنے عراق والوں کا ذکر ہوا تو انہوں  
نے کہا عراق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہاں فتح ہوا تھا  
(از عبد الرحمان بن مبارک از فضیل از موسی بن عقبہ از

سالم بن عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ذوالحلیفہ میں متیم تھے، خواب  
میں آپ سے کہا گیا آپ برکت والے میدان میں ہیں۔

باب ارشاد باری تعالیٰ آپ کو اس امر  
میں کوئی دخل نہیں۔

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از معمر از زہری از سالم بن ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ نے نماز فجر میں آخری رکعت میں رکوع  
سے سر اٹھا کر یوں فرمایا اللھم ربنا وک الحمد۔ یا اللہ فلاں کافر  
پر لعنت کر فلاں کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی  
لیس لک من الامر شی

۱۔ یعنی کسی نے عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا عراق والے کہاں سے احرام باندھیں ۱۷ منہ ۱۸ حافظ نے کہا امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے  
مدینہ کی فضیلت ظاہر فرمائی ہے اور اس کی فضیلت میں کیا شک ہے وہاں وحی اترتی رہی وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور مدینہ ہے جو بہشت کی ایک  
کھادی ہے کلام اس میں ہے کہ مدینہ کے عالم کمال دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہیں تو اگر مقصود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا اس کے بعد  
میں جب تک صحابہ کرام مدینہ میں جمع تھے تو یہ مسلم ہے اگر یہ مراد ہو کہ ہر زمانہ میں تو اس میں نزاع ہے (بہ نزاع غیر مقلدین کا ہے جو کہتے ہیں کہ کوئی دوسرے میں کہ مدینہ  
کے عالم ہر زمانہ میں دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہوں اس لئے کہ اگر مجتہدین کے بعد ہجرت مدینہ میں ایک بھی عالم نہیں ہوا جو دوسرے ملکوں کے کسی عالم سے عجیبانہ  
عمل و تقاضا پر جائیداد دوسرے ملکوں کے سب عالموں سے فوق کرے

فانما ۱۔ یعنی لوگوں نے اپنی مرضی سے امام بخاریؒ کو یہ تصدیق کیا ہے اگر امام اعظم یا کوئی اور مجتہد کسی حدیث کا معنی کسی دوسری حدیث سے خاص کر دے یعنی تعمیم سے تخصیص  
کرنے تو مولانا موصوف برس پڑتے ہیں اور حدیث کا مفہوم عام رہنے دیتے ہیں مثلاً اللہ میاں کے کان، آنکھیں، ہاتھ یا دل کے متعلق ظاہر معنی لیتے ہیں اسی طرح اور کسی پیشار  
مقامات ہیں جن میں مجتہدین نے اختلاف کیا ہے۔ بغیر مقلد حضرات اپنی مرضی سے بغیر کسی حدیث کی شہادت و ثبوت کے جہاں چاہیں جو مقدم کریں جو تاویل کریں انہیں  
یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں لیکن اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث کو کسی دوسری حدیث پر ترجیح دیں تو یہ اتنی غلط بات ادا کرتے ہیں کہ امام صاحب نے ہاں کے مقلدین نے  
حدیث کو کھوڑا دیا ہے اور اپنی رائے پر عمل کیا ہے اور تا قابل معافی گناہ کیا ہے۔ یہاں ہر مدینہ کی فضیلت امری ثابت ہے جو زمانہ میں اہل مدینہ کے لئے ثابت ہے مگر یہی کوئی حدیث یا روایت



فَلَا تَأْتُوا نِسَاءَ اللَّهِ خُبَرًا فَقَدِ اجْتَنِبُوا ذَلِكَ  
مِنَ الْإِسْلَامِ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا  
وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ  
الْكِتَابِ إِنَّهُمْ لَأَقْرَبُ بِلَاسٍ إِلَى اللَّهِ

### باب ۳۸۳ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ

كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا  
وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ  
الْكِتَابِ إِنَّهُمْ لَأَقْرَبُ بِلَاسٍ إِلَى اللَّهِ

۶۸۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ  
حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطَبَهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ  
بِئْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَكْشِفُونَ فَقَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِذَا  
شَاءَ أَنْ يَكْبَعَنَا بَعَثْنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ  
وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ  
مُدْبِرٌ يُغْرِبُ لِحْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَ  
كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ مَا آتَاكَ لَيْلًا قَهْمًا طَرَفًا وَ

باب ارشاد الہی انسان سب سے زیادہ  
جھگڑالو ہے (سورہ کہف) اہل کتاب (مجرم و مضار)  
سے عمدہ طریقے سے جھگڑا کرو۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از محمد بن سلام از عتق بن بشیر  
از اسحاق از زہری از علی بن حسین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم میرے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ  
عنا کے پاس تشریف لائے فرمایا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ہماری جائیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو  
ہمیں جگا دے گا (ہم نماز پڑھیں گے) جو نبی میں نے یہ کہا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے لگے اور کچھ جواب نہ دیا  
میں نے سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور کہتے جا رہے تھے  
انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں رات کو آنے والے شخص  
کو طارق کہتے ہیں۔ قرآن میں طارق سے مراد ستارہ ہے  
نقاب کا معنی درخشاں، چمک دار چنانچہ عربی میں انقب ناک  
کا معنی ہے آگ روشن کر۔

يُقَالُ الطَّارِقُ الْجَمُّ وَالثَّاقِبُ الْهَيْفُ  
يُقَالُ أَثْقَبَ تَارِكًا لِلْمُوقِدِ-

۶۸۳۶- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَتْ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى  
يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ  
الْمُدَارِسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ  
اسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا  
القَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا  
تَسْلِمُوا فَقَالُوا أَقَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةُ  
فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّكُمْ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ  
فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِسَالٍ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ  
وَالْأَقَا عِلْمُوا أَنَّكُمْ الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ-

بَاب ۳۸۸ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ

(از قتیہ ازلیث از سعید از والدش) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے  
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے  
فرمایا اودیہودیوں کے پاس چلیں چنانچہ ہم آپ کے ساتھ  
روانہ ہوئے، جب ان کے مدرسے پہنچے تو آپ کھڑے  
ہو گئے انہیں آواز دی فرمایا یہودیو! دیکھو مسلمان ہو جاؤ  
تو سلامتی سے رہو گے، وہ کہنے لگے ابو القاسم آپ نے (اللہ  
کا) پیغام پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مقصد  
بھی یہی تھا (کہ تم اقرار کر لو کہ میں نے اللہ کا حکم تمہیں پہنچا دیا)  
پھر آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ سلامتی سے رہو گے وہ  
کہنے لگے ابو القاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا آپ نے فرمایا میرا  
یہی مقصد تھا۔ پھر تیسری بار ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ  
سلامتی سے رہو گے، بعد ازاں فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیے ساری  
دنیا اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس ملک سے  
نکال دینا چاہتا ہوں اگر تم میں سے کسی شخص کو اس کی جائیداد  
کی قیمت ملتی ہو تو اسے فروخت کر دے (ورنہ چھوڑ کر جانا  
ہوگا)

باب ارشاد باری تعالیٰ "مسلمانو ہم نے

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب بطریق انکار نہیں دیا بلکہ ان سے نفین کی حالت میں یہ کلام نکل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر  
اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے تو یہ افضل اور بہتر ہوتا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا وہ بھی ایسی جلد درست تھا کہ اللہ ہی کے کہنے سے سب کچھ جودا ہے حضرت علی رضی  
کا اس موقع پر کہنا کہ جب اللہ ہم کو حکم دے گا تو ہمیں گے آپ کو یہ خدا نے آیا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے پڑھتے باہر تشریف لے گئے اور عہد کی نرا کچھ فرس  
رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مجبور کر دے دو سرے ملک سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کم التردید سے بعد میں اسے ہرول اور عہد کی نماز پڑھ کر ہی ہو ۱۲ منہ

كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا  
وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِكُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ  
أَهْلُ الْعِلْمِ -

۶۸۳۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بَنُو نُوَاجِمْ يَوْمَ  
الْبَيْتَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ  
يَا رَبِّ فَتُسَلِّمُ أُمَّتَهُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ  
مَا جَاءَنَا مِنْ تَكْذِيبٍ فَيَقُولُ مَنْ شَهِدُوا  
فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَقُولُونَ  
نَحْمَدُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِيَتَكُونُوا  
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ  
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا أَوْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذَا -

بَاب ۳۸۴۹ إِذَا اجْتَهَدَ

تمہیں ایک میانہ روامت بنایا یعنی معتدل اور سیدھی  
راہ پر چلنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
کہ جماعت کے ساتھ رہو۔ جماعت سے مراد علماء  
ہیں۔

(از اسحاق بن منصور از ابوالاسامہ از اعمش) حضرت ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قیامت کے دن فرشتے حضرت نوح علیہ السلام کو میدان  
قیامت میں لائیں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے اللہ کا  
پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے جی ہاں اسے  
پروردگار۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گی (دنیا  
میں) ہمارے پاس کوئی نذیر (ڈرانے والا) آیا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ  
عرض کریں گے میرے گواہ حضرت محمد اور ان کی امت کے لوگ ہیں چنانچہ  
پھر تم مسلمانوں کو فرشتے حاضر کریں گے اور تم کو ابھی دو گئے۔  
بعد ازاں آنحضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً  
یعنی ہم نے تمہیں عادل اور میانہ روامت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو  
اور پیغمبر تم پر گواہ بنے۔

اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو نیز بحوالہ جعفر بن عون از  
اعمش از ابوصالح از ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ از آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

باب اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدیدار

اے حالانکہ امت محمدیہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دنیا میں نہیں دیکھا، لیکن امت والوں کو مگر یقین کے ساتھ گواہی دیں گے کیونکہ جو بات اللہ اور رسول کے  
فرمان سے اور کتاب کے ساتھ ہی جائے وہ بلا کسی ہمتی بات کے یقین ہوتی ہے اور دنیا میں بھی ایسی گواہی مل جاتی ہے مثلاً ایک شخص کسی کو بٹیا ہمارا دے سب لوگوں میں مشہور ہو  
تو یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ فلاں شخص کا بٹیا ہے حالانکہ اس کو یہیہ ہوتے وقت آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اس آیت سے بعضوں نے یہ نکال دیا ہے کہ جماع مجتہد ہے کیونکہ  
اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت عادل اور میانہ روامت بنایا تاکہ اس امت کا جماع ناحق اور باطل پر ہر جگہ ۱۲ منہ

الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ فَآخِطًا  
خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ  
فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا  
فَهُوَ مَرْدُودٌ

۶۸۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ  
سَهِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ  
الْحُدَرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي  
عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ  
فَقَدِمَ بِثَمَرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتَ ثَمَرِ خَيْبَرَ  
هَكَذَا أَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا  
لِنَشْتَرِي الْقَتَاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا مِثْلِ أَوْبِ يَعْنِي  
هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا أَوْ كَذَلِكَ  
الْمِيزَانُ -

بَابُ ۳۸۵ - أَجْرُ الْحَاكِمِ  
إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

۱۰۱۔ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲۸۶

کسی مقدمے میں کوشش کر کے رائے دے لیکن  
اس کی کم علمی کی وجہ سے وہ رائے خلاف حدیث  
ثابت ہو تو منسوخ کر دی جائے گی کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے  
جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے بلکہ

راز اسماعیل از برادرش از سلیمان بن بلال از عبد المجید  
ابن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف از سعید بن مسیب (حضرت  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں  
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے  
ایک شخص انصاری کو خیبر کا عامل مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی  
کھجور لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام  
کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہوتی ہیں اس نے عرض کیا نہیں یا رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع  
ہلکی قسم کی کھجوریں دے کر خرید کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ  
کر و کھجور جب کھجور کے عوض بچو تو برابر برابر یا یوں کرو معمولی کھجور  
تعداد ام پر فروخت کرو پھر یہ کھجور اس کے عوض خرید لو اسی طرح  
ہر وہ چیز جو تول کر خرید و فروخت کی جائے اس کے لئے یہی طریقہ  
ہونا چاہیے۔

بَابُ ۳۸۵ - أَجْرُ الْحَاكِمِ  
غُلِيٌّ هِيَ كَرْتِي تَبْ هِي وَهْ ثَوَابْ كَا مُتَقِي هِي -

## ۴۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ

الْمَقْرِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَيْثَمُ بْنُ شَرِيحٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ  
بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَلْبٍ مَوْلَى عُمَرَ  
ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ أَنَّ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا احْكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ  
أَجْرَانِ وَإِذَا احْكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ  
فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ ثَبَتَ بِهَِذَا الْحَدِيثُ  
أَبَا بَكْرٍ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ حَزْرٍ فَقَالَ هَكَذَا  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ ۳۸- الْحُجَّةُ عَلَى

مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ

ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ

بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ

(از عبد اللہ بن یزید از حیوہ از یزید بن عبد اللہ ابن ہادی  
از محمد بن ابراہیم بن حارث از سیر بن سعید از ابوقیس غلام عمرو  
بن عاص) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی  
حکم دے پھر وہ حکم درست ہو تو اسے دو اجر ملیں گے اور  
جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی حکم دے اس میں غلطی کرے  
تو اسے ایک اجر ملے گا۔

یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث البرکات  
محمد بن عمرو بن حرم سے بیان کی تو کہنے لگے مجھ سے ابوسلمہ  
بن عبد الرحمان نے، انہوں نے ابویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی  
ہی حدیث روایت کی۔

عبد الغریز بن مطلب نے اس حدیث کو بکر بن عبد اللہ  
ابن ابی بکر از ابوسلمہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
روایت کیا۔

## باب اس شخص کا جو یہ سمجھتا ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ہر ایک صحابی

کو معلوم رہتے تھے۔ اس باب میں یہ بھی بیان

کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس موجود نہ رہتے تھے اور انہیں

۱۔ جو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا بیٹا تھا یہ ہی مدینہ کا قاضی تھا ۱۲۷ھ میں مدینہ سے نکلا کہ ہر مسئلہ میں حق ایک ہی ہے اگر چہ اسے لیکن اگر مجتہد غلطی کرے تو بھی اس سے مؤاخذہ نہ ہو گا بلکہ اس کو اجر و ثواب  
ملے گا۔ ۲۔ اس صورت میں ہے جب مجتہد جان بوجھ کر غلطی یا جماع کا خلاف نہ کرے مدینہ گناہگار ہو گا اور اس کی عدالت جاتی رہے گی جیسے  
ادھر گئے جہاں اس حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ قاضی مجتہد ہونا چاہیے ورنہ ان کی قضا صحیح نہ ہوگی۔  
مقلد قاضی کی بھی قضا جائز رکھی ہے اور یہ کہا ہے کہ مقلد کو اپنے (ام کے حکم کے برخلاف حکم دینا جائز نہیں ۱۳۷ھ میں

اسلام کی کئی باتوں کی خبر نہ ہوتی تھی یہ

(از مسند و از بیحدی از ابن جریج از عطاء) عبید بن عاصی سے مروی

ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی (لیکن اجازت نہ ملی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول ہیں لوٹ کر چل دیئے (تھوڑی دیر کے بعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) کہا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز آئی تھی انہیں اندر آنے کی اجازت دو (دیکھا تو وہ چل دیئے ہیں) آخر انہیں بلا کر لائے۔ جب آئے تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ (یعنی واپس کیوں چلے گئے انتظار کیوں نہ کیا) انہوں نے کہا میں

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس پر کسی اور کو گواہ لائیے ورنہ میں آپ کو

سزا دوں گا۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصاری کی مجلس میں گئے اور

ان سے یہ واقعہ بیان کیا اس وقت انصار نے کہا ہم میں سے سب سے کم عمر آدمی گواہی دینگا پھر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے انہوں نے بھی جاکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بے شک (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف سے) ہمیں ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی مجھ پر پوشیدہ رہی۔ بانا اہل میں خرید و فروخت کرینکی وجہ سے اس حدیث کے سننے میں قاصر رہا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورُ الْإِسْلَامِ

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ عَنْ

عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَسْتَأْذِنُ أَبَا مُوسَى

عَلَى عَسْرِ فَكَانَتْ وَحَدَّثَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ

فَقَالَ عَمْرًا لَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قَيْسٍ أَعَذُّ نَوَالَهُ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ مَا

حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ

نَوْمًا مَرُّ بِهِ أَقَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَذَا ابْنِ بَيْتَةَ

أَوْ لَا فَعَلْتُ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِّنَ

الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَلَيْسَ هَذَا إِلَّا أَصَاغِيرًا

فَقَالَ مَا أَبُو سَعِيدٍ لِحُدُودِي فَقَالَ قَدْ

كُنَّا نَوْمًا مَرُّ بِهِ أَقَالَ فَقَالَ عُمَرُ خَفَى عَلَيَّ

هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَيْسَ فِي الْمَقْصُودِ بِالْأَسْوَاقِ -

لہ تو بعضی باتیں اکابر صحابہ پر سے حضرت عمرؓ یا عبد اللہؓ پر تھیں پور شیدہ رہ جاتیں جب دوسرے صحابہ سے سنتے تو فوراً اس پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے جرح کر لیتے صحابہؓ انہیں ان کے سب کے زمانوں میں یہی ہوتا رہا کہ کچھ حدیثیں ان کو پہنچیں کچھ نہ پہنچیں کیونکہ اس زمانہ میں حدیث کی کتاب میں جمع نہ تھیں ۱۲ منہ

کے تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ ۱۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مزید احتیاط کے لئے فرمایا تاکہ لوگ حدیث بیان کرنے میں احتیاط رکھیں اور عمر بن حزم کی خبر و احادیث کے باب میں یہ نہیں کہ خبر و احادیث کو کرنے کے لائق نہیں ہے خود حضرت عمرؓ نے عبد الرحمن بن عوفؓ کی خبر و احادیث کو نہ دیا جس کے جزئیہ کے باب میں

اور عمرو بن حزم کی خبر و احادیث کے باب میں یہ قول کی ہے اس حدیث کے مطابق باب سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کی خبر حضرت عمرؓ کو نہ تھی جب حدیث سن لی تو اپنی رائے سے جرح کیا۔ مسلمانوں! دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حدیث میں ایسی احتیاط سے تھے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جیسے ثقہ صحابی نے نقل کرنے پر بھی انہوں نے انکار کیا اور ایک دوسرے صحابی کی شہادت چاہی۔ پھر تمہارے سامنے ہر ایک اہل الفضل ہر زہ کو جو حدیث بیان کر دے تم اس کے بیان پر (بقیہ برصغور رحمہ)

۶۸۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْوَمِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ التَّوَّعُّدُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُسْكِنًا أَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَأَ بَطْنِي وَكَانَ أَلْمَهَا جُرُوفٌ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَابِ وَكَانَتْ الرِّفَافَاتُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمُومِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِدْءَهُ كَحَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَبْسُطُهُ فَلَنْ يَنْلِسَ شَيْئًا سَمِعَهُ وَبِئْسَ قَبَسُطُ جُرُودَةٍ كَانَتْ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ بِالْحَقِّ مَا كَسَيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ -

(از علی از سفیان از زہری از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی

لوگوں سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک روز جانا ہے (اس روز جھوٹ سچ سب معلوم ہو جائے گا) بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر محتاج آدمی تھا، صرف پیٹ بھر کھانے کے سہارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہر وقت رہا کرتا۔ مہاجرین بازاروں میں اپنے اپنے کاروبار میں اور انصار اپنے کھیتوں میں مصروف رہتے، ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم نہ کروں اس وقت تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اسے سمیٹ لے تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولے گا۔ میں نے یہ سن کر اپنی چادر بچھا دی۔ خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

(بقیہ صفحہ سابق) جہود نہ کیا کہ جب کوئی حدیث بیان کرے تو اس سے پوچھو کہ یہ حدیث کس محدث نے با سند و حدیث کی ہے اور اس کے راویوں کو رجال کی کتاب سے جانچو اور یہ بھی دیکھو کہ حدیث کے اما میں نے اس کو صحیح اور مستبر کہا ہے کہ نہیں۔ اس زمانے میں یہ عجیب و بے جا پھیل چکی تھی کہ جہاں صدیقی اور درویش اور واعظ عوام کو پھر کانے کے لئے جھوٹا کوٹ بیان کر دیتے ہیں کہ حدیث میں یہ آیا ہے یہ آیا ہے اور اس قصہ کوئی کوادگ حدیث بیانی کہتے ہیں لاجل دلا قرۃ الامان میں یا دیکھو کہ تصوف کی کتابوں میں بانگے درویشوں کے ملفوظات وغیرہ میں جو حدیثیں بلا سند ہیں ان پر ہرگز اقبال نہ کریں جب تک حدیث کی کتابوں میں ان کی سند نہ ملے پھر سند مسلسل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موصول ہو وادی سب فقہ اور معتبر ہوں ۱۲۰۰ عہ یہ ایک عام بات ہے جو شخص غزوہ جہاد صدیقین کے اہم امور میں مصروف ہو وہ تمام افعال و اقوال نبوی سے باخبر نہیں رہ سکتا تمام اقوال سے تعدی و اذق ہو سکتا ہے جس سے بالاتر تمام آپ کے اقوال و افعال دیکھتے اور سنتے ہوں اور ہر وقت صحبت میں رہا جو تقریر یا ہر معالی کا یہی حال تھا کہ کئی حدیثیں نہیں سن سکا کئی افعال نہیں دیکھ سکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول افساری کی بنا پر تھا کہ بازا میں میں خمد و فروخت کا عذر بیان کیا کہ یہ حقیقت نہیں کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فخر حدیثیں نہیں سن سکتے تھے ۱۲۰۱ عبد الرزاق

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۲۰۱) ۱۲۰۲ دوسرے صحابی نے اتنی حدیثیں نقل نہیں کیں اس لئے ان کی حدیثوں میں شبہ رہتا ہے ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ پھر آپ کی تقریر ختم ہونے پر سبھی ۱۲۰۵ منہ ۱۲۰۶ فطانی نے کہا ان حدیثوں سے بچنا ہے کہ کہیں بڑے درجے کے صحابی چلیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحبت رہی ہو اور علم بھی رکھنا جو دین کی کوئی بات پوشیدہ رہتی اور دوسرے صحابی کو معلوم ہو جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدہ کی بیعت محمد بن مسلمہ اور مغیرہ سے حدیث سنا کر معلوم کی کہ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استیذان کا مسئلہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سن کر معلوم کیا ۱۲۰۷

**باب ۳۸۵۲ - مَنْ رَأَى تَرَفَ**

**النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

**وَسَلَّمَ حُجَّةً إِلَّا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ**

**۴۸۴۲ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ**

**حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي**

**قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ**

**عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ**

**عَبْدِ اللَّهِ يُخَلِّفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّامِ وَاللَّهِ بَالٍ**

**قُلْتُ تَخَلِّفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ**

**يُخَلِّفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

**وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكْرِمْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**باب ۳۸۵۲ - أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَأَمْنِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**أَبَدِي**

**باب ۳۸۵۳ - الْأَحْكَامُ الَّتِي**

**تُعَرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعَى**

**الدَّلَالَةِ وَكَيْفَ سَيَرُهَا**

**باب ۳۸۵۳ - دَلَائِلُ شَرْعِيَّةٍ مِنْ أَحْكَامِ كَامِلٍ**

**كُرْنَا - نَزْدَالَتِ كَامِلُ مَفْهُومٍ**

**أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزْدَالَتِ كَامِلُ مَفْهُومٍ**

اگر آپ خطائے مصمم اور محفوظ تھے اور آپ کا انکار نہ کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے۔ وہ مکرر قول کا سکوت جواز کی دلیل نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا کہ اگر ایک صحابی نے دیکھا کہ صحابی یا ایک مجتہد نے ایک بات کہی اور دوسرے صحابی نے یاد سے مجتہد سے اس کو سن لیا اس پر سکوت کیا تو یہ جملہ سقوت کہلانے کا پھر بھی حجت ہے جسے حضرت عمرؓ نے منکر کی حرمت پر مبنی بیان کی اور دوسرے صحابی نے ان پر انکار نہیں کیا تو گو اس کی حرمت پر اجماع سقوت ہو گیا ۱۲ منہ سلمہ معلوم نہیں شاید جلال ابن صیاد نے جہاد کوئی شخص ہوتا سلمہ اگر اس صیاد دجال نہ ہوتا تو کہنے پر حضرت عمرؓ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے یہاں یہ شکال ہوتا ہے کہ اوپر کتاب یا یونان میں گند پکچھے کہ حضرت عمرؓ نے اس کی گردن مارنا چاہی تو آپؓ فرمایا اگر وہ دجال ہے تو اس کی گردن نہ مار کے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کا رانا تیرے حق میں بہتر نہ ہو گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کے قسم کھانے پر انکار کیا تو کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ ہو پھر حضرت عمرؓ نے قسم کھائی اس وقت مسلم ہو گیا کہ وہی دجال ہے اور اوڈنے ابن عمرؓ سے نکالا وہ قسم کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ بیشک ابن صیاد وہی مسیح دجال ہے اور جس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ پر اس لئے انکار نہ کیا کہ ابن صیاد بھی ان تیس دجالوں میں کا ایک دجال ہو جن کے نکلنے کا ذکر دوسری حدیث میں ہے اس معنی پر اس کا دجال ہونا یقینی ہو اور سلمہ نے تمیم الدی کا قعد کا لاکر انہوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا اور آنحضرت نے یہ قسم نفل کیا اور سلمہ نے ابوسعید سے کہا لاکر ابن صیاد کا اور میرا ملک ساتھ ہوا وہ کہنے لگا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھ کو دجال کہتے ہیں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ دجال کہہ اور بیت میں نہیں جلتے گا میں نے کہا بیشک سنا ہے اس نے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہ ہو گی میں نے کہا بیشک سنا ہے ابن صیاد دے گا میری اولاد بھی ہوگی ہے اور میں مدینہ میں پیدا ہوا اور کہہ جازم ہوں اور ابوداؤد دے جابرؓ سے روایت کیا کہ ابن صیاد واقعہ میں ہم گم ہو کر ایک بعضوں نے کہا وہ مدینہ میں ہوا اور لوگوں نے اس پر نماز جنازہ بھی ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا البتہ نبیؐ میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اُسکے پیدا ہونے کی جگہ جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں اب وہ جہاں ہے یہ سنتے ہیں ابوسعید خدریؓ نے فرمایا (بنا یہ موقوفہ آئندہ)



وَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا خَيْرًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَ غَيْرَهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْخَبَرِ فَقَالَ لَهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ لَا أَكَلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ وَ أُخْبِلَ عَلَى مَا مَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبَّ فَاسْتَدَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِآيَةٍ لَيْسَ بِحَدَامٍ-

۴۸۳۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ عَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رُبَّمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُطْلِلَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلَالَةٌ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَكَوْثَرَتْهَا

کے حکم بیان کئے، پھر آپ سے کدھوں وغیرہ کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صَب (گوہ) کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں مگر دوسرے صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے کھایا، اس سے ابن عباس نے یہ ثابت کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔ (یہ بھی دلالت کی مثال ہے اور آگے حدیث میں آئے گی)

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح سمان) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں کسی کے لئے تو باعث ثواب ہیں، کسی کے لئے نہ ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے باعث عذاب ہیں۔ جو شخص گھوڑوں کی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پرورش کر رہا ہو اور اسے باغ یا کھیت میں چرنے کے لئے چھوڑ دے تو وہ جتنی دور دور چرے گا اتنا ہی ثواب اسے ملے گا۔ اگر اس گھوڑے نے رسی توڑ کر کسی دوسری طرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ارے کجنت تیری تباہی ہو سارے دن یعنی آج نے پھر شب بڈا لیا۔ ایک روایت میں عبد الرزاق کی یہ سند صحیح ابن عثیمے لو ان روایت ہے کہ ابن صیاد کی ایک کلمہ پھول کجی تھی میں نے اس سے پوچھا تیری آنکھ کتنے پھول اس نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا تو جو کلمہ ہے آنکھ تیری ترے سر میں ہے تو کیسے کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ سن کر اس نے اپنی آنکھ پر ماتھ پھیرا اور تین بار گھمے کی سیاہی اتر کھائی میں نے اس کا ذکر امام المؤمنین حضرت جعفر سے کیا انہوں نے کہا تو اس سے بچا رہ کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ وہ کجالت دلائے گا اس وقت وہ کھل پڑے گا پھر صحابہ کو اس میں شبہ ہو گا کہ ابن صیاد دجال ہے یا نہیں۔ امام احمد نے ابو ذر سے کھانا لیا کہ میں دس بار یہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد دجال ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے۔ ۱۲ منہ



الْحَيْضُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ قَالَ تَأْخُذِينَ  
فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ  
كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
النَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي  
قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ النَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ  
بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي تُرِيدُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتْهَا  
إِلَى فَعَلَمْنَهَا -

۶۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ  
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ  
حَسَنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزَنٍ أَهْدَتْ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْتًا  
وَأَقْطًا وَاضْنًا فَدَعَا بِهِنَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا يَدْرِي  
فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَالْمُتَقَدِّرِ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا فَأَكَلْنَ  
عَلَى مَا يَدْرِيهِ وَلَا أَمْرَ بِأَكْلِهِنَّ -

۶۸۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

لے کر اس سے پاکی کر لے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ  
پاکی کیسے کروں؟ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک کپڑا لے کر اس  
سے پاکی کر لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیسے کروں؟  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئی میں نے اسے اپنی طرف  
متوجہ کیا اور غسل حیض کا طریقہ بتا دیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از ابولبشر از سعید  
ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
کہ ام حفید بنت الحارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر اور گوہ  
تخف کے طور پر پیش کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے گوہ کے لئے دسترخوان پر رکھے جانے کا حکم دیا چنانچہ  
حاضرین نے کھایا آپ نے نفرت کے باعث نہ کھایا (یہ نفرت  
طبعی تھی) اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ  
کھائی جاتی نہ آپ (دوسرے صحابہؓ کو) اس کے کھانے  
کا حکم دیتے۔

(از محمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب  
از یونس از ابن شہاب از عطاء بن ابی رباح) حضرت جابر بن

سلمہ کہ پاکی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس لئے کو خون کے مقاموں پر پھیرنا کہ خون کی بدبو دفع ہو جائے ترجمہ باب سے اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا بدلت عقل سمجھ گئیں کہ لے سے وضو تو ہو نہیں سکتا تو تو مٹائی سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کو بدن پر پھیر کر پاکی کر لے ۱۲ منہ سے گوہ پھیر  
تو حرام ہو رہی ہیں سکتا وہ ترعوں کی اہل غذا ہے خصوصاً ان عروں کی جو صحرائیں ہیں چنانچہ فردوسی کہتا ہے: ز شیر شتر خود دن و سوسار  
عرب لما کما ہے رسید است کا رہے اس حدیث سے امام بخاری نے دلالت شرعی کی مثال دی کہ جب گوہ پھیر دے آنحضرت کے دسترخوان پر دے  
لوگ نے کھائے تو معلوم ہوا کہ حلال ہیں اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے دسترخوان پر رکھتے بھی نہ دیتے چہ جائیکہ کھانا ۱۲ منہ گوہ کو کھوڑ پھوڑ بھی کہتے ہیں

ابن شہاب قال أخبرني عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل ثوبًا أو بصلاً فليعتز لنا أو ليعتزل مسجدنا وليقعد في بئيه ورائه أتى بسدر قال ابن وهب يعني طبقاً فيه خضر راتين بقول فوجد لها رايحاً فسأل عنها فأخبر بما فيها من البقول فقال فقر بوبها فقر بوبها إلى بعض أصحابه كان معه فلما أراهم كثره أكلها قال كل فرائي أنا جئ من لا تتأجج وقال ابن عوف عن ابن وهب يقد فيه خضر راتين لم يذكر الليث وأبو صفوان عن ثونس قصة القدر فلا أدري هو من قول الزهري أو في الحديث -  
گئی جس میں ترکاریاں تھیں -

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کچا) لہسن پیاز کھائے وہ ہم میں سے دور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر میں بیٹھا (جمہ اور جماعت میں شریک نہ ہو جب تک اس کے منہ میں بولہ ہے) جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طباق لایا گیا اس میں کچھ سالن تھے۔ آپ نے دیکھا کہ اس میں سے کچھ بولہ ابھی تھی دیا فت فرمانے پر معلوم ہوا کہ فلاں فلاں ترکاریاں ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ان کے پاس لے جاؤ (یعنی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس) وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تو انہوں نے بھی اسے کھانا پسند نہیں کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم کھا لو (میرا معاملہ دوسرا ہے) میں ان سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

سعید بن کثیر بن عفیر نے عبد اللہ بن وہب سے اس حدیث میں یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نانڈی

لیث اور صفوان نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے نانڈی کا ذکر نہیں کیا معلوم نہیں کہ نانڈی کا واقعہ حدیث میں داخل ہے یا نہی نے بڑھا دیا ہے

۶۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ | (از عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم از والدش وعم آواز ابن ابراہیم قال حدثنا أبي وعني قال | والد ایشان از والدش از محمد بن جبیر بن مطعم) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کسی عملے میں کچھ بات چیت کی ابن جبیر ان آبا کا جبیر بن مطعم أخبرنا

لے کیونکہ آپ جب مدینہ میں آئے تو انہی کے مکان میں اتارے تھے ۱۲ من ۱۵ لیث کی روایت کو زیورات میں ڈھلی نے وصل کیا اور ابو صفوان کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ہے ۱۲ من ۱۵ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عمر

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرِ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأَتِيْ أَبَا بَكْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَأَى الْحَمِيدِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَمَا تَهَا تَعْفُو الْمَوَدَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**بَاب ۳۸۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَ**

قَالَ أَبُو أَلِيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مَعْوِيَةَ بْنَ جَدَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبُ الْأَحْبَابِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَحْتَدُّونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِنْ كُنَّا مَعَكُمْ ذَلِكَ لِنَلْبُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ -

آپ نے کچھ ارشاد فرمایا پھر وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ موجود نہ ہوں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ ”آپ موجود نہ ہوں“ سے مراد یہ ہے کہ آپ کا وصال ہو جائے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اہل کتاب (یہود و نصاری) سے دین کی کوئی بات دریافت نہ کرو۔

ابوالیمان بوالہ شعیب از زہری از حمید بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے چند افراد قریش سے حدیث نقل کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے جتنے لوگ اہل کتاب سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی (یعنی غلط ثابت ہوتی تھی یہ مطلب نہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ جھوٹ بولتے تھے)

اس حدیث کو امام بخاری دلائل کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کا بیٹا ہوں یا آپ کا بیٹا ہو گیا تو وہ اس کی موت ہے بعضوں نے کہا کہ ان میں دلالت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عمارت کے ساتھ باقی اشخاص کے طور پر نہ تھے حیثیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا چاہتے تھے مثلاً یہ حدیث اور رضی اللہ عنہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی ابو بکر کو بلا بیچ میں لکھ دیا ایسا نہ ہو کوئی اگر نہ کہنے والا تھے اور نہ زد کرے۔ اور وہ حدیث کہ صحابہ آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کر دو گے تو وہ ایسے ہیں عمر کو کر دو گے تو وہ ایسے ہیں علی کو کر دو گے تو وہ ایسے ہیں مگر تم کو امیر نہیں کرتے تم علی کو کر دو گے اس حدیث میں بھی ابو بکر کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے

اس حدیث کو امام بخاری دلائل کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کا بیٹا ہوں یا آپ کا بیٹا ہو گیا تو وہ اس کی موت ہے بعضوں نے کہا کہ ان میں دلالت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عمارت کے ساتھ باقی اشخاص کے طور پر نہ تھے حیثیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا چاہتے تھے مثلاً یہ حدیث اور رضی اللہ عنہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کی حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث کہ اپنے بھائی ابو بکر کو بلا بیچ میں لکھ دیا ایسا نہ ہو کوئی اگر نہ کہنے والا تھے اور نہ زد کرے۔ اور وہ حدیث کہ صحابہ آپ سے پوچھا ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ کریں فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کر دو گے تو وہ ایسے ہیں عمر کو کر دو گے تو وہ ایسے ہیں علی کو کر دو گے تو وہ ایسے ہیں مگر تم کو امیر نہیں کرتے تم علی کو کر دو گے اس حدیث میں بھی ابو بکر کو پہلے بیان کیا اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں اس بحث کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے

۶۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ  
الْمُبَارِزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ  
التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ  
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَ  
لَا تُكْذِبُوا لَهُمْ وَقُولُوا مِمَّا يَأْتِي اللَّهُ وَمَا أَنزَلَ  
إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ بِالْأَيَّةِ -

۶۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَيْفَ تَسْمَعُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ  
وَكَيْفَ يَكُفُّمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ يَقْرَأُ وَتَكْتُمُ خُصْمًا  
لَمْ يُسَبِّ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ  
بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعَقِيدُوهُ وَكَتَبُوا  
بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا  
يَنْهَاهُمْ مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ  
لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا نَسِيَ لَكُمْ  
عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ -

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک از یحیی

ابن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ اہل کتاب (یہودی) تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے  
اور عربی میں ترجمہ و تفسیر کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب (نہ  
انہیں سچا کہو نہ جھوٹا) یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور  
اس کتاب پر جو ہم پر نازل ہوئی (یعنی قرآن) اور اس کتاب  
پر جو تم پر نازل ہوئی (یعنی تورات وغیرہ) آخر آیت تک  
(جو سورہ بقرہ میں ہے)

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم از ابن شہاب از عبد اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم اہل کتاب سے  
کیا پوچھتے ہو تمہاری کتاب (قرآن) تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے  
تازہ نازل ہوئی ہے، تم اسے خالص پڑھتے ہو اس میں کچھ  
ملاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرمایا کہ اہل کتاب نے اپنا  
دین بدل ڈالا ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے ہیں  
(اپنی طرف سے آمیزش کرتے ہیں) پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے  
نازل ہوئی ہے۔ ان کا یہ مطلب تھا کہ دنیا کا محقر و اسافانہ چل  
کر لیں۔ دیکھو تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے علم دیا (قرآن و حدیث) اس  
میں ان بات سے منع کیا گیا ہے کہ تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں)  
پوچھو۔ خدا کی قسم ہم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو بھی ایسا  
نہیں دیکھا جو وہ باتیں پوچھے جو تم پر نازل ہوئیں (پھر تم کیوں  
ان سے پوچھتے ہو؟)۔

۱۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ تم ان سے پوچھو ۱۲ منہ ۱۵ بہت سے عالموں نے اس حدیث کی رو سے تورات اصلاً جمیل اور اعلیٰ آسمانی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کو  
لکھا ہے کہ ان میں تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے ایسا نہ ہوا ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد بگڑ جائے لیکن جن شخص کو یہ ذرہ بہ ذرہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا چاہیے  
اور اسلام پر اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دینا تو اس کے لئے مکروہ نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے۔ اِنَّا الْاَعْمَالُ بِاَلِیَّتَاتِ ۱۳ منہ

**باب ۳۸۵** نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَوِّمِ  
إِلَّا مَا يُعْرِفُ أَبَا حَتَّةَ وَكَذَلِكَ  
أَمْرُهُمْ قَوْلُهُ حِينَ أَحَلُّوا  
أَصْيُبُوا مِنَ النَّسَاءِ وَقَالَ  
جَابِرٌ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ  
وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ  
أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَيْتَا عَزَائِكَ  
الْجُنَّازِينَ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام سے منع کریں وہ حرام ہوگا مگر جس کا مباح ہونا (قرآن یا دیگر دلائل سے) معلوم ہو جائے (وہ حرام نہ ہوگا) اسی طرح آپ جس کام کا حکم کریں (جیسے حجۃ الوداع میں) آپ نے صحابہ کرام سے جب وہ احرام کھول چکے تھے فرمایا تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مباشرت کو واجب نہیں کر دیا بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ محبت کرنا تمہارے لئے مباح ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم عورتوں کو جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا لیکن حرام نہیں ہوا۔

**۶۸۵ - حَدَّثَنَا** ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ **س** وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ  
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَكْأَسِ  
مَعَهُ قَالَ أَهَلَّكُنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ  
مَعَهُ عُمَرُو قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّحَ رَابِعَةً  
مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ دَخَلَ وَ

(ازہمکی بن ابراہیم از ابن جریر سے) عطاء از جابر (دوسری سند) (امام بخاری از محمد بن بکر برسانی از ابن جریر سے) عطاء بن ابی رباح) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کی موجودگی میں بیان کیا ہم صحابہ نے خالص حج کی نیت سے احرام باندھا، عمرے کی نیت نہ تھی۔ عطاء کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تھکی ذی الحجہ صبح کو مدینے میں تشریف لائے۔ جب ہم لوگ پہنچے پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا اور فرمایا احرام کھول ڈالیں اور اپنی بیویوں سے مباشرت کریں عطاء کہتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت

لہ وہ واجب ہو جائے گا مگر جب قرینہ یا دلیل سے معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس اثر کو اسناد میں سے اصل کیا مطلب ام بخاری کا یہ ہے کہ اس میں اردو جوہر کے لئے موضوع ہے مگر جہاں قرآن یا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں ہے تو وہاں امر یا نہی کے لئے اور نہی کراہت کے لئے ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

قَالَ أَهْلُوا وَأَصِيبُوا مِنَ النَّسَاءِ قَالَ  
عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزَمْ عَلَيْهِمْ  
وَلَكِنَّ أَحَدَهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ  
لَهُمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُرْفَةِ الْأَنْثَى  
أَمْرًا أَنْ نُحِلَّ إِلَى نِسَاءِ تَانَا فِي عُرْفَةِ  
تَقْطُرُ مَذْ أَلَيْزَنَا الْبَذَى أَوِ الْبَنَى قَالَ  
وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَكَهَا  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَيَّيَّ أَتَقَاهُمُ اللَّهُ وَ  
أَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُكُكُمْ وَلَوْ لَا هَدَيْتُ  
لَحَلَلْتُ كَمَا يَحِلُّونَ فِجِلُّوا قَلْبُوا اسْتَقْبَلْتُ  
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ  
فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا -

۶۸۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ  
صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ  
شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَكُنَّ هَا النَّاسُ سُنَّةً  
بَابُ ۳۸۵۶ تَرَاهِيَةُ الْخَلَفَاءِ

باب ۳۸۶ در اہیۃ الخلاق

**باب احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان**

۱۵ باب ۱۱ ملاقات ظاہر ہے کہ محدثوں سے صحبت کرنے کا جو حکم آپ نے دیا تھا وہ دُوب کے لئے نہ تھا۔ قرآن میں بھی ایسے امر موجود ہیں جیسے فرمایا رَاٰ اَحْلَمُوْا فَاَصْحٰطُوْا یعنی جب تم احرام کھول ڈالو تو شکار کرو حالانکہ شکار کرنا کچھ واجب نہیں اس طرح قَدْ اَنْصَلَيْكُمْ الصَّلٰوۃُ کَمَا قَدْ اَنْصَلَيْتُمْ وَاِیْنَ الْاَوْحٰی وَاِیْنَ الْاَوْحٰی مِنْ قَبْلِ اللّٰهِ ۱۲ منہ ۱۵ یعنی سنت مؤکدہ جو واجب کُتریب ہوگی ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اصل میں امر و دُوب کے لئے ہے جب ہی تو آپ نے تیسری بار میں یٰۤاَیْنَ شَاۡءَ فرمایا کہ یہ دُوب دفع کیا ۱۲ منہ



۶۸۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ  
أَبِي مُطَيْمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّجَوِيِّ عَنْ  
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا  
اِتَّفَقْتُمْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اختلفتم فقوموا  
عنه

۶۸۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ النَّجَوِيُّ عَنْ جُنْدُبِ  
ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اِتَّفَقْتُمْ قُلُوبُكُمْ  
فَإِذَا اختلفتم فقوموا عنه وَقَالَ  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ النَّجَوِيُّ عَنْ جُنْدُبِ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۸۵۵- حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ قَعْقَعِ بْنِ  
الزَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رَجُلٌ فِيهِمْ  
مُرُّ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ

(از اسحاق از عبد الرحمن بن مہدی از سلام بن ابی مطیع

از ابو عمران جونئی) حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاوت  
کلام پاک اس وقت تک کرو جب تک تمہاری دلچسپی  
اس کی طرف باقی رہے اور دل ملے رہیں لیکن جب  
اختلاف کرو تو اسٹھ کھڑے ہو۔

(از اسحاق از عبد الصمد از بہام از ابو عمران جونئی) حضرت

جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے  
دل ملے رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اسٹھ جایا کرو۔  
یزید بن ہارون واسطی نے بحوالہ ہارون اعور از  
عمران از جندب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت  
کیا (دارمی نے اسے وصل کیا)

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عبد اللہ

ابن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت ہوا اس وقت  
گھر میں چند لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں کے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ میں تمہیں ایسی تحریر

۱۔ یعنی جب کوئی شبہ در پیش ہو اور جھگڑا برپا ہو تو اختلاف نہ کرو بلکہ اس وقت قیامت خیز کے صلوات علیہ ہو جاوے اور حضرت کی جھگڑے  
سے ڈرنا ہے نہ قیامت سے منع کرنا کیونکہ نفس قیامت سے منع نہیں ۱۲ منہ



الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَ  
التَّبَيُّنَ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ  
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ  
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَاوَرَهُ لَقِيَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْحَابَهُ يَوْمَ مَا أُحِيدَ فِي  
الْمُعَامَرِ وَالْخُرُوجِ فَوَآؤًا  
لَهُ الْخُرُوجُ فَلَمَّا لَيْسَ  
لَا مَتَهُ وَعَزِمَ قَالُوا آتِمْ  
فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ  
وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ يَكُنْ  
لَا مَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ  
اللَّهُ وَشَاوَرَهُ عَلِيًّا وَأَسَامَةَ  
فِيمَا رَاحَ أَهْلُ الْإِفْكِ  
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى  
نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّائِيَيْنِ  
وَكَمْ يَلْتَفِتُ إِلَى تَنَادُّعِهِمْ

یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ عزم کرنے اور اس کے بیان  
کرنے سے قبل ہونا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے  
جب آپ (مشورہ کے بعد) پختہ ارادہ کر لیں تو خدا  
پر بھروسہ کیجئے (اور اسے کر گزریئے) پھر جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم (مشورے کے بعد) ایک کام ٹھہرا  
لیں تو آپ کسی آدمی کو اللہ اور اس کے رسول سے لگے  
بڑھنا درست نہیں (دوسری کوئی رائے قابل قبول نہیں)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں اپنے صحابہ  
سے مشورہ لیا کہ مینے میں رہ کر جنگ کریں یا باہر نکل کر  
تو لوگوں نے باہر نکل کر جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔  
چنانچہ جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر جنگ  
کرنا طے پایا تو بعض لوگ کہنے لگے مدینے ہی میں ہمارا  
اچھا ہے آپ نے ان کی بات کی طرف توجہ نہ کی کیونکہ  
(مشورے سے) آپ ایک راہ حکم کر چکے تھے۔ آپ نے فرمایا  
جب پیغمبر (جنگ پر مستعد ہو کر) اپنی زندہ بہن کے ہتھیار  
وغیرہ باندھ کر لیس ہو جائے اب بغیر حکم خداوندی کے  
اسے اتار نہیں سکتا۔ (اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباسؓ  
سے وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مقدمہ افک  
برعائشہ میں مشورہ لیا اور ان کی رائے سنی، حتیٰ کہ قرآن نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو  
کوڑے مارے اور علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما میں جو اختلاف رائے تھا اس پر کچھ توجہ نہ کی (حضرت

لے سبحان اللہ یہ ہر اخلاق چل کرنے کے لئے قرآن سے زیادہ کوئی کتاب نہیں ہے اس آیت میں وہ طریقہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جو پڑی پڑی ٹوٹ ڈاٹ کتابوں  
کا لب لباب ہے جس میں یہ ہے کہ آدمی کو دینی اور دنیاوی کاموں میں عقل ہی مفرد رائے پر بھروسہ کرنا باعث تباہی اور بربادی ہے ہر کام میں عقل اور علم اسے  
مشورہ لینا چاہیے پھر بعض لوگ کیا کہتے ہیں بیوقوف ہی لیتے لیتے وہی مزاج ہو جاتے ہیں ان میں قوت فیصلہ بالکل نہیں ہوتی ایسے آدمیوں سے بھی کوئی کام  
پورا نہیں ہوتا تو فرمایا جب مشورے کے بعد ایک کام ظہر لے لے اب کوئی دہم نہ کراد اللہ کے پیروں سے پر کر گزری قوت فیصلہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ اب اگر پھر اس کو شیخ کر  
دیتے تو قوت فیصلہ کا ابطال ہوتا اور یہ آدمی میں طراعیب گنا جاتا ہے ۱۲ منہ

وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ  
وَكَانَتْ الْأَوَّلَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ  
الْأَمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي  
الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا  
بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَجَّهَ الْكِتَابُ  
أَوِ الشُّكَّةَ لَمْ يَتَعَدَّ وَهُ إِلَى  
غَيْرِهِ اقْتَدَاءٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى  
أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ  
فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ  
أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى  
يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ  
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُ  
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَابِعَهُ بَعْدَ عُمَرَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ  
أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ

علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو  
چھوڑ دیجئے، بلکہ آپ نے ارشاد الہی کے مطابق حکم دیا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جتنے امام اور خلیفے  
ہوئے وہ مباح امور میں امین اور عالم لوگوں سے مشورہ  
لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو اسے اختیار کریں پھر جب  
انہیں قرآن و حدیث کا حکم مل جاتا تو اس کے خلاف  
کسی کی بات نہ سنتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اتباع سب پر مقدم ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے  
جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے جنگ کرنا مناسب سمجھا تو حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان لوگوں سے کیوں جنگ  
کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ فرمایا ہے  
مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہاں تک کہ وہ  
لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ  
لیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو ان لوگوں سے ہنس رہا  
ہوں گا جو فرقہ میں فرق کریں جنہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوی رکھا تھا۔ چنانچہ  
اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رائے  
سے متفق ہو گئے۔ حاصل یہ کہ حضرت ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے  
پر توجہ نہ کی، کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ

عَنْكَ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ  
فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ  
وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَ  
أَحْكَامِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ  
دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرْآنُ  
أَمْحَاكِبَ مَشُورَةٍ عَمْرُكُهُمْ  
كَانُوا أَوْ مُتَّبِعَاتُهَا وَكَانَ وَفَا  
عَنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۶۸۵۶- حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسْتَكِبِّ وَعَلْقَمَةُ  
ابْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا  
قَالُوا قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي طَالِبٍ لِقَا سَامَةَ  
ابْنِ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ نِسَاءَهُمَا  
وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَقَامَا  
أُسَامَةَ فَأَشَارَ بِإِذْنِي يَعْلَمُ مِنْ  
بِرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ

نماز اور زکوٰۃ میں فریق کریں دین کے احکام  
اور ارکان کو بدل ڈالیں ان سے جنگ کرنی  
چاہیے (وہ کافر ہو گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام  
سے پھر جائے) اسے مار ڈالو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے میں  
وہی صحابہ کرام شریک رہتے جو قرآن کے عالم  
ہوتے جو ان ہوں یا بوڑھے، حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ اللہ کی کتاب کا کوئی حکم سنتے تو اس پر جھم جاتے  
اس کے مطابق عمل کرتے اس کے خلاف کسی کا مشورہ سنتے

(از اویسی از ابراہیم از صالح از ابن شہاب) حضرت

عروہ، ابن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقف افک نقل کرتے ہیں کہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت علی اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا

کیونکہ وحی نازل ہونے میں تاخیر ہوئی آپ نے ان دونوں

سے رلے دریافت کی، ان سے مشورہ لیا۔ ”کیا میں اس بیوی

سے علیحدگی اختیار کر لوں؟“ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے تو جیسا کہ وہ جانتے تھے کہ آپ کی ازدواج مطہرات

ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں ویسا ہی مشورہ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے آپ

لے یہ سب حدیثیں اوپر موصو لا گزر چکی ہیں امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کو سلطنت کے کاموں میں علماء اور عقیقہ مندوں  
سے مشورہ لینا چاہیے لیکن جس کام میں اللہ اور رسول کا حکم صاف صاف موجود ہے اس میں مشورہ کی حاجت نہیں اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنا چاہیے اگر  
مشورہ والے ان کے خلاف مشورہ دیں تو اس کو گزشتہ صفحہ چاہیے اللہ اور رسول پر کسی کا تقدیم جاننا نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۱۰۰ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب مجھوت ہے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بالکل پاک تھیں اور مصوم بی بی ہیں ۱۲ منہ

يُصْنَعِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالتَّيْسَاءُ سَوَاهَا  
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصَدَّقْ فَذَكَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيَّةً  
فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يُرِيدُكَ قَالَتْ  
مَا رَأَيْتُ أَمْراً أَكْثَرَ مِنْ أُمَّهَا جَارِيَةٍ حَدَّثَنِي  
السَّيِّدُ تَنَا مَعْنَى عَجْزٍ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي  
الدَّاحِجُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمَنَبْرِ فَقَالَ  
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَمْنُنْ رُبِّي مُؤْتَجِلٌ  
بَلْعَفِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي كَوَالِدِهِ مَا عَلَيْهِ  
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرٌ أَوْ ذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ  
وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ وَ  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي ذَكْرِيَّا الْغَسَّاقِيُّ عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَمَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تَشِيرُونَ  
عَلَيَّ فِي قَوْمٍ كَيْسَبُونَ أَهْلِي مَا عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمْ  
مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَسْنَا  
أُخْبِرْتُ عَائِشَةَ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَتَأْذُنِي أَنْ أَطْلُقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ  
لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ رَسَبْنَا نَكَ مَا يَكُونُ لَنَا  
أَنْ تَكَلِّمَ هَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا أَهْمًا عَظِيمًا

پر تنگی نہیں کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا بہت سی عورتیں  
ہیں آپ ذرا بریرہ سے پوچھئے وہ صحیح صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا کا  
حال بیان کر دیگی چنانچہ آپ نے بریرہ کو طلب کیا اور اس سے فرمایا کہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تو نے کبھی کوئی ایسی بات بھی ہے جس سے  
بدگمانی پیدا ہو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے کبھی کوئی بدگمانی کی بات  
نہیں دیکھی میں اتنا جانتی ہوں کہ عائشہ فزکسن لڑکی ہیں آٹا کاندھا  
چھوڑ کر سو جاتی ہیں، بکری کراٹا کھا جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ منبر پر چڑھ کر  
ہوئے فرمایا مسلمانو! اگر میں اس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری بیوی پر بہت  
لگا کر مجھے ایذا دی ہے تو کوئی لوگ مجھے معذور تصور کریں گے۔ خدا کی قسم  
میں تو یہی بیوی کو نیک (باعصمت) ہی سمجھتا ہوں اور حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا واقعہ بیان کیا۔ (ابو سامہ نے ہشام بن  
عروہ سے نقل کیا۔ امام بخاری بحوالہ محمد بن حرب از یحییٰ بن ابی زکریا غسان  
از ہشام بن عروہ از ابو الدرداء از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر  
کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو؟ میں نے اس کی کوئی بڑی نہیں سنی تھی  
عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا کو اس بہتان کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ  
آپ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟  
آپ نے اجازت دے دی اور ایک لڑکا ان کے ساتھ بھیج  
دیا ایک انصاری (حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ)  
کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا الْاِيَةَ (اللہ تعالیٰ نے  
ایسا ہی فقرہ قرآن میں نازل کیا)



جَبَلٍ نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدِمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوحِدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَتَّخِذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتَرُدُّ عَلَى فُقِيرِهِمْ فَإِذَا أَتَوْا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى كَرَامَتِ أَمْوَالِ النَّاسِ -

۶۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدَّ بِهِمْ -

۶۸۵۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَعْصُوعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَهُ رَجُلًا

میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز بھی پڑھے لگیں تو اب ان سے کہو کہ اللہ نے ان کے مال میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مال دار ہیں ان سے زکوٰۃ لی جائے اور ان میں جو حاجت مند ہیں انہیں دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچاؤ (متوسط درجے کا مال لے)

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو حصین و اشعث ابن سلیم از اسود بن ہلال) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر فرمایا معاذ تجھے معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب دے

(از اسمعیل از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصۃ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کورات کے وقت برابر قتل ہوا اللہ احد کی تلاوت کرتے سنا۔



يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرِيدُ هَذَا فَلَمَّا  
أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْهَا لَتَعْدِلُ كُنُثُ  
الْقُرْآنِ زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَالِثٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَنِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ  
أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ  
عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ  
فِي جُحْرٍ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سِرِّيَّةٍ وَكَانَ  
يَقْرَأُ رِجَالَهُ فِي صَلَاتِهِ فَيُخَيِّمُهُمْ قُلْ  
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ  
لِي دِي شَيْءٍ فَيُصْنَعُ ذَلِكَ فَسَلُّوهُ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا  
صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ  
أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ۔

صبح ہونے پر اس نے بارگاہ رسالت میں یہ واقعہ عرض کیا وہ  
اس سورت کے فضائل سے ناواقف نہ تھا۔ آپ نے ارشاد  
فرمایا اس ذات کی قسم جن کے قبضہ قدرت میں میری  
جان ہے، یہ سورت ایک تہائی قرآن کے فضائل اور ثواب  
کے برابر ہے۔

اسماعیل بن جعفر نے بحوالہ اپنے والدہ کانک عبد الرحمن  
از والدش از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا  
وہ کہتے ہیں میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان کا ذکر زیادہ کیا۔

از محمد از احمد بن صالح از ابن وہب از عمر و از ابن  
ابی بلال از ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن از والدہ اش عمرہ بنت  
عبد الرحمن کہ زیر تربیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بود حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا  
وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قرات قل هو اللہ احد  
پر ختم کرتا۔ جب لشکر مدینہ واپس آیا تو انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس  
سے معلوم کرو وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے  
دریافت کیا وہ کہنے لگا اس سورت میں اللہ تعالیٰ  
کی صفات مذکور ہیں مجھے اس سورت سے خاص محبت  
ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو اللہ  
بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

ملہ قرآن کے تین حصے ہیں، ایک حصہ توحید الہی اور اس کی صفات و افعال کا بیان دوسرا  
قصص کا بیان تیسرا احکام و شریعت کا بیان تو کل ہر القرآن میں ایک حصہ موجود ہے اس  
لئے تہائی قرآن کے برابر ہوا ۱۲ منہ ۳۵ یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ قل ہر ائمہ اربعہ  
ضرور پڑھتا تھا ۱۲ منہ

**باب ۳۸۹۰ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ**

**وَتَعَالَى قُلُوبُ دُعَاؤِ اللَّهِ أَوْادُعُو**

**الرَّحْمَنِ أَيْكَمَا تَدْعُوهُ فَكُلُهُ**

**الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى -**

۶۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

وَهَبٍ وَآبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

۶۸۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ آبِي

عُمَيْرٍ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذْ جَاءَكَ رَسُولُ أَحَدِ بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ

إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ

أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَكَ بِأَجَلٍ

مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ

الرَّسُولَ أَتَيْهَا أَقْسَمَتْ لَنَا تَبَيَّنَهَا فَقَامَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ

**باب** اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "اے پیغمبر لوگوں

سے کہہ دے خدا تعالیٰ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن

کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو، اس کے تو

سبھی نام حسین و عمدہ ہیں۔

از محمد از ابو معاویہ از اعش از زید بن وہب والی

ظبیان، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم

نہیں کرتا جو اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتے۔

از ابو النعمان از محمد بن زید از عاصم احوال از ابو عثمان

نہدی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا کہتے ہیں ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ کی ایک

صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک

شخص آپ کو بلانے آیا۔ کہنے لگا ان کا بچہ قریب المرن ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور زینب سے کہہ دے

اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے۔

ہر ذی روح کی حیات کا اللہ کے پاس ایک وقت مقرر ہے

(وہ اتنا ہی زندہ رہے گا) اسے کہہ دے کہ صبر کرو اور اللہ سے صبر کا ثواب

طلب کرو لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے دوبارہ اسے بھیجا اور

قم دی آپ کو اور تشریف لائیے۔ اس وقت آپ کھڑے ہوئے آپ کے

لے نو و دو نام تو بہت مشہور ہیں ترمذی کی حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت اسماء اور صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان سے اللہ کی یاد کر سکتے ہیں

لیکن اپنی طرف سے کوئی نام یا صفت تیار کرنا جائز نہیں حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے بارگاہوں میں عجیب آثار ہیں بشرطیکہ آدمی باطنات کو راز دینے کو پڑھا

کے اور بھی ہر ذریعہ سے کہ کمال کا لہر کھاتا ہو جو علم سے پر ہے کہتا ہو شکل غنی اور تو نگری کے لئے یا غنی یا غنی کا درو رکھے شہادادیت دیکھ کے لئے یا شافی یا کافی

یا معافی کا، حصول مطالب کے لئے یا قاضی الحاجات یا کافی المہیات کا، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے یا عزیز یا قہار کا، اذیاد و عزت و آبرو کے لئے یا رافعی یا مہر

کا، علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ اللہ عبادت کو بہت خدمت خلق عیست پر تیسع و سجادہ دولق غیبت۔ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا اور اللہ سے

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ فَعَلَ  
الصَّبِيحُ إِلَيْهِ وَ نَفْسُهُ تَقَعُّقُ مَا كُنْهَا فِي  
نَشْرٍ فَقَاصَتْ عَيْنَاكَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ  
رَسُولِ اللَّهِ مَا هَذَا أَقَالَ هَذَا رَحِمَهُ  
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَ اسْمَا  
يُوحَمُّ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءِ -

ساتھ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ  
عنہ بھی گئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بچہ (آپ کی  
گو د میں ڈال دیا، اس کی جان نکل رہی تھی، جیسے پرانی مشک  
کا حال ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ  
نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا؟ آپ نے فرمایا یہ رحم کی  
وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے

جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

**باب ۳۸۶** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
إِنِّي أَنَا الزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ  
الْمَتِينِ -

۴۸۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَحَدٌ أَصْبِرُ عَلَى أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ يَدْعُوهُ  
لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يُعَاثِرُ فِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ -

**باب ۳۸۷** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى  
غَيْبِهِ أَحَدًا - وَ لَئِنْ أَلَّ اللَّهُ عِنْدَهُ  
عِلْمُ السَّاعَةِ - وَ أَتْرَكَ وَ بَعْلِهِ

**باب** ارشاد باری تعالیٰ (سورہ الذاریات  
میں ہے) میں ہوں اللہ روزی دینے والا، صاحب  
قوت و طاقت ہے۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش از سعید بن جبیر از ابو  
عبد الرحمن سلمی) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ  
تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرک  
مخوس کہتے ہیں اللہ کی اولاد دے گا باوجود ایسی خرافات کے  
وہ ان مشرکوں کو اچھا بھلا رکھتا ہے، انہیں روزی دیتا ہے۔

**باب** ارشاد باری تعالیٰ ”وہ عالم غیب ہے  
وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا“ (مگر جس کے  
متعلق وہ خود چاہے) نیز ارشاد الہی ”اللہ تعالیٰ  
گواہی دیتا ہے جو اس نے تجھ پر نازل کیا علم کے

۱۲ منہ ۱۲ ترجمہ باب میں سے نکلا کہ اللہ کے لئے رحم کی صفت کا اثبات ہوا ۱۲ منہ ۱۲ قرآن میں لیا ہے ان اللہ جہ  
الزلاق ذوالقوة المتین۔ امام بخاری نے ترجمہ باب میں یوں لکھا فی ان الزلاق ذوالقوة المتین ابن مسعود کی یہی قراوت ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی ہمت  
دینے والا عذاب میں دیر کرنے والا ۱۲ منہ ۱۲ حالانکہ وہ اولاد وغیرہ سے پاک دیر تر ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث میں صفت زواقیت کا اثبات ہے۔  
اللہ تعالیٰ کو تکلیف نہیں ہو سکتی مطلب یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں اور نیک بندوں کو مشرک ایسی باتیں کر کے تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا  
تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ - إِلَيْهِ يُرْجَعُ  
عِلْمُ السَّاعَةِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

۶۸۶۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَاتِلُهُمُ  
الْغَيْبِ نَحْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ  
مَا تَغِيضُ الْأَرْسَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ  
مَا فِي عَدَدِ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي  
الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ  
بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ  
مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ -

۶۸۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَ  
هُوَ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ

نازل کیا، پھر مادیہ کے پریٹ میں جو کچھ ہے  
کہ بچہ کیسا ہے؟ اور اسی کے علم کے مطابق  
مادیہ وضع حمل کرتی ہے، نیز ارشاد ہے کہ  
”وقوع قیامت کا علم خدا ہی کے حوالے ہے“  
یعنی بن زیاد کہتے ہیں ہر چیز پر ظاہر ہے یعنی  
علم کی وجہ سے اور ہر چیز پر باطن ہے یعنی علم کی وجہ سے

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عبد اللہ بن یونس)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - غیب کی پانچ چابیاں ہیں جنہیں  
اللہ ہی جانتا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر  
میں کیسا ہے؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟  
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، مینہ کب برسے گا؟ اللہ کے  
سوا کوئی نہیں جانتا - جاندار کس سر زمین میں مرے گا؟  
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع  
ہوگی؟

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسماعیل از شعبی)  
از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں  
جو شخص تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ  
سلم نے معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے  
اللہ تعالیٰ تو (مورہ النعام میں) فرماتا ہے آنکھیں اس کا ادراک  
نہیں کر سکتیں۔ اور جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ جھوٹا ہے۔ حضرت عائشہ کا اجتہاد تھا وہ مکرر صحابہ  
سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کہتے ہیں کہ لا تکرر الابصار سے یہ اراد ہے کہ دنیا میں اس کو آنکھیں نہیں  
نہیں سکتیں، درمطابق روایت کی گئی نہیں ہے ورنہ آخرت میں مومنوں کو دیدار کر دینا ضروری ہے کہ جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ

حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ  
وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ-

بَابُ ٣٨٦٢ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
الْإِسْلَامُ الْبُؤْمُنُ -

٤٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُسْقَاتٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْقِيُّ بْنُ سَلْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَصِلُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

علیہ وسلم غیب کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ (سورہ نحل میں) فرماتے ہیں کسی کو علم غیب بجز خدا تعالیٰ ہی سے ہے۔

**باب** ارشاد باری تعالیٰ ”السلام المؤمن“  
خدا تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور مؤمن ہے

(از احمد بن یونس از زہیر از مغیرہ از شفیق بن سلمہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے (شہیدیں ایوں

کہتے ”اللہ پر سلام“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا)۔

یوں کہا کرو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

باب ارشاد باری تعالیٰ "مَلِكِ النَّاسِ" انسانوں

کابادشاہ - اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت

عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَايَتُ كِي هِيَ -

بَابُ ۳۸۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

مَلِكِ النَّاسِ، فِيهِ ابْنُ عُمَرَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۔ ہیں پر سب ملنا ان کا اتفاق ہے کہ حنیف کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ تھا مگر حجابات اللہ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی ہیں اسحاق نے نماز میں سئل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں کون تو اس صلیت کہنے لگا محمد اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں اور آسمان کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنے تئیں اولاد میں کی خبر نہیں وہ کہنا کہ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تو فرما دیتے تھے ایسا کیا کہتا ہے اور اس کو قسم خدا کی دہی بات جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے کھڑے کھڑے بتا دی اور اب اللہ تعالیٰ نے مجھے بتولا دیا ہے وہ اولاد میں بتلاؤ گھائی میں سے ایک درخت سے آگئی ہوئی ہے اور صحابہ کبار اہل بیت اس کو لے کر گئے ۱۲۔ منہ سلا اپنے بندوں کو اس دینے والا دیا ہے وہ عدسہ کو فتح کرنے والا ۱۳۔ منہ سلا جو اس کے موصوفہ مذکور ہوئی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمان زمین اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا "اَنَا الْمَلِكُ" ۱۴۔ منہ سلا معلوم نہیں بعض مفسرین حضرت علیؓ کی حدیث طلبہ کو کہتے ٹھہرتے ہیں اور طلبہ کہتے ٹھہرتے ہیں۔ ۹۔ اتنی واضح بات کی مزودات کی تاویل کی مزودت اور کوئی ضرورت بھی نہیں ۱۵۔ عبد البرزاق۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ  
الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْقَلِ  
ثَمَرٍ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ إِنِّي مُلْكُ الْأَرْضِ  
وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالرَّبُّ بَدِئِي وَأَبْنُ مَسَافِرٍ  
وَأَسْحَقُ بْنُ يَحْيَى عَنْ الرَّهْزَنِِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

بَابُ ۳۸۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ - وَ لِلَّهِ

الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ - وَمَنْ

حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

وَقَالَ أَلَسَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ

جَهَنَّمَ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْغِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ

النَّارِ أَخْرَأَ أَهْلَ النَّارِ دُخُولًا

الذَّاهِدِينَ صَالِحِ الزَّاهِدِينَ وَهَبِ الزُّلُوسِ الزَّاهِدِينَ

از سعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین  
کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں وائیں ہاتھ پر لپیٹ لے گا  
پھر فرمائے گا "میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بھٹا بادشاہ  
کہاں ہیں"

اس حدیث کو شعیب محمد بن ولید زبیری اور اسحاق بن  
یحییٰ کلبی نے بھی بحوالہ زہری از ابوسلمہ روایت کیا۔

باب ارشاد باری تعالیٰ وہ غالب حکمت  
والا ہے۔

"اے بغیر تیرا رب عزت و غلبہ والا ان باتوں سے  
پاک ہے جو یہ کافر سمجھتے ہیں۔"

"عزت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہے جو  
شخص اللہ کی عزت اور دیگر صفات الہیہ کی قسم لگا  
(تو وہ قسم منعقد ہو جائے گی، قسم کے خلاف کرنے پر  
کفارہ دینا ہوگا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب اللہ تعالیٰ دوزخ میں  
اپنا پاؤں رکھے گا تو) دوزخ کہے گی بس بس تیری  
عزت کی قسم (میں بھر گئی) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص دوزخ اور بہشت کے درمیان رہ جائیگا  
یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا وہ کہے گا۔

لے شعیب کی روایت کو دارمی نے اور زبیری کی روایت کو ابن خزمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو یحییٰ نے زہریات میں منقول کیا ہے  
لے بعضوں نے کہا صفات ذاتیہ جیسے علم قدرت سے لے کر کلام حیوۃ کی قسم کھانے تو قسم منعقد ہوگی اگر صفات فعلیہ جیسے استعلاء نزول صعود  
دوزخ وغیرہ کی قسم کھانے تو حانت نہ ہوگا ۱۲ منہ لے یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَالُ  
يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى  
يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ قَيَازُ  
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ  
وَكُورِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تُفَضِّلُ حَتَّى  
يُنْشِئُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ  
الْجَنَّةِ -

اور بہشت کی خالی جگہ میں انہیں رہائش دے گا۔

**باب ۳۸۶** قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
بِالْحَقِّ -

۶۸۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ قَالَ حَكَّةُ وَثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ  
طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ  
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
أَنْتَ قَدِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ  
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ  
حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ  
حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَ  
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَتَيْتُ وَبِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں گناہ گار لوگ برابر پڑتے  
رہیں گے اور وہ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہیں اور کچھ ہیں  
آخر ہر فرد کا عالم اپنا قدم (مبارک) اس پر رکھ دے گا  
اس وقت وہ سمت کرد (چھوٹی ہو جائے گی) عرض کرے گی  
"بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم میں بھر گئی اب گنجائش  
نہیں رہی) اور بہشت کسی طرح نہیں بھرے گی اس میں بہت  
خالی جگہ رہے گی آخر اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا

**باب** ارشاد الہی "وہی خدا ہے جسے نہیں  
اور آسمانوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے

(از قبصہ از سفیان از ابن جریر از سلیمان از طاووس  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم رات کو (تہجد کے وقت) یوں دعا کیا کرتے تھے  
"اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان  
کی ہر شے کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمانوں  
اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں  
رہتے ہیں - تیرے لئے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے -  
تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات (ہر روز قیامت)  
حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے،  
اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ  
کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے میں نے

۱۷ یعنی ابھی بہت جگہ خالی ہے اور لاؤ اور لاؤ ۱۲ منہ ۱۷ یعنی اپنا وجود بچانے کے لئے، اس لئے کہ مصنوع سے صانع پرستدلال ہوتا ہے بعضوں نے  
کہا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے یعنی آسمان اور زمین کو کلمہ "کن" سے جو حق ہے پیدا  
کیا حق کا اطلاق خود پروردگار پر بھی ہوتا ہے یعنی ہمیشہ قائم اور باقی کبھی فنا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ



خَاصَّتْكَ وَلَا إِلَهَ خَاكَ كُنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَا  
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَدْتُ وَأَعْلَنْتُ  
أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ۔

۶۸۷۲۔ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ مُحَسَّنٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا أَوْ قَالَ أَنْتَ الْحَقُّ  
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ۔

باب ۳۸۶۶۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَتَحَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا  
وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ ثُمَيْمٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسَّعَ  
سَمْعَهُ الْأَمْوَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ  
الَّذِي تَجَادَلَكَ فِي رُزُومِهِ

۶۸۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَتَبْنَا قَالَ ارْجِعُوا  
عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّا نَكْمَلُ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا  
وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا  
قَرِيبًا نَحْمَلُ أَثْقَالَكُمْ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي

دشمنوں کا مقابلہ کیا اور مجھ سے ہر جھگڑے میں انصاف  
چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے چھپے اور کھلے سب گناہ  
بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں  
(از ثابت بن محمد از سفیان) یہی منقول ہے اس  
میں یہ عبارت ہے ”تو حق ہے“ تیرا قول حق ہے الخ

باب ارشاد الہی ”السمیع والبصیر“

اعمش سجوالہ تمیم از عروہ کہتے ہیں حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ”ساری تعریف اللہ  
کے لئے ہے جو تمام آوازیں سنتا ہے۔ پھر اللہ  
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی قَدْ سَمِعَ اللَّهُ  
قَوْلَ الَّذِي يُجَادِلُكَ فِي رُزُومِهِ الخ“  
اللہ نے سن لی بات اس عورت کی جواب  
سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی

(از سلیمان بن حرب از محمد بن زید از ایوب از ابی  
عثمان) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک  
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم  
جب کسی بلندی پر چڑھتے تو زور سے اللہ اکبر کہتے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگو اتنی تکلیف  
کیوں اٹھاتے ہو؟ (آہستہ آہستہ اللہ کی یاد کرو) کیونکہ  
تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس (خلد)  
کو پکارتے ہو جو (ہر بات) سنتا اور دیکھتا ہے اور علم  
وسمع و بصیر کے لحاظ سے نزدیک ہے، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے



عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ  
قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ .

باب ۳۸۶۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

۶۸۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيمٍ بْنُ  
الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لُمَوَالٍ  
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُبَاكَرِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّكُمِيُّ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ  
أَصْحَابَهُ الْأَسْبَاطَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا  
كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ  
يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْمَرْءِ فَلْيَرْكُمُ  
رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغِيثُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ  
بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ  
مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ  
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے آواز دی  
کہنے لگے: ”آپ کی قوم قریش کی باتیں اللہ تعالیٰ  
نے سن لیں اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا  
وہ بھی سن لیا۔“

باب ارشاد باری تعالیٰ ”کہہ دیجئے“  
وہ پروردگار قدرت والہ ہے۔

(از ابراہیم بن منذر از معن بن عیسیٰ از عبد الرحمن بن  
ابی الموالی از محمد بن منکر از عبد اللہ بن حسن) جابر بن  
عبد اللہ سہمی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم کو ہر (مباح) کام کے لئے استخارہ  
اسی طرح (احتیاط کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے آپ کوئی  
سورت سکھاتے تھے، آپ فرمایا کرتے جب تم میں سے کوئی  
کسی کام کا قصد کرے تو پیچھے دو رکعتیں نماز نفل پڑھے  
پھر سلام کے بعد یا شہد کے بعد یا سجدے میں، دعاء  
پڑھے ”یا اللہ میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں  
خیر طلب کرتا ہوں اور تیری ہی قدرت کے  
طفیل تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور تیرا  
فضل چاہتا ہوں اور تو ہی قدرت  
رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا  
تو ہی مستقبل کا علم رکھتا ہے۔ مجھے علم  
نہیں، تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے

(ترجمہ صحیح بخاری) اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے یہ صیغہ ہر اور بکاف خطاب اور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کہنا اسی وقت صحیح ہوگا جو کہ جہنم نشین دیکھتا اور نماز  
ہو ورنہ غائبی خاص کو کوئی مخاطب کہہ گا نہیں اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا  
ہے تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اور سرگوشی کی حالت میں کوئی بات کہنا اسی وقت توڑ ہوگی جب نماز طلب بخوبی منتہا ہو تو قول حدیث کے ساتھ بخار  
نے یہ لفظ کہ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے اس دعا سے اس دعا پر وہ سرگوشی بخار کی سرگوشی سن لیتا ہے اور یہی باب کا مطلب ہے ۱۲ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْاَمْرَ  
ثُمَّ كَيْسَمِيْهِ بَعِيْنِهِ خَيْرًا لِّيْ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ  
وَ اٰجِلِهِ قَالَ اَوْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ  
عَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاَقْدُرْ لِّيْ وَ كَيْسِرْ لِّيْ  
ثُمَّ بَارِكْ لِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
اَنَّهٗ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ  
اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهِ  
فَاَصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاَقْدِرْ لِّيْ الْخَيْرَ حَيْثُ  
كَانَ ثُمَّ رَضِيْنِيْ بِهِ -

ہو میرے لئے مقدر کر دے پھر مجھے اس پر راضی اور خوش رکھ۔

باب ۳۸۶۸ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَنُقَلِّبُ  
أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ -

۶۸۷۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ

عَنْ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِفُ

لَا وَمُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ -

باب ۳۸۶۹ اَنَّ لِلَّهِ مَائَةً

اَسْمٍ اِلَّا وَاحِدًا - قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

الْبَرُّ اللّٰطِيفُ -

یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں پر اس کام کا بیان کرے  
جس کے لئے استخارہ کرتا ہے زبان سے اس کام کا نام لے یا دل  
میں تصور کرے) میرے لئے فی الحال یا آئندہ کے لئے بہتر ہے  
راوی کہتا ہے یا یوں فرمایا میرے دین و دنیا اور انجام کے لئے  
بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں (مقدر میں) کر دے اور اسے  
آسان بنائے پھر اس میں برکت دے۔ یا اللہ اگر تو جانتا  
ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کے لئے بُرا ہے یا یوں  
فرمایا فی الحال یا آئندہ کے لئے بُرا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے  
(دور کر دے) کہ میں اسے نہ کر سکوں) اور پھر جو امر بہتر ہو وہاں

باب الشکی صفت مقَلِّبِ الْقُلُوْبِ

یعنی دلوں کو پھیرنے والا۔ ارشاد الہی ہے ہم  
ان کے دل اور آنکھیں پھیر دیں گے (سورہ النمل)

(از سعید بن سلیمان از ابن مبارک از موسیٰ بن عقبہ

از سالم) حضرت عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں فرمایا کرتے

تھے نہیں! قسم اس کی جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ذوالجلال کا

معنی عظمت و بزرگی والا۔ بَرُّ کا معنی لطیف

(باریک بین)

۱۔ یہ حدیث اور کتاب التہجد اور کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں قدرت الہی کا اثبات ہے ۱۲ منہ ۱۷ منہ یہ کام  
نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا ۱۲ منہ ۱۷ منہ یا نیکی ادا احسان کرنے والا ۱۲ منہ ۱۷ منہ ذوالجلال کاملہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ۱۲ منہ

۶۸۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُزَنَادِ  
عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مائة إِلَّا وَاحِدًا  
مَنْ أَحْمَاَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَحْصَيْنَاهَا  
حَفِظْنَاهَا

بَاب ۳۸ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ

اللَّهِ تَعَالَى وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِهَِا

۶۸۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ  
أَحَدُكُمْ فِرَاشُهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِمِنْفَقَةٍ  
ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِأَسْمِكَ  
رَبِّي وَصَنَعْتُ جَنِيًّا وَبِكَ أَرْفَعُكَ إِنْ  
أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ  
أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا كُفِّظْتُ بِهِ  
عِبَادَكَ يَا صَالِحِينَ تَابِعْهُ يَكْفِي وَبِهِرُ بْنُ  
الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَدَّاهُ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالنزا و از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو  
جو شخص انہیں یاد کرے (اور ان پر عمل کرے) تو وہ جنت  
میں داخل ہوگا۔

(امام بخاری نے احصینا کے تفسیر حسب عادت  
کردی یعنی حفظ کر لیا)

باب اسمائے الہی کے ذریعے سوال کرنا  
اور پناہ طلب کرنا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک از سعید بن ابی

سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستر پر لیٹنے سے  
پہلے اسے جھاڑ لیا کرو اور اس وقت یہ پڑھا کرو پڑوگار  
میں تیرا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا  
ہی نام لے کر اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے (میں  
میرا دم) تو اس کے گناہ بخش دے اور اگر تو اسے بھربن  
میں آنے کی اجازت دے دے تو اسے ہر بلا سے اسی طرح  
محفوظ رکھنا جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

عبد العزیز کے ساتھ اس حدیث کو بھی بن سعید  
قطان اور بشر بن مفضل نے بھی بحوالہ عبید اللہ از سعید  
از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔

زہیر بن معادیہ، ابو ضمیرہ اور اسماعیل بن زکریا نے

اسے نہ نانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں لیکن اسناد متعین ہیں اس لئے امام بخاری نے اس کو اپنے کتاب میں نقل نہیں کیا اللہ  
تعالیٰ کے ننانوے نام حصہ کے لئے نہیں ہیں ان کے سامعین اور محدثین میں وارد ہیں جیسے مقلب القلوب ذوالجبروت ذوالملکوت ذوالکبریا و ذوالجلال  
کافی دشم صمد ذی المعاد ذی الفضل غالب وغیرہ ۱۲ منہ ۱۱ بجی کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر بن روایت کو مسند دے وصل کیا ۱۲ منہ

زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ  
الدَّرَاوَرْدِيُّ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ -

۶۸۸۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ  
حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى فِرَاشَهُ قَالَ اللَّهُمَّ  
بِاسْمِكَ أَحْيَا وَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ  
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا  
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

۶۸۸۱- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ  
حِرَاشٍ عَنْ خُوْشَةَ بِنِ الْخَزَّجِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ  
تَمُوتُ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يَسْتَبْقِظْ قَالَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا  
وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

۶۸۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

نے اس حدیث کو یوں روایت کیا از عبد اللہ  
از والدش از ابو ہریرہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں  
سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا گیا  
محمد بن عجلان نے اس حدیث کو سعید سے روایت کیا  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے۔

(از مسلم از شعبہ از عبد الملک از ربیع) حضرت حدیث  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے  
بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرا ہی نام  
لے کر میں زندہ ہوتا ہوں، تیرے ہی نام پر میں انتقال کروں گا"  
صبح کو بیدار ہوتے وقت فرماتے "حمد ہے اس ذات کیلئے  
جس نے ہماری موت کے بعد ہمیں زندگی عطا کی اور اسی  
کی طرف (حشر کے دن) اٹھ کر جانا ہے"

(از سعد بن حفص از شیبان از منصور از ربیع بن  
سراش از خورش بن حمر) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر  
تشریف لے جاتے تو فرماتے "تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں  
تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں" جب نیند سے جاگتے  
تو فرماتے "اس خدا کی تعریف ہے جس نے موت کے بعد  
ہمیں زندگی عطا کی اور اسی کی طرف (قبضہ) اٹھ کر  
جانا ہے"

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از سالم از کعبہ)

لے نہ میری روایت (اپنے کتاب میں کتاب الدعوات میں گزری ہے اور ابو ہریرہ کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ  
نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۶۷ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲۸ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو  
أَنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ  
فَقَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ  
وَحَبِّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ  
إِنْ تَقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ  
يُضْرِبْهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا -

۴۸۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عِدِّي بْنِ  
حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبًا إِلَى الْمَكَلَةِ  
قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ إِلَى الْمَكَلَةِ  
وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسُكْهُ فَكُلْ وَ  
إِذَا أَرْمَيْتْ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرِّقْ فَكُلْ -

۴۸۸۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ أَوْ حُسْرٌ قَالَ سَمِعْتُ  
هَمَّامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ هَذَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَمْدُهُمْ  
بِشْرٍ لِي يَا ثَوْنًا بِحَبَابٍ لَا نَذَرِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستر  
کا ارادہ کرے تو یوں کہے "اللہ کے نام سے (ہمبستری کرتا  
ہوں) اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو  
اس اولاد سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔" آپ نے  
فرمایا اگر اس میاں بیوی کی قسمت میں اولاد ہوگی تو شیطان  
اسے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از فضیل از منصور از ابراہیم از  
ہمام) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں اپنے سگھلائے  
ہوئے کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں (کیا وہ  
جانور کھاؤں؟) آپ نے فرمایا جب تو اپنے سگھلائے ہوئے  
کتوں کو اللہ کے نام پر چھوڑے اور وہ جانور کو کھائیں  
(مارڈالیں لیکن خود کھائیں نہیں) تو اس جانور کو کھالیا کر اور  
جب بغیر بھال کے تیر (یعنی لکڑی) سے کوئی شکار مارے لیکن  
وہ نوک سے لگ کر جانور کا گوشت چیرے (اس میں گھس جائے) تو اس سے بھی کھا لیا کرے۔

(از یوسف بن موسیٰ از ابو خالد از حمزہ از ہشام بن عروہ  
از والہش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں لوگوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
یہاں چند لوگ ایسے ہیں جو نو مسلم ہیں (تھوڑا عرصہ پہلے  
وہ مشرک تھے) وہ ہمارے پاس کٹا ہوا گوشت  
(بیچنے کو) لاتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں انہوں نے

اے اگر عرض کی طرف سے پڑے اور جانور اس کی وجہ سے مر جائے تو مت کھا وہ مردار ہے ۱۲

يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا آمَرًا قَالَ  
اذْكُرُوا اَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا تَابِعَاءَ  
مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالِدَا وَرَدَقَا  
اَسَامَةَ بْنِ حَفْصٍ -

۶۸۸۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكْبُشَيْنِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ -

۶۸۸۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ شَهِدَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ صَلَّى  
ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ  
يُصَلِّيَ فَلْيَدِّ بَحْرَ مَا كَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ  
لَمْ يَدِّ بَحْرَ فَلْيَدِّ بَحْرَ بِاسْمِ اللَّهِ -

۶۸۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَدَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا فِكْرٍ وَمَنْ كَانَ  
حَالِقًا فَلْيَخْلِفْ بِاسْمِ اللَّهِ -

بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي

الذَّاتِ وَالتَّعْوِذِ بِاسْمِ اللَّهِ

(ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا، آپ نے فرمایا تم اللہ  
کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمن مروی  
اور اسامہ بن حفص نے بھی (ہشام بن عروہ) سے روایت کیا۔

(از حفص بن عمر از ہشام از قتادہ) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو  
مینڈھوں کو اللہ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از اسود بن قیس) حضرت  
جناب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ موہود تھے، آپ  
نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا پھر فرمایا جس شخص نے نماز سے  
پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی  
ہو وہ بھی اللہ کے نام پر قربانی کر لے۔

(از ابوالنعیم از ورقاء از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ جس شخص کو قسم  
کھانا منظور ہو، وہ اللہ کی قسم کھائے۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى فِي ذَاتِ وَصِفَاتِ أَوْ لَا سَمَاءَ  
كَرْمَتِ

محمد بن عبد الرحمن طحاوی و اسامہ بن حفص کی روایتیں خود ہی کتاب میں موصول گزری ہیں اور علی بن عمر کی روایت کو عدی نے وصل کیا ۱۲۱ھ و  
خاموش رہے ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی تعریف  
اس نے ترک کیا اس باب میں امام بخاری نے متعدد حدیثیں لاکر یہ ثابت کیا کہ ہم سبھی کا عین ہے اگر غیر جوتا تو نہ اسم سے مددلی جاتی نہ اسم پر ذبح کرنا جائز  
جوتا نہ اسم پر کرنا ضرورتاً علی بن ابی القیس ۱۲۱ھ



وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذَلِكَ فِي  
ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتِ  
بِاسْمِهِ تَعَالَى -

نے ذات کا لفظ لگایا۔ (ایسا کہنا جائز ہے)

خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے (انتقال کے وقت)  
کہا یہ تمام تکلیفیں اللہ کی ذات بابرکات کے لئے  
برداشت کر دے ہوں گویا اللہ کے نام کے ساتھ ہوں

۶۸۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ  
جَارِيَةَ الْتَقْفِيِّ حَلِيفُ لَبْنَى ذُهْرَةَ  
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ مِنْهُمْ خُبَيْبُ  
الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حِينَ  
اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى كِسْفَهُ  
بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ  
قَالَ خُبَيْبُ الْأَنْصَارِيُّ ه

وَلَسْتُ أَبَا يَحْيَى حِينَ أُقْتَلْتُ مُسْلِمًا  
عَلَى أَبِي شَيْبَةَ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَالتَّيْنِ  
يَبَارِكُ عَلَى أَوْدَ سَائِلِ شَوْقِي  
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ كَمَا أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصَيْبُوا

زار ابوالیمان از شیب از زہری از عمرو بن ابی سفیان بن  
أسید بن جاریہ ثقی از حلیف بنی زہرہ و از یاران ابوہریرہ (رضی اللہ  
عہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دس آدمیوں کو بھیجا، ان میں خبیب بن عدی انصاری (رضی اللہ  
عہ) بھی تھے، عاصم رضی اللہ عنہ اس دستے کے سردار تھے  
ابن شہباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ  
بن عیاض نے بحوالہ بنت حارث کہا کہ جب  
بنی حارث خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے  
کے لئے جمع ہوئے تو انہوں نے زینب سے  
ایک اُسترو صنیائی کرنے کے لئے مانگا جب لوگ  
انہیں حرم کے باہر قتل کرنے کے لئے لے چلے  
تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے - ترجمہ

جب میں مسلمان ہوں، اور اس حالت میں  
شہید کیا جا رہا ہوں تو مجھے کیا پروا ہے۔  
خواہ کسی پہلو کے بل کر لوں میری موت خدا کی ذات سے  
والبتہ ہے تو میرے ہم کے ٹکڑوں پر بھی برکت عطا کرے گا۔

چنانچہ انہیں عقبہ بن حارث نے شہید کر دیا۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن صحابہ کو ان کی شہادت سے مطلع فرمادیا۔

۱۔ اس کے سوا احادیث الانبیاء میں گزر چکا ہے حضرت ابراہیم کے قصے میں متعین فی ذات اللہ اور ابن عباس کی حدیث میں ہے تفکروا  
فی کل شیء ولا تفکروا فی ذات اللہ اور قرآن میں ویحذرکم اللہ نفسه نفس اور ذات ایک ہی ہے ۱۲ مہ ۱۱ یہ قصہ ابوہریرہ  
گزر چکا ہے کہ بنی لیان کے دو سو آدمیوں نے ان کو گھیر لیا آخر سات شخص شہید ہوئے اور تین آدمیوں کو قید کر کے لے گئے ان میں حضرت خبیب بھی  
تھے۔ خبیب کو بنی حارث نے غرہ لیا اور ایک مدت تک قید رکھ کر آخر ان کو قتل کر دیا رضی اللہ عنہ وعن کل الصوابۃ ۱۲ مہ

**باب ۳۸۸۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى**

وَيَحْذَرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَ

قَوْلِهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي

وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

۶۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ

بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

حَرَّمَ الْقَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ

۶۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي

حَنْزَلَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ

فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ

وَضَعُ عِنْدَكَ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي

تَغْلِبُ غَضَبِي

۶۸۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

**باب** ارشاد الہی اللہ اپنے نفس ذات

سے تمہیں ڈراتا ہے (سورہ آل عمران) تو میرے

نفس کی بات جانتا ہے میں تیرے نفس کی بات

نہیں جانتا (سورہ مائدہ)

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از شقیق)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور

نہیں ہے، اسی لئے اس نے بے حیائی کی باتیں حرام

کی ہیں اور اللہ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے

(از عبدالن از ابو حمزہ از اعمش از ابو صالح) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب

میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ لکھا میری رحمت میرے

غضب پر غالب ہے، یہ کتاب عرش پر اس کے پاس

محفوظ ہے۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابو صالح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے

لہ آدمی کے لئے یہ عیب پسند کرے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف کے سزاوار ہے اس کی جتنی تعریف کی

جائے وہ کم ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کو لکھا کہ اس کے دوسرے طریق کی طرف اپنی عادت کے مطابق اشارہ

کیا یہ طریق تفسیر سورہ انعام میں گزر چکا ہے اس میں اتنا ذکر ہے وَلِلَّهِ مَدْحُ نَفْسِهِ تَوْفِيقًا كَمَا اُطْلِقَ پروردگار پر ثنابت ہوگا

کہ مافی نے اس پر خیال نہیں کیا اور جس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں کر آئے تھے اس کو یہاں مبعول گئے انہوں نے کہا مطابقت اس طرح

سے ہے کہ احد کا لفظ بھی نفس کے لفظ کے مثل ہے ۱۲۰

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ كُلِّ عَبْدٍ يَبْتَغِي  
وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي  
نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي  
فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ خَيْرٍ مِنْهُمْ  
وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَى شَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ  
ذَرَأَعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَأَعًا تَقَرَّبْتُ  
إِلَيْهِ بِأَعْلَى ذَرَأَعٍ يَشِيءُ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً  
اس سے نزدیک ہوتا ہوں اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں یہ  
باب ۳۸۷۳ قَوْلُهُ تَعَالَى كُلُّ  
شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ -

۶۸۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ  
قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ  
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ  
فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ  
بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَيْسَرُ

بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ میری یاد کرتا ہے  
تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر اپنے دل میں میری یاد  
کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں، اور اگر  
کسی جماعت میں (اعلانہ) میری یاد کرے تو میں اس سے  
بہتر جماعت (یعنی مقربین کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا  
ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ  
اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک  
ہو تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر)  
اس سے نزدیک ہوتا ہوں اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں یہ  
باب ارشاد الہی خدا کے سوا ہر چیز ہلاک  
ہونے والی ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از حماد از عمرو) حضرت جابر بن عبد اللہ  
الضاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اے  
پیغمبر کہہ دے وہ اللہ قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب  
بھیجے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں  
تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں، پھر نازل ہوا یا تمہیں محو کرے  
محو کرے کر دے اور آپس میں لڑا دے تو آپ نے فرمایا پہلے  
عذابوں کی نسبت یہ آسان ہے (یعنی کم ہے)

یہ بھی میرا زیادہ جیسا میرے ساتھ گمان رکھے گا میں اس سے بیش از گمان رکھے گا کہ میں اس کے تصور معافی کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔  
اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ حدیث سے نکلا کر جانکی جانب بندہ سزا زیادہ ہونا چاہیے اور پھر دعا کے ساتھ یہ گمان  
رکھنا چاہیے اگر گناہ بہت ہیں تو بھی بخیر نکلا کر جانکی جانب بندہ سزا زیادہ ہونا چاہیے وہ غفور رحیم ہے گناہ معافی کر سکتا ہے ۱۴۷ منہ کلہ  
قسط پلانے کے کہا یعنی اس کی ہر نیکی کا ثواب اس کی نیکی سے کئی حصہ زیادہ دیتا ہوں دوڑنا اور ایک ہاتھ یا ایک ہم نزدیک ہو یہ صریح مجازات  
میں یا بطور مشاکلت کے ہیں جیسے جزا سیئہ سیئہ مثلاً یا انا نسخر منکم کما نسخر من ۱۲۷ منہ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق

**باب ۳۸۴ قول اللہ تعالیٰ وَ  
لَتُضْمَنَنَّ عَلَيَّ عَنِّي تَعْدِي وَ  
قَوْلًا جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرُّي  
بِأَعْيُنِنَا۔**

۴۸۹۳۔ **حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ الدَّجَالُ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
لَا يَخْضِي عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ  
وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ  
الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ  
عَيْنَهُ عِنَبَةً طَافِيَةً۔**

۴۸۹۴۔ **حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ  
اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَتَاهُ قَوْمٌ أَعْوَرَ  
أَنْكَدَابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ  
بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَمَا فِيهِ۔**

**باب ۳۸۵ قول اللہ ہو  
اللہ الخالق البارئ المصور**

۴۸۹۵۔ **حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ**

**باب** ارشاد الہی میری آنکھ کے سامنے تمہاری  
پرورش کی جائے اور دوسری جگہ ہے نوح کی کشتی  
ہماری آنکھوں کے سامنے پانی میں تیر رہی تھی۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از قاف) حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے دجال کا ذکر آیا تو فرمایا حقیقی اللہ تم سے پوشیدہ  
نہیں رہ سکتا (دجال تو ایک چشم ہوگا) اللہ تعالیٰ ایک چشم نہیں  
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف  
اشارہ کیا، فرمایا دجال دائیں آنکھ سے محروم ہوگا اس کی  
آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو جھوٹے  
کلنے دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو وہ مردود کا نا ہوگا  
اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے  
درمیان کافر مکھا ہوگا

**باب** ارشاد الہی وہ خالق باری اور مصور  
ہے۔

(از اسحاق از عنان از وہیب از موسیٰ ابن عقبہ از  
محمد بن یحییٰ بن حبان از ابن محرز) حضرت ابوسعید خدری رضی  
سے مروی ہے کہ غزوہ بنی مصلط میں مسلمانوں کو مال غنیمت

سے نوندیاں بھی ملیں ان سے جماع کرنا چاہا مگر یہ خواہش بھی  
کہ عمل قرار نہ پائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
عزل کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں یہ کہ عزل نہ  
کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کا پیدا ہونا لکھ  
دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔

مجاہد نے قرعہ سے روایت کیا کہا میں نے ابوسعید  
خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی جان نہیں جس کی قسمت میں  
پیدا ہونا لکھا ہے مگر اللہ تعالیٰ ضرور اسے پیدا کرے گا۔

**باب** ارشاد الہیٰ تو نے اسے کیوں نہیں

سجدہ کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔

از معاذ بن فضالہ از ہشام از قتادہ) حضرت انس  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومنوں کو میدان محشر میں اسی طرح  
جمع کرے گا جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں وہ گمری  
وغیرہ سے پریشان ہو کر کہیں گے کاش ہم کسی کی سفارش  
تو خدا کے پاس کرائیں تاکہ وہ ہمیں یہاں سے نکال کر آرام  
دے چنانچہ سب آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے  
کیا آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ کتنی مصیبت  
میں گرفتار ہیں! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا

اِنَّ يٰحِيَّ بْنَ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَازٍ عَنْ  
اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ رَوَى فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ  
اَنَّهُمْ اَصَابُوا سَبَابًا قَارَادًا اَنَّهُ لَيَسْتَمَعُنَّ  
بِهِمْ وَلَا يَحِلُّنَّ فَمَا لَوْ اَلَلَّيْتُ مَعَهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ مَا عَلَيْكُمْ  
اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مِنْ  
هُوَ خَالِقًا اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
عَنْ قَزَعَةَ سَمِعَتْ اَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ  
نَفْسٌ كَخَلْقِهِ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

**باب ۳۸۶** قول اللہ تعالیٰ لہا

خَلَقْتُ بَيْدَةً۔

۶۸۹۶۔ **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَلَلَّيْتُ مَعَهُ  
قَالَ يَجْعَلُ اللّٰهُ اَلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ اَسْتَشْفَعْنَا اِلَى رَبِّنَا  
حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا فَيَا تُؤَنِّ  
اَدَمَ فَيَقُولُونَ يَا اَدَمُ اَمَا تَرَى النَّاسَ  
خَلَقَكَ اللّٰهُ بَيْدَةً وَاسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ  
وَمَلَائِكَتُكَ اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ اَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّنَا

عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس باب میں صفت یہ کیا بیان ہے بعض اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں  
کتابت کرتے ہیں ان کا تاویل نہیں کرتے امام ابوحنیفہ نے کہا یہ کہ تاویل قدرت بالغت سے کرنا قدرے اوپر سے اور قدرے کم کا طریق ہے بعض موقوف  
نے خیال کیا تھا کہ عالم قدیم ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آتا ہے اور ایسے ہی چلا جائیگا اور اس پر یہ دلیل قائم کی تھی کہ کئی بچوں کو پیدا کرنا اس سے بیکار لگ کر  
میں کھا اور ان کو بات دہ کرنے دی جب وہ بڑے ہوئے تو بالکل گونگے تھے کوئی بات نہ کر سکتے تھے اس سے انہوں نے تجویز نکالا کہ اگر (یعنی بوجہ آنت) (۹)

حَتَّىٰ يَرْجِعَا مِنْ مَّكَانِنَاهُمَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكَ وَبَدَّلَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ  
وَلَكِنَّ اسْتَوْخُو حَافَاتَهُ أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ  
اللَّهُ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا تُونَ نُوحًا  
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَدَّلَهُمْ خَطِيئَتَهُ  
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنَّ اسْتَوْخُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ  
الرَّحْمَنِ فَيَا تُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَبَدَّلَهُمْ خَطَايَا الَّتِي  
أَصَابَهَا وَلَكِنَّ اسْتَوْخُوا مُوسَىٰ عَبْدًا  
أَتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ تَخْلِيمًا  
فَيَا تُونَ مُوسَىٰ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
وَبَدَّلَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ  
وَلَكِنَّ اسْتَوْخُوا عِيسَىٰ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ  
وَكَالِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَا تُونَ عِيسَىٰ فَيَقُولُ  
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنَّ اسْتَوْخُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا  
غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ فَيَا تُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَاذِنُ  
عَلَىٰ رَدِّي وَيُوْذُنِي لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ  
رَدِّي وَقَعْتَ لَهُ سَاجِدًا أَقْبَدَ عَنِّي  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسَدَ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ لِي

اور درشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، اس نے ہر چیز کے اسماء اور حقائق آپ کو واضح کئے ہر لغت میں آپ کو گفتگو کرنا سکھایا۔ اب اس وقت پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے تاکہ ہمیں آرام ملے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں کہ سفارش کروں۔ انہیں وہ گناہ یاد آ جائے گا، جو انہوں نے کیا تھا (یعنی شجرہ ممنوعہ کا استعمال) تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا جو انہوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے، کہیں گے تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں (چنانچہ لوگ ان کے پاس جائیں گے) وہ اپنی خطائیں یاد کر کے کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے انہیں تورات عنایت فرمائی ان سے براہ راست کلام نکلیا، یہ لوگ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں، اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں گے کہیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کے خاں کلمہ اور خاص روح ہیں۔ یہ لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ

دقیقہ صفر سال قبل) عالم حادث ہوتا تو سب لوگ گمراہ ہی ہوتے یہ استدلال جدید فلسفہ کی روش سے غلط نکلا علم عالمی نبی سے صاف عالم کا حادث ثابت ہو گیا اب یہ کہ لوگ گمراہ کیوں نہ ہوں اس کا جواب دہی ہے کہ جیسا قرآن وحدیث میں وارد ہے وہی حق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب زبانیں تعلیم کیں انہوں نے اپنی اولاد سے مختلف زبانوں میں باتیں کیں اور اس طرح دنیا میں بولنا اور بات کرنا لوگوں نے سمجھا کہ ہر آدمی کو سب زبانیں ملتی ہیں اور ہر آدمی سب زبانوں کی طرف نہیں بھیجا گیا تو قرآن ہی کو کہ طوفان کے بعد جو آدمی دنیا میں بچے تھے وہ اس وقت وہ ساری زمین والے تھے کہ نہ ان کی زبانیں

ارْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَ سَلْ  
تُعْطُهُ وَ اَشْفَعُ تَشْفَعُ فَاَحْمَدُ رَدِّي  
بِمَحَامِدٍ عَلَمِيْهَا ثُمَّ اَشْفَعُ  
فَيَحْدُ لِيْ حَدًّا فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ  
ثُمَّ اَرْجِعْ فَاِذَا رَاَيْتَ يَدِيْ وَقَعْتُ  
لَهُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِيْ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ  
يَّدْعُوْنِيْ ثُمَّ يَقَالُ اَرْفَعُ مُحَمَّدٌ  
وَقُلْ يُسْمِعُ وَ سَلْ تُعْطُهُ وَ اَشْفَعُ  
تَشْفَعُ فَاَحْمَدُ رَدِّيْ بِمَحَامِدٍ  
عَلَمِيْهَا رَدِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ  
لِيْ حَدًّا فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ  
اَرْجِعْ فَاِذَا رَاَيْتَ سَرِيْ وَ وَقَعْتُ  
لَهُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِيْ مَا شَاءَ  
اللهُ اَنْ يَّدْعُوْنِيْ ثُمَّ يَقَالُ اَرْفَعُ  
مُحَمَّدٌ وَقُلْ تُسْمِعُ وَ اَشْفَعُ تَشْفَعُ  
وَسَلْ تُعْطُهُ فَاَحْمَدُ رَدِّيْ بِمَحَامِدٍ  
عَلَمِيْهَا رَدِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ لِيْ  
حَدًّا فَاَدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعْ  
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا  
مَنْ حَسِبَهُ الْفُرَّانُ وَ وَجِبَ عَلَيْهِ  
الْخُلُوْدُ قَالَ السَّبْحُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا  
اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ كَانَتْ فِتْنَتُهُ مِنَ الْخَيْرِ

سولم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی تمام اکی چھی خطائیں بخش  
دی گئی ہیں آخر تیر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں (انکے کام کیلئے) چل پڑوں گا  
اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا عجب اجازت ملے گی  
میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اسے منظور  
ہو گا وہ مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا بعد ازاں حکم ہو گا محمد اپنا سر مبارک  
اٹھائیے اُکھائیے آپ کی بات سنی جائے گی، درخواست کیجئے آپ کی درخواست  
کیجئے آپ کی درخواست منظور ہوگی، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول ہوگی  
یہ سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجالاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے  
پھر لوگوں کی سفارش شروع کروں گا سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں  
انہیں بہشت میں لے جاؤں گا پھر واپس اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا  
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب پروردگار چاہے گا مجھے سجدے میں  
پڑا رہنے دے گا اسکے بعد ارشاد ہو گا محمد اپنا سر اٹھائیے جو بات آپ کہیں گے سنی جائے  
گی خود درخواست پڑا کرنا چاہتے ہیں منظور ہوگی جو سفارش کریں گے قبول ہوگی یہ  
سن کر میں اپنے رب کی ایسی حمد بجالاؤں گا جو خود اس نے مجھے تعلیم فرمائی ہے  
بعد ازاں سفارش کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں  
انہیں جنت میں لے جاؤں گا پھر واپس ہو کر پروردگار کے سامنے حاضر ہوں گا  
اور اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھے سجدے  
میں پڑا رہنے دے گا بعد ازاں حکم ہو گا محمد اپنا سر اٹھائیے جو کہیں گے سنا جائے گا  
جو مانگیں گے عطا کیا جائے گا جو شفاعت کریں گے منظور ہوگی میں  
پھر پروردگار کی تعلیم کردہ حمد بجالاؤں گا اور اس کی مقرر کردہ حد کے  
مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کر کے واپس ہوں گا عرض کروں گا کہ  
باری تعالیٰ اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو بموجب قرآن ہمیشہ ہی  
دوزخ میں رہنے کے لائق ہیں یعنی کفار و شرکین، اس پر کہتے ہیں کہ آنحضرت

یہ حدیث پروردگار آپ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا تاکہ جو دعوت اور الہیت کی شان سب پہنچ جائے حضرت محمد ﷺ ہی اور شان و کرامت سب سے زیادہ  
پروردگار کے بندے اور غلام ہیں۔ اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑیں گے جیسے غلام اپنے مالک کے پاؤں پر گرنا ہے ۱۲ منہ

مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

۶۸۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْنِ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَتْ لَا يَغِيظُهَا نَفَقَةُ سَحَابِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْصُصْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِسِوَةِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

۶۸۹۸- حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْبُ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِمِيزَانِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً ثُمَّ يَخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

لے نہ بڑا دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں گیسوں برابر ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں جیونٹی برابر یا بھنگے برابر ایمان ہوگا۔

(از ابو الیمان از شعب ابی الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ہاتھ بڑا ہے، خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی، رات دن اس کی بخشش جاری ہے، فرمایا تاؤ اللہ نے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے کس قدر خرچ کیا ہوگا مگر اس کے ہاتھ میں جو کچھ تھا وہ کم نہیں ہوا۔ فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا۔ پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند۔

(از مقدم بن محمد از عم اقسام بن یحییٰ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو لیک مٹھی میں لے لے گا اور (ساتوں) آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر فرمائے گا حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ اس حدیث کو معبد بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا۔

عمر بن حمزہ بحوالہ سالم از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۔ یہ حدیث اوپر کی بات سے ہمیں گندھکی ہے یہاں اس کو اس لئے لایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا بیان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں نورات اپنے ہاتھ سے کسی، آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا، جنت الفردوس کے درخت اپنے دست مبارک سے لگائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اور کوہ قطف اور لکھا لکھنے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو امام مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَ  
 قَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ  
 أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ  
 ۶۸۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى  
 بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْصَوِّرٌ  
 وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ  
 اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إَصْبَعٍ وَ  
 الْأَرْضَيْنِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْجِبَالِ عَلَى إَصْبَعٍ  
 وَالشَّجَرِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى إَصْبَعٍ  
 ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَعُفَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ لَوَجْهِكَ  
 ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ  
 قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فَضِيلُ بْنُ  
 عِيَّاضٍ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَعُفَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ تَجَنُّبًا وَتَصَدِيقًا لَهُ -

از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز ابوالیمان  
 الیسان بنحو الشعیب از زہری از ابوسلمہ از ابوسلمہ از ابوسلمہ نقل کرتے  
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ زمین کو ایک  
 مٹھی میں لے لے گا۔

رازسبدا از یحییٰ بن سعید از سفیان از منصور و سلیمان  
 از ابراہیم از عبیدہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
 مروی ہے کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ  
 آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں کو  
 ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر غرض تمام مخلوق کو ایک  
 انگلی پر اٹھائے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر  
 آپ اتنے ہنسے کہ آپ کے مبارک دانت کھل گئے اور آپ  
 نے یہ آیت پڑھی انہوں نے خدا کا مرتبہ کہ حقہ نہیں جانا  
 یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں اس حدیث میں فضیل بن  
 عیاض نے بحوالہ منصور بن معمر از ابراہیم از عبیدہ از عبد اللہ بن  
 مسعود رضی اللہ عنہ اتنا اضافہ کیا ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نہیں دئے جس سے اس کی بات پر تعجب اور اس کے  
 قول کی تصدیق ظاہر ہوتی تھی۔ اسے مسلم نے وصل کیا۔

۱۱۲۸۰ جب تو اس کیلئے شریک بنائے اور ادا ثابت کی ان حدیثوں سے مٹھی اور انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ تعجب سے اپنے دوستوں کی  
 کے کام کی تصدیق کر کے لے لے ابن خزیمہ کی روایت میں ہے تصدیق کیا تو ہم اربعہ معنیوں نے کہا ہے کہ انگلی کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں ہے یہ ان کی غلطی ہے اس حدیث  
 کے مسلم کی ایک حدیث میں ایک قلب فی اذہم کہیں اصبغیہ من اصحابیہ الرحمۃ ہر طرح بعضوں نے جو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی کی  
 حالت پر ہنسے آپ کا ہنسنا گراں گذار تھا، یہی غلط ہے امام حافظ ابن خزیمہ نے اس قول کو خوب دوکلیا ہے اہل این صلاح نے کہا ہے کہ آپ کی ہنسی کا مطلب نکار ہوتا تھا اور  
 دیکھ کر کہتے تصدیقاً لہ یا تصدیقاً لہ تو ہم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے یہ حدیث آپ لوگوں کو اللہ کی ذات و صفات کے تقدس میں باطل اور غلط خیال پر  
 قائم رکھنے اور اور آپ صحیح حدیث میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساقیہ کو قیامت کے دن ایک دھڑکی طرح اپنے پاس لے گا کہ آپ اللہ کی ذات و صفات کے تقدس میں باطل اور غلط خیال پر  
 قائم رکھنے اور اور آپ صحیح حدیث میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساقیہ کو قیامت کے دن ایک دھڑکی طرح اپنے پاس لے گا کہ آپ اللہ کی ذات و صفات کے تقدس میں باطل اور غلط خیال پر

۴۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غُلَافَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ  
يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّحَابَ  
عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْمَنِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرِ  
وَالنَّارِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْعَلَّاقِ عَلَى إصْبَعٍ  
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَحَكَ حَتَّى  
بَدَتْ نَوَاحِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا  
اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ -

باب ۳۸ قول النبي ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْضُ أَغْيُورُ  
اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو  
عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا تَخْضُ أَغْيُورُ  
مِنَ اللَّهِ -

۴۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْمَلِكِ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمَعِيرَةِ عَنْ الْمَعِيرَةِ  
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَوَّرَ رَأْيْتُ رَجُلًا

از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابراہیم از

علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب  
میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم)  
اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، درختوں، گیلی مٹی حتیٰ کہ پوری  
کائنات کو ایک انگلی پر روک لے گا (اٹھا کر تھام لے گا) پھر فرمائے  
گائیں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا آپ یہ سن کر اتنا ہنسنے لگے کہ آپ کے مبارک دانت کھل  
گئے پھر یہ آیت پڑھی ما قدر واللہ حق قدرہ یعنی خدا کا مرتبہ  
کما حقہ وہ نہیں جان سکے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں عبد اللہ بن  
عمر و بحوالہ عبد الملک کہتے ہیں لا شخص اغیر من اللہ

از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از وراذ

کاتب معیرہ از معیرہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر  
میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار  
سے اسے مار دوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس

لے اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور جنہوں نے اس کا انکار کیا ہے ان کا رد کیا حافظ صاحب نے کہا عبد اللہ  
کے سوال و ردائوں کی روایت میں بھی شخص کا لفظ وارد ہے اس صورت میں خطائی کا یہ اعتراض کہ عبد اللہ اس لفظ سے منفرد ہے غلط ہے اور صحیح روایتوں  
کا رد کرنا اور حدیث کے احوال بطور کراہیہ نہیں باوجود ممکن تاویل کے۔ میں کہتا ہوں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں شخص کے لئے جسم لازم ہوتا ضروری  
نہیں بلکہ شخص ایک فرد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرد ہے۔



سُورَةُ كَذٰۤا وَّسُورَةُ كَذٰۤا السُّوْرٰتَمَآھَا۔  
 وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تیرے پاس قرآن میں سے  
 کوئی شے ہے؟ وہ کہنے لگا جی ہاں فلاں فلاں سورت۔ کئی  
 سورتوں کا اس نے نام لیا۔

**باب** ارشاد الہی ”اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے“

**بَاب ٣٨٨ قَوْلُهُ وَكَانَ**  
عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَقَالَ أَبُو  
الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ  
ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَيْهِ  
الْعَرْشُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
الْحَمِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ  
الْحَمِيدُ يُقَالُ حَمِيدٌ حَمِيدٌ  
كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَا حِدَ  
مَحْسُودٌ مِنْ حَمِيدٍ -

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریادی نے وصل کیا ہے)  
اِسْتَوٰی یعنی عرش پر بلند ہوا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (لسان  
ابی حاتم نے تفسیر میں وصل کیا) جَعِيدٌ کا معنی بزرگی والا  
وَدُوْدٌ کا معنی حبیب محبت رکھنے والا عرب  
لوگ کہتے ہیں جَعِيدٌ جَعِيدٌ جَعِيدٌ مَا جَعْدٌ  
سے نکلا ہے یعنی تعریف کیا گیا۔

(از عبدالازہرہ از انعمش از جامع بن شداد از بن محرز) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضور ﷺ کے پاس تھا، اتنے میں بنی تمیم کے چند لوگ آپ نے فرمایا اے بنی تمیم تمہیں خوشخبری سنا تا ہوں۔ وہ انہوں نے کہا آپ ہمیں (بہشت کی) خوشخبری دیتے ہیں کچھ عنایت فرمائیے۔ بعد ازاں کچھ مین کے لوگ آئے فرمایا میں والو! تمہیں بھی خوشخبری سنا تا ہوں قبول کرو۔

٣٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ  
صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ صَالِحٍ  
قَالَ إِنِّي بَعْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا جَاءَكَ قَوْمٌ مِنْ بَنِي رَمِيمٍ فَقَالَ قُبُلُوا  
الْبُشْرَى يَا بَنِي رَمِيمٍ قَالُوا ابْشُرْنَا فَأَعْطَانَا  
فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبُلُوا

۱۷ جب اس نے کہا یا رسول اللہ اگر اس سورہ کی آپ کو خواہش نہیں تو مجھ سے اس کا نفاذ کر دیجیے ۱۲ منہ ۱۷ اس کو طبری نے ومنزل کیا ۱۲ منہ ۱۷

۱۸ اس نسخہ میں ایوں بھی ہے اور صحیح نسخہ و معلوم ہوتا ہے جس میں یوں ہے وحید من محمود یعنی حمید مجبور سے نکلا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ حمید اور حمید گود و لون فعیل کے وزن پر ہیں مگر حمید بمعنی اسم فاعل اور حمید بمعنی اسم مفعول ہے ۱۲ منہ ۱۸ ہم تو نود کی طلب میں آئے ہیں ۱۸

۱۹ فضائل مال علیہ السلام ۱۲ منہ ۱۹



فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبَيْنَ هَا  
الْخُورَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفُضُ  
قَبْضُ تَلٍ كَمَا هِيَ بَيْنَ دُوسَرِ هَاتِهِ سَے بَاتِيں قَبْضُ كَرْتَا تَہِے گویا بعض لوگوں کو بُرہا تا ہے (ترقی دیتا ہے) بعض  
کو گراتا ہے (نزل دیتا ہے)

۶۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَبَجَلَ لَتَبِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ  
وَأْمْسِكْ عَلَيْكَ وَوَجَّهَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَاتِمًا شَيْئًا لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْأَيَّةَ قَالَ  
فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنِّي  
أَهْلَ بَيْتِكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَوْقِ  
سَبْعِ سَمُودٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَثَعْلَبِي فِي  
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِي لَهُ وَتَخْشَوْنَ النَّاسَ  
فَنَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
۶۹۰۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

اس کا تخت پانی پر ہے اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی  
فیض (یعنی جود و عطاء) ہے۔ بعض راویوں نے بجائے فیض کے  
قبض لکھا ہے یعنی دوسرے ہاتھ سے باتیں قبض کرتا ہے۔ گویا بعض لوگوں کو بُرہا تا ہے (ترقی دیتا ہے) بعض

(از احمد از محمد ابن ابی بکر مقدمی از محمد ابن زید از ثابت)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ اپنی بیوی  
(حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا شکوہ کرتے ہوئے آئے (کہ  
وہ مجھ سے بدزبان کر رہی ہیں تمہیں سمجھتی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ان سے فرمانے لگے بندہ خدا! اللہ سے ڈر اپنی بیوی کو  
بہنے دے (اسے طلاق نہ دے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو ضرور  
چھپا لیتے یہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت زینب آنحضرت کی  
دوسری ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتیں تھیں تمہارے عقد تمہارے ماں  
باپ یا سرپرستوں نے کئے مگر میرا عقد عرش اعلیٰ پر اللہ تعالیٰ نے کر رکھا یہ  
اسی سند سے ثابت بنائی سے مروی ہے کہ یہ آیت اَوْخَفِي فِي  
نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِي لَهُ وَتَخْشَوْنَ النَّاسَ اور زید بن حارثہ  
کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(از خلاد بن یحییٰ از علی بن طہمان) حضرت انس بن مالک

سے کہ ادا ہونے کے بعد تمام مخلوقات کو تعزیر اور عذاب میں سے کرپروش کرنا ہے یا اس ہاتھ سے فنا کرتا ہے جو ہندو مشرک عقائد دیکھتے ہیں کہ ہر اللہ ذات ہے  
جو یہ لکھا ہے اس طرح بشری ہوتا ہے یہ انکل غلط ہے ہوا الخاق و ہوا الرب و ہوا الحمی و الخی و ہوا المصیت جل شانہ ۱۳ منہ ۱۵ دلفخی فی  
نفسک ما اللہ مبدیہ و تخشی الناس و اللہ احق ان تخشاه۔ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا  
امادہ کر لیا تو آپ کے دل میں آیا کہ اگر یہ طلاق ذخیرہ کا تو میں ان سے نکاح کر لوں گا۔ مگر وہ کہتی ہیں کچھ گناہ نہیں لیکن پیغمبر کی شان بڑی ہوتی ہے ان کو آغوش  
بات پر بھی تنبیہ کی گئی ہے ان آیت میں ایک قسم کی بات مذکور ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپا دیکھتے عام لوگوں  
کو نہ سنا لے لیکن آپ نے نہیں چھپایا بلکہ اتنے ہی سنا دیا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہی اور جس نے اس  
گمان کیا اس کا گمان غلط ہے ۱۳ منہ ۱۵ فرمایا ہم نے یہ نکاح زینب سے کر دیا ۱۳ منہ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَّ  
ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ  
فِي رَيْدَبِ بَيْتِ حُثَيْبٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهِمَا يَوْمَئِذٍ  
حُبْرًا وَكُحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ  
تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَفْكَحْنِي فِي السَّمَاءِ -

۶۹.۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ  
عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي

۶۹.۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي حَدَّثَنِي هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ  
وَمِمَّا مَرَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ  
يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ  
قَالَ لَئِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ  
لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ  
مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ

کہتے ہیں آیت حجاب ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا  
کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ نے ان سے شادی کے موقع پر دعوت  
ولیمہ دی گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا کیا وہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی دوسری ازدواج پر فخر کیا کرتی تھیں، کتنی تھیں اللہ نے  
میرا نکاح آسمان پر سے کر دیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوقات پیدا کر چکا تو اپنے پاس  
عرش کے اوپر یہ لکھ دیا میری رحمت میرے غضب سے بڑھ  
گئی ہے۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از صلال  
از عطاء بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ  
اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز و رستی سے ادا  
کرے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے  
کہ اسے بہشت میں لے جائے خواہ اس نے اپنے مالک سے  
اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا (نہ کی ہو) وہیں رہا ہو جہاں پیدا  
ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو اس  
کی اطلاع کر دیں؟ (خوشخبری نہ سنادیں؟) آپ نے فرمایا  
بہشت میں اوپر نیچے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی  
راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں اہل ہر  
درجے میں دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ  
آسمان زمین میں ہے لہذا اگر اللہ سے طلب کرو تو فردوس

قَائِلًا أَوْ سَطَّ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ -

۶۹۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ الشَّيْخُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَأَيُّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الشُّجُورِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَظَلُّهُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ مُسْتَقْرًا لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ -

یوں ہی ہے۔ (مشہور قرأت مستقر لہا)

۶۹۱. حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ

کیونکہ وہ جنت کا مرکز اور عمدہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے اور فردوس ہی سے بہشت کی تمام نہریں نکلتی ہیں (ان کا منبع وہیں ہے)

(انہی بن جعفر از ابو معاویہ از اعمش از ابراہیم ترمذی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہیں جب سورج ڈوبنے لگا تو آپ نے فرمایا ابوذر! تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ جا کر مسجد کے اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے (چنانچہ وہ آگے بڑھ جاتا ہے) ایک دن ایسا آئے گا اس سے یوں کہا جائے گا جہاں سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا وہ لوٹ کر مغرب سے نکلے گا (اور مشرق کی طرف چل دے گا) بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ذالک متقر لہا (سورہ یس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت

(از موسیٰ از ابراہیم از ابن شہاب از عبید بن سباق از زید بن ثابت) دوسری سند

۱۔ اگر بہشت کے درجہ بطور دائرہ کے ہوں تب تو فردوس بیجا بیچ اور بلند ترین دونوں ہو سکتا ہے اگر وہ طرح ہوں تو اوسط سے عمدہ ترین مراد ہوگی اس خبر کی روایت میں یوں ہے کہ کسی بات کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ یہ حدیث اوپر مذکور ہے اس حدیث سے یہ بخلتا ہے کہ سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے انگہ فلاسفہ کا قول تھا اور زمین سے حرکت سے مراد ہو کہ ظاہر میں جو سورج حرکت کرتا ہو معلوم ہوتا ہے مگر اس صورت میں لوٹ جانے کا لفظ ذرا غیر چسپاں ہوگا دوسرا شبہ اس حدیث میں یہ ہوتا ہے کہ طلوع اور غروب سورج کا باعتبار اختلاف اقلیم و بلدان تو قرآن میں ہوتا ہے پھر لازم آتا ہے کہ سورج ہر آن میں یک جہہ گردش ہو اور اجازت طلب کرے جہاں کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر آن وہ ایک ملک میں طلوع اور دوسرے میں غروب کرتا ہے اور ہر آن میں اللہ تعالیٰ کا سجدہ گزار اور طالب حکم ہے اس میں کوئی استبعاد نہیں سجدے سے یہ سجدہ معنوی ہے مراد ہے جیسے آدمی سجدہ کرتا ہے مگر یہی قہری اور حالی یعنی اطاعت اور خداوندی دوسری روایت میں ہے کہ وہ عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے یہ بھی بالکل صحیح ہے معلوم ہوا پروردگار کا عرش بھی کمزوری ہے اور درجہ ہر طرف سے اس کے تلے واقع ہے کہ نہ عرش عالم کے اوپر اور نہ عالم کو محیط ہے اب یہ اشکال دے گا فافہما تذہب حتی قبح تحت العرش میں حتی کے کیا معنی ہیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ حتی یہاں تملیل کے لئے ہے یعنی وہ اس جہل دہ کے کہ وہ عرش کے تلے نہر سجود اور طبع اور خداوندی ہے ۱۲ منہ



السَّبَاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَابِتٍ حَدَّثَنَا  
كَتَبْتُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَاقِ أَنَّ زَيْدَ  
ابْنَ خَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي  
بَكْرٍ فَتَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ  
آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ لَمَّا أَجَدَهَا مَعَ أَجَدٍ غَيْرِهِ  
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ  
حَتَّى خَابَتْ بَرَآءَةٌ.

۶۹۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ  
مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

۶۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ  
الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ  
وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

۶۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(لیث بن سعد از عبد الرحمن بن خالد از ابن شہاب از

ابن سباق) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو  
بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم بھیجا، میں نے قرآن کی جابجا تلاش  
شروع کی، سورہ توبہ کے آخر کی یہ آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ  
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ کے پاس نہ ملی، صرف ابو خرمیہ  
کے پاس (کھسی ہوئی) ملی، (اگرچہ زبانی تو بہت لوگوں کو  
یاد تھی)

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس) یہی حدیث منقول ہے

اس میں یہ عبارت ہے ابو خرمیہ انصاری کے پاس یہ آیت  
ملی۔

(از معلیٰ بن اسد از وہیب از سعید از قتادہ از

ابو العالیہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے  
وقت یہ دعاء پڑھا کرتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ  
الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ  
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش

ہے۔ فضائل القرآن میں وصل کیا گیا ۱۲ من ۱۱ باب کی مناسبت یہ ہے کہ اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے ۱۲ من ۱۱ بعض روایتوں میں العظیم الحلیم ہے ۱۲ من ۱۱

ہو جائیں گے (پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا)  
کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے  
(کھڑے) ہیں

عبدالغزیز ماجشون نے بحوالہ عبداللہ بن فضل از ابو  
سلمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا  
کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں۔

**باب** ارشاد باری تعالیٰ فرشتے اور روح  
اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ اللہ جل ذکرہ کا ارشاد  
ہے کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ) خداوند قدوس کی طرف  
بلند ہوتا ہے۔

ابو جبرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی اطلاع ملی تو  
انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا کہ جا کر تحقیق  
کرو کہ دعویٰ نبوت کرنے والے پر آسمان سے  
وحی نازل ہوتی ہے؟

مجاہد کہتے ہیں کہ نیک عمل پاکیزہ  
کلمے کو اٹھا لیتا ہے (خدا تک پہنچا دیتا  
ہے) بعض حضرات کہتے ہیں معارج سے مراد  
فرشتے ہیں ذی المعارج خدا فرشتوں والا ہے جو اس کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ قَدْ آتَا بِمُوسَىٰ أَخِذًا بِقَائِمَةٍ  
مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ فَإِذَا كُنَّ أَوَّلُ مَنْ بَعَثَ فَإِنَّا  
مُوسَىٰ أَخِذًا بِالْعَرْشِ .

**باب** تَوَالُّ اللَّهِ تَعَالَى  
تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ  
وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ  
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو  
جَبْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ  
أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لِأَخِيهِ أَعْلَمْتُ لِي عِلْمَ هَذَا  
الرَّجُلِ لَذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ  
يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ الْعَبْلُ الصَّالِحُ  
يَوْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ  
ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ  
تَعْرِجُ إِلَى اللَّهِ .

طرف چڑھتے رہتے ہیں۔

(از اسماعیل از مالک از ابوالنزاہ از اعرج) حضرت ابو

۶۹۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

ابو جبرہ نے ابن عباس سے بخلا کہ پاکیزہ کلمہ سے ذکر الہی مراد ہے اور نیک عمل سے دین کے فرائض اور رایت کا مطلب ہے کہ جو شخص اللہ کے فرائض ادا کرے اس کا ذکر  
مقبول ہوگا اللہ جتنے بھیے گا اور جو فرائض ادا کرے اس کا ذکر وہاں کر دیا جائے گا یہ مورد کار تہمت پہنچنے نہ پائے گا۔

مَا لَكَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ  
 بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْعَلُونَ  
 فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ  
 يَخْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ  
 وَهَذَا أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَزُكُّكُمْ  
 عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَزَكَّنَا هُمْ وَهُمْ  
 يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَنُسْرِيهِمْ لَوْلَا  
 وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ  
 قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي  
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ  
 بِعَدْلِ قَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لَا يَصْعَدُ  
 إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا  
 بِمِيزَانِهِ ثُمَّ يُرَدِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَدِّي  
 أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ  
 وَرَوَاهُ وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ  
 إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ -

وہی صدقہ پہنچتا ہے جو حلال کمائی میں سے ہو۔

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اللہ کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے  
 ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر و عصر کے وقت دن اور رات  
 دونوں کے ملائکہ آگئے ہو جاتے ہیں، بعد ازاں جو فرشتے  
 رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ آسمانوں کی بلندیوں  
 پر چڑھتے ہیں پروردگار ان سے باوجود جاننے کے دریافت  
 فرماتے ہیں تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ  
 کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس سے نکلے (فجر کے وقت) اس  
 وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس  
 پہنچے تھے (یعنی عصر کے وقت) اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے  
 تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ بحوالہ خالد بن مخلد از سلیمان  
 بن بلال از عبد اللہ بن دینار از ابو صالح از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
 حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر خیرات نکالے اور اللہ تعالیٰ  
 کے پاس وہی پہنچتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ اسے  
 اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کی پرورش اس طرح  
 کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنا کچھڑ پالتا ہے۔ وہ صدقہ پہاڑ کی  
 شکل بڑا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی بحوالہ عبد اللہ بن  
 دینار از سعید بن یسار از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم روایت کیا، اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کے پاس

۱۰ جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابو کبیر یزید نے جمع میں تصحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ اس کو امام بخاری نے وصل کیا۔ امام بخاری کی عزیمت سنہ  
 کے لائنے کی یہ ہے کہ وہ رقاء اور سلیمان دونوں کی روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ درحق و اپنا شیخ شیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان  
 ابو صالح کی باتوں میں اتفاق ہے ۱۲ منہ

۶۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ عِنْدَ

الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

۶۹۱۶ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ

أَبِي نُعْمٍ شَكَ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

قَالَ بَعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِذُ هَيْبَةٍ فَقَسَمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي

إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ

أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

بَعَثَ عَلَيَّ وَهُوَ بِأَلْيَمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُ هَيْبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا

فَقَسَمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعٍ بَنٍ حَالِبٍ لِحُظَيْي

ثُمَّ أَحَدُ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عَيْنَتِهِ

ابْنُ حَصَيْنٍ بَنٍ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ

عَلْقَمَةَ بَنٍ عِلَاقَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدُ

بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدٍ الْحَيْلِيِّ لَطَّافٍ

(از عبد الا علی بن حماد از یزید بن زریع از سعید)

از قتاده از ابو العالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصائب کے

وقت ان کلمات سے دعا فرمایا کرتے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(از قبیرہ از سفیان از والدش از ابن ابی نعمہ یا ابو نعیم قیس)

شک کنند) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑا سا سونا آیا، آپ نے

وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا۔

دوسری سند (از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از سفیان

از والدش از ابن ابی نعمہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا، آپ نے وہ سونا افرع

ابن حالب بن ظفل جو بنی مجاشع میں سے تھا، عیینہ بن بدر فراری

علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید بن حیل طائی

جو بنی نہبان میں سے تھا، ان چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا

قریش اور انصاری خفا ہو گئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو کیا ہو گیا ہے! آپ سردارانِ نجد کو دیتے ہیں مگر ہمیں نہیں

دیتے۔ آپ نے فرمایا یہ مال میں نے انہیں مصلحت دیا ہے

تالیفِ قلوب کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں ایک شخص آہنچا

ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَهْشَانَ فَتَغَصَّبَتْ  
قَرِيشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَبَاؤُكَ  
أَهْلُ بَعْدٍ وَكَدَّعْنَا قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِمَّنْ  
فَمَا قُبَلُ رَجُلٍ غَاثِرُ الْعَيْنَيْنِ فَأَنَّى  
أُجَبِّينَ كَثُ اللَّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوُجْهَتَيْنِ  
مَعْلُومُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَقِي  
اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ فَيَا مَنْفِي  
عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوا فَيَسْأَلُ  
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أَرَأَاهُ خَالِدُ  
ابْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضُرُضِي هَذَا  
قَوْمًا يَقْرءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ  
حَنَاجِرَهُمْ يَسْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ  
مُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَفْتُلُونَ  
أَهْلَ الْإِسْلَامِ مَرِيدٌ عُونَ أَهْلَ  
الْأَوْثَانِ لَبِّئِ أَذْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ  
قَتْلَ عَادٍ -

جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں، پیشانی اوپر اٹھی ہوئی دوسری  
بہت گھنی، گلے پھولے ہوئے، سر گھٹا ہوا۔ کہنے لگا اے محمد  
(صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے ڈریں! آپ نے فرمایا اگر میں خدا  
کی اطاعت نہ کروں تو اور کون اطاعت کر سکتا ہے؟  
اس نے تو مجھے امین بنا کر اس زمین پر مبعوث فرمایا ہے، مگر  
تم اعتبار نہیں کرتے۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب غالیہ  
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس  
کی گردن اڑا دوں! آپ نے اجازت نہ دی جب وہ پیٹھے  
موڑ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل سے کچھ لوگ  
ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے  
حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح  
نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (اس میں  
کچھ لگا نہیں رہتا) یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے (کہیں  
گے تم کافر ہو گئے) اور بیت پرستوں کو چھوڑ دیں  
گے (ان سے جہاد نہیں کریں گے) اگر میں اس زمانے  
میں ہوتا تو قوم عاد کی مثل انہیں تباہ و برباد کر دوں گا۔

۱۔ معاذ اللہ خدا اس حلیہ سے پناہ میں رکھے اکثر ایسا آدمی

احمد اور بے ایمان ہمارا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ سمجھ کر نہیں پڑھتے ان کے دل پر کچھ اثر نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث ادھر کی بار  
گذر چکی ہے اس باب میں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس کے دوسرے طریق میں یوں ہے جو کتاب المغازی میں گزرا کہ میں ابیہ پاک  
پروردگار کا امین ہوں جو آسمان میں یعنی آسمان کے اوپر عرش پر ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس طریق کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ

۶۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ -

باب ۳۸۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجُودٌ يَوْمَ مَعِينٍ تَابِعَةً إِلَى رَبِّهَا تَاظِرَةً -

۶۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهَشِيمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَافُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ صَلَوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا -

۶۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

از عیاش بن ولید از وکیع از اعمش از ابراہیم تیمیمی از والثرین حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ والشمس تجري لمستقر لها (سورہ یسین) آپ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد بعض چہرے اس دن تروتازہ اور خوش ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

از عمرو بن عون از خالد و ہشیم از اسماعیل از قیس حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا فرمایا تم عنقریب (آخرت میں) خدا کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ اب اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ طلوع اور غروب سے پہلے جو دو نمازیں (فجر و مغرب کی ہیں) وہ تم سے فوت نہ ہونے پائیں۔

از یوسف بن موسیٰ از عاصم بن یوسف یربوعی از ابو شہاب از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب خدائے تعالیٰ کو کھلم کھلا

دیکھ لو گے (حجاب اٹھ جائے گا)

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَجُلَكُمْ  
عَيْنًا -

(از عبدہ بن عبد اللہ از حسین جعفی از زائدہ از

بیان بن بشر از قیس بن ابی حازم، حضرت جریر رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار نکلتے  
پاس چودھویں شب کو تشریف فرما ہوئے اور فرمایا  
میں طرح آج چودھویں کا چاند چمک رہا ہے اسی طرح  
تم عنقریب اپنے خدا کی زیارت کر سکو گے، اسے  
دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

۶۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ ذَائِدَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
إِبْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عُقْبٍ  
اللَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ  
سَتَرُونَ رَجُلَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا تَرُونَ  
هَذَا لَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَيْهِ -

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن

شہاب از عطاء بن یزید اللیثی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا  
ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟  
آپ نے فرمایا بٹاؤ تمہیں چودھویں رات کے چاند  
کو دیکھنے میں کوئی الجھن ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا  
نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جس وقت  
سورۂ صاف ہو، ابراہیم ہو، اس کے دیکھنے میں تمہیں  
کوئی زحمت ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسول  
اللہ! آپ نے فرمایا بس اسی طرح تم اپنے پروردگار  
کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب لوگوں کو  
(مومن ہوں یا مشرک و کافر) اکٹھا کرے گا بعد ازاں فرمائے گا  
دیکھو (دنیا میں) جو جسے پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے

۶۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلْ تَضَافُونَ فِي الْقِيَمَةِ  
الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ  
تَضَافُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا تَحَابُّ  
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ  
تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا  
فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يُعْبَدُ الشَّمْسُ

الشَّمْسُ وَيَتَّبِعُهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ  
الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْاعِثَ  
الطَّوْاعِثَ وَيَتَّبِعُهُ هَذِهِ الْأُمَمَةُ شَائِعُهَا  
أَوْ مَنَافِعُهَا شَائِقُهَا إِنَّمَا هِيمُ قِيَامَتِهِمْ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ  
هَذَا مَا كُنَّا حَقًّا يَا نَسَارُ كُنَّا قِيَامًا  
حَبَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَا قِيَامَتِيهِمْ اللَّهُ فِي  
صُورِ جِهَةِ النَّفِيِّ يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَكَا  
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ  
وَيَضْرِبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرِهِمْ وَجِهَتِهِمْ  
فَأَكُونُ أَنَا وَاصْتَقَى أَوَّلَ مَنْ يُخْرِجُهَا  
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعَا  
الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ  
وَفِي جَهَنَّمَ كَلَامٌ مِثْلُ شَوْكِ  
السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ  
قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا  
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّه لَا يَعْلَمُ  
مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّفُ النَّاسُ  
بِأَعْمَالِهِمْ فَبَيْنَهُمُ الْمُؤَبَّقُ بَقِيَ بَعْلِهِ  
أَوِ الْمُؤَبَّقُ بَعْلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَدُ  
أَوِ الْمُجَارَى أَوْ لُحُوكًا ثُمَّ يَتَجَلَّى حَقِّي إِذَا

جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے، جو  
شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے لگ جائے، جو شخص  
بتوں شیطانوں کو پوجتا تھا وہ ان کے ہمراہ ہو جائے (یعنی)  
ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ چل دے گی) صرف اس امت کے لوگ  
رہ جائیں گے چنانچہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو بڑے بڑے کلمے شائع  
کرنے والے ہیں یا یوں فرمایا جو دنیا میں) منافق تھے غرض پھر اللہ تعالیٰ  
ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے خدا  
کی پناہ) ہم تو اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا مالک تشریف لائے  
تشریف لائے ہی ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں کبھی  
فرمائے گا (تشریف لائے گا) جسے دو پہچانتے ہوں اور فرمائے گا میں  
تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے بیشک تو ہمارا خدا ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے  
بل مراد دوزخ کی پشت پر نصب کر دیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اد میری امت پار ہوگی اس وقت پیغمبروں کے  
سوا کوئی بات نہ کر سکے گا اور پیغمبر بھی یہ کہیں گے یا اللہ یا اللہ بجاؤ  
ادھر دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم  
نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا  
ہے آپ نے فرمایا بس اسی کانٹے کی طرح وہاں آنکڑے ہونگے مگر اللہ  
ہی جانتا ہے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ یہ آنکڑے  
لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچالیں گے (دوزخ میں گھسیٹ دیں گے)  
کوئی تو اپنے (بڑے) عمل کی وجہ سے بالکل ہی تباہ ہو جائے گا جیسے  
کافرو مشرک، کوئی چھل چھلا کر گر جائیگا، کسی کو تکلیف دی جائے گی

لے لیکن بظاہر مسلمان گئے جاتے تھے۔ (ابراہیم بن سعد) کو شک ہے کہ اس لفظ کا کیا ۱۲۷۱ھ میں ایک اور صورت میں ہے اس وقت سے پہلے اس  
کو دیکھ چکے تھے ۱۳۷۱ھ میں ان کے عہد وقت ہو گا جو لوگ اللہ کی محبت میں غرق ہیں ان کو نہ قیامت کا ڈر ہے اور نہ دیاں کے احوال کا نہ موت کا نہ  
موت کی سختیوں کا وہ تو کہتے ہیں جلد رہ جائیں ابھی قیامت آ جائے اپنے محبوب پروردگار کی قدم پوسی نصیب ہو سکے عاشقان راہِ حق قیامت کا  
کار عاشق جز قحط شائے رُخ و لیلِ انیسیت۔ ۱۲۷۱ھ میں کہیں دوزخ میں نہ گر پڑیں۔ معاذ اللہ کیا سخت اور ہولناک وقت ہو گا ۱۲۷۱ھ میں



فَرَمَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ  
أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرًا مَلَائِكَةً أَنْ  
يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يَشْكُرُ  
بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحُمَهُ  
مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَيَعْرِفُونَ نَهْمُ فِي النَّارِ بِأَنْ يَكُنِيَ السُّجُودُ  
تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ مَرَّةً أَشْرَ  
السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ  
تَأْكُلَ أَشْرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ  
النَّارِ قَدْ آمَنُوا فَصَبَّ عَلَيْهِمُ  
مَاءٌ الْحَيَوَاتِ فَيَنْبِتُونَ ثَمَرَةً كَمَا  
تَنْبِتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ الشَّجَرِ  
ثُمَّ يَفْرَعُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ  
الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ  
بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ أَخْرَأُ أَهْلِ  
النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ  
رَبِّ أَصْرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ  
فَإِنَّهُ قَدْ قَسَمَنِي رِيحَهَا وَأَحْرَقَنِي  
ذَكَائُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا هَسَاءَ  
أَنْ يَسُدَّ عَوْكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ  
عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ  
تَسْأَلَني غَيْرَكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ

(لیکن بچ جائیگا) یا کچھ ایسا ہی کلمہ فرمایا راوی کو شک ہے۔ بعد ازاں  
اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کر لے گا (دربار میں بیٹھے گا) جب لوگوں کا فیصلہ  
کر چکے گا تو اپنی رحمت سے بعض دوزخیوں کیلئے جہنم دوزخ سے نکالے گا  
چاہے گا، فرشتوں کو حکم دے گا، دیکھو جن لوگوں نے دنیا میں شکر ساتھ  
شکر نہیں کیا تھا (موت دے گا) انہیں دوزخ سے نکال لو، یہ وہ لوگ ہوں گے  
جن پر کلمہ گو لوگوں یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں میں سے اللہ تعالیٰ رحم  
کرنا چاہے گا، فرشتے دوزخ میں جا کر ان لوگوں کو سجدے کے نشان  
سے پہچان لیں گے کیونکہ دوزخ کی آگ سارے دن کو کھالے گی مگر سجدے کے  
مقام (یعنی پیشانی، ناک، ہتھیلیاں وغیرہ) سالم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ  
نے وہ اعضاء دوزخ پر حرام کر دیئے ہیں، یہ لوگ کالے کالے کی طرح دوزخ سے  
نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات پھیرا جائے گا تو اس پانی کے پٹے  
ہی ایسے آگ آئیں گے جیسے دانہ پانی بہنے کی جگہ کو ٹسے پھرے میں  
(زور سے) آگتا ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ سب بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا  
لیکن ایک شخص رہ جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا  
یہ شخص ان تمام دوزخیوں کا آخری شخص ہوگا جو ہشت میں جائیگے  
یہ شخص سب کے بعد ہشت میں داخل ہوگا۔ یہ عرض کر گیا، پر خدا کا  
میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھرنے، اس کی بد بونے میرا ناک میں  
دم کر دیا ہے، اس کی لپٹ نے مجھے جلاؤ والا ہے اور کئی دعائیں  
مشیتِ ایزدی کے مطابق وہ کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
اس سے فرمائے گا، اچھا اگر میں تیری یہ درخواست قبول کر لیں  
تو دوسری درخواست کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں! تیری عزت کی  
قسم اور میں تجھ سے کوئی درخواست نہیں کروں گا، چنانچہ جو

لے عذیفہ کی حدیث میں ہے یہ شخص بنی اسرائیل میں کا ایک شخص کہ جسے چور کا اور ادا قسطنطینی نے غرائب مالک میں نکالا کہ وہ چھبہ کا ایک شخص جو کاسہیلی نے کہا اس  
کا نام ہناد جو کا ۱۲ مسمیہ

لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَ يُعْطِي رَبَّهُ مِنْ  
عُهُودٍ وَمَوَاقِيقٍ مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَقُولُ  
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ كَذَا أَقْبَلَ  
عَلَى الْجَنَّةِ وَ رَأَاهَا سَكَنًا مَا شَاءَ اللَّهُ  
أَنْ يُسَكِّنَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدَرْتَنِي  
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ  
قَدْ أُعْطِيتَ عُهُودَكَ وَمَوَاقِيقَكَ  
أَنْ لَا تَسْأَلَ نِجْنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
أَبَدًا أَوْ يُلَاقِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُ  
فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتُ أَنْ أُعْطِيتَ  
ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَ  
عَزَّيْكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَ يُعْطِي  
مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاقِيقٍ  
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ  
الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى  
مَا فِيهَا مِنَ الْخُبْرَةِ وَالشُّرُورِ  
فَيَسْكُنُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُسَكِّنَ  
ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ  
فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أُعْطِيتَ  
عُهُودَكَ وَمَوَاقِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ  
غَيْرَ مَا أُعْطِيتَكَ وَ يُلَاقِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ

عہد و پیمان اس کی تقدیر میں ہیں وہ کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ  
دوزخ کی طرف سے اس کا منہ پھیر کر بہشت کی طرف کر دے گا  
جب وہ بہشت دیکھے گا تو جتنی مدت تک خدا کو منظور ہے  
و شخص خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا پروردگار اتنا  
احسان مزید کر کہ مجھے بہشت کے دروازے پر ڈال دے پھر وہ  
فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ کوئی دست  
نہ کرے گا۔ افسوس! ابن آدم تو کتنا دغا باز ہے! وہ کہے گا  
بیشک پروردگار میں نے یہ قول کیا تھا، ساتھ ہی وہ دعائیں  
بھی جاری رکھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اب میں  
تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں پھر اور تو کوئی درخواست  
نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار نہیں تیری عزت  
کی قسم اب کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ جیسے جیسے  
خدا کو منظور ہے ویسے ویسے عہد و پیمان کرے گا۔ غرض  
اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جو نہ  
بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور بہشت اس پر ظاہر  
ہوگی تو وہاں کا عیش و آرام لطف و لذت دیکھ کر کچھ عرصہ  
جتنا خدا کو منظور ہے وہ خاموش رہے گا۔ آخر نہ رہا جائیگا،  
کہہ اٹھے گا پروردگار مجھے بہشت میں پہنچا دے اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ آئندہ اور کوئی  
درخواست نہیں کروں گا افسوس تو کتنا بد عہد نکلا؟ وہ  
عرض کرے گا بے شک (میں نے وعدے کئے تھے) مگر کیا میں  
ہی ایک تیرے تمام (کلمہ گو) بندوں میں بد نصیب ہوں چنانچہ

۱۔ اس کو شرم آئے گی کہ اتنا جلد اپنا انذار کیے تو ڈروں ۱۲ منہ ۱۵ خیر بہشت میں نہیں گیا تو نہ ہی دروازے ہی پر پڑا ہوں گا یا اللہ صدقے تیرے کرم  
اور رحم کے ہم گناہ گاروں کے لئے تو بھی معراج ہے کہ بہشت کے دروازے ہی پر پڑے رہیں بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں۔ تو اپنے فضل و کرم سے  
دوزخ سے بچاؤ ۱۲ منہ ۱۵ صدقے اس کے رحم و کرم کے ہم کیا چار اقول و قرار کیا ۱۲ منہ ۱۵ اب کے خطا ہوئی اب نہیں ہوگی ۱۲ منہ ۱۵  
بہشت سے پہلے ۱۲ منہ ۱۵ میں اذیتیں اور میں ترستا ہوں ۱۲ منہ ۱۵



۶۹۲۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ

أَبْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَرَىٰ رَبُّنَا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَارُّونَ فِي

رُؤْيَا الشَّمْسِ الْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ هَوَاءَ

قُلْنَا لَا قَالَ فَمَا تَكُمُ لَا تَضَارُّونَ

فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا

تَضَارُّونَ فِي رُؤْيَا بَنِيهَا ثُمَّ قَالَ

يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ

إِلَىٰ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ

أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ

وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ

وَأَصْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ

حَتَّىٰ يَبْقَىٰ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ

بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغَيْرَاتٍ مِّنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَىٰ بِهَمَّتُمْ تُعْرَضُ

كَأَنَّهُمْ سَرَجٌ فَيَقَالُ لِّلْهُودِ مَا

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ

عَزِيزَ بَنِي اللَّهِ فَيَقَالُ كَذَّبْتُمْ لَكُمْ

يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا

تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نُسْقِيَنَّ

فَيَقَالُ اشْرَبُوا فَيَسْتَسْقِطُونَ فِي

(انجی بن بکیر از لیث از خالد بن یزید از سعید

ابن ابی ہلال از زید از عطاء بن یسار) حضرت ابو

سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا یا

رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار

کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا بھلا جب آسمان

صاف ہو تو تمہیں چاند سورج دیکھنے میں کوئی دقت

کوئی دقت ہوتی ہے؟ ہم نے کہا نہیں آپ

نے فرمایا بس اسی طرح تمہیں قیامت کے دن

اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہ

ہوگی اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج کے دیکھنے

میں ہوتی ہے۔ بعد ازاں یوں فرمایا قیامت کے دن ایک

منادی ہوگی ہر طبقہ اپنے معبود کی طرف جائے جسے وہ دنیا

میں پوجا کرتا تھا۔ اس منادی سے صلیب کے بھاری

(نصاری) صلیب کے ساتھ اور بت پرست اپنے بتوں

کے ساتھ اور دیگر معبودوں والے اپنے اپنے معبودوں کے

ساتھ ہو جائیں گے۔ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو

(دنیا میں) خدا پرست تھے خواہ نیک ہوں یا گناہ گار اور

سختوڑی سی تعداد میں یہود و نصاری۔ بعد ازاں دوزخ

کو سامنے لایا جائے گا، وہ اس چمکدار ریت کی طرح ہوگی

جو دور سے پانی سلوم ہوتی ہے۔ اب یہودیوں سے پوچھا جائیگا

تم دنیا میں کسے پوجتے تھے؟ وہ کہیں گے حضرت عزیر علیہ السلام

کو جو خدا کے بیٹے تھے انہیں جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ

کوئی بیوی ہے نہ اولاد، اچھا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے

ہمیں پانی پلائیے! حکم ہو گا پھر (اسی سراج کی طرف چل پڑیں گے)

دوزخ میں جا کر گریں گے۔

جَهَلْمَ لَمْ يُقَالِ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ

تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ

الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ كَذَّبْتُمْ لَمْ

يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَهُ وَلَا وَلَدُهَا

تَوِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ كَشْفِيَّتَا

فَيَقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاوَتُونَ حَتَّى

يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ

أَوْ فَاجِرٍ فَيَقَالُ لَهُمْ مَا يَجْعَلُكُمْ

وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ

قَارَفْنَا هُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنْكَ

إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا

كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّا نَتَنَظَّرُ

رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي

صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ

فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ

فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا وَلَا يَكْلِبُهُ

إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ

وَبَيْنَهُ آيَةٌ تُعَرِّفُونَهَا فَيَقُولُونَ

السَّاقِ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ

لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ

يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسَمِعَهُ فَيَنْهَبُ

پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا تم دنیا میں کس کی پوجا

کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے مسیح علیہ السلام کی جو اللہ کے بیٹے تھے

جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے کہ اولاد

اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہیں گے ہمیں پانی پلائیے! حکم ہو گا

اچھا ہو (چنانچہ وہ سراب کی طرف پانی سمجھ کر جائیں گے) دھن

میں گریں گے۔ اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ

کے پوجنے والے تھے، ان میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہونگے

ان سے کہا جائے گا تم لوگ یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو مالاک

دوسرے تمام لوگ چلے گئے؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے

الگ ہے جہاں ان کے زیادہ ضرور مند تھے۔ بات یہ ہے کہ کم

نے ایک منادی سنی کہ ہر گروہ (یا طبقہ) اس معبود سے مل جائے

جسے وہ دنیا میں پوجتا تھا۔ اس رب کے انتظار میں کھڑے ہیں

(وہ حقیقی معبودائے تو اس کے ساتھ چلیں) بعد ازاں پروردگار

اس صورت کے سوا جس صورت میں یہ لوگ سے پہلے دیکھ چکے

ہوں گے ایک دوسری صورت میں ظاہر ہو گا اور فرمائے گا (اور انہوں

میں تمہارا پروردگار ہوں) جب اسے پہچان لیں گے تو کہیں گے

بے شک تو ہمارا معبود ہے، اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا،

صرف یونہی بات کریں گے وہ ارشاد فرمائے گا کیا کوئی ایسی نشانی

ہے جس سے تم معبود کو پہچان سکو؟ عرض کریں گے ساق (پینڈی کی

نشانی ہے چنانچہ پروردگار اپنی پینڈی کھولے گا اور ہر مومن اپنے کپڑے

کر سجدے میں گر پڑے گا اور جو شخص دنیا میں ریا کے طور پر اور لوگوں

کے لئے تو انہیں ہم کو ان کے ساتھ رہنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱

كَيْفَا يَسْجُدُ فَيَعُوذُ ظَهْرُهُ ظَهْرًا وَاحِدًا

ثُمَّ يُوَلِّي بَآءَ الْجُسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي

جَهَنَّمَ قُلْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَنُّ

قَالَ مَدْحَضَةٌ مَرَّلَةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ

وَكَلْدَلِيْبٌ وَحَسَكَةٌ مُغْلَطَحَةٌ لَهَا

شَوْكَةٌ عَقِيْقَةٌ كَكُونُ بَنَجْدٍ يُقَالُ

لَهَا السَّعْدَانُ يَمُرُّ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا

كَالْظَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالزَّيْفِ وَكَالْجَاوِدِ

الْحَيْلِ وَالرَّكَابِ فَنَاجٍ مُسْلِمٌ وَنَاجٍ

عَدُوٌّ وَشَيْءٌ وَكَدُّ وَشَيْءٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ لِيَتَّعِبَ سَعْبًا فَمَا

أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مِنْ شِدَّةٍ فِي الْحَقِّ

قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ

لِلْجَبَارِ إِذَا رَأَوْا أَتَاهُمْ قَدْ نَجَّوْا

فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْلَاْنَا

بِمَا نُوْا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيُصُومُونَ مَعَنَا

وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى

أَذْهَبُوا أَفْسَنْ وَحَدَّثْتُمْ فِي قَلْبِهِ مَثْقَالَ

دِينَارٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ وَيُحَرِّمُ

اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ

وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ أَوْ قَدْ مَيَّ

وَرَأَى أَنْصَافَ سَائِمِهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ

نَكَرَ فِي دُوبِهِ هُوَ بَعْضُ آدَمِيِّ بَنَدَلِيْوِي

کو سنانے کے لئے سجدہ کرتے تھے (دل میں ایمان نہ تھا) وہ بھی سجدہ

کرنا چاہیے گا لیکن اس کی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تہہ ہو جائیگی

(وہ سجدہ نہ کر سکے گا) بعد ازاں پل صراط لای جائے گی اور دوزخ کی

پشت پر رکھی جائیگی۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ پل صراط کیا چیز ہے

آپ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں پہلوان بھی پھسل کر گر پڑتے ہیں

اس پر آنکڑے چوڑے چوڑے کانٹے ہیں ان کا سر خدا رسد ان کے

کانٹوں کی طرح ہو گا جو نجد کے علاقے میں مسلمان اس پر سے نکلتے

کی طرح، بجلی کی طرح، آندھی کی طرح، تیز گھوڑوں اور ساندنیوں

کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض تو صحیح سلامت وہاں سے نکال

نکل جائیں گے، بعض کچھ زخمی ہو کر، بعض دوزخ میں گر پڑیں گے۔

آخری شخص جو پل صراط سے پار ہو گا اسے کھینچ کھینچ کر پار کیا جائیگا

تم لوگ آج کے دن مجھ سے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اتنے سخت

نہیں جتنا مسلمان لوگ اللہ سے اس دن تقاضا اور مطالبہ کریں گے

(یعنی خدا سے اس دن بہت زیادہ تقاضا اور مطالبہ کریں گے)

چنانچہ مسلمان جب خود نجات پا جائیں گے تو اپنے مسلمان بھائیوں

کو دوزخ سے نجات دلانے کے لئے بار بار پروردگار سے عرض کریں گے

کہیں گے پروردگار یہ لوگ ہمارے مسلمان بھائی تھے، ہمارے ساتھ نماز پڑھتے

تھے، روزے رکھتے تھے، دوسرے نیک کام کیا کرتے تھے (انہیں بھی

دوزخ سے نجات عطا فرما) پروردگار فرمائے گا اچھا جاؤ جس شخص کے

دل میں ایک شرفی برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو اللہ تعالیٰ

ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ پر حرام کر دے گا جب یہ نیک

مسلمان انہیں نکلانے وہاں جائیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض تمباؤں

نک آگ میں ڈوبے ہوں گے بعض آدمی پندلیوں تک بہر حال جن لوگوں کو یہ نیک مسلمان پہچان لیں گے انہیں نکال دیں گے

لے اس پیرا کا ذکر ترمذی میں بھی ہے یعنی پارسوں کی کتاب میں اس کا نام چنیود مل نکلسا ہے ۱۲ منہ ۱۳ لیس درجہ درجہ علی درجہ کے ہیں وہ اس قدر بلند  
پار ہو جائیں گے جیسے آنکھ جھپک بجلی کی جھک پھر ان سے آگ نہ کر اندھ کی طرح پھر ان سے آگ نہ کر تیز رو گھوڑوں کی طرح پھر ان سے آگ نہ کر تیز افسوں کی طرح، علیٰ ہذا  
القاسم آخری کچھ کرنا ہے

عَرَفُوا أَنَّهُمْ يُعَوِّدُونَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا  
فَمَنْ وَجَدَ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ  
نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرَجُوهُ فَيُخْرِجُونَ  
مَنْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ يُعَوِّدُونَ فَيَقُولُ  
أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرِجُونَ  
مَنْ عَرَفُوا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ  
لَمْ تُصَدِّقُونِي فَأَقْرَعُوا إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَلَّكَ حَسَنَةً  
يُضَاعِفْهَا فَيُشْفَعُ السَّيِّئُونَ وَاللَّيْلَةُ  
وَالْيَوْمُ مَوْنٌ فَيَقُولُ الْحَبَابُ رُبْقِيَّةٍ  
شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ  
فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ امْتَسَمُوا أَثْلُقُونَ  
فِي نَهْرٍ بِأَفْوَاهِهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ  
الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا  
تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَبِيلِ الْكَسِيلِ قَدْ  
رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى  
جَانِبِ الصَّخْرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ  
مِنْهَا كَانَ أَحْضَرُ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى  
الظُّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيُخْرِجُونَ كَأَنَّهُمْ  
الذُّلُوكُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ  
فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ هَلْؤَلَاءِ عَتَقَاءُ الرَّحْمَنِ

پھر وہ بارہ پروردگار کے پاس حاضر ہوں گے (اور عرض کریں گے) حکم ہو گا اچھا جاؤ جس کے دل میں آدھی اشرفی برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ ایسے لوگوں کو بھی نکال لیں گے، پھر واپس آکر پروردگار کے پاس حاضر ہونگے (عرض کریں گے) حکم ہو گا اچھا جاؤ جس کے دل میں جینٹی برابر بھی ایمان دیکھو اسے بھی نکال لو وہ آکر جس جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم لوگ میری بات صحیح نہیں سمجھتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو اللہ تعالیٰ کسی پروردگار برابر ظلم نہیں کرنے کا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنا کر دے گا بعض پیغمبر اور فرشتے اور (نیک) مسلمان سب (اپنے اپنے درجہ پر) شفاعت کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا اب میری ذاتی شفاعت باقی ہے، چنانچہ ایسے لوگ جو آگ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے ایک مٹھی بھر کر آگ میں سے نکالے گا اور آبِ حیات کی نہر میں اس مٹھی کو ڈال دیا جائے گا تو پانی کے چشمے میں جس طرح دانہ اگتا ہے اس طرح اس نہر کے دونوں کناروں پر ابھریں گے تم نے کبھی ہو گا یہ دانہ کبھی ستمبر کے نزدیک اگتا ہے کبھی درخت کے نزدیک پھر جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں ابھرتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔

غرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلیں گے تو موتی کی طرح چمکتے ہوئے ہوں گے۔ ان کی گردنوں پر مہر کر دی جائے گی (کہ یہ خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں) پھر وہ بہشت میں جائیں گے تو بہشتی لوگ کہیں گے ”یہ لوگ خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں حالانکہ انہوں نے کوئی

أَدَّخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ وَ  
وَأَخِيرَ قَدَمُوهُ قِيَالُ لَهُمْ تَكْمَلًا  
رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ -

۶۹۲۱ - وَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ  
حَدَّثَنَا هَبْشَاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ أَكْبَنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يُجَسُّسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ حَتَّى يُبْهَرُوا بِإِلَافٍ فَيَقُولُونَ  
لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا قَبْرُ يَحْيَى  
مِنْ مَكَانِنَا قَيِّمُوا أَدَمَ فَيَقُولُونَ  
أَنْتَ أَدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ  
بِمِدَّةٍ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ  
لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ  
شَيْءٍ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى  
يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَقُولُ  
لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ فَيَدْكُرُ خَطِيئَتَهُ  
الَّتِي آمَنَ بِهَا أَخْلَاهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ  
نَهَى عَنْهَا وَلَكِنْ امْكُثُوا نَوْحًا أَوَّلَ  
نَبِيِّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ

عمل کیا نہ ثواب کا کام کر کے آگے بھیجا اب ان لوگوں سے  
ارشاد ہو گا تم نے جو جو نعمتیں (بہشت میں) دیکھیں وہ سب  
لو اور اتنی ہی اور لو

(از حجاج بن منہال نے بحوالہ ہمام بن یحییٰ از قتادہ)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن لوگ (گرم میدان  
میں) رکے رکے ملول و متفکر ہو جائیں گے (آخر مشورہ کر  
کے) کہیں گے، اب ہم اپنے مالک کے پاس کوئی سفارش  
کرائیں تاکہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب مسل کر  
آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے آپ آدم  
میں سب لوگوں کے باپ ہیں آپ کا پیکر اللہ تعالیٰ نے اپنے  
ہاتھ سے تیار کیا آپ کو بہشت میں آباد کیا اپنے فرشتوں سے  
آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کا نام آپ کو بتایا (ہر زبان میں  
گفتگو کرنے کی تعلیم دی) باری تعالیٰ کے سامنے ہمارے  
سفارش کیجئے، تاکہ ہم اس تکلیف سے نجات پائیں  
(دھوپ میں جل رہے ہیں پسینے میں غرق ہیں) وہ کہیں گے میں اس  
لائی نہیں اور اپنی لغزش یاد کریں گے جو انہوں نے اہل دشت  
میں سے کھالیا تھا جس کا کھانا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا البتہ  
تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں رننی

سے بلا کر تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو نازل کر دیا ۱۲ منہ ۱۵ من میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ جو لوگ اپنی خاص صفی سے نکالے گا، یہ کیوں لوگ  
ہوں گے جن کو کہیں ہیں جنہوں نے توحید اور رسالت کو مانا جو لوگ بالکل اعمال خیر نہ کئے ہوں بعضوں نے کہا مراد وہ کفار ہیں جو موجد ہے ہیں لیکن  
انہوں نے کسی چیز کو نہیں مانا لیکن یہ قول ضعیف ہے چونکہ دوسری بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے کافروں کا دوزخ میں ایمان لا دینا نکلتا ہے قسطلانی  
نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اس امت کے گنہگار لوگ دوزخ میں جائیں گے پھر شرفاعت سے نکالے جائیں گے اور صحیح مذہب یہی ہے اور اس پر بہت سی تفاسیر  
دلائل کرتی ہیں بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس امت کے گنہگار لوگ جو مومن ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے لیکن یہ قول مرکب  
غلط ہے اور قرآن و حدیث کا حکم کھلا انکار ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ان گنہگار مسلمانوں کو عذاب کافروں اور مشرکوں کے ساتھ ہی ہو گا لیکن بوجہ ایمان کے  
ان کو شفاعت قبول ہوگی اور برائی کے درجے کے مطابق سزا پائیں گے جیسے کہ اگر حدیث پھر اطمینان گزرتا ہے کہ بعض پاؤں تک آگ میں ہوں اور  
بعض نصف سا تک اور بعض ایسے ہوں گے کہ سولے سجدے والی جگہوں کے سب آگ میں جل رہے ہوں گے ۱۳ منہ



فَيَا تُونَ نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ  
وَيَذْكُرْ حَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ  
رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنْ انْتَوَا أَبْرَاهِيمَ  
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَا تُونَ لَبْرَاهِيمَ  
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرْ  
ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذِبَهُنَّ وَلَكِنْ انْعَمُوا  
مُوسَى عَبْدَ اللَّهِ اتَّكَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَفَّلَهُ  
وَقَرَّبَهُ يَحْيَى قَالَ فَيَا تُونَ مُوسَى  
فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَيَذْكُرْ  
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسِ  
وَلَكِنْ انْتَوَا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ  
وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَا تُونَ  
عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ وَلَكِنْ  
انْتَوَا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ  
فَيَا تُونَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رَيْفِي فِي  
دَارِهِ فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ  
وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَذَّعْنِي مَا شَاءَ  
اللَّهُ أَنْ يَذَّعْنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدًا

لہ او عرض کریں گے سب وہ ہوتے اب آپ ہی کا درباق ہے۔ مہربا سید کے درباق الہی ۴ دل و جان با وفائیت پر عجب خوش لقی ۵ نہ کہ نہ دلیانیم توئی آپ حیات ۶  
رہ فرما کہ زہد مگر زشتہ نہیں اور فقیر نہیں مگر کیکاست سیدی انت مہیب قبی ۷ اس دھند آند پیشت بے درمان طبعی۔ یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مسلمان  
لوگ یہ دعویٰ نہیں کرتے ہیں اور جان چکے ہیں کہ وہ سب پر غریب جواب دینے کے لیے تھے تو پھر ان کے پاس کیوں جائیں گے کیونکہ ایماندار لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک  
سب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اور ان کے پیروں کی امت کے لوگ اس حدیث سے واقف نہ ہونگے دوسرے قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ اس وقت بہت بڑے بھولا ہوا ہوگا۔  
یہ بات بھی یاد رہی ہوگی کہ لوگ ملاح دیں گے اس پر عمل کریں گے ۱۴ منہ ۱۵ بعضوں نے کہا پروردگار کے گھر سے مراد بہشت ہے اور اضافت تشریف کے لئے ہے جیسے  
کہتے ہیں بیت اللہ۔ مصابیح والے نے کہا ترمیم یوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت چاہوں گا جب میں اس کے گھر یعنی جنت میں ہوں گا یا یہاں گھر سے مراد  
خاص وہ مقام ہے جہاں پروردگار اس وقت تجلی فرما ہوگا وہ کیا ہے عرش معلیٰ۔ اور عرش معلیٰ کو صحابہ نے خدا کا گھر کہا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں  
وكان مكان الله اعلى وأدفعاً ۱۲ منہ

وَقُلْ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ وَسَلِّ  
تُعْطُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُنْفِثُ عَلَى  
رَبِّي بِشَنَائِهِ وَتَحْمِيدِهِ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ  
أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادَهُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا  
يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ  
وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَاسْتَأْذِنُ  
عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ  
فَإِذَا أَرَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا أَقِيدُ عَنِّي  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقُولُ  
أَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ  
وَسَلِّ تُعْطُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُنْفِثُ  
عَلَى رَبِّي بِشَنَائِهِ وَتَحْمِيدِهِ يُعَلِّمُنِي  
ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ  
فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادَهُ وَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأَخْرِجُهُمْ  
مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ  
الثَّالِثَةَ فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ  
فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا أَرَأَيْتُهُ وَقَعْتُ  
سَاجِدًا أَقِيدُ عَنِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي  
ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ تَسْمَعُ وَ

گر پڑوں گا، پروردگار جب تک اسے منظور ہوگا مجھے سجدے میں  
پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)  
اپنا سراٹھائیے اور کہیے آپ کا کہنا ہم سنتے ہیں، سفارش کیجئے  
آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں، کچھ طلب کیجئے ہم عطا کرتے  
ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ارشاد پر میں اپنا سر  
اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی وہ تعریف و ثنا کروں گا جو اس  
وقت مجھے سکھائے گا پھر سفارش شروع کروں گا لیکن میری  
سفارش کے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، میں پروردگار  
کے در دولت سے نکل کر ان لوگوں کو (دوزخ سے نکال کر)  
بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انس سے یہی سنا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہشت میں داخل  
کر کے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور در دولت پر پہنچ کر  
اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت ملے گی میں اسے دیکھتے ہی سر بسجود  
ہو جاؤں گا جب تک وہ چاہے گا مجھے سر بسجود رہنے دے گا پھر فرمائے  
گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سراٹھائیے اور کہیے آپ کا کہنا ہم سنتے  
ہیں، سفارش کیجئے آپ کی سفارش ہم منظور کرتے ہیں کچھ فرمایا  
کیجئے ہم عطا کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اپنا سر  
اٹھاؤں گا اور پروردگار کی تعلیم کردہ حمد و ثناء بجالاؤں گا پھر سفارش  
شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائیگی میں دہاں سے  
نکل کر دوزخ پر جا کر ان لوگوں کو نکال لوں گا اور بہشت میں داخل  
کروں گا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب میں  
دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کے فاسخ ہو جاؤں گا تو تیسری بار اپنے مالک کے سامنے آؤں گا اور در دولت پر پہنچ کر  
اذن چاہوں گا مجھے اذن ملے گا، میں اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا جب تک اسے منظور ہے مجھے اللہ تعالیٰ سجدے ہی میں  
پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سراٹھائیے کہنا کہتا ہے، ہم سنیں گے

۱ شَفَعْتُ شَفْعًا وَسَلَّ تَعَطُّهُ قَالَ قَاتِلُ  
رَأْسِي قَاتِلِي عَلَى رَأْسِي بَنَاءً وَتَحْمِيدٍ  
يُعْلِمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي  
حَدًّا أَفْخَرُ مِنْ قَاتِلِي خَلَهُمُ الْجَنَّةُ قَالَ  
قَاتِلُهُ وَقَدْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ وَأَخْرُجُ  
فَأَخْرِجُهُم مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا  
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَوْ وَجَبَ عَلَيْهِ  
الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ قَاتِلُ هَذِهِ الْأَيَّةِ  
عَلَى أَنْ يُبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا  
مُّحْمَدٌ أَوْ قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمُحْمَدِيُّ  
الَّذِي وَعَدَكَ نَبِيُّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

سفارش کیجئے منظور کی جائے گی۔ سوال کیجئے عطا کیا جائیگا  
میں اس ارشاد پر سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی  
(عنایت و نوازش شامانہ کے شکر یہ میں) وہ حمد و ثناء  
بجاولوں گا جو اس وقت مجھے تعلیم دے گا پھر سفارش  
شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائیگی  
میں وہاں سے نکل کر (دوزخ پر جاؤں گا) اور لوگوں کو بہشت  
میں لے جاؤں گا۔

قتادہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں ان لوگوں کو بھی  
دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر چکوں گا تو اب دوزخ میں  
وہی لوگ رہ جائیں گے جو ان ہمیشہ دوزخ میں رہنے  
رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر و مشرک)

یہ حدیث بیان کر کے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ  
آیت تلاوت کی عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مِّمَّ مَحْمُودًا۔ کہنے لگے مقام محمود یہی ہے جس کا وعدہ  
اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر (یعنی حضور) صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔

۶۹۲۲۔ حَلَّ ثُبَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَكْسَبُنُ مَالِكُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ

(از عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم از عم او از والدش  
از صالح از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا  
کر ایک خیمے میں جمع فرمایا اور فرمایا تم لوگ  
اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک اللہ

ملہ یہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے بارگاہِ خداوندی میں معلوم کرنا چاہیے کہ تین تین بار آپ اجازت پا جائیں گے اور آپ کو احسانتِ دہریہ کی  
انتظار کسی پیغمبر کو مل نہیں ہے۔ حضرات موفیہ نے فرمایا ہے کہ حقیقت محمدیہ تمام غلائی سے بالاتر ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی تو حق تعالیٰ نے  
کے حد کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو وہاں سے نکال کر ۱۲ منہ ۳۳ تو مقام محمود وہ رفیع الشان درجہ ہے جو خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا۔ ایک روایت میں ہے اس مقام پر آگے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ اب جن جاہل فقیروں نے اپنے  
پروردگار کی تکریم میں لکھا ہے کہ مقام محمود ان کا ایک ادنیٰ مقام ہے وہ بڑے ادب اور سخت سزا کے لائق ہے اس کے  
پروردگار تو کیا، بڑے بڑے اولو العزم پیغمبر میں اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے ۱۲ منہ

فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَيْبَةٍ وَقَالَ لَهُمْ  
أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
فَاتَّبَعِي عَلَى الْحَوْضِ -

۶۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ  
الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا  
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ تُوْرُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ  
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ  
الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ  
حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ  
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ حَاصَلْتُ  
وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ  
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا  
أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ  
قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الثَّوْبَانِ

اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حوض  
کو شیریں نہ ملو۔

(از ثابت بن محمد از سفیان از ابن جریج از سلیمان  
احول از طاووس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو  
تہجد پڑھتے تو فرماتے ”اے اللہ ہمارے رب تمام تعزیزیں  
اور حمد تیرے لئے ہے تو زمین و آسمان کا قائم رکھنا والا  
تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین اور ان کی ہر شے کا  
پروردگار ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان و زمین  
اور ان کی ہر شے کا روشن کرنے والا ہے، تو حق ہے تیری  
ہر بات حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے  
جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے  
اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا، تیرے اد پر ایمان  
لایا، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، تمام فیصلے تیری ہی  
بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، تجھ سے فیصلے  
کا خواہاں ہوں، اے میرے پروردگار تو میری سابقہ  
آئندہ، ظاہر و باطن اور وہ لغزشیں جنہیں تو مجھ  
سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما دے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں قیس بن سعد  
اور ابو الزبیر نے اس حدیث میں طاووس سے  
بسمائے قیتم السموات کے قیام السموات نقل کیا ہے

لے ترجمہ باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ فرمایا تم اللہ سے مل جاؤ یعنی اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہو ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب یہیں  
سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ قیام مبالغہ کا صبیحہ ہے معنی وہی ہے یعنی خوب تھا شے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور ابوداؤد نے اور  
ابو الزبیر کی روایت کو امام مالک نے مؤطا میں واصل کیا ۱۲ منہ

طَاوُسٍ قَتَا مَوْ قَالَ مُجَاهِدٌ الْقِيَوْمُ  
الْقِيَامُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقِيَامُ  
وَكَلَامَهُمَا مَدَحٌ

۶۹۲۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ  
عَنْ عَتِيقَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ  
لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ كَرْجَمَانٌ وَلَا  
حِجَابٌ يَحْجُبُهُ -

۶۹۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ  
أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَبِيدٍ  
الْحَبَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ  
أَنِتَّهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ  
ذَهَبٍ أَنِتَّهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ  
الْقَوْمِ وَمَا بَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى نَفْسِهِمْ  
إِلَّا دَرَدَ أَمْرُ الْكِبَرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ

۶۹۲۶- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ  
وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ كَيْتَ هِيَ (اسے فریابی نے وصل کیا) قیوم کا

معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیۃ الکرسی

میں، اللہ لا الہ الا هو الحق القیام پڑھا ہے دونوں تہمتوں کا

(از یوسف بن موسیٰ از ابوالسامہ از اعمش از عتیقہ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اللہ

تعالیٰ سے ہم کلام ہوگا جبکہ مترجم کی بھی ضرورت

نہ ہوگی اور نہ کوئی حجاب ہوگا۔ (بلکہ ہر مؤمن اللہ

تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)

(از علی بن عبد اللہ از عبد العزیز بن عبد الصمد از ابو

عمران از ابوالکریم عبد اللہ بن قیس) حضرت عبد اللہ بن

قیس المعروف حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں

چاندی کے دو باغ ہیں ان کے برتن اور سب سامان چاندی

کے ہیں۔ دو باغ سونے کے ہیں ان کے برتن اور سب سامان

سونے کے ہیں جنتہ العدن میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار

میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی فقط کبریا کی چادر حائل ہوگی

جو پروردگار کی ذات اقدس پر جلوہ دینے ہوگی۔

(از حمید از سفیان از عبد الملک بن اعین و جابر

ابن ابی راشد از ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ ۱۲

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْقَطَعَ مَالُ امْرِئٍ  
مُسْلِمٍ بِمِثْقَلِ حَبَّةٍ نَقِيَّةٍ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ  
غَضَبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِضْدَاقَهُ  
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ  
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي  
الْآخِرَةِ وَلَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ الْإِيمَانُ -

۶۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكِلُهُمُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَتِهِ لَقَدْ أُعْطِيَ  
بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ  
وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ  
بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ أَمْوِي  
مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَتَعَ فَضْلَ مَاءٍ  
فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ  
أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا مَتَعْتَ فَضْلَ  
مَالِي تَعْمَلُ يَدَ الْكَـ

نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہضم کرے تو جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر غصے ہوگا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (یہ حدیث بیان کر کے) یہ آیت پڑھی اِنَّ الْاٰدِیْنَ کَیْثُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاٰیْمَانِهِمُ الْاٰمِیۃ ترجمہ: جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیاوی فائدہ حاصل کر رہے ہیں قیامت کے دن ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا نہ ان سے خدا کلام کرے گا الآیہ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو از ابوصالح)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت  
کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ان پر شفقت  
کی نگاہ ڈالے گا۔ ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت  
جھوٹی قسم کھائے کہ مجھے اس کی اتنی قیمت ملتی تھی حالانکہ  
اتنی قیمت نہ ملتی ہو بلکہ کم۔ دوسرے وہ شخص جو نمازِ عصر کے  
بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لے  
یتیم لے وہ شخص جو بچا ہو (اپنی ضرورت سے زیادہ) پانی  
روک رکھے (کسی کو پینے یا چلانے نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت  
کے دن اس سے فرمائے گا میں بھی آج اپنا فضل تجھ سے  
روک لیتا ہوں جیسے تو نے وہ بچی ہوئی چیز روک  
رکھی جسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

۱۰۔ یہ حدیث اور گزیر مکی ہے۔ باب کی مطابقت اس سے نکلی کہی اللہ وعلیہ غفران ۱۲ منہ ۱۰ ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ ۱۰

اللہ نے متایا تھا۔ یعنی یا فی سہر منہ

۲۸ ۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ  
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ  
كَهَيْبَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا  
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُبَاتَاتٍ  
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْحَجَرُ  
رَجَبٌ مُضَرٌ الَّذِي بَيْنَ جِهَادٍ رَجَبٍ  
أَيُّ شَهْرٍ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ  
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ  
قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا  
أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ  
الْبُدَّةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا  
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى  
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ  
قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ التَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ  
فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ  
وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ

(از محمد بن منی از عبد الوہاب از ایوب از محمد ابن

ابی بکرہ) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ گھوم گھام کر پھر  
اصلی حالت پر آگیا جس حالت پر زمین و آسمان کی  
پیدائش کے دن تھا۔ دیکھو سال بارہ مہینوں کا ہوتا  
ہے۔ ان مہینوں میں چار مہینے قابل احترام ہیں تین تو  
ساتھ ساتھ ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم اولیٰ  
الکلی یعنی مضر کا رجب جو جہادى الاخواء و رجباً  
درمیان میں آتا ہے۔ بتاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم  
نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ  
خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ شاید اس کا دوسرا  
نام مقرر کریں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کیا ذوالحجہ کا مہینہ  
نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر  
فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول  
خوب جانتا ہے اس کے آپ خاموش رہے یہاں تک ہم سمجھے آپ  
اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟  
ہم نے عرض کیا بے شک۔ آپ نے فرمایا اچھا یہ دن کونسا ہے  
ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ  
خاموش رہے ہم سمجھے آپ اس کا نام اور کچھ رکھیں گے پھر فرمایا کیا  
یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپ نے  
فرمایا دیکھو تمہارے جان و مال، محمد بن سیرین کہتے ہیں،  
میرے خیال میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جان و مال کے ساتھ

لہ اس حدیث کی شرح اور پرکڑ چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ اس میں پروردگار کے ملنے کا ذکر ہے۔ رجب کو مہر کا رجب اس لئے کہا کہ مفراس

مہینے کا بہت ادب کرتے تھے تو یہ مہینہ انہی کی طرف منسوب ہو گیا ۱۲ منہ

حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي  
بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا  
وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ  
أَعْمَالِكُمْ أَلَا خَلَا تَرُجِعُونَ الْبَعْدَى  
خَلَا لَا يَضُرُّ بِبَعْضِكُمْ دِقَابُ بَعْضٍ  
أَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ  
بَعْضٌ مِّنْ يَّبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْ عَلَى  
لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِّنْ سَمِعَهُ فَكَانَتْ  
مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَكَ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ  
بَلَغْتُ أَلَا هَلْ يَلُغْتُ -

بھی فرمایا تمہاری عزتیں آبروئیں تو آپ نے فرمایا تمہارے  
جان و مال اور عزتیں و آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی  
حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے  
میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار کو ملو گے وہ  
تمہارے اعمال کی تم سے پرسیش کرے گا۔ لہذا یاد رکھو میرے  
بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں  
مارنے لگو۔ خوب یاد رکھو جو لوگ یہاں ہیں وہ دوسروں کو  
جا کر یہ پیغام سنا دیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسے ایک بات  
پہنچائی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے  
خود سنی ہوئی ہے۔

محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کر کے کہتے

تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا  
دیکھو میں نے (محکم خدا تمہیں) پہنچا دیا دیکھو میں نے (محکم خدا تمہیں) پہنچا دیا۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ کی  
رحمت نیک بندوں سے قریب ہے۔"

**باب ۳۸۸** مَا جَاءَ فِي قَوْلِ  
اللَّهِ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ  
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ -

۶۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ  
أَبِي عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
كَانَ ابْنٌ لِّبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ  
أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ

(از موسیٰ بن اسمعیل از عبد الواحد از عاصم از ابو  
عثمان) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا بچہ  
قریب المرگ تھا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ نے فرمایا ان سے کہو اللہ ہی کا  
سب مال ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور جسے

لہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ مسئلہ بہت سے پچھلے حدیث کے سننے والے انھوں سے زیادہ حافظ ہوئے۔ چنانچہ آخری زمانہ  
میں امام بخاری اور امام مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی حدیث کے بڑے بڑے حافظ ہوئے ہیں جنہوں نے  
ہزاروں لاکھوں حدیثوں کو یاد رکھا۔ اور صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ۱۲ منہ



کی میعاد مقرر ہے صبر کرو اور اللہ سے اجر طلب کرو۔ انہوں نے دوبارہ قسم دے کر بلوایا۔ آخر آپ اُٹھے۔ میں بھی اُٹھا، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سب آپ کے ساتھ چل پڑے، جب صاحبزادی صاحبہ کے گھر پہنچے تو بچہ آپ کے حوالے کیا گیا اس کی جان سینے میں تڑپ رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرانی مشک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر رو دئے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسرے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

(از عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم از یعقوب از والدین از صالح بن کیسان از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ اور بہشت دونوں میں جھگڑا ہوا بہشت نے کہا پروردگار میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو دنیا میں کمزور اور خستہ حال تھے۔ دوزخ کہنے لگی مجھ میں وہ لوگ آ رہے ہیں جو مستکبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے۔ میں جسے چاہتا ہوں اسے تیری وجہ سے عذاب دیتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بُرہ کر دوں گا۔ بہشت کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ دوزخ کو اس لئے کہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا دوزخ کے لئے

وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرُوا وَلْتَحْسِبُوا قَارُسُكُمُ إِلَيْهِ قَالُوا قَسَمْتُ عَلَى اللَّهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَابْنُ كَعْبٍ وَعَبَادُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا تَوَلَّوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقْلُقُ مَبْدَرُ حَسْبَتُهُ قَالَ كَأَنَّمَا شَنَّةٌ فَيَكُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ ابْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصِمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَىٰ رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُسَقَّطَاتُ النَّاسِ وَسَقَطُهَا وَقَالَتِ النَّارُ يَغْنَى أَوْثَرُ بَالِئِكَاتٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِيقٌ وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مَلُوكُهَا قَالَ قَامَا الْجَنَّةُ قَائَتِ

اللَّهُ لَا يَظَاهِرُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَلَا إِثْرًا  
يُنشِئُ اللَّيْلَ وَمَنْ يَشَاءُ فَيُلْقُونَ فِيهَا  
فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى  
يَغْنَمَ قَدَمَهُ فِيهَا فَتَمْتَلِكُ وَيُرَدُّ  
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ.

۶۹۳۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُثَيْبِ بْنِ  
أَنُومًا سَفَعُ مِنَ النَّارِ يَذُّ نُوبَ أَصَابُوكَ  
عُقُوبَةً ثُمَّ يَذُّ خَلْعُهَا اللَّهُ الْجَنَّةُ بِفَضْلِ  
رَحْمَتِهِ يَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ  
هَاشِمٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ  
اللَّهَ يُسَبِّحُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
أَنْ تَرْوُكَ -

۶۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إَصْبَعٍ  
وَالْأَرْضَ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إَصْبَعٍ

پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائے گی، اس کے بعد دوزخ  
کیے گی اور کچھ مخلوق ہے ۹ (میں ابھی خالی ہوں) تین بار ایسا  
ہی ہو گا۔ آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا تو  
وہ بالکل پُتر ہو جائے گی حتیٰ کہ اس کا ایک حصہ دوسرے  
پر لٹ دیا جائے گا اور وہ کہے گی بس بس بس (میں بھری گئی)

(از حفص بن عمر از میثم از قتادہ) حضرت انس رضی  
الشرعہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کچھ لوگوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ سے جلنے  
کا ایک نشان (دسمہ) رہ جائے گا یہ ان کے گناہ کی سزا ہوگی جبکہ  
اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے انہیں بہشت میں داخل کرینگے  
انہیں جہنمی کہا کریں گے۔

یہ حدیث ہمام نے بحوالہ قتادہ از حضرت انس رضی اللہ عنہ  
از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی۔ (کتاب الترقاق میں موصولہ حدیث)

باب آسمانوں اور زمینوں کو اللہ تعالیٰ ہی  
تھلے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے

(از موسیٰ از ابو عوانہ از اعمش از ابراہیم از علقمہ)  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک  
یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
وہ کہنے لگا یا محمد (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان  
زمین، پہاڑوں، درختوں اور ندیوں کو اپنی الگ الگ  
ایک ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر ہاتھ سے اشارہ

۱۷ یعنی لوگ اس میں جھونکے جائیں گے وہ کہے گی اور میں ۱۲ منہ ۱۵ اس طریق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ عرض ہے کہ  
قتادہ کا سماع انس سے ثابت کریں ۱۲ منہ

وَالشَّجَرِ وَالْأَنْهَارِ عَلَى إِصْبَحٍ وَ  
سَائِرِ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ  
أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ  
حَقَّ قَدْرِهِ -

**باب ۳۸۸۵ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ**  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَلَيْهَا  
مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فَعْلُ اللَّهِ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُكَ فَالْوَيْ  
بِمَقَاتِلِهِمْ وَفِعْلِهِمْ وَأَمْرِهِمْ وَ  
مَحَلِّهِمْ وَهُوَ الْخَالِقُ الْكَائِنُ  
غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ  
وَأَمْرُهُ وَتَخْلِيقُهُ وَتَكْوِينُهُ  
فَهُوَ مَفْعُولٌ مِّنْ مَّخْلُوقٍ مَُّكَوَّنٌ

۳۸۸۳ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتِ  
مَيْمُونَةَ كَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَا تَنْظُرُ كَيْفَ صَلَوَةُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

کمر کے فرمائے گائیں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ خدا کی شان معی  
معنی میں معلوم نہیں کر سکے۔

**باب آسمان و زمین اور دوسری مخلوقات**  
کی تخلیق کا بیان -

تخلیق کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل اور اس کا  
حکم ہے لہذا رب تعالیٰ اپنے صفات، افعال  
اور امر سمیت خالق اور مکتون ہے، اس کمفات  
افعال اور امر مخلوق نہیں البتہ جو چیزیں اس کے  
فعل، امر، خلق یا تکوین سے معرض وجود میں  
آئی ہیں وہ مفعول و مخلوق ہیں اور کائناتیں  
شامل ہیں (خالق نہیں)۔

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از شریک بن عبد اللہ  
ابن ابی نمر از کریم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
کہتے ہیں ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المؤمنین  
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہ پڑا، اس  
رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت میمونہ  
رضی اللہ عنہا کے پاس تھے میرا مطلب یہ تھا کہ دیکھوں  
آپ نماز تہجد کیسے پڑھتے ہیں؟ چنانچہ آپ نے

۱۔ یہ باب لاکھ نام بخاری نے اہل سنت کا مذہب ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات خواہ ذاتیہ ہوں جیسے علم قدرت خواہ افعالیہ ہوں  
جیسے خلق تربیت کلام نزول استواء وغیرہ یہ سب غیر مخلوق ہیں اور معتزلہ اور جمہور کا رد کیا امام بخاری نے رسالہ خلق افعال العباد میں لکھا ہے  
کہ قدرت تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں اور جمہور تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں اور جمہور کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے ہی  
وہ سب کلمہ کن کو ہی مخلوق کہتے ہیں اور سب اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور مخلوق ہوائے افعال ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے افعال  
و نہ لہذا کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲ منہ

فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَاخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولَى الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْهَضَ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَانَ يَدَا لِيَا صَلَواتٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ -

**باب ۳۸۸۶** وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْهُوسِلِينَ

جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔

۶۹۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَكَ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي -

۶۹۳۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

(بعد نماز عشاء) سھوڑی دیر اپنی اہلیہ محترمہ سے باتیں کیں ، بعد ازاں آرام فرمانے لگے۔ رات کا تقریباً آخری تہائی جب آہنچا یا اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ (بیاد ہو کر) اٹھ بیٹھے، آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت پڑھی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ تَارِوُلی الْأَلْبَابِ۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے مسواک کی، وضو کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اتنے میں بدل رضی اللہ عنہ نے اذان فجر دی آپ نے دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی۔

**باب** ارشاد الہی ”ہم نے مبعوث کردہ بندوں کے لئے ہمارا پہلے ہی وعدہ ہو چکا ہے کہ ان کی مدد کی

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اخو ص عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یہ لکھا ”میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی۔“

(از آدم از شعبہ از اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

لہ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں عہد کرنے کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ نے ان کو بھی قدیم کہا ہے اور اشعریہ اور چند علماء کہتے ہیں کہ صفات فعلیہ جیسے کلام نزل استوا نکون وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے حادث ہونے پر رد کار کا حادث ہونا لازم نہیں آتا۔ اب جن لوگوں نے صفات فعلیہ کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے مثلاً خلق کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اسی طرح صفت استوا قدیم ہے مگر عرش سے اس کا تعلق حادث ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ  
 اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّائِفُ  
 الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ مُجْمَعٌ فِي  
 بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ  
 لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ  
 يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَى  
 الْمَلَكِ فَيُؤَذِّنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ  
 رِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيَّهُ أَوْ  
 سَعِيدَهُ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ  
 أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
 حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ  
 فَيَسْأَلُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ  
 أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَآرَتْ  
 أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ  
 حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا  
 ذِرَاعٌ فَيَسْأَلُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ  
 بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا

۶۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي  
 يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي

صادق و مصدوق جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا ارشاد ہے کہ آدمی کا لطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں  
 چالیس دن اور چالیس رات جمع رہتا ہے پھر (چالیس  
 دن کے بعد) وہ ایک بستہ خون کی شکل ہو جاتا ہے پھر  
 ایک چلہ کے بعد گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
 ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے، اسے چار باتوں کا حکم  
 ہوتا ہے کہ اس کی روزی، اس کا عمل، اس کی عمر اور  
 اس کی نیک بختی یا بد بختی لکھے پھر اس میں روح  
 سمجھائی جاتی ہے (یعنی روح انسانی جسے نفس نامی  
 کہتے ہیں) چنانچہ ایک شخص (عمر بھر) بہشتیوں والے  
 کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں  
 ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر اس کا نوشتہ  
 تقدیر غالب آتا ہے وہ دوزخ والے عمل شروع کر دیتا  
 ہے حتیٰ کہ وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے اس کے برعکس  
 دوسرا شخص (عمر بھر) دوزخیوں والے کام کرتا رہتا ہے  
 جب اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ  
 جاتا ہے تو اس پر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے وہ بہشتیوں  
 والے کام کر کے بہشت میں جاتا ہے (غرض خاتمہ پر بہشت و دوزخ کا احصاء)

(از خلد بن یحییٰ از عمر بن ذر از والدش از سمیعہ)

ابن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی  
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل

اللہ پر روح حیوانی پر سوار ہے ای روح کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانوں سے ممتاز ہے اور ای روح کی وجہ سے اس کے لئے عذاب ثواب  
 رکھا گیا ہے۔ موت کیا ہے اس روح کی سواری کا بدلا جانا۔ موت سے روح حیوانی تو تحلیل اور فنا ہو جاتی ہے لیکن روح انسانی  
 اس سواری کو چھوڑ کر دوسری سواری لیتی ہے وہ فنا نہیں ہوتی بے ستودہ باقی رہتی ہے البتہ نفع ہمو رکے وقت بے ہوش ہو جائے گی۔  
 پھر دوسرے نفع پر ہوش میں آ جائے گی اور کہے گی ہم کیا سمجھی تھیں سو رہے تھے کسی نے ہم کو جگا دیا ۱۲۸۰

عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَزَلَلْتُ وَمَا تَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا قَالَ هَذَا أَمَّا الْجِوَابُ لِجَحْشِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے جو کچھ فرمایا تھا اس کا جواب اس آیت میں نازل ہوا۔

۶۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِأَمْكٍ يَنْتَه وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ أَلْهَمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصِيْبٍ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوسَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا نَسْأَلُوهُ

(از یحییٰ از وکیع از اعمش از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا آپ ایک کھجور کی لکڑی پر سہارا لئے تشریف لے جا رہے تھے اتنے میں یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف سے ہمارا گذر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق سوال کیا جائے۔ بعضوں نے کہا نہ پوچھو، آخر انہوں نے پوچھ ہی لیا آپ یہ سنتے ہی اس لکڑی کے سہارے سے کھڑے ہو گئے۔ میں ان کے پیچھے کھڑا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ تھوڑی دیر میں آپ نے یہ آیت سنائی ”آپ سے پوچھتے ہیں روح کیا چیز ہے؟ کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے اور تم بندوں کو تھوڑا سی علم ملا ہے۔“ اب آپس میں یہودی کہنے لگے کیوں ہم نے نہیں کہا تھا مت پوچھو!

اے مکرم نے نہ مانا پوچھ ہی لیا اب لو ان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی تھی، اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں تب تو مسلم ہو جائیں گے یہ حکم میں پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ حکموں نے اپنی عقل کے موافق روح کی تفسیر کی ہے اور وہیوں نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اس کا حکم اللہ ہی پر رکھا ہے روح اللہ کا حکم ہے یعنی ایک ارشاد ہے اس ارشاد کی مدت ختم ہوتے ہی آدمی وہی آدمی رہتا ہے وہی آنکھ وہی ناک وہی جسم مگر وہ عہدہ جو اللہ تعالیٰ نے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۳۸ ۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَمَكَّنْ لِلَّهِ وَلَيْتَنَ جَاهِدَ  
فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجَهَادُ فِي  
سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْتَ خَلَّةُ  
الْجَنَّةِ أَوْ يُدْجَعَهُ إِلَى مُسْكِنِهِ الَّذِي  
خُورَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

۳۹ ۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
وَأَبِي عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَبِيشَةً وَيُقَاتِلُ تُجَاعَةً  
وَيُقَاتِلُ رِبَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ  
هِيَ الْعُلَيَّا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

الشرع۔

باب ۳۸۸ قول الله تعالى

إِنَّمَا أَمْرُنَا لِيَشَىٰ۔

وہ ہو جائی ہے۔

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد  
کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اسے اللہ کے  
کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے (دل سے)  
یقین ہو تو اللہ اس کا کفیل اور ضمان ہوتا ہے  
یا تو اسے (شہادت کا درجہ دے کر) داخل جنت  
کر دیا یا اپنے گھر کو ثواب اور مال غنیمت لاکر واپس لائے گا  
(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابو مالک)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک  
شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے  
لگا یا رسول اللہ کوئی شخص حجت سے لڑتا ہے کوئی عیب  
کی وجہ سے، کوئی دکھانے اور سنانے کی نیت سے تاکہ  
لوگوں میں تعریف ہو تو ان میں سے کونسا قتال قتال  
فی سبیل اللہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جس قتال سے یہ غرض ہو  
کہ اللہ کا بول بالا ہو (شرک کفر مغلوب ہو) وہی قتال فی سبیل

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نمل میں) ارشاد ہم

جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جائیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) آدمی کو دیا تھا جس کی وجہ سے اس کو بہت سی قدرت بہت سا اختیار تھا وہ کل جاتا ہے اب آدمی کتکرتی طرح بے جس اور بے ادا رہ جاتا ہے  
جیسے ایک آدمی سزاوارک طرف سے مجبور ہو گیا تھا کہ مجبور بھی چھین جائے فرمائیے اس میں سے کیا چیز کم ہوگئی تھی سے اس کا اختیار جو رعایا پر تھا جاتا رہا نہ اس کا  
رحمہ اب رعایا کے دلوں پر باقی رہا روح کی بعیت بھی مثال ہے ۱۲ منہ (حواشی متعلقہ صفحہ ۱۲) ۱۳ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ ایسے ہے کہ اس میں اللہ کے  
کلام کا ذکر ہے ۱۲ منہ باقی ان لوگوں میں سے کوئی لڑائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ اور سورہ یس میں یوں فرمایا، إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذْ أَوْحَىٰ  
أَن يَكُونُوا لَكُمْ رُسُلًا فَجَاءُوا بِطَلَبٍ سَبْعَ نَجْمَاتٍ فَرَفَعَهُمْ رَبُّهُمْ وَجَعَلَهُمُ الْعِلْمَ فَمِنْ أَطْرَافِهِمُ الْمُجْرِمُونَ  
مخلوق کو کھڑکرن سے پیدا کرنا اگر کسی بھی مخلوق ہو تو مخلوق کا مخلوق سے پیدا کرنا لازم آتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اسلامی ممالک کی حفاظت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت (بقیہ صفحہ ۴۴۹)

۶۹۴۰ - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَدَاةٍ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَلْبَسٍ عَنِ الْمُعَيْزِ بْنِ شُعْبَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ  
عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَمْرُ اللَّهِ -

۶۹۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ  
هَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ  
بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَ بِهِمْ  
وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ  
وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ بِبُح  
يُخَاوِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ  
بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا أَمْلِكُ  
يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَ  
هُمْ بِالشَّامِ -

۶۹۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از  
اسماعیل از قلیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے  
ایک گروہ حق پر غالب رہے گا یہاں تک کہ  
اللہ کا امر (قیامت کا) آجائے۔

(از حمیدی از ولید بن مسلم از ابن جابر از عمیر  
ابن مانی) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے  
تھے میری امت کی ایک جماعت برابر اللہ کے حکم پر قائم  
وسنت پر قائم رہے گی۔ انہیں جھٹلانے یا ان کی مخالفت  
کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ  
اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور وہ جماعت اسی حال میں  
ہوگی (قرآن و سنت پر چل رہی ہوگی) یہ سن کر مالک  
ابن یحنا مرنے کہا میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے  
سنا وہ کہتے تھے یہ جماعت ملک شام میں ہوگی تو معاویہ  
رضی اللہ عنہ نے کہا مالک بن یحنا میرے کہتا ہے کہ اس نے  
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا یہ جماعت ملک  
شام میں ہوگی۔

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین)

(بقیہ از صفحہ سابقہ) یا کسی ملک پر اس نیت سے چڑھائی کرے کہ اس میں اسلام کی حکومت ہو یہ بھی کلمۃ اللہ ہیں علیہا میں شامل ہوگا کیونکہ مسلمانوں  
کی حکومت بہر حال اسلام کے غلبے اور کفار کی مغلوبیت کا باعث ہوگا اور یہ پیش خیمہ ہوگا کلمۃ اللہ ہی علیہا کا ہی طریقہ مسلم مستضعفین و مظلومین  
کی خلاصی کرنے اور مظلوم سے پھانے کے لئے قتال یہ سب فی سبیل اللہ قتال کہلانے کا سورہ نساء میں ہے مَا لَكُمْ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ عَذْرَافٍ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ سَلَامٌ اور ملک اسلام کی حفاظت مظلوم  
مسلمانوں کی آزادی، یہ تمام مقاصد قتال فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے مطالب ہیں ۱۲ علیہ السلام (معاذی اللہ) عہ حضرت مولانا عبداللہ شہید  
امت قائمہ میں دہلوی جہاد جو مہم دہلی جہاد ہے گو بھی شمار کرتے تھے جو غلبہ اسلام کی جدوجہد کرتے تھے ۱۲ علیہ السلام



سُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلَمَةَ فِي أَهْلِهَا بِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ تَعُدُّوْا مَرَّةَ اللَّهِ فِيكُمْ وَلَكِنْ أَدْبَرَتْ لِي عَقْرَتُكَ اللَّهُ :

تجھ ہلاک کر ڈالے گا۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَوَظِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَيْسَى مَعَهُ قَبْرَانَا عَلَى نَفَرَيْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ سَلُّوْهُ عَنِ الرَّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا كَسَا لَوْكَ أَنْ يَجِيئَ فِيهِ بَشِيءٌ فَكُرْهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ

از نافع بن جبیر (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسیلمہ کذاب ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے مدینے میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی کا ٹکڑا (جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھا، مجھ سے مانگے تو بھی میں نہیں دینے کا اللہ تعالیٰ نے جو حکم تیرے متعلق دے رکھا ہے تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو اسلام سے منحرف ہوا تو اللہ تعالیٰ

از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از اعمش از ابراہیم از علقمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینے کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر رہا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تمہیں بُری لگے اس پر دوسروں نے کہا ہم تو ضرور پوچھیں گے آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) بتائیے کہ روح کیا چیز ہے ؟

لے چہ جانیکہ میں اپنے بعد تجھے خلیفہ بنادوں مسیلمہ کی بی بی درخواست تھی ۱۲ مہ ۱۱ مسیلمہ کذاب نے یہاں سے نبوت کیا تھا اور بہت سے لوگ اس کے پیرو بن گئے تھے وہ بڑا شعیبہ باز آدمی تھا لوگوں کو شعیبہ سے دکھا کر وہاں میں لے آیا تھا وہ مدینہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنے بیٹے کو خلیفہ کر جائیں تو میں اپنے ساتھیوں کے آپ کا تابع رہا ہوتا ہوں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو بڑی چیز ہے میں ایک چھڑی کا ٹکڑا بھی تجھ کو نہیں دے سکتا آخر مسیلمہ نے ساتھیوں کو لے کر نکلتا ہوا اور یہاں تک کہ ملک میں اس کی جماعت بہت ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں پر شک کرکے ہوئی اس میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے لیکن بالآخر مسلمان غالب ہوئے اور وحشی نے جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا مسیلمہ کو فی النار اور اس کے جیسے لاکھ مسلمان بھی قتل ہوئے اور مسیلمہ ہلاک ہوا اس کے ساتھی سب تہربت ہو گئے کہتے ہیں ابھی کہیں کہیں شاذ و نا درمید کے پیرو باقی ہیں ان کو صاف قید کہتے ہیں مسیلمہ نے دو کتابیں جیڑیں جن کو وہ کتاب آسمانی کہتا تھا ایک فالاق اول اور ایک فالروق ثانی مسیلمہ نے کئی باتوں میں خلاف شریعت اسوی حکم دیا تھا۔ مثلاً آخر میں چل کر اس نے زنا کو حلال کر دیا تھا نعمتہ اللہ علیہ

لَنَسْأَلَنَّهُ فَمَا لَآئِيَهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ  
فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ  
عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَتْ  
أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ  
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي  
وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ  
الْأَعْمَىٰ لَهْكَذَا فِي قِرَآئَتِنَا -

**باب ۳۸۸۸** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَىٰ

قُلِ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَدًا

لِكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ

قَبْلَ أَنْ نَقْدَ كَلِمَتِ رَبِّي

وَلَوْ جِئْنَا بِبِثْلِهِ مَدَدًا

وَقَوْلُهُ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ

مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامًا وَالْبَحْرُ

يَسَدُّكَ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ

أَجْهُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَقَوْلُهُ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ

يُغْشِيهِ الْكَوْكَبُ وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ

حَفِيفًا وَالشَّمْسُ وَالنَّجْمُ وَالْجُودُ

مُسْتَحَوَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

الْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ -

آپ خاموش ہو رہے ہیں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی  
نازل ہو رہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی  
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ  
رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا -

اعمش کہتے ہیں ہم نے اس آیت کو یوں ہی  
پڑھا ہے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت یہی  
ہے، لیکن مشہور قرأت میں وَمَا أُوتِبْتُمْ ہے)

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے پیغمبر فرمادیجئے  
اگر میرے رب تعالیٰ کی باتیں لکھنے کے لئے سارا سمندر  
روشنائی ہو جائے تو میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں  
اور سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر  
ہم اس کی مدد کے لئے آئیں۔ نیز فرمایا ”اگر زمین  
میں جتنے درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں  
اور سمندر روشنائی بنے اس کے بعد سات سمندر اور  
اتنے ہی بڑے روشنائی بنیں جب بھی کلمات الہیہ  
ختم نہ ہوں۔“ نیز فرمایا ”بے شک تمہارا مالک اللہ  
ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے  
پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ رات سے دن کو ڈھانپتا  
ہے اور دن کو رات سے رات دن کے چھپے  
دوڑی آرہی ہے، سورج چاند اور تاروں کو  
کو بنایا وہ سب اس کے تابع ہیں۔ سنو اسی  
کی خلقت ہے، اسی کا حکم چلتا ہے بڑی بکرت  
والا ہے، اللہ رب العالمین ہے“

سُحْرَ دَلَّ

۶۹۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرِيَدَ كَالِإِلَى مَسْكِنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ -

بَابُ ۳۸۹ فِي الْمَشِيَّةِ

وَالْإِدَادَةِ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَوَتَّى الْمُلُوكُ مِنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولُ لشيءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ عَدًّا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ تَوَكَّلْ فِي أَمْرِ طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ -

سُحْرَ كَا مَعْنَى تَابِعَ كَيْفَا

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے صرف اسی وجہ سے نکلے کہ اسے اللہ کے کلمات کا یقین ہو اور اس کی یہی نیت ہو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اللہ اس کا ضامن ہے، یا تو اشدادت کا درجہ دے کر، اسے بہشت میں لے جائے گا یا ثواب اور مال غنیمت دے کر اسے گھر لوٹائے گا۔

باب مشیت اور ارادہ کا بیان -

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم خود کچھ خواہش نہیں کر سکتے جب تک خدا نہ چاہے (الفاظ) تو جسے چاہتا ہے موت دیتا ہے (آل عمران) تو کسی بات کے متعلق مت کہہ کر کہ میں اسے کروں گا بلکہ یوں کہہ انشاء اللہ کل میل سے کروں گا (کہف) جس قسم تم محبت کرتے ہو اُسے تم خود راہ راست پر نہیں لا سکتے بلکہ یہ اللہ کا کام ہے وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔ (قصص)

سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔ (البقرہ)

لہذا ان آیتوں کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابرت کیا کہ امر خلق میں داخل نہیں جب تو فرمایا الا الا خلق والامرارہ دوسری آیتوں اور حدیث میں کلمات سے وہی اور امرار شادات الہی مراد ہیں ۱۳ منہ ۱۳ اس باب کے لافے سے امام بخاری کی فرض یہ ہے کہ یہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں دونوں ایک ہی ہیں امام شافعی سے یہی سنے لے لاکر انہوں نے کہا مشیت اللہ کا ارادہ ہے کہ امیر نے ان دونوں میں فرق کیا ہے قرآن کی آیتوں سے دونوں کا ایک مطلب ثابت ہوتا ہے جیسے فَتَعَالَى كَيْفَا يُرِيدُ ۱۲ منہ ۱۲ بیان یرید کا لفظ جو ارادہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ

۶۹۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَأَعِزُّوهُ فِي الدُّعَاءِ وَلَا  
يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطَيْتُ  
فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ -

۶۹۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ  
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ  
عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ  
وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَصَلُّونَ  
قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَتَشَرُّنَا  
بِبِدِّ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعْثَنَا  
فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَكَمْ يَرُوحُ  
إِلَى شَيْئَانَا سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يُصْرِدُ  
فِيذَكَ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ  
شَيْءٍ جَدًّا -

۶۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ

(از مسدد از عبد الوارث از عبد العزیز عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور سے مانگو (عزم سے مانگو) دعا میں یہ الفاظ نہ کہو کہ اگر تو چاہے تو ہمیں دے۔ کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (اگر جبر ہو تو مشیت نہ ہوئی) )

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از اسمعیل از عبد الحمید از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از علی بن حسین یعنی زین العابدین از حسین بن علی رضی اللہ عنہم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور جناب سیدہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے فرمایا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھادے گا" یہ جواب سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا پھر جب پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے تو میں نے سُنا آپ اپنی ران پر مارتے جا رہے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے "وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا" (انسان اکثر باتوں میں جھگڑتا رہتا ہے)

(از محمد بن سنان از فیلیح از ہلال بن علی

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَنْ عَطَايَيْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ  
يَبْقَى عَوْدُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ  
تَكْفِئُهَا فَإِذَا اسْكَنْتْ اعْتَدَلَتْ وَ  
كَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفَأُ بِالْبَلَاءِ وَ  
مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الزَّرْدَةِ صَمَاءٍ  
مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا هَمَاءٌ  
هِيَ رَهْتًا هِيَ، چنانچہ حبیب اللہ تعالیٰ

از عطاء بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا مومن  
کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی طرح ہے، جب صبر کی ہوا  
ہو اس کا رخ پھرے اس کے پتے جھک جاتے ہیں  
وہ بھی جھک جاتا ہے۔ جب ہوا رک جائے  
تو سیدھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال مسلمان کا ہے  
بلیات و مصائب سے وہ جھک جاتا ہے (پھر  
ایمان کی وجہ سے صبر کر کے سیدھا ہو جاتا ہے) کافر کی  
مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے وہ سخت اور سیدھا  
ہی رہتا ہے، چنانچہ حبیب اللہ تعالیٰ

۶۹۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ  
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ  
اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى  
الْمِنْبَرِ أَتَمَّ بَقَاءُكُمْ فِيهَا سَلَفُ  
قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَوةُ  
الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ عَطَى أَهْلُ

از حکم بن تافع از شعیب از زہری از سالم بن  
عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر  
کھڑے تھے، ارشاد فرما رہے تھے "تمہاری (مسلمانوں کی)  
عمر سابقہ امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر  
سے غروب تک۔ قورات والوں کو قورات ملی انہوں نے جو پہر  
تک عمل کیا پھر تھک گئے چنانچہ ایک ایک قیلاط انہیں  
مزدوری ملی، بعد ازاں انجیل والوں کو انجیل ملی،

لہٰذا جس جہاں کافر پر مصیبت آتی پھر نہیں جیتا بلکہ دنیا سے چلتا ہوتا ہے کیونکہ اس کو ایمان نہیں اور اللہ کے فضل و کرم پر بھی وسوسہ نہیں مصیبت  
آئے ہی اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کہ سخت خدا کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے اور دنیا سے چلے جاتا ہے اس حدیث کا مجموعہ مولانا ترجمہ ہو چکا ہے کافر  
خدا اور جہاں دنیا پرست اپنی دولت و اقبال پر مغرور رہتے ہیں یا ان کی نہیں ہوتے مگر جہاں ان کے اقبال کا زمانہ ختم ہوا کوئی بلا آتی وہ جہاں  
دے دیتے ہیں یا تو ان کے مارے غم مر جاتے ہیں یا خود کشی کر لیتے ہیں مومن پرین اردن دھاب کہتے ہیں مگر وہ خدا سے پھر بھلائی کی امید رکھ کر صبر کرتے  
رہتا ہے اور وہی امید پلاس کی زندگی قائم رہتی ہے اِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرٌّ لِّنَفْسٍ اَوْ رَسِيْدٌ غَرْدَہ کر ایم عمر خواہد مانند بین الناس۔ خود میری نسبت  
و دشمنوں نے یہ خیال کیا تھا کہ زوال عہدہ اور نقصان معاش و کثرت اخراجات و غم ہے ان کا زندہ دنیا شکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب کام آسان کر دیے  
جب میں عہدے پر فائز تھا اس سے بھی زیادہ مجھ کو متمول اور غنی کر دیا اِنَّ لِّلَّهِ فَضْلًا كَثِيْرًا مَنْ يَشَآءْ عَمْرًا اور اسی عظیم الشان خدمت محمدی سے خلق  
کامیں کا یعنی اور غائب قیامت تک باقی رہے گا کسی دشمن کے ملنے نہ دے گا تمام دنیا داروں اور دنیا دار بادشاہوں کی یادگاریں مٹ جائیں گی  
مگر میری یادگار قیامت تک لا زوال اور مستحکم ہے قَالَ اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَمَّا

التَّوَدُّةَ التَّوَدُّةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ  
الْيَهَادُ ثُمَّ عَجَّزُوا فَأَعْطُوا قِيْرًا طَيِّبًا  
ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الرُّمَيْلِ الرُّمَيْلَ فَعَمِلُوا  
بِهَا حَتَّى صَلَوَةُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَّزُوا فَأَعْطُوا  
قِيْرًا طَيِّبًا طَيِّبًا ثُمَّ أُعْطِيَتْهُمُ الْقُرْآنُ  
فَعَمِلَتْهُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الْقَمَرِ فُعْطِيَتْهُمْ  
قِيْرًا طَيِّبًا قِيْرًا طَيِّبًا قَالَ أَهْلُ التَّوَدُّةِ  
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلٌ عَمَلًا وَ أَكْثَرُ أَجْرًا  
قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْ مَنْ أَجْرَكُمْ مِنْ  
شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ كَذَلِكَ فَضَلِّي أَوْ يَسِّرْ  
مَنْ أَشَاءُ

۴۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ السُّنْدِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ  
عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا  
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَزْنُوا بِهَتَانِ  
تَفْتَرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا  
تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ  
فَاجْرَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ  
شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَكَفَّارَةٍ  
وَطَهْرٍ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَيَّ اللَّهُ  
إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ مَحْفَرُهُ

انہوں نے دوپہر سے نماز عصر تک عمل کیا پھر عاجر  
آگئے انہیں بھی ایک ایک قیراط مزدوری ملی -  
بعد ازاں تمہیں قرآن دیا گیا تم نے غروب آفتاب تک  
اس پر عمل کیا (کام پورا کر دیا) تمہیں دو دو قیراط  
مزدوری ملی۔ اب تورات والے کہنے لگے، پروردگار! ان  
مسلمانوں نے کام تو کم کیا اور انہیں مزدوری زیادہ  
ملی، پروردگار نے فرمایا (تمہیں اس سے کیا) کیا  
میں نے (تمہارا حق مار کر) تم پر ظلم کیا ہے؟ انہیں نے  
کہا نہیں (ہمارا حق تو ہمیں پورا پورا ملا) پروردگار  
نے فرمایا، یہ میرا فضل ہے جس پر چاہتا ہوں  
کرتا ہوں۔

(از عبد اللہ مسندی از ہشام از معمر از زہری از  
(بوادریس) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میں نے چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا میں تم لوگوں سے  
مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لیتا ہوں، خدا کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ کرو گے، پٹوی نہ کرو گے، قتل اولاد نہ کرو گے، کوئی بہتان  
نہ باندھو گے، اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے جو شخص  
ان شرائط میں پورا اٹھے گا اللہ اسے ثواب دے گا اور جو شخص  
ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اس  
کی سزا مل جائے تو یہی اس کے گناہ کا کفارہ اور گناہوں  
سے پاک کرنے والی ہوگی، اگر اللہ (دنیا میں) اس کا گناہ  
چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کی مرضی ہے چاہے اسے  
عذاب دے، چاہے اسے بخش دے۔

۶۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سَلِيمَانَ مَكَانَ  
لَهُ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طُوقَ لِي  
الَّذِي عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ  
وَلْتَكِدَنَّ فَارِسًا يقاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِمْ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ  
إِلَّا امْرَأَةً وَلَدَتْ شَيْئًا غَلَامًا قَالَ نَبِيُّ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سَلِيمَانُ  
أَسْمَعُنِي تَحَمَّلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ وَلَدًا  
فَارِسًا يقاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ہو کر راہِ خدا میں جہاد کرتا۔

۶۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الشَّقْفِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ  
فَقَالَ لَأَبَاسٌ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ  
هِيَ حُشَى تَعُودُ عَلَيَّ شَيْئًا كَبِيرٌ تَزِيرُهُ  
الْعُبُورُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَعَمْ إِذَا۔

۶۹۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

(از معلى بن اسد از وہیب از ایوب از محمد بن سیرین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی  
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں ایک بار  
انہوں نے کہا میں آج رات کو سب عورتوں کے پاس جاؤں گا  
ہر بیوی حاملہ ہو کر ایک ایک بچہ جنے گی وہ بچہ جوان ہو کر  
شہسوار بنے گا، قتال فی سبیل اللہ کرے گا۔ چنانچہ  
حضرت سلیمان علیہ السلام نے یونہی کیا رات کو اپنی تمام  
بیویوں کے پاس گئے (ان سے صحبت کی) مگر کسی عورت کو  
حمل نہ ہوا۔ ایک عورت نے بچہ جنا وہ بھی ادھورا تھا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام اپنی بیویاں  
کہتے تو ہر عورت حاملہ ہو جاتی اور اس کا بچہ پیدا ہوتا جو سوار

(از محمد بن سلام از عبد الوہاب بن عبد الحمید الشقفی)

از خالد بن عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عبادت  
کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا لَقَبَاسُ  
عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ "کوئی فکر کی بات نہیں  
انشاء اللہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی اور  
تو اچھا ہو جائے گا۔ وہ کہنے لگا واہ یہ تو (زبردست)  
بھار ہے ایک بوڑھے پر سوار ہے اسے قبر تک پہنچانے  
چھوڑے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا یہی  
خیال ہے تو ایسا ہی ہو گا۔

(از ابن سلام از شمیم از حصین از عبد اللہ بن)

بلکہ طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیماری بات نہیں مانتا تو جیسا تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر ہے گا  
پھر دوسرے دن شام میں نہ بولنے یا نہ بولنے کی بات کر دینا سے گزر گیا امام

هَشِيمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَةَ  
عَنْ أَبِيهِ جِئْنَا مُؤَا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ  
أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ  
شَاءَ فَقَضُوا أَحْوَابَهُمْ وَتَوَضَّؤُا إِلَى  
أَنْ طَلَعَ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ قَصَصٌ -

اور اس پر سفیدی آگئی تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۶۹۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو إِهْلِيمٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ وَالْأَعْوَجِ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْتَبَدَّ رَجُلٌ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ مُسْلِمٌ  
وَالَّذِي اصْطَفَى هُمَا نَدَا عَلَى الْعَلَمَيْنِ فِي قَسَمٍ  
يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى  
مُوسَى عَلَى الْعَلَمَيْنِ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ  
عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَوَضَعَهُ الْيَهُودِيُّ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ  
بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيَّرُ وَنِعِ  
عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن قتادہ) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ واقعہ بیان کیا  
جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی  
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
تمہاری جانیں جب تک اس کی مرضی تھی روک رکھی تھیں  
جب چاہا چھوڑ دیں (تم جاگ اٹھے) آخر لوگوں نے رفع حاجت  
سے فراغت کی وضو کیا، جب سورج پوری طرح طلوع ہو چکا

(از یحییٰ بن قزعة از ابراہیم از ابن شہاب از ابوسلمہ  
واعرج)

دوسری سند (از امام بخاری رحمہ اللہ از اسمعیل بن  
ابی اویس از برادرش عبد الحمید از سلیمان بن بلال از محمد بن  
ابی عتیق از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن وسعید  
ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک  
مسلمان اور ایک یہودی میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہنے  
لگا "اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام  
جہان سے منتخب کیا۔" یہودی کہنے لگا "قسم ہے اس ذات  
کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان سے منتخب کیا۔"  
یہ سن کر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ پیدا  
کر دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
(فریاد کئے) حاضر ہوا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا  
(مسلمانو!) "مجھے موسیٰ علیہ السلام سے مت بڑھاؤ۔"  
قیامت کے دن (پہلا صور بھونکنے پر) لوگ بیہوش ہو  
جائیں گے پھر (دوسرا صور بھونکنے پر) سب سے

۱۔ یہ قسم باب الاذان میں گزر چکا ہے ۲۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت نہ دو یہ آپ نے انرا واضح فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی فضیلت  
نہ دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے پیغمبر کی تو ہیں سب سے ۱۲ منہ



فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يَفِيْقُ فَاِذَا مُوسٰى بِطَرَفِ  
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِى اَكَانَ فِيْهِمْ  
صَبِيْعٌ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَوْ كَانَ مَعِيَ اسْتَلْتِ  
اللّٰهَ۔

۶۹۵۴۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ بْنُ اَبِي عِيْسٰى قَالَ  
اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِيْنَةَ يَأْتِيْهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ  
الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا  
الدَّجَالُ وَلَا الظَّالِمُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

۶۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحُلِّ بْنِ  
دَعُوْجٍ فَاَرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اُخْتَبِیْ  
دَعُوْیَ شَفَاعَةٍ لَا مَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ  
۶۹۵۶۔ حَدَّثَنَا یَسْرُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ  
جَمِيْلٍ الْخَثَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اُسَیْبٍ  
عَنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ بِنَا اَنَا نَاثِمٌ رَّأَيْتُنِیْ عَلٰی قَلْبِیْ

پہلے میں ہوش میں آؤں گا، دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام  
(مجھ سے پہلے) عرش کا کونا تھاے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں  
کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ  
ان لوگوں میں داخل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہوشی سے متنبی کیا ہے  
(از اسحاق بن ابی عیسیٰ از یزید بن ہارون از شعبہ از  
قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینے کے  
پاس آئے گا اُسے وہاں فرشتے نظر انکس گے جو مدینے کا  
بہرہ دے رہے ہوں گے۔ انشاء اللہ (اسی لئے) دجال اس  
میں داخل نہ ہو سکے گا، نہ طاعون انشاء اللہ آئے گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہر ایک نبی کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جسے قبول  
کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ  
میں اپنی مستجاب دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی  
شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں گا۔

(از یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی از ابراہیم بن  
سعد از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ایک دفعہ میں سورہ ہٹھا خواب میں  
دیکھا کہ ایک کنوئیں پر کھڑا ہوں میں نے اس میں

لہ فَمَسِيحٌ مِّنَ النَّحْلِ وَمَن فِي الْاُذُنِ اِلَّا مَن شَاءَ اللّٰهُ (سورۃ نمل) باب کا مطلب اس سے نکلا کہ آیت میں اَلَّذِيْنَ شَاءَ اللّٰهُ  
کا لفظ ہے اللہ کی مشیت، نہ کہ ہے الامن شاء اللہ سے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، رضوان غازی بہشت، مالک خازن جہنم اور عاملان عرش مراد ہیں یا ہوش  
میں ہوں گے اور اللہ

فَنَزَعَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ  
أَخَذَهُ ابْنُ أَبِي مُخَافَةَ فَانْزَعَهُ ذَنْوَبًا  
أَوْ ذَنْوَبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ  
يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ  
عَرُبًا فَلَمْ أَرَ عُبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ  
يُفْرِي فِرْيَةً حَتَّى ضَارَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ  
بِعُطَيْنِ -

۶۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ  
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ  
السَّائِلُ وَرَقَبًا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ  
أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ أَشْفَعُوا فَلَتَوْهُمَا  
وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ بِمَا شَاءَ -  
۶۹۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْدِرُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ  
أَعْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ أَرْحَمِي إِنْ شِئْتَ  
أَرْزُقِي إِنْ شِئْتَ وَلْيُعِزِّمْ مَسْئَلَتَهُ  
إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ -  
زبردستی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

جبنا خدا کو منظور تھا پانی نکالا، پھر پانی کا ڈول  
(میرے ہاتھ سے) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لے لیا  
انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کھا گئے  
اللہ انہیں بخشے، پھر وہ ڈول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
نے (ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ سے) لے لیا، ان کے لیتے ہی  
ڈول چرس بن گیا (جس سے کھیت سیجھتے ہیں) میں نے  
عمر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شہ زور شخص نہیں دیکھا جو ان

کی طرح پانی خوب نکالتا ہو، اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں میں لے گئے۔  
(از محمد بن علاء ابو اسامہ از برید از ابو بردہ) حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس جب کوئی سائل یا دوسری احتیاج والا آتا تو  
آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے تم بھی اس کی سفارش کرو،  
تمہیں (سفارش کرنے کا) ثواب ملے گا اور خدا کو تو جو  
منظور ہو گا اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا۔

(از یحییٰ از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے یا  
اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر  
رحم کر اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ قطعی طور سے  
(عزم سے) دعا مانگا کرو یا اللہ مجھے بخش دے رحم کرو (زی  
دے) اس لئے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر

۱۔ تم کو یہ کام سننا بخیر کرنے کا ایک سامان کی کاربرداری کے لئے سفارش کرنے کا ثواب مل جائے گا مطلب حاصل ہو یا نہ ہو یہ اللہ کا اختیار ہے باب کا  
مطلب حدیث کے اس لفظ سے نکلا و یَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ بِمَا شَاءَ ۱۲۷۵ باب کا مطلب اس سے نکلا اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۱۲۷۶

۵۹- ۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُثَيْلٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حُفَيْفُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ

ابْنِ عَبَّادٍ أَنَّ تَمَّارَ هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ

قَابِسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى

أَهُوَ خَضِرٌ فَتَمَرَّ بِهِمَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ

قَدْ عَاةَ ابْنُ عَبَّادٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَّارٌ

أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى

الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ هَلْ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بَيْنَنَا مُوسَى فِي مَلَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ إِذْ

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا

أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأَوْجِى

إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُ نَا خَضِرٌ فَسَأَلَ

مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَبَعَثَ اللَّهُ لَهُ

النُّحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا أَفْقَدْتَ

النُّحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ

مُوسَى يَتَّبِعُ أَكْثَرَ النُّحُوتِ فِي الْبَحْرِ

فَقَالَ فَقَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ

أَوَيْتَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي لَسِيتُ النُّحُوتَ

وَمَا أَنَا بِنَبِيٍّ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَزَادُكُمْ

(از عبد اللہ بن محمد از ابو حفص عمر و از اوزاعی از

ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کا محضر بن قیس

ابن حصن فزاری سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے

متعلق اختلاف رائے ہو گیا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے یا کوئی

اور صاحب ہاتھ میں حضرت ابی بن کعب انصاری رضی

اللہ عنہ ادھر سے گزرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

انہیں بلایا اور کہا مجمع میں اور میرے اس ساتھی میں بحث

ہو رہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جن صاحب ملاقات کی

خواہش کی تھی وہ کون تھے؟ کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے اس واقعہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے

تھے ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سرداروں میں بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص نے آکر لوچھا آپ اپنے سے

بڑا بھی کسی عالم کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں (حضرت

موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول باری تعالیٰ کو ناگوار گزرا) وحی آئی آپ

پر (عالم ہمارا ایک بندہ خضر علیہ السلام موجود ہے۔ حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے پروردگار سے درخواست کی مجھے اس بندے سے

ملا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی ان کے لئے بطور علامت مقرر کی

اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہاں لوٹ آنا وہ بندہ تجھ

سے وہاں ملے گا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے اس مچھلی کے

نشان پر جا رہے اتنے میں موسیٰ علیہ السلام کے خادم (یوشع) نے

کہا سنئے! جب ہم مغرہ کے پاس ٹھہرے تھے (آپ ہو گئے تھے) تو میں

مچھلی کا واقعہ ہی بھول گیا شیطان ہی کا کام تھا اس نے مجھے مچھلی

قَالَ مُوسَىٰ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَأَرَادَ  
عَلَىٰ أَقَارِبِهِمَا قَصَصًا فَوَعَدَ أَخْضِرًا  
وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ

ملاقات ہوئی۔ پھر وہ واقعہ پیش آیا جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری)

دوسری سند (از احمد بن صالح از عبد اللہ بن وہب

از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں

اتریں گے جہاں ان لوگوں نے (قریش نے) کا فر پہنے کی

(اور بنی ہاشم و بنی مطلب سے ترک معاملہ یعنی بائیکاٹ کرنے کی

قسم کھائی تھی۔ اس مقام سے آپ کی مراد مقام محصب تھا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو از ابوالعباس

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کر کے فتح

نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کل ہم انشاء اللہ واپس ہو جائیں گے

مسلمان کہنے لگے کیا بغیر فتح کئے ہی واپس ہو جائیں ؟

آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے جنگ شروع

کر دو۔ چنانچہ صبح کو مسلمان جنگ کے لئے گئے۔

(قلعہ فتح نہیں ہوا بلکہ الٹا) مسلمان زخمی ہو گئے۔ پھر

آپ نے فرمایا، کل انشاء اللہ واپس ہو جائیں گے

اس پر مسلمان خوش ہو گئے (ایسی نے یہ نہ کہا ہم بغیر فتح کئے کیسے جائیں)

۶۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ

صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلُ عَدَا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ يُخَيِّفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ

تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحْصَبَ.

۶۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي

الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ

فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ

شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ تَقَفُّوْا

وَكَمْ تُفْتَحُ قَالَ قَاعِدُوا عَلَى الْقِيَالِ

فَعَدُّوا فَأَمَّا بَنُوهُمْ جَرَّاحَاتٍ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ

عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَكَانَ ذَٰلِكَ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ کہ پچھل جہاں گم ہوئی ہے وہیں توفیق کی ملاقات ہوگی ۱۲ منہ ۱۳۔ اس حدیث کی مناسبت توجہ دینی ہے کہ اس میں حضرت خضر اور حضرت موسیٰ کے اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے اور قرآن میں حضرت موسیٰ کا یہ قول اسی قصہ میں مذکور ہے سُبْحَانَكَ يَا مَنْ شَاءَ اللَّهُ مَا يَدْرَأُ وَلَا آخِمْ لَكَ آمَرٌ ۱۲ منہ ۱۴۔ قلعہ والوں نے اندر سے تیرا بے مسلمانوں کے تیرا تک نہیں پہنچتے تھے ۱۳ منہ

فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

**باب ۳۸۹** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَ كَمْ يَقُولُ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِأَلْوَحْيٍ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَ سَكَتَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ وَ تَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَ يَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ سبا میں) ارشاد  
تخلد کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسے وہ  
نہو دھکم دے۔ جب ان کے (یعنی فرشتوں کے دل  
سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں  
تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے جواب  
دیتے ہیں سو رست فرمایا اور وہ بلند و برتر ہے  
گویا فرشتوں نے یوں کہا کہ پروردگار نے کیا فرمایا؟  
یوں نہیں کہا پروردگار نے کیا بنایا کیا پیدا کیا؟  
اور (آیہ الکرسی میں) فرمایا کون ایسا ہے جو بغیر اس  
کی اجازت کے اس کے پاس سفارش کرے؟  
مسروق بن اجدع تابعی نے عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ جب  
وحی بھیجنے کے لئے بولتا ہے تو آسمان والے (فرشتے)  
کچھ سننے لگتے ہیں۔ پھر جب گھبراہٹ جاتی رہتی ہے اور  
(پروردگار کی) آواز ختم جاتی ہے پہچان جاتے ہیں  
کہ یہ کلام برحق ہے اور ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کیوں  
پروردگار نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں بحسب  
ارشاد فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن انیس  
روایت کی ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے معجزہ اور معجزات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ کا کلام معاذ اللہ مخلوق ہے اور مخلوقات کی طرح، مشکلیں کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام میں نہ حروف ہیں نہ آوازیں بلکہ اللہ کا کلام عبارت ہے ایک کلام نفس سے جو ایک صفت ازلی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور کثرت کے معانی ہے اس کلام سے اگر عربی میں تعبیر کرو تو وہ تورات ہے ۱۲ منہ اس کلام میں ہستی نے کتاب الاسماء والصفات میں ذکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ ایک آواز سننے میں جیسے زنجیر کو پتھر پر گھسیٹو ویسی آواز ہوتی ہے اس کلام بخاری نے ادبہ فرویں اور امام احمد اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے ذکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ طبرانی کی روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے ۱۲ منہ

اللَّهُ الْعِبَادَ قِيْنَا دِيْهِمْ هُوَ  
يَسْمَعُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُ  
مَنْ قَرُبَ آتَا الْمَلِكُ آتَا  
الدِّيَانُ -

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیات) کے دن، بندوں کا حشر کرے گا بھر آواز سے انہیں پکائے گا اس کی آواز نزدیک و دور والے سب برابر سنیں گے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں ہر ایک کے (اعمال کا) بدلہ دینے والا ہوں۔

۶۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَضَهُ اللَّهُ الْأَمْرُ فِي السَّمَاءِ خَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعًا نَاقًا يَقُولُهَا كَأَنَّهُ سَلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ يَنْفُذُ هُمْ ذَلِكَ فَإِذَا اخْتَرَعُ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَجَبُكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْحَقُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا قَالَ عَلِيُّ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَمْرُكَ لِسُفْيَانٍ إِنَّ إِنْشَاءً لَوْ عَنْ عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْقَعُهُ أَتَاكَ قَرَأَ فَرَعَمَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا أَقْرَأَ عُمَرُو

از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عکرمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پر مارتے ہیں۔ ارشاد الہی کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے (لوہ کی زنجیر) چکنے پھنسنے پر چلانے سے نکلتی ہے علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان کے سوا دوسرے اولیائے اس حدیث میں بجائے صفوان کے صفوان (خاک زہرے) روایت کیا ہے۔ یہ آواز فرشتوں تک پہنچتی ہے جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہیں پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا؟ وہ کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا وہ بلند برتر ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں ہم سے سفیان بن عیینہ نے بحوالہ عمرو بن دینار از عکرمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی حدیث روایت کی سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عمرو نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا آیا عمرو بن دینار نے یوں کہا ہے میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے جواب دیا ہاں! علی نے یہ بھی کہا میں نے سفیان سے کہا ایک آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً یوں روایت کیا

لہ ابو سفیان نے صفوان پر کون سا روایت کیا ہے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی چکنا چاک سپاٹ پتھر ۱۲۱

فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سَفِينٌ | کہ آیت میں فَرَّقَ ہے (جیسے مشہور قرائت میں ہے) سفیان نے  
وہی قراءت کیا

اب میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ قراءت عکرمہ سے بھی سنی یا نہیں۔ سفیان نے مزید کہا کہ ہم بھی یہ لفظ اسی طرح  
پڑھتے ہیں یعنی فَرَّقَ۔

از یحییٰ بن بکر از لیت از عقیل از ابن شہاب از  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ  
تعالیٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کہ نہیں سنتا جتنا نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا قرآن توجہ سے سنتا ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم عمدہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث  
میں تیغیٰ بالقرآن سے مراد یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از ابو  
صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت  
کے دن)، آدم علیہ السلام سے فرمائے گا، آدم! وہ عرض  
کریں گے کہ لُبَّیک وسعدیک۔ پھر بلند آواز سے ندا آئے گی  
اللہ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو اپنی اولاد میں سے دوزخ  
کا شکر نکال۔

۴۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَعَنَّى  
بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُ لَه يُرِيدُ  
أَنْ يَجْهَر بِهِ۔

۴۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ  
غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَدَمُ  
فَبِقَوْلِ لُبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَنَادِي بِصَوْتٍ  
إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْءُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ دَرَجَتِكَ  
بَعَثًا إِلَى النَّارِ۔

۱۔ اور ابن مامر نے فَرَّقَ پڑھا ہے یہ صیغہ مہروف بعضوں نے فَرَّقَ پڑھا ہے بلکہ ادرغین سے جب ان کے دلوں کو فرقت مل جاتی  
ہے۔ مطلب وہی ہے کہ دُور جانا دہشتا ہے ان سندوں کو بیان کر کے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اوپر کی روایت جو عن عن کے ساتھ ہے وہ متصل ہے اور  
۲۔ بقا ہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہوتا کہ انی نے کہا امام بخاری نے اذن کے معنی اجازت دینے کے سمجھے نہ متوجہ ہو کر کہنے کے  
اور اسی لئے وہ ان حدیث کو ان باب میں لائے ہیں کہتا ہوں امام بخاری کا مطلب اس حدیث کے یہاں لانے سے یہ بھی جو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کا متوجہ ہو کر سننا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سننا بھی ایک صفت ہے مخلوق کی جیسے بولنا پھر سننا کا تو اقرار کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ  
کے سنے کے قابل ہیں اور کلام کا انکار کرتے ہیں یہ بڑی عجیب بات ہے ۱۲ منہ

۴۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ  
مَّا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَ لَقَدْ أَمَرَكَ رَبِّي  
أَنْ يُكَبِّرَ هَاهُنَا بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ -

باب ۳۸۹۱۔ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ

جِبْرِيلَ وَ ذِي أَرْءِ اللَّهِ الْمَلَكَةَ  
وَ قَالَ مَعْمَرٌ وَ إِيَّاكَ لَتَلْقَى  
الْقُرْآنَ أَوْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَ  
تَلَقَّا أَنْتَ أَوْ تَأْخُذُكَ  
عَنْهُمْ وَ مِثْلَهُ فَتَلْقَى آدَمَ  
مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ -

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے اتنا رشک اپنی کسی  
سوکن پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اللہ  
تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ حضرت خدیجہ  
رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ان کے محل کی بشارت دے دیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا جبریل علیہ السلام سے

کلام کرنا اور خدا کا فرشتوں کو آواز دینا۔  
معمریتے ہیں کہ وَاِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ  
لے پیغمبر تجھے قرآن حکیم و خیم کی جانب سے ملے گا  
اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن تجھ پر ڈالاجاتا ہے اور  
تو لے لیتا ہے، جیسے (سورہ بقرہ میں) فرمایا فَتَلْقَى  
آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ یعنی آدم علیہ السلام نے

اپنے پروردگار سے چند کلمے ان کا استقبال کر کے حاصل کئے۔

۴۹۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَتَاهُ  
جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَا تَأْخُذُكَ  
فِي مَحَبَّتِهِ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي جِبْرِيلُ فِي  
السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَا تَأْخُذُكَ

(از اسحاق از عبد الصمد از عبد الرحمن، ابن عبد اللہ بن

دینار از والدہ از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ  
جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے  
دیکھو اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی  
اس سے محبت رکھو پھر جبریل سارے آسمان میں سناری  
کر دیتے ہیں دیکھو اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص سے محبت  
ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ آسمان کے  
سب فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں بعد ازاں

لے اہل میں ملتی کے معنی آگے جا کر ملنے یعنی استقبال کرنے کے ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وحی اتری تو گویا آپ وحی اقبل  
کرتے اس قول سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف اور الفاظ ہیں ورنہ پھر لوگ اس کو کیسے لے سکتے سورہ بقرہ کی آیت میں صاف  
کلمات کا لفظ ہے یعنی آدم علیہ السلام نے جو الفاظ سیکھے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے تھے ۱۲ منہ



فِي حُبِّهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَرُوحُكُمْ لَهُ الْقُبُولُ  
فِي أَهْلِ الْأَرْضِ -

۶۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْصَمِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَتَعَاظِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ  
وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي  
صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَعْرِفُوا  
الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ  
أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ  
تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَّبَيْنَاهُمْ  
وَهُمْ يُصَلُّونَ

۶۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُنْدُ دُوَّالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَاصِبٍ عَنِ الْمَعْمُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ هَآتَا  
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ  
قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ وَإِنْ  
سَرَقَ وَإِنْ زَنَى -

زمین کے رہنے والے لوگوں میں بھی وہ شخص درجہ قبولیت  
حاصل کر لیتا ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابو الزناد از اعصم  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کے فرشتے باری  
باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز  
میں رات اور دن دونوں کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں  
پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ  
جاتے ہیں۔ پروردگار حالانکہ خوب جانتا ہے لیکن ان سے  
پوچھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟  
وہ کہتے ہیں نماز میں مشغول تھے اور جب ہم گئے تھے  
تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قاصب از معمر)  
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے یہ خبر  
دی کہ جو شخص مرائے گا درآ خالی کہ وہ شرک سے پاک ہو  
(یعنی موحد ہو) تو (ایک نہ ایک دن) وہ بہشت میں  
جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ چوری اور زنا کرتا ہو  
(تب بھی بہشت میں جائے گا؟) انہوں نے کہا گو وہ چوری  
اور زنا کرتا ہو۔

۱۔ اس کی تعلیم اور محبت سونے کے دل میں سما جاتی ہے مگر یہ ہے کہ زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے دلوں میں اس کی محبت سما جاتی ہے نہ یہ کہ فساد و فحشا اور بدعتی مذکور ہے  
دلوں میں وہ تو اللہ اور رسول کے دشمن ہیں ان کا جو دوست ہو گا اس کے بھی دشمن ہوں گے کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ منہ ۵۷ اس حدیث سے انکار خارجی  
یہ نیک لاکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ملا کہ تمہارے ۱۲ منہ ۵۸ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے منسلک ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں ہے وَمَا تَنْتَظِرُونَ اِنْ كُنَّا بِمَا  
رَبُّنَا قَوْلًا تو حضرت جبریل علیہ السلام اس وقت آتے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا اس لئے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی بامالہی تھی کہ تو باریا اللہ نے حق  
جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے پس باب کی مطابقت اس طرح حاصل ہو جاتی ہے ۱۳ منہ

بَاب ۳۸۹۲ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى

أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ  
يَشْهَدُونَ قَالَ مُجَاهِدٌ  
يَنْزَلُ الرُّوحُ بَيْنَ بَيْنِ  
السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ  
السَّابِعَةِ-

۶۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ  
الْهَمْدَانِيُّ عَنْ الْأَبْرَاءِ بْنِ عَارِبٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا قُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ  
اللَّهُمَّ أَسْكَنْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ  
وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَ  
الْحَبَاتُ ظَهَرُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً وَدَهَبَةً  
إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ  
أَمْنٌ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِكَلِمَتِكَ  
الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي  
لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ  
أَصْبَحْتَ أَجْرًا-

۶۹۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ  
أَبْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدُوٍّ قَالَ

بَاب (سورة انعام میں) ارشاد

خداوندی ہم نے اپنے علم خاص سے اس قرآن کو اتارا  
اور فرشتے بھی گواہ ہیں۔

مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے اصل کیا) ان ساتوں  
آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے  
ہیں یعنی ساتویں آسمان سے لیکر ساتویں زمین تک۔

(از مسدد از ابوالاحوص از ابوالاسحاق ہمدانی) حضرت

برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں جب تو (سونے کے لئے) اپنے  
بستر پر جائے تو یوں کہہ یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے  
سپر دکردی اور اپنا منہ تیری طرف کر دیا اور اپنا کام سب  
تیرے سپرد کر دیا۔ اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے بھروسے  
ٹیک دی۔ یہ سب تیرے ثواب کی امید اور تیرے عذاب  
کے ڈر سے، تجھ سے ہم نہ بھاگ سکتے ہیں نہ بچ کر نکل  
سکتے ہیں صرف تیرے ہی پاس ٹھکانا ہے۔ میں اس کتاب  
پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا، اور اس نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم پر جسے تو نے بھیجا (اے فلاں) جب تو یہ دعا پڑھ کر سو گئے  
پھر اگر تو اسی رات مر جائے گا تو اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کو  
زندہ اٹھا تو ثواب حاصل کیے گا۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از اسماعیل بن ابی

خالد) عبد اللہ بن ابی ادوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا

اے اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کو یہ کلام سناتا تھا اور جبریلؑ حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہی قرآن یعنی الفاظ اور معانی اللہ کا کلام ہیں اسی کو اللہ نے اتارا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مخلوق نہیں ہے جیسے جہیم اور معز نے گمان کیا  
ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ  
سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَ  
زَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحَمِيدُ قَالَتْ فَتَنَّا  
سُفْيَانُ قَالَ فَتَنَّا ابْنَ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۹۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ  
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَتَّابٍ عَنْ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ  
بِهَا قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِبَةً فَكَانَ إِذَا  
رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا النَّبِيَّ  
وَمَنْ أُنْزِلَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا  
لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى تَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ  
وَلَا تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ  
وَأَنْتَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعُهُمْ وَلَا  
تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا بِعُنَاكَ الْقُرْآنَ -

بَاب ۳۸۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ  
لِقَوْلٍ قُضِيَ لَهُمْ خُشْيًا وَمَا

لے اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے، جلدی حساب لینے  
والے ان کفار کی فوجوں کو بھگا دے۔ ان کے پیروں میں لغزش  
پیدا فرمادے۔

حمیدی نے اس روایت کو اس اضافے کے ساتھ  
روایت کیا کہ مجھ سے سفیان نے بحوالہ ابن ابی خالد از  
عبد اللہ بن ابی اوفیٰ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

(از مسند از ہشیم از ابو بشار از سعید بن جبیر حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ  
وَلَا تُخَافُ بِهَا اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ میں  
چھپ کر بسر کرتے تھے، پھر جب آپ قرآن پکار کر پڑھتے  
اور مشرک سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے، اسی طرح انہیں  
کے ذریعے نازل کیا گیا (جبریل علیہ السلام کو) اور اسے برا بھلا  
کہتے جو قرآن کو پیش کر رہا تھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو) تب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا نماز نہ اتنی بلند آواز سے  
پڑھیے کہ مشرکوں کے کان تک آواز آجائے اور نہ اتنی  
آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی (مقتدیوں کو بھی) سنائی نہ دے  
معتدل آواز اختیار فرمائیے۔ غرض اتنی آواز سے پڑھیے کہ تیرے  
صحابہ سن لیں اور قرآن سیکھ سکیں۔ اس سے بلند آواز سے نہ پڑھیے

بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فتح میں) ارشاد

یہ اعرابی لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل لیں  
(یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدے حدیثیں میں

هُوَ بِأَلْهَزْلِ بِاللَّعِبِ -

مسلمانوں سے کئے تھے کہ انہیں بلا شرکتِ غیرے

مالِ غنیمت ملے گا۔ (سورہ طارق میں ہے)۔ یہ قرآنِ قولِ فیصل ہے، ہنسی مذاق نہیں ہے۔

(از محمدی از سفیان از زہری از سعید بن المسیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیثِ قدسی) ابنِ آدم مجھے ایذا دیتا ہے، زمانے کو بُرا کہتا ہے حالانکہ زمانے کا پیدا کرنے والا میں ہوں میرے قبضے میں تمام نظام ہے، رات دن میں ہی اُلٹ پلٹ کرتا ہوں۔

(از ابو نعیم از اعمش از ابو صالح) ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار میری خاطر ترکِ خواہشات کرتا ہے۔ میرے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ گناہوں کی ڈھال ہے۔ روزہ دار کو دو فرحتیں نصیب ہوتی ہیں ایک فرحتِ بوقتِ افطار (دنیا میں) اور ایک فرحتِ وغشی جب اپنے رب سے ملے گا۔ (آخرت میں) روزہ دار کو مسنہ کی خوشبو خداوندِ عالم کو مشک کی خوشبو سے اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت

۶۹۷۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِيَنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ اللَّهَ هَرَوَ وَأَنَا اللَّهُمُّ يَبْدِي الْأَمْرَ أَقْلِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ -

۶۹۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَآكَلَهُ وَشَرِبَهُ مِنْ أَجَلِي وَالصَّوْمُ حُجَّتِي وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يَفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَ تَجْلُو فِيمَا صَاكُوا أَطْيَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْيَسَكِ -

۶۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

اس باب کے لئے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے بحسب ضرورت اور موقع کلام کرنا ہے چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طمان بہت رنج و غصہ پہنچنے پر کچھ ذلیل سے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو بلا شرکتِ غیرے ایک غنیمت ملے گی یہ بھی اللہ کا کلام تھا اور ہر باب کی حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلامِ نقل کئے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں ۱۲ منہ ۱۵ سہمان اللہ شریعت اسلامی بھی کیسا سچا فلسفہ اور سچی حکمت ہے انسان کی عمدہ زندگی یہی ہے کہ اس کے اوقاتِ خوشی اور خوشی میں گزریں ہر وقت ہر کام میں اس کو فرحت اور لذت تازہ ملے اگر خوشی نہ ہو تو ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ایک بلانے جان ہے بات یہ ہے کہ جس کام کو آدمی پسند کرتا ہے تو وہ عادت کے طور پر کئے لگتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے جو مقصود ہے وہ لذت کرنے کی ہے جب کوئی شخص روزانہ ان کاموں کو کرتا ہے تو وہ عادت کے طور پر کئے لگتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے جو مقصود ہے وہ لذت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر کے یہ چاہا کہ اپنے بندوں کی یہ خوشی از مر تو قائم کرنے آخرت کے فوائد روزے میں ہیں وہ تو الگ ہے یہ فائدہ کہ از سر نو آدمی کو کھانے پینے اور جماع میں فرحت تازہ اور لذت بے اندازہ ملنے لگے کیا کم ہے ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو اللہ تعالیٰ کا کلام فرمایا ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَتَغَسَّلُ عُرْيَانًا  
خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ  
يُخَوِّئُ فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ  
أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَنْمَا تُرَى قَالَ بَلَى  
يَا رَبِّ وَلَكِنَّ لِّي غَنًى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ -

تھا مگر میرے (فضل و کرم اور) برکت مزید سے بھلا میں کبھی بے نیاز ہو سکتا ہوں۔

۶۹۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْبَغِي  
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأُخْرَى فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي  
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ  
يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ -

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از ابو عبد اللہ (الفرج)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہمارا رب تبارک و تعالیٰ  
ہر رات کو زمین سے نزدیک والے آسمان پر اس وقت  
نازل ہوتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے  
اور ارشاد فرماتا ہے آیا کوئی میرا بندہ ایسا ہے جو مجھ سے  
دعا کرے تاکہ میں قبول کروں اور کوئی مانگے تو میں سے  
عنایت کروں اور مغفرت چاہے تو میں بخش دوں؟“

۶۹۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ  
الْأَعْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں  
مبعوث ہو کر آئے مگر قیامت میں سے آگے آگے ہوں گے

لہٰذا کتنا ہی مالدار ہوں بادشاہ ہفت، اقلیم ہر جاؤں جہاں میرا محتاج رہو گا سچا اللہ حضرت یوب علیہ السلام نے کیسا عمدہ جواب دیا کہ پروردگار کا دعوت ہو کر  
ہمارے مالک خداوند ہم تو میرے تیرے درکے بھائی ہیں ہم تجھ سے بھیک مانگنا چھوڑ دیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا تو ساری دنیا کی بادشاہت مجھے جب ہی ہاتھ آٹھا کر تجھ سے اور  
مانگیں گے ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا آقا ہے بندے کا کام ہی یہی ہے کہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پاؤں پڑے مگر کھڑا عاجزی کرتا تو پتا ہے  
یا اللہ ہم کو ایسی مالدار ی سے بچائے کہ جس کے نشہ میں ہم تجھ کو بھول جائیں تیرے سامنے ہاتھ پھیلاتا بھیک مانگنا چھوڑ دیں ہم ایسی مالدار ی سے غلبی کو بہت  
پسند کرتے ہیں ہم کو تو روپیہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے نہ مال سے نہ دولت سے نہ دنیا کے دوسرے سامان اور شوکت سے جتنی خوشی ہم کو کم میں ہوتی ہے کہ خیرات میں  
دھڑکرتے سامنے ہاتھ پھیلا دے ہوں تجھ سے مانگے ہیں تیرے قدموں میں گرے ہوں اور بار بار تیرے قدموں پر پڑے سر رکھ دے ہوں میں یہ خوشی ہم کو کافی اور کافی ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تُنْزِلُوا السَّمَاءَ بِمِثْقَلِ ذَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَنْفَعُ أَنْفَعُ عَلَيْكَ -

۶۹۷۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لِهَذِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكُونَ بِأَنْتَ فِيهِ طَعَامًا وَأَنْ تَأْكُلَ فِيهِ شَرَابًا فَأَقْرَبُهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامُ وَبَشَرُهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَنْعَ فِيهِ وَلَا نَفْسَ كَانَتْ هِيَ هِيَ هِيَ

۶۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْكَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عِلْمُ رَأَتْ وَلَا أَدْنَى سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ -

۶۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ

اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کے بندہ پر اپنا روپیہ خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(از زہیر بن حرب از ابن فضیل از عمارہ از ابو ذر) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (حضرت جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا) یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن آپ کے پاس لائی ہیں انہیں رب تعالیٰ کی طرف سے سلام کہئے اور (بہشت میں) ایک محل کی خوشخبری دیجئے جو خول دار موتیوں کا بنا ہوا ہے نہ اس میں شور و غل ہے اور نہ کوئی رنج و تکلیف (بلکہ پورا سکون ہوگا)

(از معاذ بن اسد از عبد اللہ از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ وہ (بہشتی نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال ہی گزرا۔

(از محمود از عبد الرزاق از ابن جریج از سلیمان اہول از طاووس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے (یعنی اگر نہ آسمان ہوتے نہ زمین وغیرہ تب بھی) تیرے ہی لئے حمد ہے

السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ  
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ  
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِمْ أَنْتَ الْحَقُّ  
وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَقَاؤُكَ  
الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ وَالنَّارُ الْحَقُّ وَالنَّبِيُّونَ  
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ  
بِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِلَّيْلِ أَنْتَ  
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَرَأَيْتُكَ حَاكِمْتُ فَاعْفُ عَنِّي  
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا  
أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مَنِهَالٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْكَلْبِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الرُّمِيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ  
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَدِّبِ وَعَلْقَمَةَ  
ابْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا  
قَالُوا فَابْرَأْ هَذَا اللَّهُ مِنْهَا قَالُوا وَكُلُّ  
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ الَّذِي  
حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنَّ وَاللَّهِ  
مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي  
وَحَيَاتِي وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ

تو آسمانوں اور زمین کا تھا منے والا ہے تیرے ہی لئے حمد  
ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا  
جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، تو سچا، تیرا وعدہ  
سچا، تیرا کلام سچا، تجھ سے ملاقات حق ہے، جنت حق ہے،  
دوزخ حق ہے، انبیاء و احق ہیں قیامت حق ہے۔ یا اللہ  
میں تیرا تابع بن گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا تیری  
ہی طرف میں رجوع ہوا، تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش  
کرتا ہوں، تجھی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے اور  
پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے تو ہی  
میرا مسبود ہے۔

(از حجاج بن منہال از عبد اللہ بن عمر نمیری از یونس  
ابن یزید ایل از زہری) عمرو بن زبیر و سعید بن مسیب  
و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے تہمت کا واقعہ نقل کرتے ہیں  
کہ جب افتراء پردازوں نے یہ بہتان لگایا اور اللہ  
تعالیٰ نے ام المؤمنین کی پاکدامنی نازل فرمادی  
زہری کہتے ہیں ان چاروں حضرات نے مجھ سے  
اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں خدا کی قسم بات  
یہ بھی مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی کے  
لئے وحی نازل کرے گا جو (قیامت تک) تلاوت کی  
جاتی ہے گی میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے کہیں حقیر

مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي بَأْسٍ مُرِيحٍ وَلَكِنْ  
كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ رُؤْيَا  
يُخْبِرُنِي اللَّهُ بِهَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا كُفَرُوا

۶۹۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ  
إِذَا أَرَادَ عِبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا  
تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا  
فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَوَكَّهَا مِنْ  
أَجَلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ  
أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَاكْتُبُوهَا  
لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ  
بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ -

۶۹۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ  
ابْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا قَرَعَ  
مِنْهُ قَامَتِ الرَّجَمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ

جائتی تھی کہ اللہ جل شانہ میرے مقدمے میں ایسا کلام کرے  
جسے لوگ (قیامت تک) پڑھتے رہیں بلکہ مجھے یہ امید تھی  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب ایسا دیکھیں گے  
جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو فاقہ سے پاک کر دیگا۔ آخر  
اللہ تعالیٰ یہ آیات نازل کیں إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِآيَاتِنَا كُفَرُوا  
سے دس آیات تک۔

(از قتیبہ بن سعید از مغیرہ بن عبد الرحمن از ابو الزناد  
از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
جب کوئی میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرے تو جب تک وہ  
ارتکاب گناہ نہ کرے اس وقت تک اس کا گناہ نہ لکھو،  
ارتکاب کے بعد اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور  
اگر مجھ سے ڈر کر اسے چھوڑ دے گناہ نہ کرے تو ایک نیکی اس  
کے لئے لکھو۔ اس کے برعکس میرا کوئی بندہ اگر نیکی کرنا چاہے  
تو فوراً ایک نیکی اس کے لئے لکھو اگرچہ ابھی اس نے وہ نیکی  
نہ کی ہو۔ اگر اسے کر ڈالے تب تو اس کے لئے دس گناہ سے  
سات سو گئے تک لکھو۔

(از اسمعیل بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از معاویہ  
ابن ابی مرزہ از سعید بن یسار) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ  
ہوا تو ناٹھ (رحم - رشتہ) کھڑا ہوا (اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا کیا کہتا ہے؟ نہیں جانا) اس نے کہا میں اس لئے کھڑا ہوا



هَذَا مَقَامُ الْعَاذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ  
فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصَلَ مِنْ وَصْلِكَ  
وَأَقْطَعُ مِنْ قِطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ  
هَذَا لَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ  
عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي  
الْأَرْضِ وَتَقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ

تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھے قطع نہ کرے (قطع رحمی نہ کرے)  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی  
تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جوڑھے کاٹے میں  
میں اپنا فضل اس سے کاٹ دوں؟ (اس پر رحم نہ کروں)  
ناطے نے عرض کیا پروردگار میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا میں  
نے یہ مقام تجھے عطا کیا۔

بعد ازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی "اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم ہی کرو گے کہ  
ملک میں فساد مچاتے پھرو گے، ناطے تو رو گے۔"

۶۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ خَالِدٍ قَالَ مَطَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عَدُوِّ  
كَافِرِيٍّ وَمُؤْمِنِيٍّ

(از مسدد از سفیان از صالح از عبد اللہ از زید بن  
خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی آپ نے فرمایا  
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آج صبح میرے بعض بندے  
کافر اور بعض مؤمن ہیں۔)

۶۸۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ  
عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَا إِذَا  
كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ  
سے ملنا پسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا  
ہوں اور جو شخص میری ملاقات ناپسند کرتا ہے میں بھی  
اس سے ملنا نہیں چاہتا۔)

۶۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے

لہ یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گونجی ہے دوسری روایت میں یوں ہے ناطے نے پروردگار کی مکرہ تمام لی عبد اللہ بن عمرو کی روایت میں امام احمد کے پاس یوں ہے  
ناطے نے صبح چلنے پر ہی زبان سے یہ گفتگو کی ترجمہ اب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناطے سے کلام فرمایا ۱۲ منہ ۱۱۷۷ یہ روایت مختصر ہے اور مفصل طور سے  
گورجی کے کافر وہ ہے جو کہتا ہے ستاروں کی گردش سے پانی پڑا اور مؤمن وہ ہے جو کہتا ہے اللہ کے فضل سے اور رحمت سے پانی پڑا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ  
ظَنِّ عَبْدِ يُبَى -

۶۹۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ  
خَيْرًا أَقَطَ فَإِذَا مَاتَ فَأُخْرِقُوهُ وَأَذِنُوا  
نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْمَجْرِ قَوْلَ اللَّهِ  
لَنُحْيِيَنَّكَ رِأْسًا ثُمَّ نَعْلَمُ بِمَا كُنْتَ عَادِيًا  
لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ  
اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ  
فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ  
مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ -

اور میری اس بات سے تو خوب واقف ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔  
۶۹۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا  
أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا  
فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ صَبَيْتُ

بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔

(از اسمعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی مرنے  
وقت یہ وصیت کی میری لاش جلا دینا اور رکھ آدھی  
خشکی میں اور آدھی دریا میں پھینک دینا خدا کی قسم اگر کہیں  
خدا نے مجھے بکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ ویسا سا بے جہان  
میں کسی شخص کو نہیں دینے کا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا  
اس نے اس کے بدن کے سارے اجزاء جو اس میں پہنچے تھے  
جمع کئے پھر خشکی کو حکم دیا اس نے سب اجزاء جو اس میں  
پھیل گئے تھے جمع کئے۔ پروردگار نے (اسے سامنے کھڑا کیا)  
پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگا تیرے در سے

(از احمد بن اسحاق از عمرو بن عاصم از ہمام از اسحاق)  
ابن عبد اللہ از عبد الرحمن بن ابی عمرہ) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
سلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندہ نے گناہ کیا  
یا یوں کہا ایک گناہ کیا اب خدا تعالیٰ سے عرض کرنے  
لگا مولیٰ مجھ سے گناہ ہو گیا یا یوں کہا اے میرے  
پروردگار میں گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے بخش دے  
پروردگار نے (اس کی یہ دعاء سن کر) ارشاد فرمایا

اے کیونکہ میں نے عمر میرا گناہ ہی کئے ایک بھی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ ۱۳ جب وہ مر گیا اور اس کی لاش خشکی اور دریا میں بکھیر دی گئی ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ  
وہ شخص گونا گوار تھا پر موجد تھا اہل توحید کے لئے مغفرت ذنوب کی بڑی امید ہے آدمی کو چاہیے کہ شرک سے ہمیشہ بچتا رہے اور توحید  
پر قائم رہے اگر شرک پر مبرا تو پھر مغفرت کی امید بالکل امید نہیں ہے ۱۲ منہ

فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّكَ اَعْلِمَ عَبْدِي فِي كَلْبٍ  
لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خُذْ بِه  
عَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ  
اللَّهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا  
فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ الْاُخْرَى  
فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ  
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خُذْ بِه عَفَرْتُ  
لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَذْنَبَ  
ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ  
رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ قَالَ اَذْنَبْتُ الْاُخْرَى غُفِرَ  
لِي فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ  
الذَّنْبَ وَيَا خُذْ بِه عَفَرْتُ لِعَبْدِي  
ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا  
بھی اور گناہ پر کھڑا بھی ہے (سزا دیتا ہے) میں نے اپنے بندے  
کو بخش دیا۔ پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ  
بندہ ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ کیا  
اب دوبارہ پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے  
گناہ ہو گیا یا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا تو بخش دے  
پروردگار نے (یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا، میرا بندہ یہ  
سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ  
پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر  
تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس  
کے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک گناہ اور کیا اب پروردگار سے عرض  
کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا یا یوں کہا ایک اور گناہ  
ہو گیا اسے بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے

اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے چنانچہ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ  
مجھے چاہے اعمال کرے میں تو اس کی مغفرت کر چکا۔

۴۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُعْمَرُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ  
قَتَادَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِي مَن سَلَفَ أَوْ فِي مَن

(از عبد اللہ بن ابی اسود از معتمر از والدش از قتادہ  
از عقبہ بن عبد الغافر) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ  
عندہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ  
زمانے کے ایک شخص کا ذکر فرمایا یا یوں فرمایا تم سے  
پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں (بنی اسرائیل) ان میں کا

سب سے پہلے اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا جائے تو اس کو کچھ ضرورت نہ ہوگا اس حدیث سے استغفار کی  
بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو نیت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو کہ ہمیں پھر اس سے بخش جائیں یعنی  
استغفار کریں اگر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہو جانا نادم ہونا یعنی پچھتا نا آگے کے لئے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا  
اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ستر بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے  
تو اس نے اہل راہیں کیا امرائے یہی ہیں کہ گناہ نہ بناد نہ ہو اور اس کے پھر کرنے کی نیت رکھیں اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور ہر زبان سے استغفار کرے تو  
ایسا استغفار کسی ہم کا نہیں بلکہ اور عذاب کا دوزخ ہے چنانچہ راہد بھر یہ فرمائی ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲۸

كَانَ قَبْلَكُمْ قَالِ كَلِمَةً يُعْطَىٰ أَعْطَاهُ  
 اللَّهُ مَا لَا وَوْلَدًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ  
 قَالَ لِبَنِيهِ أَتَىٰ أَبِ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا  
 خَيْرٌ أَبِ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرَأْ وَ  
 لَمْ يَبْتَرِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَأَرَأَيْتَ  
 يَقْدِرُ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبُهُ فَإِنْ ظُرِفَا  
 إِذَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي حَتَّىٰ إِذَا صُرْتُ  
 قَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْحَكُونِي  
 فَإِذَا كَانَ يَوْمَ رَجُلٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي  
 فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَخَذَ مَوَائِقَهُمْ عَلَىٰ ذَلِكَ وَتَرَقَّى  
 فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرُوهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ  
 فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ  
 قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ  
 عَلَىٰ أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ فَخَفْتُكَ  
 أَوْ فَرَقْتُ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا فَا هَ أُنْ  
 رَجِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَىٰ  
 فَمَا تَلَا فَا هَ غَيْرُهَا فَحَدَّثَتْ بِهِ أَبَا  
 عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ  
 غَيْرَ أَنَّهُ ذَاذِفِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ  
 أَوْ كَمَا حَدَّثَ -

میں میری راکھ بکھر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا۔

۶۹۸۹۔ حَلَّ لَنَا حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

(از موسیٰ بن اسمعیل از معتمر) پھر یہی حدیث

ایک شخص مرنے لگا۔ آپ نے ایک حکم فرمایا کہ اللہ نے اسے  
 مال اور اولاد سب کچھ دیا تھا۔ جب موت آ پہنچی تو  
 بیٹوں سے کہنے لگا دیکھو میں تمہارا کیسا باپ تھا؟  
 انہوں نے کہا بہت اچھا باپ کہنے لگا دیکھو میں نے  
 کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں  
 اللہ نے مجھے بکڑ لیا تو (سخت) عذاب دے گا۔ تم میرے مرنے  
 کے بعد میری لاش جلا ڈالتا۔ جب کوئلہ ہو جائے اسے میں  
 لینا جس دن زور کی آندھی آئے اس دن راکھ اس میں اڑا دینا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کی قسم اس  
 شخص نے اپنی اولاد سے میری پکا عہد لے لیا۔ آخر میں انہوں  
 نے اس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا (جلا کر راکھ کر ڈالا) پھر  
 آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا دی۔ اللہ تعالیٰ نے کُن  
 کا لفظ فرمایا تو وہ شخص فوراً اس منہ کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے  
 پوچھا میرے بندے یہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا اے پڑکار  
 تیرے ڈر یا خوف سے ایسا کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے  
 کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم کیا۔ دوسری بار راوی نے  
 یوں کہا اللہ تعالیٰ نے اسے سولے اس کے (کہ اس سے پوچھا)  
 اور کوئی سزا نہ دی۔

سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے  
 بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو سلیمان فارسی سے  
 سنا اس میں اتنا اضافہ ہے جس دن تیز آندھی ہو اس دن کونڈ

مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ فَسَرَّ  
قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ -

باب ۳۸۹ كَلَامِ الرَّسُولِ  
وَحَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ  
وغيرهم۔

۶۹۹۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ نَاشِيطٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ  
أَدْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرَدٌ  
فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ  
كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَلَسَ  
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۹۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْبِدُ  
ابْنُ هِلَالٍ لُعَازِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ  
مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَدْ هَبْنَا إِلَى أَلَسَ بَنِي

نقل کی ہے اس میں لَمْ يَبْتَئِرْ ہے۔ خلیفہ بن ضیاء  
نے بحوالہ معتمر یہی حدیث نقل کی اس میں يَبْتَئِرْ ہے۔  
قتادہ نے اس کے معنی یہ کہ کوئی نیکی آخرت کیلئے ذخیرہ نہیں کی

باب اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن  
پیغمبروں اور دوسرے لوگوں سے  
ہم کلام ہونا۔

(از یوسف بن راشد از احمد بن عبد اللہ از ابو بکر بن

عباش از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے  
تھے قیامت کے روز میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں رائی کے دانہ  
برابر ایمان ہو اس کو بھی بہشت عنایت فرما (یہ درخواست  
منظور ہوگی) ایسے (سب) لوگ بہشت میں پہنچا دیئے  
جائیں گے پھر میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل میں  
ذرا سا بھی ایمان ہو اس سے بھی بہشت میں داخل فرما۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید) معبد بن ہلال  
عززی کہتے ہیں ہم چند بصری لوگ اکٹھے ہو کر حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اپنے ساتھ ثابت کو بھی  
لے گئے تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہمیں سنائے

۱۔ اٹلی روایت میں شک کے ساتھ لَمْ يَبْتَئِرْ (رہے مہلے سے) بالکُمُ يَبْتَئِرُ (نزلے معجم سے ۱۲ منہ ۱۵ گورانی کے دانہ سے بھی کم ہو ۱۲ منہ  
۲۔ آپ انگلیوں کو جوڑ کر یہ اشارہ کرتے تھے کہ اتنا ذرا سا ایمان بھی ہو۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے شکل ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ سے  
بات کریں گے مگر یہ کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے کلام کرے گا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو  
ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا اس میں یوں ہے محمد سے کہا جائے گا (یعنی پروردگار فرمائے گا) جس کے دل میں ایک جھکے برابر ایمان ہے یا دائی برابر ایمان ہے یا جھکی ایمان ہے  
اس کو روزِ آخر سے نکال دیا ہے ۱۲ منہ



فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَسْمَعُ لَكَ  
وَسَلُّ تَعْطُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ  
يَا رَبِّ اُمِّتِي اُمِّتِي فَيَقَالُ اَنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ  
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ  
مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقْ فَاَفْعَلْ ثُمَّ اَعُوذُ  
فَاَحْمَدُكَ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخْرَجَ لَكَ  
سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ  
وَقُلْ يَسْمَعُ لَكَ وَسَلُّ تَعْطُ وَاشْفَعْ  
تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ اُمِّتِي اُمِّتِي فَيَقَالُ  
اَنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ  
فَاَنْطَلِقْ فَاَفْعَلْ ثُمَّ اَعُوذُ فَاَحْمَدُكَ  
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخْرَجَ لَكَ سَاجِدًا  
فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ  
يَسْمَعُ لَكَ وَسَلُّ تَعْطُ وَاشْفَعْ  
تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ اُمِّتِي اُمِّتِي

اور سر بسجود ہو جاؤں گا۔ ارشاد ہو گا محمد! اپنا سر اٹھاؤ آپ جو  
کہیں گے ہم سنیں گے جو مانگیں گے ہم دیں گے جو سفارش کریں گے  
منظور کی جائیگی۔ اس وقت میں عرض کروں گا پروردگار میری  
امت پر رحم کر میری امت پر رحم کر کہ حکم ہو گا اچھا جائیے  
اور جس کے دل میں جو برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیجئے  
میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر چھوڑا گا کہ سامنے حاضر ہو لگا اور یہی  
تقریبیں بجا لا کر سجدے میں گر پڑوں گا، ارشاد ہو گا محمد سر اٹھائیے  
کہیے جو بات کہیں گے سنی جائے گی جو جو سوال کریں گے دیا  
جائے گا جو سفارش کریں گے منظور کی جائے گی۔ میں عرض  
کروں گا پروردگار میری امت پر رحم فرما میری امت پر  
رحم فرما، حکم ہو گا اچھا جائیے اور جس کے دل میں جینٹیلی یا  
رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال  
لیجئے میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر لوٹ کر (پروردگار کی بارگاہ  
میں) حاضر ہوں گا اور یہی تقریبیں کر کے سجدے میں گر پڑوں  
گا۔ ارشاد ہو گا محمد سر اٹھائیے کیا کہتے ہیں ہم نہیں گے، مانگتے  
ہم دیں گے، سفارش کیجئے ہم منظور کریں گے میں عرض کروں گا۔

۱۔ میں شفاعت کا اذن ہے جو بیعت قرآن میں ہے پروردگار کے پاس کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی مگر جس کو پروردگار اذن دے گا  
یعنی سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شفاعت کا اذن آپ کو ہو چکا ہے وہ یہ جوتوفی ہیں ان حدیثوں سے غافل ہیں ان سے ممانعت ملتا ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر کر اللہ کی بے حد تعریفیں کر کے بہ اذن حاصل کریں گے ۱۲ منہ ۱۳ سبحان اللہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل دیگر  
ہو گا کہ ایسے وقت اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے جو جلال اور غضب میں ہو گا اپنی امت کے لئے عرض کریں گے دوسرے پیغمبروں کا تو یہ حال ہو گا کہ ان  
کو اپنی اپنی بڑی بڑی نعمتی نعمی کہہ رہے ہوں گے مسلماً لودیکعبہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں نے تم کو ایسا پیغمبر عنایت فرمایا جس کو اپنے نفس سے زیادہ تمہارا  
خوال ہے آپ اپنی ذات کے لئے یا خوال اپنے عزیز و اقرباء کے لئے ایک لمحہ بھی نہ فرمائیں گے سجدے سے مڑھاتے ہیں اپنی گنہگار امت کے بچانے کی فکر کریں  
گے ایسے دیم کریم دل سوز فریقین پیغمبر کو ہم چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی بات سنیں اور آپ کی حدیث پر عمل نہ کریں تو خیال کر لینا چاہیے ہم کیسے ناشکرے تمک حرام  
اسان فراموش ہوں گے جب کہ آنحضرت کو ہماری فلاح کا اتنا خیال ہے کہ اپنی ذات کا فکر نہیں مگر ہماری فکر ہے تو ہم کو لازم ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان و مال  
مسائل شمار کریں اگر سارا عالم ایک طرف ہو سارے جہان کے مولوی اور دانش ور ایک بات ہمیں اور آنحضرت کا ارشاد اس کے خلاف ہو تو ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کریں گے اور دوسرے سب لوگوں کی باتیں چھوڑ دیں جو ہمیں گے ہم کو ان سے مطلب ہی کیا ہے پہلے  
اپنے پیغمبر کو راضی رکھنے کی ہم کو فکر رکھنا چاہیے ان چیلے چا پڑوں کی کیا فکر ہے یہ تو خود بخود جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے راضی ہوں گے راضی اور خوش  
ہو جائیں گے اور اگر آنحضرت ہم سے راضی نہ ہوں تو دوسرے لوگوں کی رضا مندی ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے گی ۱۲ منہ

فَيَقُولُ أَنْطَلِقْ فَأَخْرَجَ مِنْهَا مَنْ  
كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَىٰ أَدْنَىٰ فَمُنْقَلِبِ  
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ لَهُ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ  
وَمِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلْ فَلَمَّا خَرَجْنَا  
مِنْ عِنْدِ النَّاسِ قُلْتُ لِبَعْضِ صَحَابَتِنَا كُوْ  
مَرَرْنَا بِالْحُسَيْنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلٍ  
لِرَبِي خَلِيفَةً فَحَدَّثَنَا كَيْسًا حَدَّثَنَا النَّسَّابُ  
ابْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ  
فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ النَّسَبِيِّ فَلَاكَ  
فَكَمْ تَرَمِثُ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ  
فَقَالَ هِيَ لِمَنْ حَدَّثَنَا كُوْ بِالْحَدِيثِ  
فَأَنْتَ هَمْنَا إِلَىٰ هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ  
هِيَ لِمَنْ قُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَىٰ هَذَا  
فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ بِجَيْعٍ مُسْتَدٍ  
عَشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَلَيْسَىٰ أَمْ  
كِرَةً أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ  
فَحَدَّثَنَا فَفَعَلْنَا وَقَالَ خَلَقَ الْإِنْسَانُ  
عَجُولًا مَادَّ كَرْفَتَهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ  
أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَيْسًا حَدَّثَكُمْ ثُمَّ

پروا دیا۔ میری امت پر رحم کیجیے پروردگار میری امت پر رحم  
کیجیے حکم ہوگا اچھا جائیے اور جس کے دل میں رائی کے  
دانے سے بھی کم ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لیجیے  
چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔

معبد کہتے ہیں جب ہم (یہ حدیث سن کر) انس رضی اللہ  
عنه کے پاس نکلے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا بھائی جلیل  
حسن بھری رحمہ اللہ کے پاس چلیں اور ان سے انس رضی اللہ  
عنه کی حدیث تو بیان کریں وہ ان دنوں (حجاج کے ڈر سے)  
ابو خلیفہ طائی کے مکان میں چھپے ہوئے تھے چنانچہ ہم ان کے پاس  
پہنچے انہیں سلام کیا انہوں نے اندازے کی اجانت دی ہم نے کہا  
ابو سعید (یہ امام حسن بھری کی کنیت ہے) ہم آپ کے بھائی انس  
کے پاس آگئے ہیں۔ انہوں نے ہم سے حدیث شفاعت ایسی بیان کی  
وہی ہم نے کبھی نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو تم نے حدیث بیان  
کرنا شروع کی جب اس مقام پہ پہنچے جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان  
ہو انہوں نے کہا بیان کیجئے ہم نے کہا بس انس رضی اللہ عنہ  
ہم سے اتنی ہی حدیث بیان کی یہاں پر ختم کر دی اس زیادہ کچھ نہیں  
بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث پیش مال  
پہلے بیان کی اس وقت ان کے ہوش و حواس بہت اچھے تھے اب میں  
نہیں جانتا کہ انس رضی اللہ عنہ اسے بھول گئے یا انہوں نے عمدتاً  
تم سے بیان نہیں کیا ایسا نہ ہو تم اس پر بکھرو دیکھو (اور نیکو لال)

میں کوشش کرنا چھوڑ دو) ہم نے کہا ابو سعید بیان کیجئے آپ انس رضی اللہ عنہ نے او زیادہ کیا بیان کیا تھا یہ سن کر وہ  
ہنس پئے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے سو فرمایا آدمی پیدا اٹش سے جلد باز بنایا گیا ہے میں نے جو تم سے اس کا تذکرہ کیا تھا اس کی

اسے بس حد ہوئی اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو مشرک یا کافر تھے ان میں ذرا بھی ایمان نہ تھا ۱۲ منہ لے لے بڑھے نہیں  
ہوئے تھے جیسے اب ہو گئے ہیں ۱۳ منہ





۶۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَجْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِثَةَ  
عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ  
إِلَّا سَيَكُونُ رَجُلٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى  
إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ  
مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مَرَّ وَيَنْظُرُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهَهُ  
فَاتَّقُوا النَّارَ وَكُلُوا بِشِقِ تَمْرَةٍ قَالَ  
الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ  
خَبِثَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ  
طَلَبَتْهُ -

۶۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَفْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ جَاءَ خَبَرٌ  
مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ  
جَعَلَ اللَّهُ السَّمُوتَ عَلَى إصْبَعٍ وَ  
الرُّضَيْنِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْغُرَى  
عَلَى إصْبَعٍ وَالتَّحْلَاقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْمُشْنَ  
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ

(از علی بن حجر از عیسیٰ بن یونس از اعمش از خبیثہ)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ  
(قیامت کے دن) کلام کرے گا، خدا اور بندے کے  
درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اپنے دائیں بائیں یہی  
اعمال دکھائی دیں گے، سامنے منہ کے سامنے دوزخ  
ہوگی، لہذا لوگو (خیرات کر کے) دوزخ سے بچاؤ کرو گو  
کعبور کا ٹکڑا ہی ہو۔

اعمش کہتے ہیں مجھ سے عمرو بن مرہ نے بحوالہ خبیثہ  
یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا اضافہ ہے ”اگر کچھ  
خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات ہی کہہ کر۔“

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از مفسور از ابراہیم از

عبیدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا اور کہنے لگا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ساتوں)  
آسمانوں کو ایک انگلی پر اور (ساتوں) زمینوں  
کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیل مٹی کو ایک انگلی  
پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر انگلیوں  
کو ہلا کر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں“  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

لے اپنے نہیں دوزخ سے بچاؤ۔ یعنی سائل کا دل خوش کر دیا اگر تھلے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو نرمی سے اس کو جواب دو کہو بھائی تم دوسرے کسی وقت آؤ تو میں تم کو  
دوں گا یا اللہ سے دعا کرو مجھ کو کچھ مقدور ہو تو تمہاری خدمت کروں گا بعضوں نے کہا اچھی بات یہ ہے کہ دوزخ لڑے ہوئے شخصوں میں سے کسی کو لے آؤ  
۱۲ منہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَفْعُلُكَ حَتَّى يَدْتَ نَوَاجِدَهُ تَعَجُّبًا  
وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ  
حَتَّى قَدَرُوا إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ -

٤٩٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ  
ابْنِ مِخْرَزَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ  
سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَبْوَى قَالَ يَدُ فُؤَادٍ  
أَحَدَكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَقٌّ يَضَعُ كَنَفَهُ عَلَيْهِ  
فَيَقُولُ أَعْبَلْتُ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ كَذَا  
فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ أَعْبَلْتُ كَذَا أَوْ  
كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ  
إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا  
أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَقَالَ أَدُمُّ حَتَّى  
شَيْبَانٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا  
صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

از ابن عمر از آنحضرت صلی الله علیه و سلم یہ  
**باب ۳۸۹** قَوْلُهُ وَكَلَّمَ اللَّهُ  
 مُوسَىٰ تَحْتَهُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (اس علم کی یہ بات سن کر) ہنسنے لگے کہ آپ کے مبارک دانت کھل گئے، آپ نے اس کی بات سے تعجب کیا، اس کی بات کی تصدیق فرمائی پھر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ الْآيَةُ "لوگ اس کا صحیح مرتبہ نہ پہچان سکے" (ازمسدد از ابو عوانہ از قتادہ) صفحہ ۱۰۱ بن محمد بن

سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے قیامت کے دن کرے گا؟ انہوں نے کہا ”تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائیگا مگر پروردگار اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا (تاکہ دوسرے گفتگو نہ سن سکیں) پھر اس سے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیائیں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک۔ پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا؟ وہ کہے گا بے شک۔ غرض ہر طرح سب گناہوں کا اس سے اقرار کر لیا گیا بعد ازاں فرمائے گا میں نے تیرے گناہ دنیا میں چھپائے رکھے اور آج تجھے بخش دیتا ہوں۔“

آدم بن ابی ایاس بجوالہ شیخان از قتاوہ از مہنواں  
میث نقل کرتے ہیں۔<sup>۱۰</sup>

**باب** ارشادِ الہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں۔

**۱۷** اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صفوان سے قتادہ کا سماع صراحت سے ثابت ہو جائے اور انقطاع کا اہتمام دور ہو جائے۔  
 چونکہ قتادہ بس ہیں اور بسلی سند میں عن صفوان ہے ۱۲ منہ **۱۸** اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں کہ یہ کلام (بقیہ صفحہ ۸۷)



۹۸- ۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ذَرِيَّتِكَ بْنِ عَدِيٍّ

اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ

أُسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرَّ بِهِ بَنُو الْكَعْبَةِ إِذْ هُجَّاءٌ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ

قَبْلَ أَنْ يُؤْخَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَوَارِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَتَيْتُهُمْ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ

هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذْ وَآخِرُهُمْ

فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ

لَيْلَةَ أُخْرَى فَمِنَّا بَرَى قَلْبُهُ وَتَنَا مَرَّ عَيْنُهُ

وَأَمِنَّا مَرَّ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَا مَرَّ

أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَا مَرَّ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ

حَتَّى أَحْمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَابِ زَمْرَمَ

فَقَوْلَاهُ مِنْهُمْ جَبْرِيلُ فَشَقَّ جَبْرِيلُ

مَا بَيْنَ الْحُجْرَةِ إِلَى كَبَّتِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ

صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ

زَمْرَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَلْفَى جَوْفَهُ ثُمَّ

أُتِيَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيهِ نُورٌ مِّنْ

ذَهَبٍ فَخَشَّوْا إِيَّاهُ وَحِكْمَةً فَخَشَّاهُ بِهِ

رازی عبدالغفر بن عبداللہ از سلیمان از شریک بن عبداللہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے جس رات آپ

کو کعبہ کی مسجد میں معراج ہوا، اس کا واقعہ یہ ہے کہ آپ

پر وحی اترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے آپ

مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ پہلا فرشتہ بولا ان تینوں میں

وہ کون ہے؟ درمیانی فرشتے نے کہا جو ان تینوں میں بہتر

ہیں۔ پچھلا فرشتہ بولا جو بہتر ہیں انہی کو لے چلیں۔ اس رات

اتنا ہی واقعہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرشتوں

کو نہیں دیکھا، پھر اس کے بعد ایک رات کو دوبارہ فرشتے

آئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی

کہ آپ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر سو رہی تھیں کیونکہ آپ

کا دل نہیں سوتا، تمام انبیاء علیہم السلام کا یہی حال تھا ان

کی آنکھ سوئی تھی اور دل (بیدار رہتا تھا) سویا نہیں کرتا یہ

غرض ان فرشتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

بات نہیں کی، آپ کو اٹھا لیا اور چاہ زمرم پر لے گئے جبرائیل

علیہ السلام نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا، آپ کا پیٹ سینے

سے لے کر گلے تک چیر ڈالا اور سینے اور پیٹ کو (تمام انسان

خواہشوں اور آلائشوں سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے زمرم

کے پانی سے دھویا، آپ کا پیٹ خوب پاک صاف کیا

(بقیہ صفحہ سابق) موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا ان کو توحید عطا فرمائی اور اوپر کتاب التوحید میں ہیں گزرا اس

میں یوں ہے موسیٰ مکے یاں جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے توحید عطا فرمائی امدان سے بول لیا ان دونوں طریقوں میں باب کا مطلب صاف مذکور ہے (مراۃ) (تعلیقہ صفحہ ۱۸) ملے آپ بیچ میں تھے ایک طرف حضرت حمزہؓ دوسری طرف جعفر بن ابی طالبؓ تھے ۱۲ منہ ۱۳ جس کیلئے معراج کا حکم ہوا ہے آپ

۱۳ حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ دوبارہ جو یہ فرشتے آئے تو کتنی بات کے بعد آئے اور ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ پیغمبر ہو چکے تھے آپ پر وحی آئے لگی تھی ۱۲ منہ ۱۳ اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو معراج کو خواب کی حالت میں کہتے ہیں معاذ اللہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن جمہور روایت

یہ کہتے ہیں کہ آپ کو معراج بیداری کی حالت میں ہوا دہنہ مشرکین حملات کیوں حافظ نے کہا شریک منفرد نہیں ہے بلکہ کثیر بن خنیس نے اس کی متابعت کی اس روایت کو سعید بن جبلی ہی نے کہا لیکن ان میں سے کلام بعضوں نے کہا آپ کو معراج دوبارہ ہوا تھا ایک بار حالت خواب میں ایک بار بیداری میں اب کوئی شکال نہیں

صَدْرَهُ وَلَعَادِيدُكَ يَغْنَى عُرْوَتُ حَلْقِهِ  
ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
فَضْرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَتَادَاهُ أَهْلُ  
السَّمَاءِ مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ  
مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالُوا وَقَدْ بَعِثَ  
قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَآهْلًا  
فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ  
أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ فِي  
الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ هَذَا آدَمُ  
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ  
أَدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَآهْلًا بِابْنِي  
فَنِعْمَ الْإِبْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا يَنْهَرُونَ يَكْظَرُونَ فَقَالَ مَا  
هَذَانِ الْفَرَّانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَذَا النَّيْلُ وَالْفَرَاتُ عَنْهُمْ هَمًّا  
ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِمَنْزِلٍ  
أَخْرَجَهُ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ كَوْكُوبٍ وَزَيْجَرٌ  
فَضْرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مُسَكَّ أَذْفَرُ  
فَقَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا  
الْكُنُوزُ الَّتِي قَدْ خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ

بمہر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں سونے کا ایک لوتھا  
رکھا تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا، جبریل علیہ السلام  
نے آپ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر  
دیں، بعد ازاں سینہ سی دیا اور آپ کو لیکر پہلے نزدیک الے  
آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں کے دروازوں میں ایک دروازہ پر شک  
دی آسمان والے فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ جبریل علیہ السلام  
نے کہا جبریل۔ پوچھا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے  
گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا مرحبا  
واہلاً۔ آسمان والے فرشتے آپ کی تشریف آوری سے خوش ہو رہے تھے  
بات یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو  
انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ  
انہیں مطلع نہ کرے۔ بہر کیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پہلے آسمان میں حضرت آدم علیہ السلام سے ملے جبریل علیہ السلام  
نے بتایا یہ آپ کے باؤ آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور  
کہا اے میرے بیٹے خوش آمدید آپ بڑے اچھے بیٹے ہیں آپ نے  
پہلے ہی آسمان میں دو بہتی ندیاں دیکھیں، جبریل علیہ السلام سے  
پوچھا یہ کونسی ندیاں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات کے  
منبع ہیں بعد ازاں جبریل علیہ السلام نے آپ کو اسی آسمان کی  
سمکرائی ایک اور ندی دکھیں جس پر زردا و موتی کا ایک محل بنا ہوا  
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ندی میں ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نری نمشک ہے آپ نے  
پوچھا جبریل یہ کونسی ندی ہے؟ انہوں نے کہا یہی تو کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے محفوظ رکھی ہے پھر

عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ  
الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى  
مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَُوا وَمَنْ مَعَكَ  
قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَُوا  
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَُوا  
مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ  
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ  
مِثْلَ مَا قَالَتْ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ  
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا  
لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى  
السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ  
ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
الْسَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ  
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ  
فَقَالُوا لَهُ وَمِثْلَ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا  
أَنْبِيَاءٌ وَقَدْ سَبَّاهُمْ فَأَوْعِيَتْ  
مِنْهُمْ رَادُّ رَيْسٍ فِي الثَّانِيَةِ وَ  
لَهُرُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرُ فِي الْخَامِسَةِ  
لَمْ أَحْفِظْ اسْمَهُ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ فِي  
السَّادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ  
يَتَفَضَّلُ كَلَامَ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى  
رَبِّ لِمَا أَظُنُّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ  
ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ يَبْتَاعُكَ

جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان پر چڑھانے لگے  
وہاں بھی حسب سابق سوال وجواب ہوا (جو پہلے آسمان پر  
ہوا تھا) انہوں نے پوچھا کون؟ جبریل نے کہا جبریل انہوں  
نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ  
فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں،  
تب کہنے لگے خوش آمدید۔ پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے  
آسمان پر لے گئے وہاں بھی حسب سابق سوال وجواب ہوا  
پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر بھی یہی سوال وجواب  
ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں بھی ایسا ہی حال  
اور جواب ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں بھی  
یہی گفتگو ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر لے گئے۔  
وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی۔

ہر آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک  
پیغمبر سے ملے آپ نے ان کے نام بیان فرمائے فرمایا  
مجھے یوں یاد رہا کہ حضرت ادریس علیہ السلام دوسرے  
آسمان پر ملے اور ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر  
پانچویں آسمان پر کون سے پیغمبر ملے مجھے یاد نہیں رہا،  
چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔

ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
ملاقات ہوئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
سے (دنیا میں) کلام کیا تھا اس وجہ سے انہیں یہ فضیلت  
ملی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھ کر پکارا اے الہی میں یوں عرض کیا مولیٰ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تجھ

إِلَّا اللَّهُ حَتَّىٰ جَاءَ بِسُورَةِ الْكُتُبِ وَ  
 دَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى  
 كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَحَنَىٰ  
 اللَّهُ فِيهَا يُوسُفَىٰ اللَّهُ خَمْسِينَ مَرَّةً لَوْ  
 عَلَىٰ أُمَّتِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ تُوهَبُ  
 حَتَّىٰ بَلَغَ مُوسَىٰ فَأَحْبَبَهُ مُوسَىٰ  
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا أَعَاهَدَ إِلَيْكَ  
 رَبُّكَ قَالَ عَهْدَ إِلَىٰ خَمْسِينَ صَلَوةً  
 كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا  
 تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَأَرْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ  
 عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَانْفَتَحَتِ السَّمَاءُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جِبْرِيلَ  
 كَمَا أَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ  
 إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ تَعْمُرَ أَنْ شِدَّتْ  
 فَعَلَا يَمَةً إِلَىٰ الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ  
 مَتَكَاتُهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ  
 أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ  
 عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ مُوسَىٰ  
 فَأَحْبَبَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرِيدُهُ مُوسَىٰ  
 إِلَىٰ رَبِّهِ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ خَمْسِ صَلَوَاتٍ  
 ثُمَّ أَحَبَّهُ مُوسَىٰ عِنْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ  
 يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 لَوَاتِي رِبِّهِمْ أَخْرَاجَ نَمَازٍ رَهْ كُنَّ

سے بھی زیادہ سو پیغمبر کا مرتبہ بلند ہو گا غرض اس کے بعد  
 حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوپر  
 لے کر اللہ تعالیٰ ہی اس کا حال جانتا ہے یہاں تک کہ آپ  
 سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچے اور پرو دگار نیچے اتر کر آپ سے قریب  
 ہو گیا۔ آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ  
 رہ گیا۔ اس وقت پرو دگار نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر روز  
 میں پچاس نمازوں کا آپ کی امت کو حکم دیا گیا آپ ہاں سے نیچے  
 اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو  
 روک لیا پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو کہنے پرو دگار نے آپ کو کیا  
 حکم دیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات دن میں  
 پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی  
 امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ پھر پرو دگار کے پاس لوٹ  
 جائیے اس سے تخفیف کر لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کی رائے سن کر حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا  
 آپ ان کی صلاح چاہتے تھے انہوں نے کہا ہاں! اگر آپ چاہتے  
 ہیں تو واپس جائیے چنانچہ جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ کو اوپر لے گئے  
 اور اپنے اسی مقام پر کھڑے ہو کر یہ عرض کی پرو دگار اہم لوگوں  
 پر کچھ تخفیف کر دیجئے امیری امت سے پچاس نمازیں (ہر روز)  
 ادا نہیں ہو سکیں گی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں تخفیف  
 کر دیں (چالیس رہ گئیں) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آئے انہوں نے آپ کو روک لیا  
 اسی طرح بار بار (تخفیف کے لئے) بار بار آپ کو پرو دگار کے پاس  
 لواتے رہے آخر پانچ نمازیں رہ گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا کہنے لگے محمد



قَوْمِي عَلَىٰ أَدْنَىٰ مِنْ هَذَا أَقْضَعُوا  
فَتَرَكُوهُ فَأَمَّتْكَ أَصْعَفُ أَجْسَادًا  
وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَ  
أَسْمَاءًا فَأَرْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ  
رَبُّكَ كُلَّ ذِيكَ يَلْتَفِتُ الْبُكِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ جَبْرِيلَ لِيُشِيرَ  
عَلَيْهِ وَلَا يَكْزُرُهُ ذَلِكَ جَبْرِيلُ قَرَفَهُ  
عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ  
إِنَّ أُمَّتِي ضَعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ  
وَأَسْمَاءُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ  
عَنَّا فَقَالَ الْحَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ  
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّكَ  
لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي كَمَا فَرَضْتُ  
عَلَيْكَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ فَكُلُّ حَسَنَةٍ  
بَعَثَرًا مِثْلًا لَهَا قَبْلِي خَمْسُونَ فِي أَمْرِ  
الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ  
إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ  
خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ  
عَشْرًا مِثْلًا لَهَا قَالَ مُوسَىٰ قَدْ  
وَاللَّهِ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ هُوَ  
أَدْنَىٰ مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ أَرْجِعْ إِلَىٰ  
رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيُّضًا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا  
چاہیں لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں، انہوں نے چھوڑ دیں  
آپ کی امت تو بنی اسرائیل سے جسمانی، بدنی، دلی، بینائی  
اور شنوائی کی کمزوری رکھتی۔ بٹے۔ جلیے پھر اپنے پروردگار  
کے پاس لوٹ جائیے اور تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہر بار جبریل علیہ السلام سے صلاح لینے کے لئے  
ان کی طرف دیکھتے اور جبریل علیہ السلام اس بات کو ناپسند نہ  
کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے  
آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم، دل، کان اور  
بدن سب کمزور ہیں ان پر تخفیف کیجئے۔ ارشاد ہوا اے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فرمایا  
میری بات نہیں بدلتی لوح محفوظ میں آپ پر پچاس نمازیں  
فرض کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پانچ  
نمازیں جو آپ کی امت پر فرض ہوئیں پچاس کے برابر  
ہو گئیں جیسے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھیں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس حضرت موسیٰ  
کے پاس آئے انہوں نے پوچھا آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا  
پروردگار نے ہم پر بہت تخفیف فرمائی ہے ہر نیکی کے عوض  
دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے  
لگے میں نے تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں  
پڑھوانا چاہیں تو ان سے نہ ہو سکا انہوں نے چھوڑ دیں دیکھے  
پھر جلیے اور پروردگار سے مزید تخفیف کرائیے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ! خدا کی قسم اب تو مجھے شرم

لے اس سے پانچ نمازیں پروردگار کیسے نہہر سکیں گی ۱۲ منہ

يَا مُوسَىٰ قَدْ وَدَّ اللَّهُ اسْتِحْيَاكَ مِنْ  
تَرْتِي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ قَاهِيْطُ  
يَا سَمِ اللَّهُ قَالَ وَاسْتَبْقَظَ وَهُوَ فِي  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب ۳۸۹۶ - صَلَّى الرَّبُّ مَعَ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ -

۶۹۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لِيْكَ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ  
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا  
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ  
هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا  
نَرْضَىٰ يَا رَبِّ وَقَدْ آعَظَيْتَنَا مَا لَمْ  
تُعْطِ أَحَدًا أَهْلًا خَلْقَكَ فَيَقُولُ أَكَا  
أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ

آتی ہے میں کئی بار اپنے پروردگار کے پاس جا چکا اس وقت  
جبریل علیہ السلام نے کہا اب اللہ کا نام لے کر زمین پر اتر  
آئیے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام  
ہی میں تھے جاگ اٹھے۔

باب اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے  
ہمکلام ہونا۔

(انہی بن سلیمان از ابن وہب از مالک از زید بن  
اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے  
لبیک و سعیدیک تمام خیر و خوبی تیرے ہاتھ میں  
ہے۔ فرمائے گا کیا تم اب خوش ہوئے؟ وہ عرض  
کریں گے مہلّا اب بھی ہم خوش نہ ہوں گے تو نے  
ہمیں وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں  
دیا۔ چنانچہ اس وقت فرمائے گا اب میں تمہیں وہ  
نعمت دیتا ہوں جو ان تمام نعمتوں سے افضل ہے  
وہ عرض کریں گے پروردگار ان (بہشت کی) نعمتوں

لہ جاگ اٹھنے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد ان کو اپنی جگہ سو گئے ہونگے یا جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہے اور  
پھر حالت بشریت میں آگئے پھر حال غیث میں نے شریک کی اس روایت پر بہت طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی روایتیں منکر جوئی ہیں اسی شریک نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج  
سوئے میں پہلے باقی سب روایتوں میں بیداری میں نہ کھنکھناتے حافظ نے کہا شریک نے اس روایت میں اس جگہ دوسرے فقرہ راویوں کا خلاف کیا ہے ایک تو ہم میں کے  
مقاموں میں دوسرے میں معراج نہیں پہلے ہوا تیسرے کہ معراج خواب میں ہوا چوتھے یہ کہ سدرۃ المنتہی ساتویں آسمان کے اوپر ہے حالانکہ وہ ساتویں یا آٹھواں آسمان میں  
ہے پانچویں یہ کہ نیل اور فرات کا منبع پہلے آسمان میں ہے حالانکہ وہ ساتویں آسمان میں ہے چھٹے معراج کے وقت شقی صدر ہوتا ساتویں پہلے آسمان پر ہوتا  
حالانکہ وہ بہشت میں ہے آٹھویں وہی فَنَدَلٰی سے اللہ تعالیٰ کا نزدیک آنا مراد ہے حالانکہ یہ جبریل کے باب میں ہے نویں یہ کہ پانچویں بار کے بعد آگئے  
لوٹنا موقوف کر دیا حالانکہ دوسری روایتوں میں لو بار کوٹنا مذکور ہے دسویں پانچ نمازوں کا حکم ہونے کے بعد پھر لوٹنا دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ پانچ  
پانچ کے بعد پھر نہیں لوٹے اور فرمایا مجھ کو شرم آتی ہے ۱۲ منہ پہلے بہشتی لوگ تو یہ بہشت میں عرض کریں گے مگر میں دنیا ہی میں جب اپنی حالت میں غور  
کرتا ہوں تو بے اختیار دل سے یہ نکلتا ہے یا اللہ تو نے مجھ کو وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو میں ملک میں تھوڑے بندوں کو مجھوئے دیں جس حال  
محبت و عافیت، قوت جسمانی، آل و اولاد، علم دین، شرافت، نسب، حدیث دین، جفاکشی، خوشنویسی، زردنویسی، دنیاوی علوم و فنون،  
مقبولیت، تصانیف و تالیفات، غنا و توکری شہرت اور ناموری ۱۲ منہ و حید الزمان

يَا رِبِّ وَاَيْ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَالِكَ  
فَيَقُولُ اَحَلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا  
اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَاكَ اَبَدًا -

۴۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَنَانَ  
قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَلَالٌ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ  
أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الْمَرْجِعِ  
فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ  
بَلَى وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَرْدَعَ قَاصِرَةً  
وَبَدَّرْتُ قَبَادِرَ الظَّرْفِ تَبَاثُكُ وَ  
اسْتَوَاؤُكَ وَاسْتَحْصَادُكَ وَكَثِيرَةٌ  
أَمْثَالُ الْحَبَابِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ  
شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَا تُحِدْ هَذَا إِلَّا قَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا  
فَالْتَمَسَ بِأَصْحَابِ زُرْعٍ فَأَمَّا تَحْنُ  
فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زُرْعٍ فَضَحِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سے اور کونسی نعمت افضل ہوگی۔ فرمائے گا وہ میری  
رضا مندی ہے اب میں تم پر اپنی رضا مندی اتارتا  
ہوں۔ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عطاء بن یسار)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام سے باتیں کر رہے تھے  
آپ کے پاس ایک بدوی شخص بھی بیٹھا تھا اتنے میں  
آپ نے فرمایا ایک جنتی شخص نے اللہ تعالیٰ سے درخواست  
کی مولیٰ! اگر تو اجازت دے تو میں (بہشت میں) زراعت کروں  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہشت میں تو تمام چیزیں جو چاہو موجود ہیں  
اس نے کہا بے شک مگر میرا دل کھیتی کرنا چاہتا ہے۔ غرض اس  
نے جلدی سے کھیتی کا سامان کیا (زمین تیار کر کے) بیج ڈالا۔  
آٹا فائینج آگ آیا، بڑھ گیا، سیدھا ہو گیا، کھنے کے لائق  
ہو گیا، اناج کا ڈھیر بھی پہاڑوں کی طرح لگ گیا۔ اس وقت  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم زاد اب کھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ  
کسی طرح نہیں بھرتا۔

یہ سن کر وہ بدوی شخص (جو آپ کے پاس بیٹھا تھا) کہنے لگا  
یا رسول اللہ! یہ شخص (جس نے کھیتی کی درخواست کی) قبیلہ  
قریش کا ہو گا یا قبیلہ انصار کا ہو گا یہی لوگ زراعت  
پیشہ ہیں۔ ہم لوگ زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ یہ سن کر  
آپ ہنس پڑے۔

۱۔ اس پر نعمتیں تصدق ہیں غلام کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کسی چیز میں نہیں ہوتی جتنی اس میں ہے کہ اس مالک سے راضی ہو ہی لئے قرآن میں دوسری نعمتوں  
کے بعد فرمایا اَرْضَوْا اَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ اَكْبَرُ  
تو ہم ان سے یہی کہیں گے یہیہ ذرا قرآن تو سنو ہم کو اپنے مالک کا کلام کہتے ہیں سب چیزوں سے زیادہ لذت آتی ہے حضرت شیخ شہاب الدین سرودی غفرلہ  
سماح سے تحریر رہتے دوسرے موصوفوں نے اس کا سبب یہ لکھا انہوں نے کہا خدا و ملائکہ میں مجھ کو لذت ہی نہیں آتی قرآن کی ولادت میں مجھ کو لذت آتی ہے اس لئے کہ

**باب ۳۸۹** ذِکْرُ اللَّهِ بِأَلَمْرِ  
وَذِکْرُ الْعِبَادِ بِاللَّهِ عَزَّ وَتَعَالَى  
وَالرَّسَالَةِ وَالْإِبْلَاحِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا دُکِّرْتُنِي  
أَذْکُرْکَ وَأَتْلُ عَلَیْکَ نَبَأَ  
نُوحٍ إِذْ قَالُ لِقَوْمِهِ یَقُومُوا  
إِنْ کَانَ کِبَرٌ عَلَیْکُمْ فَدَاحِی  
وَدَلُّ کِبَرِیْ بِآیَاتِ اللَّهِ  
فَعَلَّی اللَّهُ تَوَكَّلْتُ فَأَجِیْعُوا  
أَمْرُکُمْ وَشَرَّکَاءُ کُمْ ثُمَّ  
لَا یَکُنْ أَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً  
ثُمَّ اقْضُوا إِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُونِ  
فَإِنْ تَرَوْهُ فَقُمْ سَآئِلُکُمْ  
مِّنْ أَجْرَانِ أَجْرَی إِلَّا عَلَى اللَّهِ  
وَأُْمِرْتُ أَنْ أَکُونَ مِنَ  
الْمُسْلِمِیْنَ غُمَّةً عَمَّ  
وَضِیْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا  
إِلَیَّ مَا فِی أَنْفُسِکُمْ یُقَالُ  
افْرِقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
وَلَا أَنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

**باب** اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احکام صادر فرما کر  
یاد کرتا ہے۔ بندے اس سے دعا کر اور عاجزی کر کے  
اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اسے یاد کرتے  
رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”تم میری یاد  
کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“ نیز فرمایا اے پیغمبر  
انہیں نوح علیہ السلام کا واقعہ سنائیں جب انہوں نے  
اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر تم میں میرا رہنا اور آیات  
اللہ پر کھڑا کرنا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں تو اللہ پر  
توکل کرتا ہوں تم اپنے شرکا کے ساتھ ملکر (میرے قتل  
یا اخراج کی) تجویز کرو اور اسے پورا کرنے میں تردد و  
تشویش نہ کرو وجہ تامل کر ڈالو مجھے قطعاً حمت نہ  
دے۔ اگر تم میری باتیں نہ مانو تو خیر میں تم سے کچھ  
(دنیا کی) اجرت تو نہیں مانگتا میری اجرت تو اللہ  
پر ہے، اسی کی طرف سے مجھے حکیم ہوا کہ میں مسلمان  
(فرمانبرداروں) میں شریک رہوں۔

اس آیت میں غُمَّة کا معنی غم اور تنگی ہے  
مجاہد کہتے ہیں اس کو فریابی نے وصل کیا، ثُمَّ اقْضُوا إِلَیَّ کا  
معنی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو  
(مجھے مار ڈالو) عرب لوگ کہتے ہیں اُذْرُنِ یعنی فیصلہ کر دے  
مجاہد نے وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

لہ اس باب کو امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ ذکر الہی کچھ اس سے خاص نہیں ہے کہ اللہ کا نام زبان سے دُعا ہے بلکہ لوگوں کو دین کا علم سکھانا اللہ اور رسول  
کی باتیں بتانا سب ذکر الہی میں داخل ہے علمائے کبار نے کہا ہے اللہ کا ذکر زبان سے ہوتا ہے اور دل سے یا دُعا ہے اور دل سے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے ذکر کرے  
لیکن حضور دل کے ساتھ بعضوں نے کہا ذکر قلبی سب سے افضل ہے گو زبان سے کچھ نہ کہے صوفیاء بھی قول ہے لیکن علماء ظاہر نے کہا ہے جب تک زبان  
سے نہ کہے تو اس ذکر کا کوئی اعتبار نہیں جیسے حدیث میں ہے لَا تَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا قَدْ ذِکَّرَ اللَّهُ ۱۲ منہ سے اللہ کو اللہ تعالیٰ مجھ کو سنا ہے یا  
نہیں ۱۲ منہ سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام جو غطا نصرت اپنی قوم کو کرتے تھے اس کو ذکر کر لیا ۱۲ منہ سے

اسْتَجَارَكَ فَأَجَرَهُ حَتَّى  
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنَّشَأَنَ  
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مِمَّا يَقُولُ وَمَا  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى  
يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ  
وَحَتَّى يَبْلُغَ مَآءَ مَسْنَى  
حَيْثُ جَاءَهُ السَّبَأُ  
الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا  
حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

صَوَابًا سے حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا مراد ہے۔

**باب ۳۸۹** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا  
وَقَوْلِهِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ  
أَنْدَادًا اذْ لَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يُدْعُونَ  
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَقَدْ  
أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ  
لَيَجْبُطَنَّ عَمَلُكَ وَلَكِنَّكَ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ  
قَا عِبْدُهُ وَكَرَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ  
وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ

اسْتَجَارَكَ فَأَجَرَهُ حَتَّى  
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنَّشَأَنَ  
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مِمَّا يَقُولُ وَمَا  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى  
يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ  
وَحَتَّى يَبْلُغَ مَآءَ مَسْنَى  
حَيْثُ جَاءَهُ السَّبَأُ  
الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا  
حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ کا شریک  
نہ بناؤ۔ تم دو مفرق کو اس کا برابر سمجھتے ہو،  
حالانکہ وہ سائے جہان کا مالک ہے اور دوسرے  
سب عاجز بندے ہیں، انہیں ایک دمڑی کا بھی  
اختیار نہیں۔“ جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے کسی  
خدا کو نہیں بلاتے، ”اے پیغمبر تجھے اور تجھ سے پہلے  
پیغمبروں کو بھی حکم دے چکا ہے اگر تو نے اللہ سے  
کہیں شرک کیا تو تیرے عمل برباد ہو جائیں اور تو  
گھائے میں پڑ جائے گا تجھے چاہیے کہ خدا کی عبادت  
کرے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔“ اکثر  
لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں مگر شرک میں مبتلا ہیں۔  
عکرمہ کہتے ہیں (اسے طبری نے وصل کیا) اکل مطلب

۱۔ اس آیت سے بھی امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن سننا یہ بھی ذکر الہی میں داخل ہے اس طرح قرآن سننا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ ایسے شخص کو جو  
ذکر الہی سننا چاہے ایمان دی جائے اور جب تک وہ اپنے اہل گھر کو نہ پہنچ جائے اس سے کوئی متعذر نہ ہوگا۔



يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا  
الَّذِي آعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ  
بِمَا فِيهِ -

۷۰۰۲۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي  
وَأَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْ  
تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ قُلْتُ إِنَّ  
ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ  
تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ  
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ  
جَارِكَ -

بَابُ ۳۸۹۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ  
يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ  
لَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ  
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا  
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ -

۷۰۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

اور جس نے اسے سچا جانا یعنی مومن قیامت  
کے دن پروردگار سے عرض کرے گا تو نے مجھے  
یہی قرآن دیا تھا میں نے اس پر عمل کیا۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل از  
عمر بن شہرحبیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے  
نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو  
اللہ کے برابر کسی اور کو سمجھے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہیں  
کہا بیشک یہ تو بڑا گناہ ہے اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟  
آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے  
پینے میں تیرے ساتھ شریک ہوں گے میں نے کہا پھر  
اس سے کم کون سا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے  
ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔

بَابُ ۳۸۹۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَوُونَ أَنْ  
يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ  
لَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ  
وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا  
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ -

(از حمیدی از سفیان از منصور از مجاہد از ابو  
معمر) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

۱۔ اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا تو تصدیق کو بندے کی طرف منسوب کیا مسلم ہوا بندے کو بھی دھن ہے ورنہ اس کو سزا دہرا کیوں ملتی اور جہنم کا در  
جہنم کو بندے کو مجبور محض جانتے ہیں انہوں نے یہ غلط نہیں کیا کہ پہلے افعال بعضہ اضطراری ہیں جیسے رعشہ کی حرکت اور بعضہ اختیاری جیسے پتی خوش  
سے کوئی عصنہ ملنا اگر بندہ بالکل مجبور نہ ہوتا تو دونوں طرح کے افعال یکساں ہوتے ۱۲ منہ ۱۵ امام بخاری نے یہ حدیث لا کراں طرف اشارہ کیا کہ قدر یہ اور  
معتزلہ جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہیں وہ گویا اللہ کا برابر والا بندے کو بناتے ہیں تو ان کا اعتقاد بہت بڑا گناہ ہوا معاذ اللہ ۱۳ منہ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَفَرَسِيَّانِ  
أَوْ قَرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرٌ شَحْمٌ يُطَوِّرُهُمْ  
قَلِيلٌ فَقَالُوا بِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُم أَتُرَوْنَ  
أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ  
يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ  
أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ  
إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ  
وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ-

**باب ۳۹ قول الله تعالى كل**  
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وَمَا  
يَا بَيْتَهُمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ رِزْمٍ  
تُحَدِّثُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ  
أَمْرًا وَأَنْ حَدَّثَهُ لَا يَشْهَدُ  
حَدَّثَ الْمُخَلَّوْقِينَ يَقُولُ  
تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ  
هُوَ الشَّيْءُ الْبَصِيرُ وَ  
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خانہ کبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش  
کا یادو قریش کے اور ایک قبیلہ ثقیف کا (غرض تین شخص)  
جمع ہوئے تھے تو مولے تازے پیٹ میں خوب چربی بھری  
ہوئی تھی لیکن ان کے دلوں میں عقل محوڑی تھی، ان میں کا  
ایک اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ ہوتم کیا سمجھتے ہو ہم بات  
کریں اسے اللہ سنتا ہے کہ نہیں دوسرا بولا پکار کر  
بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرا  
بولا یہ کیا بات ہے اگر وہ بلند آواز سے سن سکتا ہے تو آہستہ  
بولنے کو بھی سن لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ  
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ-

**باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد پروردگار ہر دن**  
ایک نیا کام کر رہا ہے ”ان کے پاس ان کے  
مالک کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا“ شاید  
اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی صورت پیدا کرے۔  
صرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق  
کے نئے کام کرنے سے مشابہت نہیں رکھتا  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اس کے مثل کوئی  
چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔“

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ جو چاہے نئے نئے حکم دیتا ہے۔

لہٰذا کیونکہ عرش سابق آسمانوں کے برابر ہے اور ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے پھر جو عرش پر ہے ہمارا انکارنا سن لے گا کہ  
ہماری آہستہ بات میں سن لے گا کہ فاضلہ کا لہذا آہستہ دونوں میں فرق ہی کیا ہے انسان کی آواز تو ایک کوس تک بھی نہیں جاتی تو کتنا ہی چلنے آئے  
لہٰذا ان سب آیتوں سے اللہ کا ایک نیا کام کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ



إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا  
يَشَاءُ وَإِنَّ وَمَا أَحَدٌ أَنْ  
لَا تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ -

۴۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدٍ أَنَّ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ  
كِتَابِهِمْ وَعِنْدَ كُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ  
الْكِتَابِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ تَقَرُّوْنَ لَهُ مَحْصَنًا  
لَمْ يُشَبَّ

۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا  
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ  
الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمْ أَنْزَلَ  
اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَدٌ الْأَخْبَارِ بِأَلَلَّ اللَّهُ مَحْصَنًا لَمْ يُشَبَّ  
وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ  
بَدَّلُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا أَفْكَعَبُوا  
بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ قَالُوا هُوَ مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ لَيْسَتْ تَرَوْنَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا  
أَوْ لَا يَتُهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ

اس نے ایک نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں  
بات نہ کیا کرو۔ (اسے ابو داؤد نے وصل کیا)

(از عنی بن عبد اللہ از حاتم بن وردان از ابوب  
از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم کتاب  
والوں (یہود و نصاریٰ) سے ان کی کتابوں کا حال کیوں  
پوچھتے ہو؟ تمہارے پاس تو اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب موجود  
ہے جو اس کی سب کتابوں میں نئی نازل ہوئی ہے اور  
وہ خالص ہے اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں ہوئی۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن  
عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے  
ہیں مسلمانو! تم اہل کتاب سے دین کی کوئی بات کیوں  
پوچھتے ہو حالانکہ جو کتاب اللہ نے تمہارے پیغمبر پر نازل  
کی وہ اللہ کی خبر دینے والی کتابوں میں سب سے نئی  
کتاب ہے اور پھر خالص ہے اس میں ذرا بھی  
ملاوٹ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ تو تم سے بیان کر چکا  
ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو  
بدل ڈالا وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کتاب لکھتے اور  
کہتے یہ بعینہ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے نازل  
ہوئی ان کی غرض دنیا کا تھوڑا سا مال کمانا ہوتا۔  
تمہیں جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ

لے چکے یہ فرمایا اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے یہ تنزیہ ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا اور جانتا ہے یہ اثبات ہوگا اس کی صفات کا ۱۳ منہ

۱۳ منہ اہل کتاب کی کتابیں ایک تو پرانی ہیں دوسرے ان میں ملاوٹ ہوئی ہے ۱۳ منہ



وَسَلَّمَ يُخَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَكَاثَرُكُمَا  
كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُخَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ  
شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخَرِّكُ  
بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْبَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ  
وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ  
تَقَرُّوْهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ قَاتِبُ قُرْآنِهِ  
قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ لِمَنْ أَرَبَ  
عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ جَبْرِيْلُ  
اِسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيْلُ قَرَأَ  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اقْرَأَ

بلاتے تھے، اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تمہیں ہونٹ بلا  
کر بتاؤں، جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہونٹ  
بلا کر مجھے بتائے تھے۔ پھر سعید نے اپنے ہونٹ بلائے۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ  
آیت نازل کی لَا تُخَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْبَلَ بِهِ  
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ یعنی آپ کے سینے میں  
قرآن کا جمادینا اور اسے پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔  
جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت آپ اس کے پڑھنے  
کی پیروی کیجئے۔ مطلب یہ کہ جبریل علیہ السلام کے پڑھتے  
وقت کان لگا کر سنتے رہیں۔ اور خاموش رہیں یہ ہمارا

فہم ہے ہم آپ سے ویسا ہی پڑھوا دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس آیت کے نزول کے  
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے،  
جبریل علیہ السلام جب چلے جاتے تو آپ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسے جبریل علیہ السلام نے  
آپ کو پڑھ کر سنا یا تھا۔

بَاب ۳۰۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَأَسْرُؤْ أَوَّلَهُمْ  
أَجْهَرُ وَأَبْهَرُ إِنَّهُ عَزِيزٌ  
بِدَايَةِ الصُّدُورِ لَا يَعْلَمُ  
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ  
الْخَبِيرُ يَتَخَفَتُونَ يَتَسَاءَلُونَ

بَاب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”تم آہستہ بات کرو  
یا بکا کر (دونوں سنتا ہے) وہ تودلوں تک کا  
خباں جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا  
جو اس نے پیدا کیں۔  
يَتَخَفَتُونَ چپکے چپکے باتیں کرتے  
ہیں۔

یعنی اس طرح پڑھو جس طرح جبریل علیہ السلام کی زبان پر ہم نے پڑھ کر سنا یا ۳۰۲ منہ ۳۰۲ یہ حدیث پہلے باب سے شروع کتاب میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری  
اس کو اس لئے لائے کہ قرآن کی قرأت میں وقت صحیح اور درست ہوگی جب زبان سے اس کو پڑھے اگر صرف دل میں تصور کر لے تو وہ قراءت نہیں کہلائے گی  
نہ تلاوت کا ثواب اس میں ملے گا۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا دل کریں جو قرآن کی قراءت یعنی ان الفاظ کو جو ہماری زبان  
سے نکلے ہیں غیر مخلوق کہتا ہے ۳۰۲ منہ ۳۰۲ تمہاری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کی بخوبی جانتا ہے

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دُرَّادَةَ

عَنْ هُثَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ  
وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ  
بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ  
صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ  
سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ  
جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ  
أَيُّ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ  
فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ  
أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ  
ذَلِكَ سَبِيلًا۔

۴۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ  
وَلَا تُخَافُتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ۔

۴۰۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا

أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(از عمر و بن زرارہ از ہشیم از ابو بشر از سعید

ابن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا اس  
وقت نازل ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
(مشرکوں کے ڈر سے) مکے میں چھپے رہتے۔ جب  
آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھتے  
تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے، مشرک اسے سن کر قرآن  
کو قرآن کے ذریعہ نزول (جبریل) اور پیش کرنے والے  
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو برا کہتے، آخر اللہ تعالیٰ  
نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ نماز میں  
قرآن اتنا بلند آواز سے بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اس  
کی آواز نہ پہنچے اور وہ قرآن کو برا کہیں نہ اتنا آہستہ  
پڑھ کہ تیرے صحابہ بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سنیں بلکہ بیان  
درمیان میں ایک رستہ اختیار کر لے۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از

والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ آیت  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا دعاء  
کے متعلق نازل ہوئی ہے (نہ بہت بلند آواز سے  
ہو اور نہ بہت آہستہ)

(از اسحاق از ابو عاصم از ابن جریر از ابن

شہاب از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص قرآن کو عمدہ آواز سے



۷۰۱۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا إِلَّا فِي  
اِثْنَيْنِ رَجُلٌ إِنْ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ  
يَتْلُوهُ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ فَهُوَ  
يَقُولُ لَوْ أُوتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا  
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ رَجُلٌ إِنْ آتَاهُ اللَّهُ  
مَا لَا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ  
لَوْ أُوتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَعَمِلْتُ  
فِيهِ مِثْلَ مَا عَمِلَ -

میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اِثْنَيْنِ رَجُلٌ إِنْ آتَاهُ  
اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ  
وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ وَرَجُلٌ إِنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا  
فَهُوَ يُنْفِقُهُ إِنْ آتَاهُ اللَّيْلُ وَإِنْ آتَاهُ النَّهَارُ  
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا أَلَمْ أَسْمَعْهُ  
يَذْكُرُ الْخَبْرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِهِ حَدِيثُهُ -

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابو صالح) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو شخصوں پر  
ایک تو اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے  
وہ اسے رات اور دن کے اوقات میں پڑھا کرتا ہے تو  
دوسرا شخص رشک کرنے والا یوں کہے اگر مجھے بھی وہ (یعنی  
قرآن) دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا  
دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے (دنیا کا) مال و دولت  
دیا ہے وہ اسے واجب کاموں میں خرچ کرتا ہے تو دوسرا  
شخص یوں کہے اگر مجھے بھی وہ مال و دولت دیا جاتا جو  
اسے دیا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی نیک کام کرتا۔ اس رشک

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سالم از

والدش) حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو آدمیوں پر  
ایک تو اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ رات اور  
دن کے اوقات میں اسے (نمازیں) کھڑے ہو کر پڑھا کرتا  
ہے دوسرے دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے روپیہ پسیر  
دیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے خرچ کرتا رہتا ہے  
علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو سفیان  
ابن عیینہ سے کئی بار سنا انہوں نے یوں نہیں کہا "ہمیں  
زہری نے خبر دی"۔ اس کے باوجود حدیث صحیح (اور متصل ہے)

لہ جن میں دو پر خرچ کرنا چاہیے یعنی نیک کاموں میں ۱۲ منہ ۵۰ کلو یوں کہا زہری نے کہا ۱۳ منہ ۵۰ کلو کو سفیان زہری کے شاگردوں میں سے تھے تو انکی  
روایت سماع پر محمول ہوگی اور اسمعیل کی روایت میں اس کی صراحت ہے اس میں یوں ہے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا ۱۲ منہ

**باب ۳۹-۴۰ بَقُولِ اللَّهِ تَعَالَى**  
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ  
 إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ  
 تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ  
 قَالَ الرَّهْرِيُّ مِنَ اللَّهِ الرَّسَالَهُ  
 وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا السَّلَامُ  
 وَقَالَ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا  
 رِسَالَتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ أَبْلَغَكُمْ  
 رِسَالَتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ  
 مَالِكٍ جَاءَنِي أَخْلَفَ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى  
 اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ  
 الْمُؤْمِنُونَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
 إِذَا أَحْبَبَكَ حَسَنٌ عَمِلَ  
 أَمْرِي فَقُلْ أَعْمَلُوا فَيَسِيرَ  
 اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَ  
 الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخَفُّكَ  
 أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرُ ذَرِكًا

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے رسول تیرے  
 رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل ہوا اسے (بلا و بھرنے)  
 لوگوں کو پہنچا دے اگر تو ایسا نہ کرے تو تونے گویا  
 اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

زہری کہتے ہیں رسالت اللہ کی جانب سے  
 ہے اور بلاغ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 کام ہے اور ہمارے ذمہ یہ ہے کہ اسے تسلیم کریں۔  
 اور (سورہ جن میں فرمایا) اس لئے کہ وہ (یعنی پیغمبر)  
 جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا۔  
 اور (سورہ اعراف میں) فرمایا "میں تمہیں اپنے مالک  
 کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔"

کعب بن مالک نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو چھوڑ کر غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے تو انہوں  
 نے کہا "عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین  
 تمہارے عمل کو دیکھ لیں گے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب تجھے  
 کسی کام کا اچھا لگے تو یوں کہ عمل کئے جاؤ اللہ اس کا  
 رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے کسی کینیک  
 عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔ معمر کہتے ہیں ذلک

لہذا کہہ کر پیغمبر میں سے جب کچھ چھپا لیا نہیں پہنچایا تو گویا پیغمبر پہنچایا اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا پیغام اپنی زبان غیر مخلوق ہے لیکن اس کا پہنچانا اور  
 اس کا سننا یہ پیغمبر کا فعل ہے جب تو فرمایا ان لہ تعالیٰ اور نبی کا فعل مخلوق ہے تو قرآن کا سننا اور پہنچانا یا یہ سب مخلوق کے فعل ہے ۱۲ منہ ۱۱ جو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ روایت اس کو قبول کر لینا اگر تمہارا خیال اس کے خلاف کیا ہے تو کیا دے پڑا ہے ۱۲ منہ ۱۰ تو کہنے اس کا نام عمل رکھا اور عمل نبی کا فعل ہے جو مخلوق ہے ۱۳ منہ  
 ۱۴ اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ تو اس کو چھ شخص سمجھ لے بھڑت ماری رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے باب میں فرمایا تھا جو لفظ قرآن کے  
 بڑے قادی اور غازی تھے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باطنی ہو گئے ان کے فعل پر مستعد ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک آدمہ اچھی بات کو دیکھ  
 کر یہ اعتقاد نہ کر لینا چاہیے کہ وہ یہ عمدہ وہ اچھا شخص ہے بلکہ اسے سب بہت سے پرکھے جانے والے قرآن اور حدیث کے موافق ہیں یا نہیں اور اس کے دل میں اللہ اور رسول کی عزت  
 یا نہیں پہلے نہ لے لیں اکثر یہ یوق جاہل اور فاسق حدیثوں کی ایک کڑھ اچھی بات دیکھ کر جلدی ہے ان کے مستعد ہو جاتے ہیں ان کو دیکھ لیتے ہیں (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

اَلْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ هُدًى  
لِّلْمُتَّقِينَ بَيِّنَاتٌ وَّذَلَالَةٌ  
كَقَوْلِهِ تَعَالَى ذِكْرُكُمْ حُكْمُ  
اللّٰهِ هَذَا احْكُمُوا لِلّٰهِ لَا رَيْبَ  
فِيْهِ لَا شَكَّ تِلْكَ اَيَّتُهَا يَعْنِي  
هَذِهِ اَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ  
حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَ  
جَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَ  
قَالَ اَنْسُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ  
حَرَامًا اِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ  
اَتَوْا مِنْوَنِيْ اُبَلِّغُ رِسَالَةَ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَجَعَلَ يَحْدِّثُهُمْ  
اور ان سے گفتگو کرنے لگے۔

اَلْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ میں کتاب سے مراد  
قرآن ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ سے مراد پرہیزگاروں  
کو راہ بتانے والا سچا راستہ دکھانے والا جیسے ذِکْرُكُمْ  
حُكْمُ اللّٰهِ یعنی یہ اللہ کا حکم ہے لَا رَيْبَ فِيْهِ  
اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلا شک یہ اللہ کی  
اتاری ہوئی آیات ہیں یعنی قرآن کی نشانیاں۔  
اغرض دونوں آیتوں میں ذِکْرُكُمْ سے لُحْظِ اَمْرِ اِسْمِ  
اس کی مثال یہ ہے جَرَيْنَ بِهِمْ سے جَرَيْنَ بِكُمْ  
مراد ہے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن لمعان کو ان کی  
قوم بنی عامر کی طرف روانہ کیا، حرام نے ان سے  
جا کر کہا کیا آپ مجھے امان دیتے ہیں؟ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں

۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِیُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ وَزِيَادُ بْنُ  
جُبَيْرٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ حَبِیَّةَ قَالَ

از فضل بن یعقوب از عبد اللہ بن جعفر رقی از  
معتمر بن سلیمان از سعید بن عبد اللہ ثقفی از بکر بن  
عبد اللہ مزنئی و زیاد بن حبیب بن حبیہ عن عبد اللہ بن  
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمیں اللہ کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ ہم میں

(بقیہ صفحہ ۵۰۷ پر) یہ کہ عقل اور ہر قوتی سے پہلے تو ولی ہوئے کیلئے یہ ضرور ہے کہ علم جن بعد ہر قوت کہتا ہو اور اس کا اعتقاد اور عمل قرآن و حدیث کے مطابق ہو ورنہ  
وہ شخص ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بسا اہلسن آدم رفتے ہست بچہ نہیں بہر دستے نہا بداد دست۔ اس اثر کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حضرت عائشہ  
نے قوت قرآن کو ایک عمل قرار دیا اور عمل خلاق خداوندی ہے ۱۲ منہ (عربی مؤلف) لہٰذا ذلک زبان عربی میں اشارہ بعید کے واسطے ہے مگر ان دونوں آیتوں میں ذلک سے  
ہذا مراد ہے حواشہ قرآنیہ واسطے آتا ہے ۱۲ منہ تومیر ہنکی مگر غائب کی ضمیر رکھدی ایسے ہی ان دونوں میں بجائے اسم اشارہ یعنی استعمال اس آیت کو یہاں بیان کر کے کہنا مست  
یہ ہے کہ تبلیغ اور پیغام رسانی میں بھی ایک عام ثابت ہے ۱۲ منہ یہ حدیث اور کتب اہل لغت میں مذکور ہے اور بخاری میں ہے ۱۲ منہ لہٰذا میں کہہ چکا ہوں کہ یہ حدیث صحیحہ ہے



الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ  
عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنْكُمْ مَنَّا دَارَ  
إِلَى الْجَنَّةِ.

۷۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا **ح** وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ  
شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا  
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ  
تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ.

۷۰۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَيُّ الدَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ  
تَدْعُو اللَّهَ نِدًّا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ  
أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدًا فَخَافَهُ

۱۲۸۰ روئے سے بیان نہیں کیا ۱۲۸۱

سے جو شخص کفار کے مقابلے میں مارا جائے گا وہ جنت  
میں داخل ہوگا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اسمعیل از شعبی  
از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو  
شخص تجھ سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا

دوسری سند (از محمد از ابو عامر عقدی از  
شعبہ از اسمعیل بن ابی خالد از شعبی از مسروق) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جو شخص تجھ سے کہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے  
کچھ چھپا رکھا تو ہرگز اسے توسیحا مت جان (وہ جھوٹا  
ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر جو تجھ پر میرے رب  
کی طرف سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ کر دے اور اگر  
ایسا نہ کیا تو تو نے (حق) تبلیغ ادا نہیں کیا (آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کی خلاف ورزی کیے ہوئے تھے)

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از ابو داؤد از  
عمرو بن شریحیل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کے  
نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا  
یہ ہے کہ اللہ نے تو تجھے پیدا کیا ہے اور تو اس  
کے برابر کسی اور کو ٹھہرائے (یعنی شرک کرے) اس نے پوچھا  
پھر اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اپنی اولاد کو

أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ كُنْ أَمْيُّ قَالَ  
أَنْ تُزَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ  
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَمًا

اس دوسرے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک  
ہوگی، اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ  
نے فرمایا یہ ہے کہ اپنے ہمساہ کی بیوی سے (جس کا بڑا  
حق ہوتا ہے) زنا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق  
میں یہ آیت نازل کی۔ مومنوں کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ  
اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے، ناحق خون  
نہیں کرتے، زنا نہیں کرتے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

**باب ۳۹۰** قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا  
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَقَوْلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُعْطِيَ أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ  
فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ  
الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ  
وَأُعْطِيَ السُّمُّ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا  
بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُوَنَّهُ  
يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ  
حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ  
حُسْنُ التَّوْرَةِ حُسْنُ التَّوْرَةِ  
لِلْقُرْآنِ لَا يَمْسُهُ لَا يَجُونُ طَعْمُهُ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پیغمبر کہہ دے کہ  
تورات لاؤ اسے پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو تو انھیں  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تورات والے تورات دے گئے  
انہوں نے اس پر عمل کیا، انجیل والے انجیل دے گئے انہوں  
نے اس پر عمل کیا۔ تم قرآن دے گئے تم نے اس پر  
عمل کیا۔ ابو رزین کہتے ہیں یشلوتہ حق  
یتلا وسمہ کا معنی یہ ہے کہ اس کی پیروی  
کرتے ہیں اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا  
عمل کرتے ہیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں یتلوی پڑھا جاتا  
ہے نیز کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قرأت  
اچھی ہے لا یمسہ الا المصطفیٰ رون قرآن  
کامزہ وہی پائیں گے اس کا فائدہ وہی اٹھائیں گے

۱۔ آٹھ جو دوزخ کا ایک نام ہے اس میں چالیس حدیث کی مناسبت ترجمہ ہے اس میں ہے کہ حضرت کی تبلیغ و دعوت کی تھی ایک توبہ کہ خاص قرآن کی توحید میں  
وہ آپ لوگوں کو سنا دیتے دوسرے قرآن سے جو آپ میں نکال کر بیان کرتے پھر اللہ تعالیٰ آپ کے استناد و ارشاد کے مطابق قرآن میں صاف صاف وہی آیت ۱۲ مسہ  
۲۔ اس باب میں یہ غرض ہے کہ تلاوت ایک عمل ہے اور عمل حال کا ایک فعل ہوتا ہے تو تلاوت مخلوق ہوئی اور قرأت بھی وہی تلاوت ہے تو وہ بھی مخلوق ہوگی ۱۲ مسہ  
۳۔ یعنی اس کو صحابہ نے تلاوت کی ایک فعل ہوئی اور فعل مخلوق ہے ۱۳ مسہ اس کو سفیان ثوری نے سخت تفسیر میں وصل کیا ۱۲ مسہ فلاں شخص کی بھی ہے  
تو مسلم ہذا کہ تلاوت قرآن کے سوا دوسری چیز ہے وہ قرآن کو چھو نہیں کہہ سکتے ۱۲ مسہ



قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَا  
 بَقَاؤُكُمْ فِي مَن سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا  
 بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ  
 أَوْ قِيَّ أَهْلُ التَّوَرَةِ التَّوَرَةَ فَعَمِلُوا  
 بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا  
 فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقَى  
 أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ  
 حَتَّى صَلَّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا  
 فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقَيْتُمُ  
 الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ  
 فَأَعْطَيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ  
 أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا  
 وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ  
 مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَبُهِ  
 فَضِّلِي أَوْ تَبِيهِ مِنْ أَشَاءَ -

باب ۳۹۰۶ وَتَحْيِي النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ

عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ

لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -

۷۰۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

نے فرمایا گذشتہ امتوں کے مقابلے میں دنیا میں تمہاری  
 بقا اس طرح ہے جیسے نماز عصر اور نماز مغرب کا  
 درمیانی وقت ہوتا ہے گویا کہ تورات والوں کو  
 تورات دی گئی انہوں نے اس پر دو پہر تک عمل کیا  
 اور عاجز آکر چھوڑ بیٹھے پھر انجیل والوں کو انجیل  
 دی گئی انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کر کے  
 چھوڑ دیا چنانچہ دونوں کو اس کے بدلے میں ایک  
 ایک قیراط دیا گیا پھر عصر کے وقت تمہیں قرآن  
 دیا گیا اور تم نے غروب آفتاب کے وقت تک  
 اس پر عمل کیا مگر تمہیں دو دو قیراط اجر دیا گیا،  
 تب اہل کتاب نے شکایت کی کہ انہوں نے ہم  
 سے بہت کم کام کیا مگر اجرت زیادہ ملی تو خداوند  
 عالم نے فرمایا میں نے تمہاری مزدوری (جو ٹھہری تھی)  
 کچھ دبا لی؟ انہوں نے کہا نہیں، تب اللہ نے فرمایا  
 اب یہ میرا فضل ہے جسے جتنا چاہوں عطا کروں۔

باب ۳۹۰۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

کو عمل فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شخص

سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی

(از سلیمان از شعبہ از ولید)

یعنی یہ نسبت یہود اور نصاریٰ دونوں کے ملا کہ مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس پر انہوں نے کام کیا کیونکہ کہا صبح سے لیکر عصر تک صلاۃ دو تین تکلا نہ  
 ۷۰۱۵ اس باب میں کوئی ترمیم مذکور نہیں ہے وہی اگلے باب کا مضمون ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ حدیث آگے آتی ہے نماز میں قنوت بھی ہوتی ہے تو وہ بھی عمل ہوئی ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
 یہ حدیث اوپر موصولہ لگ رہی ہے۔ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی یہ عزمن ہے کہ جب بغیر قنوت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوگی تو نماز کا جزو اعظم قنوت قرآن ہوا  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قنوت بھی ایک عمل ہوگی ۱۲ منہ

عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ  
الْأَسَدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ  
الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ عَنْ أَبِي  
عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا  
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَلَّلُ  
أَهْلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلَهَا وَيَرَأُو الدِّينِ  
ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

باب ۳۹۰۷ - قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا  
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَ  
إِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا  
هَلُوعًا ضَعْفٌ هُوْرًا -

۷۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَعْلِبٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا  
وَمَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا  
فَقَالَ إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ دَاوَعُ الرَّجُلِ  
وَالَّذِي آدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ  
أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجُزْءِ  
وَالْهَلَكِ وَأَجَلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ  
فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِيِّ وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو

دوسری سند (از عباد بن یعقوب از عباد بن عوام  
از شبیبانی از ولید بن عیزاز از ابو عمر) حضرت عبداللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل  
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور  
ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے شک انسان  
دل کا نیچا بنایا گیا، جہاں اس پر کوئی مصیبت  
آئی روئے پیٹنے لگتا ہے اور جب روپیہ پیسہ  
ملا تو بخیل بن جاتا ہے۔  
هَلُوعًا۔ بے صبر، گھبرانے والا۔

(از ابوالنعمان از جریر بن حازم از حسن) عمرو بن تغلب  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
کچھ مال آیا آپ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند  
لوگوں کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ جنہیں نہیں دیا  
وہ خفا ہو گئے، آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دنیاوی  
مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا، حالانکہ جسے نہیں دیتا  
وہ مجھے بہ نسبت اس کے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے جسے دیتا  
ہوں، میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں بے صبری  
اور حرص دیکھتا ہوں اور بعض لوگوں کے دلوں میں  
اللہ نے جو استغناء اور بھلائی رکھ دی ہے انہیں اس

۱۔ اس باب کے بیان لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے ویسے ہی ویسے ہی اس کی صفات اور اخلاق کا بھی دیکھنا  
ہے اور جب صفات اور اخلاق کا بھی خدا پر تو اس کے اعمال کا بھی خالق وہی ہوگا اس سے معقول کہ وہ تو ۱۲۷۸

ابْنُ تَغْلِبٍ فَقَالَ عَمْرُو مَّا أَحَبُّ أَنْ يَكُنَّ بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ النَّعَمِ -

باب ۳۹۰۸ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَسُولِهِ -

۴۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَوْيَبٍ

الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يَرُودُهُ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ

الْعَبْدُ إِلَى شَيْءٍ اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا

تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ

إِذَا آتَانِي مَشْيًا اتَّبَعْتُهُ هَرَوًّا لَهُ -

۴۰۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ

التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَبِيرًا اقْتَرَبْتُ

مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا

تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ

مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُودُهُ

عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

کے بھر سے پر چھوڑ دیتا ہوں کچھ نہیں دیتا ایسے عمرہ لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا اس کے عوض اگر سرخ اونٹ مجھے ملے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا۔

(از محمد بن عبد الرحیم از ابو زید سعید بن ربیع

ہر وی از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار

سے روایت کرتے ہیں ”فرمایا کوئی بندہ مجھ سے ایک انگشت

قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں

اور جب وہ ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک

باہ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میری طرف

آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف جاتا ہوں۔“

(از مسدد از یحییٰ از تیمی از حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی بار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا جب

کوئی بندہ مجھ سے ایک انگشت قریب ہوتا ہے تو میں

اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ

سے ایک باہ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باہ

یا ایک بوہ قریب ہوتا ہوں۔ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان

بحوالہ والدش از انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم از خداوند تعالیٰ روایت کرتے ہیں۔

۴۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوْنَهُ عَنْ رَبِّكُمْ  
قَالَ بِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَكَأَنِّي  
أَجُوزِي بِهِ وَلِخَلُوفٍ فِي الصَّائِئِ أَطْيَبُ  
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

۴۰۲۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
بْنِ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَا يَرُوْنَهُ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَسْبَغِي  
لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ  
أَبْنِ مَثْيٍ وَلَسَبَّهَ إِلَى أَبِيهِ -

۴۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُغْفَلٍ الْمُرِّي قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ  
لَهُ يَفْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ  
قَالَ فَرَجَعَهَا فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَوِيَةُ

(از آدم از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا  
رب سے روایت کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا  
ہر گناہ کا ایک کفارہ ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے  
میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی  
بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ)

دوسری سند از خلیفہ از یزید بن زریع از سعید  
از قتادہ از ابو العالیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پُر دغا  
سے روایت کی، پروردگار نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ سب  
نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے  
افضل ہوں۔ یہاں حضرت یونس علیہ السلام کو ان  
کے والد مثنیٰ کی طرف منسوب کیا۔

(از احمد بن ابی سریح از شبابہ از شعبہ از معاویہ  
ابن قرہ) عبد اللہ بن مغفل مرنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا کہ وہ اپنی ناقہ پر سوار تھے، آپ سورہ فتح یا اس  
کی چند آیات پڑھ رہے تھے آپ انہیں دہرا رہے تھے  
(پہلے پست آواز سے پھر بلند آواز سے)

شعبہ کہتے ہیں یہ حدیث بیان کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۔ اس حدیث کی شرح اور پُر زبانی ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے افضل نہ کہے دوسرے یہ کہ مجھ کو  
یعنی پیغمبر صاحب کو یونس علیہ السلام سے افضل نہ کہے دوسری صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ اس دورے افضل نہ کہے کہ حضرت یونس کی حقارت تھکے ۱۳ منہ

يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُعْقَلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَن  
يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ فَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ  
ابْنُ مُعْقَلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيئُهُ  
قَالَ أَاثَلْتُ مَرَاتٍ -

اس طرح آواز دہرا کر قراءت کی جیسے عبد اللہ بن مغفل پڑھ  
رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا  
کہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور تم پر هجوم کریں گے تو میں  
اسی طرح آواز دہرا کر قراءت کرتا جیسے عبد اللہ بن مغفل  
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آواز

دہراتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن مغفل کیسے آواز دہراتے تھے؟  
انہوں نے کہا آ آ تین بار (مدرشد کے ساتھ)

بَاب ۳۹۰ مَا يَجُوزُ مِنْ  
تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ  
كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا  
لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ فَاكُونُوا  
يَا تَوْرَةَ فَاكُونُوا هَآؤُنَا  
صِدْقَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو  
سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ  
دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بَكْتَابَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
إِلَى هِرَقْلَ وَيَا هَلْ أَلَيْكَ تَجَعُّلًا  
إِلَى كَلِمَةٍ سِوَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا

باب تورات شریف یاد گیر آسمانی کتابوں مثلاً  
قرآن شریف کی تفسیر (وترجمہ) عربی یا کسی دوسری  
زبان میں کرنا۔  
اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "اے  
ہینمبر کہہ دے تورات لاؤ اسے پڑھو اگر سچے ہو۔"  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے  
ابوسفیان صخر بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل شاہ  
روم نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا، اسے پڑھا اس  
میں یہ لکھا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد اللہ  
کے بندے اور اللہ کے رسول کی طرف سے  
ہرقل کو معلوم ہو (بعد ازاں خط کا مضمون تھا)  
یہ آیت لکھی تھی، اے کتاب والو! تم اس کلمے کی طرف  
آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے لئے برابر ہے، الا یہ

لہ اس باب سے امام نے ان لوگوں کا رد کیا جو آسمانی کتابوں اور دوسری کتابوں مثلاً حدیث کے کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرتا بہتر نہیں جانتے اور اس  
آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ تورات اصل عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لاکر سننے کا جو اللہ نے حکم دیا تو یہ عیناً اس کا مطلب یہ ہو گا کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ  
۶۔ لوگ عبرانی زبان میں نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ جو ان پر سب مسلمانوں کا جماعہ ہے ۱۲۔ منہ سلہ یہ حدیث شروع کتاب میں موصول گزر چکی ہے اس حدیث سے  
۱۳۔ بخاری نے ترجمہ کا ہوا ذکر کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپ مانتے تھے کہ ہرقل عربی نہیں سمجھتا اور یہی لئے اس نے ترجمان



۷۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ  
يَقْرُءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّمُونَهَا  
بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ إِسْرَءِيلَ وَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا  
أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوهُمْ وَقُولُوا  
أَمَّا يَا اللَّهُ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ  
إِلَيْكُمْ الْآيَةَ۔

۷۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُمُوحٍ  
قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجَلٍ  
وَأَمْرَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَيْنَا فَقَالَ  
لِلْيَهُودِ مَا تَصْعُقُونَ بِهِمَا قَالُوا اسْمِعْهُ  
وَجُوهَهُمَا وَنَحْزِيَّهُمَا قَالَ قَاتُوا  
بِالتَّوْرَةِ قَاتُلُوهُمَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ  
فَقَاتَلُوا فَقَاتِلُوا لِرَجُلٍ مِّنْ يَّسْرُونِ  
يَا أَعْوَدُ اقْرَأْ فَرَأَى حَقِّي أَتَيْتُهُ إِلَى الْمَوْضِعِ

(از محمد بن بشار از عثمان بن عمر از علی بن مبارک

از یحیی بن ابی کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں کہ اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھ کر  
عربی زبان میں ترجمہ کرتے اور مسلمانوں کو سمجھاتے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کو نہ  
سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور  
اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور اس پر  
جو تمہاری طرف اتاری گئی، آخر آیت تک۔

(از مسدد از اسمعیل از ایوب از تافیع) ابن عمر

رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔  
آپ نے یہودیوں سے دریافت کیا تم لوگ زنا کی کیا سزا  
دیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اور  
ذلیل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سچے ہو تو تورات لا کر سناؤ  
جناجہ وہ تورات لائے اور اپنی مرضی کے ایک شخص کہا  
پڑھ کر سنا۔ اس نے تورات پڑھ کر سنائی شروع  
کی اور ایک مقام پر اپنا ہاتھ اس پر رکھ لیا۔

۱۔ اس حدیث سے بعض نے دلیل لی ہے کہ قرآن کا فارسی یا اردو یا اور کسی زبان میں بھی پڑھنا درست ہے اور اگر کوئی بے عذر بھی نماز میں دوسری زبان میں قرآن پڑھے تو اس  
کی نماز صحیح ہو جائے گی لیکن جہود علماء کے نزدیک اگر دوسری زبان میں پڑھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اگر عابد یہودی زبان میں تلاوت ذکر سکتا ہو تو نماز کے ہر دوسرے عبادات  
میں تلاوت کر سکتا ہے لیکن نماز کے اندر ایسی حالت میں یہ حکم ہے کہ سہمان اللہ اور اللہ لہ یا اور کوئی کلمہ کہہ کر پڑھے یہ اس کو کفایت کرے گی اسی طرح جو کوئی توسل  
اور عربی نہ پڑھ سکے تو اس کا ترجمہ پڑھے بایک کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اگر اہل کتاب صحیح بولیں تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہوگا جو اللہ کی طرف سے اترا امان یہ بتی ہے  
کہ اللہ کا کلام باختلاف لغات مختلف نہیں ہوتا میں کہتا ہوں بعضے جاہل لوگ ترجمہ قرآن کو جائز نہیں سمجھتے حالانکہ ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ نے تو بلا عذر کے بھی نمازیں پڑھ  
پڑھنا جائز رکھا ہے تو غیر نماز میں ترجمہ پڑھنا بطریق اولی جائز ہوگا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ مرد کا نام معلوم نہیں ہوا عورت کا نام بعضوں نے بسرو بتایا ہے ۱۳۔ منہ ۱۷۔ بازا میں اسی  
طرح پھر لے چکے ہیں ۱۳۔ منہ

مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ادْفَعْ يَدَكَ  
فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجُمِ تَلَوُّهُ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمُ وَلَكِنَّا  
نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرِ بِهِمَا فَرَجِمَا فَرَأَيْتَهُ  
يُجَاوِزُ عَلَيْهِمَا الْحَجَارَةَ -

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا،  
ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم صاف واضح نکلی اب کہنے لگا  
اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تورات میں تو بیشک رجم کا حکم ہے  
لیکن ہم اسے چھپاتے رہے آخر آپ نے حکم دیا جتنا نیچہ مرو اور  
عورت دونوں سنگسار کر کے گئے۔

بَاب ۳۹۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاهِي بِالْقُرْآنِ  
مَعَ الشَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ  
وَرَزَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِمْ -

۴۰۲۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ تَزِيدَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنِ اللَّهُ  
لِشَيْءٍ مَا أَدْنِ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصُّلُوبِ بِالْقُرْآنِ  
يَجْهَرُ بِهِ -

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رجم کرتے وقت میں نے دیکھا کہ مرواس عورت کو پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا۔  
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (یہ تکلف پڑھتا ہو) وہ  
قیامت کے دن کراماً کا تبین کے ساتھ ہو گا نیز ارشاد  
نبوی ہے قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از مزید از محمد بن  
ابن ابراہیم از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
اس طرح کسی دوسری شے کو توجہ سے نہیں سنتا جتنا کسی نبی  
کے خوش الحانی سے با آواز بلند قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔

۴۰۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ  
السَّيِّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَلِيدُ اللَّهِ

(ان یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب) عروہ  
ابن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور علید اللہ  
ابن عبد اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت  
لگائی گئی تھی اس کا واقعہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے

اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبرانی زبان نہیں جانتے تھے پھر جو آپ نے حکم دیا کہ توراۃ لاکرناؤ تو گو یا ترجمہ کرنے  
کی اجازت دی ۱۲ منہ ۱۳ یعنی ترش آوازی سے ترجمہ اس کا بوداؤ دے جمل کیا اس باب کے لائن سے بھی امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کوئی طعن پر ہے  
کرنی چاہیے یا غیر چاہیے کوئی خوش آوازی کے ساتھ تو معلوم ہو کہ تلاوت اور حفظ یہ قاری کی ہفت ہے اور مخلوق ہے ۱۲ منہ ۱۳ صاحب تیسیر القاری نے قاء اذین  
کا ترجمہ کیا ہے کہ اذان نہیں دیا حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے حدیث کا مطلب ہی اس ترجمہ پر سمجھیں نہیں آتا ۱۲ منہ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ  
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَحَلَّ  
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَطَلَعَتْ  
عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ  
وَأَنَّ اللَّهَ يُبْرِئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ  
أَطْنُّ أَنَّ اللَّهَ يُزِيلُ فِي شَأْنِي وَحَيًّا يُثَلِّ  
وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرُ مِنِّ أَنْ  
يُحْكَمَ اللَّهُ فِي بَأْسِي ثَلَاثَ يَوْمٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ  
الْأَيَّاتِ كُلَّهَا -

۷۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو ثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالنَّهْيِ وَالزَّيْتُونِ  
فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ  
قِرَاءَةً مِنْهُ

۷۰۲۸ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرًا  
بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ  
الْمُشْرِكُونَ سَبَّحُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَهُ  
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا

اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا۔ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے کچھونے پر  
پڑ رہی تھی مجھے اس کا یقین تھا چونکہ میں۔ بے قصور ہوں اللہ  
تعالیٰ میری پاکدامنی ضرور ظاہر کرے گا مگر میں یہ نہیں  
سمجھتی تھی کہ آیات قرآنی نازل ہوں گی جو تاقیامت  
تلاوت کی جایا کریں گی۔ میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی  
تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میرے متعلق قرآن نازل کرے  
جس کی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات  
نازل کیں۔ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ أَخْرَجُوا

(از ابو نعیم از مسعر از عدی بن ثابت) حضرت براہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ عشاء کی نماز میں سورہ والتین پڑھتے  
تھے، میر نے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر خوش آواز یا عمدہ  
قراءت کرنے والا نہیں دیکھا۔

(از حجاج بن مہمال از ہشیم از ابو بشر از سعید بن  
جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ رہا کرتے اور جب قرآن  
بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ قرآن اور ذریعہ نزول  
(جبریل علیہ السلام) کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے  
پیغمبر کو یہ حکم دیا وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُهَا  
یہا۔ اپنی نماز (میں قرآن کو) نہ بہت اونچا پڑھو  
اور نہ بہت آہستہ (پڑھو) آخر آیت تک۔

۴۰۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَأَيْتُ أَدَاكَ مُحِبِّ الْعَنَمِ وَالْبَادِيَةِ فَإِذَا كُنْتُ فِي عَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذْنَتْ لِصَلَاةٍ فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالتَّذَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا رَأْسُ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۰۳۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا سَهْ فِي حُجُورِي وَأَنَا حَاضِرٌ

بَاب ۳۹ قول الله تعالى  
فَاذْكُرُوا مَا تَلَيْتُمْ مِنَ الْقُرْآنِ

۴۰۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ أُمِّ سَوْدَةَ بِنْتَ حُرْمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(از اسماعیل از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ

ابن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھے محسوس ہوتا ہے تمہیں جنگل میں رہنا اور بکریاں پالنا بہت پسند ہے تو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کی اذان دو تو خوب بلند آواز سے دو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک کوئی نہ سنے گا خواہ جن ہو یا آدمی یا اور کوئی، وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے گا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(از قبیسہ از سفیان از منصور از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے اور آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا حالانکہ میں حاضر ہوتی۔

باب ارشاد باری تعالیٰ جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو۔

(ان یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ از مسور بن محرزہ وعبد الرحمن بن عبد القاری) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورہ فرقان پڑھتے سنا مگر وہ ذرا مختلف معلوم

۱۲ باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی تاکید ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تلاوت کا تیسری حدیث میں قرآن کی حمد کی خوش آوازی کا پورے حدیث میں قیامت میں آیت اور اسے کوئے کا پانچویں حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا حکم ہے ان سب حدیثوں سے اہم بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور پڑھنے قرآن اور پڑھنے قرأت ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ باری کی صفت اور مخلوق ہے بخلاف قرآن کے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ  
الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ  
يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقَرِّئْنِيهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ  
أَسْأِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَضَلَّيْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ  
فَلَبَّيْتُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ  
هَذِهِ السُّورَةَ أَلَيْسَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ فَقَالَ  
أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتُ  
فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَتَوَدُّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا  
يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ  
تُقَرِّئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسَلَهُ إِقْرَأْنَا هِشَامُ  
فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِقْرَأْنَا غَيْرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ  
كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ  
عَلَى سَبْعَةِ آخَرِينَ فَأَقْرَأُوا وَأَمَّا تِلْكَ مِنْهُ

بَابُ ۱۲۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَلَقَدْ يَنْشَأُ الْقُرْآنَ لِلدِّكْرِ

ہوئی میں نماز ہی میں ان پر حمد کر بیٹھتا لیکن میں صبر کر گیا  
جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادران کے گلے میں  
ڈال کر لو پچھا تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں ابھی سن  
رہا تھا ۹ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے  
کہا تو جھوٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھے یہ سورت  
دوسری طرز پر پڑھائی ہے، تم جیسا پڑھتے ہو اس طرز پر نہیں  
آخر میں انہیں کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا  
اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو سورہ فرقان اور طرح پڑھتے ہیں  
آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ  
دے۔ پھر ان سے فرمایا ہشام پڑھو چنانچہ انہوں نے  
اس قراءت سے پڑھی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔  
آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی  
پھر فرمایا عمر! اب تو پڑھ میں نے وہ قراءت سنائی  
جو آپ نے مجھے سکھائی تھی، آپ نے فرمایا (صحیح ہے)  
یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے دیکھو یہ قرآن  
عرب کی سات بولیوں میں نازل کیا گیا ہے۔  
جس طرح تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اسی  
طرح پڑھو۔

باب ارشاد باری تعالیٰ ہم نے تو  
قرآن کو آسان کر دیا ہے لیکن کوئی نصیحت

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیز ہے اور قرآن اور چیز ہے اسی لئے قراءت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر اور ہشام  
کی قراءت میں ہوا مگر قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۱۲۹

فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِهَ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ  
مُيَسَّرٍ لَنَا خَلَقَ لَهُ يُقَالُ  
مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ  
هَوَاتَا فَوَاءَ تَهْ عَلَيْكَ هَذَا  
مَطَرٌ الْوَرَقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا  
الْقُرْآنَ لِلَّذِ كَرِهَ فَمِنْ مُدَّةٍ كَرِهَ  
قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ فَيَعَانُ  
عَلَيْهِ -

لینے والا بھی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص  
کے لئے وہی آسان کیا جائے گا جس کے لئے وہ  
پیدا کیا گیا ہے۔ ميسر یعنی تیار کیا گیا۔  
مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ  
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِ كَرِهَ کا مطلب یہ ہے کہ ہم  
نے قرآن تیسری زبان پر آسان کر دیا یعنی اس کا  
پڑھنا سمجھنا آسان کر دیا۔ مطر ورق کہتے ہیں (اسے  
فریابی نے وصل کیا) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِ كَرِهَ  
فَهَلْ مِنْ مُدَّةٍ كَرِهَ کا مطلب یہ ہے کوئی شخص

ہے جو علم کی خواہش رکھتا ہو تاکہ اللہ اس کی مدد کرے۔

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنَا مَطَرٌ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ  
كُلُّ مُيَسَّرٍ لَنَا خَلَقَ لَهُ -

(از ابو معمر از عبد الوارث از یزید بن ابی یزید از مطرف  
ابن عبد اللہ) عمر ان بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ (جب تقدیر میں ہر بات لکھی جا چکی ہے)  
اور وہ ضرور پورا ہوگا) تو عمل کرنے والوں کو عمل کرنے سے  
کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لئے  
پیدا کیا گیا ہے اسے ویسے ہی کام آسان کر دیئے جائیں گے۔

۴۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُذْرَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ  
أَبْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ

(از محمد بن بشار بن بحوالہ غندر از شعبہ از منصور و عبیدہ  
از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن) حضرت علی رضی اللہ  
عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کسی جنازے پر تشریف فرما تھے آپ نے ایک چڑی  
لی اس سے زمین کریدنے لگے فرمایا دیکھو تم میں

۱۔ چونکہ آیت میں یَسَّرْنَا کا ذکر تھا اس لئے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی بیان کیا گیا اس میں ميسر کا لفظ ہے ولفظ کا مصدر ایک چڑی تیسری زبان  
۲۔ بہشت کے لئے ۱۲ درجہ کے لئے ۱۲ منہ ۱۲ تو اچھے عمل نشانی ہیں جن عاقبت کی ۱۲ منہ

عُودًا فَبَعَلَ يَتَكَلَّمُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا  
مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ  
النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَكَلَّمُ قَالَ  
اعْمَلُوا فَعَلَّ مُبَشِّرًا مِمَّا مِنْ أَعْطَى وَآتَى  
آيَاتِهِ.

سے ہر شخص کا ٹھکانا (پہلے ہی لکھ دیا گیا ہے۔ دوزخ یا  
بہشت میں۔ لوگوں نے عرض کیا تو پھر تقدیر کے لکھے  
پر ہم مہروسہ کر لیں (عمل کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا  
نہیں (نیک عمل کئے جاؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کو  
وہی آسان معلوم ہوگا (جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے)

پھر سورہ واللیل کی یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَآتَى آخِرُ سُورَةِ تَك.

بَاب ۳۹۱۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ  
مَحْفُوظٍ وَالْأَطْرُوكِ تَسْطُورٍ  
قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ  
يُحْطُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةً  
الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ مَا يَلْفُظُ مَا  
يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ  
عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مَكْتُوبٌ الْخَبْرُ وَالشَّرُّ يُخْرِفُونَ  
يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُرِيدُ  
لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتِبَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُخْرِفُونَهُ  
يَتَأَوَّلُونَ عَلَى غَيْرِ قَائِدِهِ

باب ارشاد باری تعالیٰ وہ بزرگ و برتر  
قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا "قسم ہے کہ وہ طور اور اس کتاب کی جو مسطور  
قتادہ کہتے ہیں مسطور کا معنی لکھی گئی ہی ہے  
يَسْطُرُونَ یعنی لکھتے ہیں فِي أُمِّ الْكِتَابِ یعنی  
مجموعی اصل کتاب میں مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ جوبات  
وہ منہ سے نکالتا ہے اس کے نامہ اعمال میں لکھ  
دی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے يُخْرِفُونَ الْكَلِمَ  
عَنْ مَوَاضِعِهِ لَفْظُونَ کو اپنے ٹھکانوں سے ہٹا  
دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی لفظ  
بالکل زکال و النایہ کسی سے نہیں ہو سکتا البتہ  
اس میں تحریف کہتے ہیں یعنی ایسے معنی بیان کرتے ہیں

لہ یعنی جس کی قیمت میں جنت ہے اس کو فخر کذا عال غری کی رغبت ہوگی اور وہ نیک کام تو بخیر اور رحمت کے ساتھ کرے گا اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اس  
کو نیک کاموں سے نفرت اور بڑے کاموں کی رغبت ہوگی اس لئے کہ اس کی ہر خدمتوں کے یہ دونوں حدیثیں اور کلمہ چھپیں یہاں صرف تیسیر کے لفظ کی مناسبت سے ان کو  
لائے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ انکار گاری نے خلق افعال عبیدیں کہا کہ قرآن یاد کیا جاتا ہے لکھا جاتا ہے زبانوں سے چھپا جاتا ہے ہر قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے مگر  
کا غذا اور سیاق بہ اوچلہ یہ سب چیزیں مخلوق ہیں ۱۲ منہ ۱۱ کہ کلام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ کہ ان کو عبیدین حمید نے قتادہ سے سنا  
کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی لوح محفوظ میں اس کو عبید اللہ نے قتادہ سے وصل کیا ۱۳ منہ ۱۱ کہ ان کو ابن ابی حاتم نے قتادہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے سنا کیا ہے  
۱۱ کہ ان کو طبری اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ کہ باقی صراح باتیں جن میں نہ ثواب ہے اور نہ عذاب وہ نہیں لکھتا ۱۲ منہ ۱۱ کہ اس لئے کہ اس کے ہزاروں نسخے  
لوگوں میں شائع رہتے ہیں ۱۲ منہ

وَرَأْسَتِهِمْ تِلْكَ وَاعِيَةً  
حَافِظَةً وَتَعِيَهَا وَتَحْفَظُهَا وَ  
أَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِتُنْذِرَكُمْ  
بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ  
هَٰذَا الْقُرْآنُ فَمَوْلَاكَ تَذِيرًا

جو اس کے اہلی معنی نہیں ہیں۔ وَرَأْسُ گنگا  
عَنْ رَأْسَتِهِمْ میں دراست سے تلاوت  
مراد ہے وَاعِيَةً یاد رکھنے والا تَعِيَهَا  
یاد رکھے وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنُ  
لِتُنْذِرَكُمْ بِهٖ تو کہہ کی ضمیر سے ملے

والوں کو خطاب ہے وَمَنْ بَلَغَ تمام جہان کے باقی لوگ ان سب کو قرآن انذار کرنے والا  
ہے (ڈرانے والا ہے)

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَتَّابٍ  
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا قَضَى اللَّهُ  
الْخَلْقُ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ فَغَلَبَتْ أَوْ قَالَ  
سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ قُوفُ  
الْعَرْشِ -

از خلیفہ بن خیط از معمر از والدش از قتادہ از  
ابو رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب مخلوق پیدا  
کرنے کا فیصلہ کر چکا یا جب خلقت پیدا کر چکا تو اس  
نے ایک تحریر لکھ کر اپنے پاس رکھ لی، اس میں یہ الفاظ ہیں  
نیری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“ وہ اس کے  
پاس عرش کے اوپر ہے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

از محمد بن ابی غالب از محمد بن اسمعیل از معمر از  
والدش از قتادہ از ابو رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک  
تحریر لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب

۱۔ بلکہ ان کے دل کے تراشے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی کتب سہاوی میں تحریف لفظی کا ذکر کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے  
جیسے اوپر گند چکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے یہ نکلا کہ قرآن کے ایسے سنی کرنا کہ جو حاکم دینا بعین سے مقرر نہیں ہیں اور حقیقت تحریف ہے  
اسی طرح قسطلان نے کہا بعض لوگ تحریف لفظی کے قائل ہیں اور میں نے موجودہ تولد اور انجیل کی کثرت نہیں کہتے حالانکہ اس پر یہ قرآن ہوتا ہے کہ باوجود تحریف لفظی  
مستمر ہونے کے بھی ان میں بہت کچھ کلام الہی باقی ہے بعضوں نے کہا اس پر اجماع ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور ان میں اشتغال با تو نہیں حافظ نے کہا صحیح ہے  
کہ ان کا مطالعہ مکروہ تنزیہی ہو گا نہ حرام اور ادنیٰ یہ ہے کہ جو شخص مضبوط الایمان ہو یعنی دین اسلام کے تمام احکام اور سننات کا پورا علم رکھتا ہو اور وہ اس لئے ان  
کا مطالعہ کرے کہ اس کتاب کی غلط باتوں کا جواب دے کہ توں کے لئے بہتر اور جائز ہے اور اگلے علماء نے موجودہ نصائک کو جواب دینے کے لئے قدیم و جدیداً ایسا کیا ہے لیکر اپنے  
دین کی صحیح تعلیم حاصل کرنے پر مطلقاً اصرار کرتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لوح محفوظ عرش کے پاس ہے (بقیہ برقعہ آئندہ)



پر غالب ہو گئی اور وہ تحریر پروردگار کے پاس ہے  
عرش پر۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ  
مُحِبُّ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي  
سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَكَ فَتَوَقَّ  
الْعَرْشَ -

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ نے تمہیں  
اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا"۔ "مہم نے ہر چیز کو  
اندازے سے پیدا کیا"۔ "تصویر بنانے والوں  
سے (بطور استہزاء) قیامت کے دن یہ کہا جائیگا  
تم نے جو پیدا کیا اب اس میں جان بھی ڈالو۔ بیشک  
تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن  
میں بنائے پھر آسمان و زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا،  
رات کو دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات  
دن کے پیچھے دوڑی آرہی ہے اور سورج چاند تاروں  
کو بھی اسی نے بنایا۔ سب اس کے حکم کے تابع ہیں  
یاد رکھو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم چلتا ہے  
بڑی برکت والا اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔  
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے  
امر کو خلق سے جدا کیا تب تو یوں فرمایا اَلَا  
لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

**باب ۳۹۱** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ  
إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ  
وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيَاوَاهَا  
خَلَقْتُمَا إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى  
عَلَى الْعَرْشِ يُعْشَى الْكَيْلُ وَ  
النَّهَارُ يَطْلُبُهُ حَشِيئًا وَ  
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ  
مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ  
الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ  
رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ  
بَيَّنَّ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ

(بھیخبر سابق) حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ صفات افعال جیسے رحم و غضب وغیرہ حادث ہیں ورنہ قدیم میں سالفیت اور سبوقیت نہیں ہوتی ۱۲ منہ ۱۳ اگلے ۱۴  
میں یہ کہہ کر خلقت پیدا کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ قضا و خلق سے یہی مراد ہے کہ خلقت پیدا کرنا محض الہی اکبر و لا ہو کہ پیدا  
کر چکا ہے یہی موافقت اس طرح ہوئی کہ پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے یہ مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ وہ تو اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے محض  
(جوئی صفی لہذا) ۱۵ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تہذیب الدین سے کہہ افعال دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں کیونکہ خالق اللہ کے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اھل بیت علیہم السلام  
اللہ اور اہل بخاری خلق افعال العباد میں یہ حدیث لائے ہیں اِنَّ اللّٰهَ يَخْتَصِمُ كُلَّ مَعْنَاهُ وَصَفَعْتَهُ يَحْيٰى اللّٰہی ہر کا لہر اور اس کا رنگی کو بنا ہے اور وہ ہر معجز  
اور قدرے اور شیعوں کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں ۱۶ منہ ۱۷ ہر چیز میں بندے کے افعال بھی آگئے ۱۸ منہ ۱۹ عالا نکر پیدا کرنے والا ہر چیز کا  
اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ منہ

وَالْأَمْرُ وَسَيِّئَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ عَمَلًا  
قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ  
إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهًا ذُو سَبِيلِهِ  
وَقَالَ جَزَاءُ بِهَا كَأَنْتُمْ  
يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَقَدْ عَبْدُ  
الْقَيْسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا بِجُذُوعِ الْأَمْرِ  
إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ  
فَأَمْرُهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ  
وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ  
وَرِيسَاءِ الزَّكَاةِ فَجَعَلَ ذَلِكَ  
كَلِمَةً عَمَلًا

نے ایمان کو بھی عمل فرمایا۔

حضرت ابو ذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما  
کہتے ہیں (یہ دونوں حدیثیں عتیق، ایمان اور حج  
میں موصو لا گزرجی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟  
آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔  
نیز اللہ تعالیٰ نے (اہل جنت کے حق میں)  
فرمایا جَزَاءُ بِهَا كَأَنْتُمْ  
یَعْمَلُونَ (عمل میں  
ایمان بھی شامل ہے) عبد القیس کے وفد نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمیں  
دین کے چند جامع اور کلیات ایسے ارشاد فرمائیے  
کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہو  
جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایمان  
اور توحید کی شہادت اور نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا گویا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کو عمل میں  
داخل کیا۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَسِيمِ الْقَبِيلِيِّ  
عَنْ زُهْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا النَّحْوِ  
مِنْ جَزْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَّ وَ  
إِحْتَاءٍ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
فَقَرَّبَ إِلَيْنَا الطَّعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ وَ

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از عبد الوہاب از ابوب  
از ابو قلابہ و قاسم تیمی، زہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ  
جرم اور اشعر میں دوستی اور برادری تھی۔ ہم ابو  
موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے،  
اتنے میں ان کے سامنے کھانا لایا گیا جس میں مرغی  
کا گوشت بھی تھا، اتفاق سے وہاں ایک شخص  
بنی تیمم قبیلہ کا بیٹھا تھا، وہ عرب کے غلام لوگوں



حَدَّثَنَا أَبُو جَهْرَةَ الضَّبْعِيُّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَقَدْ عَنِدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرٍّ وَلَا تَأْتِي لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَهْلِ هُجْرَةٍ فَمُرْنَا بِجِبِلٍّ مِّنَ الْأُمُرِ إِنْ عِثْنَا بِهِ وَخَلْنَا الْحِجَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْزِلًا قَالُوا قَالُوا أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ يَا لِلَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتَعْطَاؤُ مَنِ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَكْفُرُوا فِي الدُّبَابِ وَاللَّقِيعِ وَالطَّرُوفِ الْمَرْقُوتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ -

۴۰۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْقَسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَعْدُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ -

۴۰۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَصَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

کہا (کوئی حدیث ہم سے بیان کیجئے) انہوں نے کہا قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضَر کے کفار حائل ہیں، ہم آپ کے پاس صرف حرام مہینوں میں آسکتے ہیں تو ہمیں کچھ ایسی دین کی جامع اور مختصر باتیں بتا دیجئے اگر ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں بھی بتا دیں کہ وہ بھی عمل کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں ایمان بالشرع تم جانتے ہو ایمان بالشرع کیا ہے؟ وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز، زکوٰۃ، مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کرنے کا۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ کدو کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے کمریدے ہوئے برتن، روغنی برتن اور سبز لاکھی برتن میں مت پیا کرو۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع از قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جنہیں تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔)

(از ابو الثعمان از حماد بن زید از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ  
يَعْلَمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا  
مَا خَلَقْتُمْ

۴۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَادَةَ عَنْ  
أَبِي ذُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ  
مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَيَخْلُقُوا ذُرَّةً  
أَوْ لَبِيعًا فَوَاحِدَةً أَوْ شَعِيرَةً -

بَابُ ۳۹۱ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ

وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَ

تِلَاوَتُهُمْ لَا تَنجِي وَذَنَابُهُمْ

۴۰۴۰ - حَدَّثَنَا هُدُبَةُ بْنُ خَالِدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ  
كَأَنَّهُ شَرِبَ طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا  
طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ  
طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحُهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ

نے فرمایا یہ تصویر ساز لوگ قیامت کے دن عذاب  
دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جہنمیں تم نے  
بنا یا تھا اب ان میں جان بھی ڈالو۔

(از محمد بن علاء از ابن فضیل از عمارہ از ابوذر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا  
جو میری طرح کسی کو پیدا کرنا چاہے اچھا ایک  
چیونٹی یا ایک دانہ گندم یا جو وغیرہ کا دانہ بنا کر  
دکھائے۔

باب فاجر اور منافق کی تلاوت کا بیان

اور یہ بیان کہ ان کی آواز حلق سے نیچے

نہیں اترتی۔

(از ہدیہ بن خالد از ہمام از قتادہ از انس بن مالک)

رضی اللہ عنہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے تریخ کی طرح ہے  
جس کا مزہ بھی اچھا خوشبو بھی اچھی اور اس مؤمن  
کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مثال ہے مزہ  
تو عمدہ لیکن خوشبو بالکل نہیں۔ اور اس فاسق  
کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے (لفظ پڑھتا ہے مگر

لہ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ جو انسان بنا تو بہت مشکل ہے مگر انسانیت کی یہ قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنا دینا جس کا بنا  
بھی نہیں بنا سکتے تو حیوان کیا بنائیں گے اس باب کو لاکر امام بخاری نے وہی مسئلہ ثابت کیا کہ تلاوت قرآن کے مفاد یہ ہے جب تو تلاوت تلاوت  
میں فرق دارو ہے کیا مسلم منافق اور فاسق کی تلاوت کو فرمایا کردہ حلق کے نیچے نہیں اترتی پس تلاوت مخلوق ہوگی اور قرآن غیر مخلوق ہے ۱۲ منہ

الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحِ حَاصَّةٍ  
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ  
الْفَاحِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ  
الْحَنَظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا .

۴۰۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ  
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ  
سَأَلَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ  
بِاللَّهِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ لَكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ  
يَخْطُفُهَا الْيَحْنَنِيُّ فَيَقْرُؤُهَا فِي أُذُنِ  
وَلِيِّهِ كَقِرْقَرَةِ الدُّجَابَةِ فَيَخْلُطُونَ  
فِيهِ أَكْثَرُ مِنْ مَاءِ ثَدْيِ كَذَّابَةٍ .

۴۰۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ  
مُحَمَّدَ بْنَ سَلِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبُدِ  
ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

عمل نہیں کرتا، ایسی ہے جیسے نیاز بونو شبو تو اچھی ہے مگر  
مزہ کڑوا۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی  
ہے جیسے اندرائن کا پھل مزہ بھی کڑوا اور خوشبو  
بھی ندارد۔

(از علی ازہشام از معمر از زہری)  
دوسری سند (از احمد بن صالح از عبید از یونس  
از ابن شہاب از یحیی بن عروہ بن زبیر از عروہ بن زبیر)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چند آدمیوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کے متعلق  
دریافت کیا: آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں  
(ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! بعض باتیں تو ان کی جو وہ کہتے ہیں  
سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بات ہوتی ہے  
جسے جتنی (شیطان) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے  
اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑا کر  
ڈال جاتا ہے، پھر وہ اس میں سوسو جھوٹ (اپنی طرف  
سے) ملا تے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں)۔

(از ابو النعمان از مہدی بن میمون از محمد بن  
سیرین از معبد بن سیرین) حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ (میرے بعد) مشرق

لہ جو عرب کے ملک میں اس زمانہ میں ہو کرتے تھے جنوں سے تعلق رکھتے تھے آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ھ اس حدیث کی باب سے مناسبت  
یہ ہے کہ کافروں میں شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اڑا لیتا ہے لیکن اس کا بیان کرتا یعنی تلاوت کرتا ہے منافق کی تلاوت کی طرح اسی طرح شیطان کا تلاوت کرنا  
حالا کہ فرشتے جو اس کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھے تو مسلم ہو کر تلاوت متلو کیے مگر ۱۲ھ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يُخْرِجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَائِيهِمْ يَهْرُقُونَ  
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَهْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ  
الشَّهْمُ إِلَى فَوْقِهِ قِيلَ مَا سَيَمَاهُمْ  
قَالَ سَيَمَاهُمُ النَّحْلُ قِيلَ أَوْ قَالَ السَّنِيدُ

بَابُ ٣٩١ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ  
الْقِيَامَةِ وَأَنْ أَعْمَلَ بَنِي آدَمَ  
وَقَوْلُهُمْ يُوزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
الْقِسْطُ الْمِيزَانُ الْعَدْلُ بِالرُّؤْيَا  
وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْقِسْطِ  
وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ  
فَهُوَ الْحَائِزُ.

٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ  
عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرَّةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لِي حَبِيبَتَانِ

کی طرف سے نکلیں گے۔ وہ (بطاہر مسلمان ہوں گے)، قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور پھر دین کی طرف واپس نہ آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے چلے پر بھر لوٹ آئے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سر منڈانا یا یوں فرمایا تسمیہ۔

باب - اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو میں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال و اقوال ان میں تولے جائیں گے۔  
مجاہد کہتے ہیں (اسے فریابی نے وصل کیا)  
قسط اس (جو قرآن میں آیا ہے) رومی لفظ ہے  
اس کا معنی عدل ہے۔ قسط (زیر کے ساتھ)  
مُقسط کا مصدر ہے معنی عادل اور منصف۔  
قَاسِطُونَ قَاسِط کی جمع ہے مراد ظالم اور گنہگار۔

(از احمد بن اشکاب از محمد بن فضیل از عبادہ ابن ققاع از ابو زرعمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے خداوند کریم کو بہت مرغوب ہیں، زبان پر بلکہ ہیں (قیامت کے دن) اعمال

۱۷ھ میں عراق میں سے جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے مراد خارجی لوگ ہیں جو حضرت علیؑ کی خلافت میں شکے ۱۲ھ سنہ ۶۳۵ھ کے محرم کے دوران کا دین میں بھڑکانے والے ہیں۔  
۱۸ھ سنہ ۶۳۹ھ یعنی ہجرتِ سرمدیہ کے زمانہ میں اس کا سفرِ رات سے سرمد ملنے سے ہمیشہ سرمد سے رہنا سنت کے خلاف ہے ۱۲ھ سنہ ۶۳۵ھ اس کا معنی بھی  
سرمدنا ہے یا خوب گھمسانا کہ کوئی نئی جگہ نہ رہے ۱۲ھ سنہ ۶۳۵ھ امام بخاری نے اس باب میں نیز ان معنی احوال کو لے کر انساب کی اہل سنت کا اس پر اعتراض ہے اور  
مترجم نے اس کا انکار کیا ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ ان خیال والہانہ غور تو لے جائیں گے یا ان کے دفتر یعنی قوت میں اعمال و احوال کا حکم نظر میں  
قوان کے خود تفسیر سے کیا مانع ہے کہ ان کے ثبوت میں بہت سی باتیں اور حدیثیں ہیں جیسے والوزن لوہندا لاجی فمن ثقلت موازنہ وغیرہ ۱۲ھ سنہ

إِلَى الرَّحْلَيْنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ  
تَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ  
بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ -  
یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ  
اللَّهِ الْعَظِيمِ

آج بتاریخ ۹۔ اگست ۱۹۲۳ء بمطابق ۲۹۔ جمادی الاول  
۱۲۲۳ھ بزرگ جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ بحمد اللہ تعالیٰ بخاری شریف  
کے حاشیہ کی جدید ترتیب مکمل ہو گئی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول  
فرماتے آمین۔

وَالسَّلَام

ابو حماد عزیز الرحمن فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

حال مقیم تیزاب احاطہ لاہور

۱۔ اس حدیث کو لکھنا بخاری نے ترازو کا اثبات کیا اور کتاب میں اس حدیث کو اس نے بیان کیا کہ مومن کے معاملات جو دنیا سے متعلق تھے وہ سب دوزخ  
اعمال پر ختم ہوں گے اس کے بعد یاد دوزخ میں چند دوزخ لے جانا ہے یا بہشت میں ہمیشہ کے لئے امام بخاری کے لکے لکے کو ملاحظہ فرمائیے اپنی کتاب کو شروع  
کیا انما الاعمال بالنیات سے اور ختم کیا اس حدیث پر۔ انما الاعمال بالنیات سے اس لئے کہ دوزخ لکے لکے کو ملاحظہ فرمائیے اپنی کتاب کو شروع کیا انما الاعمال بالنیات سے  
اور نہایت ہی پرکوب لکے لکے اور اس حدیث پر ختم کیا کہ دوزخ اعمال کا انتہائی نتیجہ ہے غرض انہوں نے اپنی اس کتاب میں عجیب عجیب لطائف اور  
ظائف لکے ہیں جو خود لکے لکے دلائل کرتے ہیں ان لکے لکے اور دوزخ میں اور دوزخ میں استیاضا پر اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ ہم فقہ میں امام  
الغنیہ اور ہم حدیث میں امیر المؤمنین تھے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا برزخ میں اور دوزخ میں اور دوزخ میں استیاضا پر اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ ہم فقہ میں امام  
اللہ علی نے اس کتاب کو شروع لکے لکے دوزخ میں اور دوزخ میں استیاضا پر اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ ہم فقہ میں امام  
لکے لکے اللہ مَنَّكَ اَوْ سَمِعُ مِنْ ذِي قُوَّةٍ وَ رَحِمْتَكَ اَوْ جِئْتُ مِنْ عَمَلِي ۱۳۔



# رازِ حیات

مولانا وحید الدین خان



مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر - غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

# فضائل نماز

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا



مکتبہ رحمانیہ

اقرآنسنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور